RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED
با فضال ایزدی بطفیل حبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باہتمام منشی سید زین العابدین در مطبع مخزن الاخبار طبع

دیباچہ ہشت بہشت معنوی یعنی ہشت رسائل احوال جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم والہ وصحبہ اہل المجد والکرم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد والہ وصحبہ

حمد وسپاس حضرت حق سبحانہ تعالی کئتیں سزاوار ہی کہ نعمتاں اُسکے گننے سے بھار ہیں اور درود وسلام اُوپر جناب سید عالم کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فضائل وبزرگیاں اُنکے بے شمار ہیں اور اُوپر آل واصحاب اُنکے کہ سب اولیائے اُمت سے بہتر اور تمام اُمتوں کے سردار وبہتر ہیں اور اُوپر تابعاں اُنکے کہ شریعت وحقیقت کو مدد کئے ہیں اور دین کے احکام واسرار کو رواج دیئے خصوصًا اُوپر حضرت غوث الاعظم کے کہ مقرّباں کے سند اور محبوباں کے سید ہیں بعد حمد ونعت ومنقبت کے محمد باقر آگاہ شافعی قادری بیجاپوری ایلوری توفیق دیوے اُسے حق سبحانہ تعالی کہتا ہی کہ ذکر حضرت سید عالم کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب ذکروں سے افضل اور سب شغلوں سے اکمل ہی اور مطالعہ یعنے دیکھنا اُنکی سیر وشمائل کا بعد عقائد وفرائض کے بہترین عبادات وخوشترین نوافل ومستحبات ہی حق تعالی کی قُرب ورضامندی کا وسیلہ اور دولت جاودانی اور سعادت دوجہانی کو پانے کا حیلہ ہی کیا واسطے کہ ذکر خیر اُس جناب مکرّم کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خلّاق عالم کا ذکر ہی اطاعت اُس جناب کی عین طاعت رب اور پیروی اُنکی خدا تعالی کے محبت کا سبب ہی اسواسطے اماماں دین کے وپیشوایان راہ یقین کے جزاہم اللہ تعالی خیرًا احوال شریف اُس جناب اقدس کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان وار لکھے ہیں تا پیچھے آنے والے اُسکے پڑھنے سے فیض حاصل کریں اور پیروی پر اس جناب کے من وعن ای بھائی جان یوں جان تو کہ کتاباں سیر کے تین قسم ہیں اول یہہ ہیں کہ انمیں فقط حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمائل واخلاق وخصایص ومعجزات وغیرہ مذکور ہیں اور قسم دوم یہہ ہیں کہ انمیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری اور دعوت شرعی اور تمام عمر مبارک کا احوال تاریخ وار مرقوم ہی اور قسم سیوم یہہ ہیں کہ انمیں دونو قسم کا بیان ہی بعضے کتابوں میں مختصر بولے ہیں اور بعضوں میں مفصل لکھے ہیں اور ان کتابوں میں بعضے تاریخ کے طور پر اور بعضے حدیث کے مذہب پر ہیں خصوصًا وہ کتاباں جو حفاظ حدیث سے ہیں سو بہت مضبوط ومعتبر اور صحیح وبہتر ہیں اور بعضے علماے متاخرین خلاصہ عربی کتابوں کا نکال کر فارسی میں ترجمہ کر لکھے ہیں تا وہ لوگ جو عربی نہیں پڑھ سکتے ہیں اُن سے فائدہ پاویں لیکن اکثر عورتاں اور تمام اُمّیاں فارسی سے

بھی آشنا نہیں ہیں اس لئے یہ عاصی مطلب قسم اول کا بہت اختصار کے ساتھ لے کر دکھنی رسالوں میں تولا

ہی اور ہر رسالے کا وزن علیحدہ ہو نے سے خواہش و آرزو پڑھنے والوں کی زیادہ ہووے رسالہ اوّل کا نام

من دیپک ہی اس رسالے میں حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نورِ مقدس کا ذکر ہی یعنے حق سبحانہٗ تعالی

اُس نورِ اقدس کو سب موجودات کے اول پیدا کیا اور اُسکے طفیل سے سب علویات و سفلیات کو ہویدا کیا

اور اُس نورِ اشرف کو پشت پاک سے ہر شکم پاک میں نقل کراتا تھا یہاں تک وہ نورِ لطیف حضرت عبد اللہ

اور حضرت آمنہ میں آیا اور دوسرے رسالیکا نام **من ہرن** ہی اس رسالے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

کے بشارتوں کا بیان ہی یعنے وہ بشارات کہ حق تعالی حضرت کے ظہور سے اپنے کتابوں میں دیا اور اُسکے پیغمبران

صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلّم اور نجومیاں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پیدا ہونے سے خبر دئے ہیں اور تیسرے

رسالے کا نام **من موہن** ہی اُس رسالے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ولادت کا بیان ہی یعنے جو

معجزات کہ مدّتِ حمل اور ولادت اور دودھ چھوڑائی اور خرد سالی میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے ظاہر

ہوئے ہیں اُس حد تلک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے آٹھ برس کی عمر ہوی ہی اور چوتھے رسالیکا

نام **جگ سوہن** ہی اُس رسالیمیں اُس سن سے تا وفات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے باجمال تمام

بطورِ فہرست لکھا گیا ہی اور پانچویں رسالے کا نام **آرام دل** ہی اس رسالیمیں تین باب ہیں **باب اوّل** میں

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے شمائل کا بیان ہی اور **باب دوم** میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اخلاق

کا ذکر ہی اور **باب سیوم** میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے عادات کا مذکور ہی - اور چھٹے رسالے کا نام

راحتِ جان ہی اُس رسالے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے خصایص کا بیان ہی خصایص وہ بزرگیاں ہیں کہ

حق سبحانہٗ تعالی خاص ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو بخشتا تھا اور کسی پیغمبر کو نہیں دیا اور ساتویں رسالیکا نام

من درپن ہی اُس رسالے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اقسام معجزات مذکور ہیں ایسی ترتیب لطیف سے کہ

کوئی کتاب کے بیچ دیکھنے میں نہیں آئی اگر وہ سب کتاباں تو دیکھیگا اس بات کو باور کریگا اور آٹھویں رسالیکا نام

من جیون ہی اُس رسالیمیں تین فصل ہیں **فصل اول** میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے محبت کی فرضیت اور اُسکے

علامات کا ذکر ہی اور **دوسرے فصل** میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے درود کے فضائل کا بیان ہی اور **تیسرے**

فصل میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت کے فضائل کا مذکور ہی چھے رسالے اوّل کے مع رسالہ عقائد و تحفۃ النسا

سنہ ۱۱۸۵ یکہزار و یک سو اور اسّی او پانچ میں اور سنہ ۱۱۸۶ یکہزار و یک سو اور اسّی اور چھے میں بنے ہیں بیچھے اُسکے

بہت ڈھیل ہوی کیا واسطے کہ یک رفیق با توفیق و جلیس انیس کہ ان رسالوں کا طالب اور چھپنے پر کے کاموں پر راغب تھا

رحلت کیا حق تعالی اُس پر رحمت کرے اور اُسے اپنے مغفرت سے نوازے اور بہت موانع بھی در پیش ہوئے ہر چند اس اثنا

میں بعض دوستان واسطے دوسرے رسالوں کے بولتے پن اتفاق اُنکے بنانے کا نہیں ہوا آخر ابتدا سنہ ۱۲۰۶ یکہزار اور دو سو

اور چھے میں رسالہ من درپن اور رسالہ من جیون بنانے کا اتفاق ہوا اور رسالہ آرام دل میں بیان عادات شریف کا اور رسالہ

راحتِ جاں میں بیان اکثر خصایص اُمّت کا اور رسالہ جگ سوہن میں حضرت کی نبوّت سے تا وفات اُنکے صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلّم داخل کیا گیا ان آٹھوں رسالے ہو تخمیناً آٹھ ہزار اور چھے سو ایک سو بیتیں اور [illegible] کے سات نو

ہزار غیبت ہونگے ای برادران آٹھ رسالوں کے بارا حزب ہیں اول کے چار رسالے چار حزب ہیں اور آرام دل ہیں دو حزب
ہیں اور راحت جان یک حزب ہی اور من درپن ہیں چار حزب ہیں اور من جیون یک حزب ہی اوران سب
رسالوں ہیں شاعری نہیں کیا ہون بلکہ صاف و سادہ کہا ہون اور اردو کے بھاکے میں نہیں کہا کیا
واسطیکہ رہنے والے یہان کے اس بھاکے سے واقف نہیں ہیں ای بھای یہہ رسالے دکھنی زبان میں ہیں کرکر
سہل اور سرسری نجان کیا واسطیکہ بڑے معتبر کتب سے تحقیق کرکر لکھا ہون اگر وہ تمام کتا بان تو دیکھیگا
یا کسی سے سنیگا تو تجھے قدر ان رسالوں کی معلوم ہونگی اب ان کتابون کے کہ یہہ رسایل کا مطلب ان سے
لیا ہون تفصیل کرتا ہون تفسیر بغوی اور فتح الباری شرح صحیح بخاری تصنیف شیخ الاسلام شہاب الدین ابن حجر
عسقلانی شافعی کے کہ حفاظ حدیث کے مقتدا تھے اور کتاب شفا تصنیف قاضی عیاض مالکی کی کہ اس باب میں بے نظیر
اور دستاویز سب علما کی ہی اور عیون الاثر تصنیف حافظ فتح الدین ابن سید الناس شافعی کی اور شمایل ترمذی
مع دو شرح اسکے یک شرح ملا عصام کی اور دوسری شرح شیخ ابن حجر مکی کی اور مواہب لدنیہ تصنیف حافظ قسطلانی
شافعی کی اور بہجۃ المحافل تصنیف حافظ یحیٰ بن ابی بکر العامری شافعی کی اور تاریخ حافظ عماد الدین ابن کثیر شافعی کی کہ
عمدہ حافظان حدیث تھے اور رسایل مولد شریف کے تصنیف شیخ الاسلام حافظ جلال الدین سیوطی شافعی و حافظ
شمس الدین سخاوی شافعی وغیرہ حافظان حدیث کے اور اصابہ فی معرفۃ الصحابہ تصنیف شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی کی
اور انموذج اللبیب فی خصایص الحبیب اور دوسرے کیتیک رسالے تصنیف امام سیوطی شافعی کے اور وفا الوفا
اور جواہر العقدین دونو تصنیف حافظ نور الدین سمہودی شافعی کے اور حسن التوسل تصنیف شیخ الاسلام ابن حجر مکی
شافعی کی کہ خاتم مجتہدین کے تھے اور در منضود تصنیف انکی اور وسیلہ حسینی تصنیف ان کے شاگرد کی اور
تحفۃ الغریب تصنیف سید عبد القادر عیدروسی شافعی کی اور تحفۃ الاخیار تصنیف ابو عبد اللہ رصاع مالکی کی اور فتح
المتعال تصنیف حافظ علامہ شیخ احمد مالکی مقری اور حیاۃ الحیوان تصنیف حافظ علامہ شیخ کمال الدین دمیری شافعی کی
کہ یہہ سب کتابان عربی ہیں اور فارسی کتابون سے روضۃ الاحباب تصنیف سید جمال الدین کی کہ اکابر محدثین
سے تھے اور معارج النبوہ تصنیف مولانا معین الدین ہروی کی کہ بہت جوش عشق سے لکھے ہیں اور شواہد النبوہ تصنیف
مولانا عبد الرحمان جامی کی کہ عارف مکمل تھے اور مدارج النبوہ اور جذب القلوب دونو تصنیف شیخ عبد الحق
دہلوی کی کہ کتاب مدارج النبوہ فارسی ہیں بہت معتبر و با تحقیق ہی سواے انکے اور کتابان بھی کیا عربی و کیا
فارسی نظر ہیں تھے ای بھائی اگر تجھے ان رسالوں کہیں شبہہ ہووے تو اپنے وہم و گمان سے اعتراض نکر بلکہ ان سب
کتابوں ہیں کہ ان رسالوں کے اصل اور ماخذ ہیں نظر کر کیا واسطیکہ ہیں بہت تحقیق و تدقیق کرکر لکھا ہون ان کتابون سے بھی مقلدان کے
مانند نہیں لیا ہون بلکہ ان ہیں جو اصح تھا سو اخذ کیا ہون اور ان رسالوں کے بارا حصے کرنے کا سبب یہ ہی کہ ناہر صاحب توفیق تنہا
یا لوگوں کو جمع کرکر ربیع الاول کے ماہ مبارک ہیں بارا دن تلک پڑا اور سناوے واگر پڑھنے نہیں آتا ہی تو پڑھنے والے سے سنے
الٰہی تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصدق سے اور اسکے پیر شریف کے تصدق سے ان رسالوں کو قبول کر اور ان کو اہل
دل کے پاس مقبول کر اور ان کے بنانے والے کے گناہوں کو عفو کر اور اسے ہمیشہ عافیت و حرمت و جمعیت سے رکھ کر
کسی کا محتاج نکر اور اسے ہمیشہ دنیا اور اہل دنیا کی صحبت سے محفوظ رکھ اور خاتمہ اسکا ایمان پر کر اور ان رسالوں کے

پڑھنے والون کو اور لکھنے والون کو اور سننے والون کو دونو جہان مین خیر و خوبی دے ای بھائی جان اب کیتک بیت حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیر اور شمائل اور مولود کے برکات اور فضیلتان مین لکھ کر اس دیباچے کو تمام کرتا ہون

در بیان فضائل ذکر سیر و شمائل و برکات مولود مسعود سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سن تو دل کے کان سے اب یہہ بیان
مصطفی کے عصر سے تا این زمان

گذرے ہین جو اولیا اور عالمان
متفق اسبات پر ہین بے گمان

کہ نبی کا ذکر ہر شام و سحر
افضل الاذکار ہی ای باخبر

بلکہ جو ہی مصطفی کے ذکر مین
ہی بلاشک وہ خدا کے ذکر مین

قفل دل کو ذکر اسکا ہی کلید
گمرہان کو یہی کرتا ہی رشید

دل کے درپن کو ہی ذکر اسکا صقال
گلشن جی کو ہی ذکر اس کا اجال

گھر کو سینے کے ہی ذکر اسکا چراغ
جسم و جان ہوتا ہی اس سے باغ باغ

ذکر سے اسکے ٹلے سب درد و دکھ
ذکر سے اسکے ملے نت عیش و سکھ

روگ بھاگے تن سے اسکے ذکر سے
بھاگ جاے اسکے ذکر و فکر سے

بیکسان کو ذکر اسکا ہی امان
عاصیان کو ذکر اس کا ہی ضمان

ذکر سے اسکے ملے باغ نعیم
ذکر سے اسکے بجھے نار جحیم

ذکر ہی اسکا مریضان کو دوا
ذکر اس کا خستگان کو ہی شفا

سالکان کو ذکر اسکا شمع راہ
عاشقان کو ذکر اسکا ہی پناہ

عارفان کو ذکر اس کا من لگن
واصلان کو ذکر اسکا موہن

انبیا کو ذکر اسکا ہی انیس
اصفیا کو ذکر اسکا ہی جلیس

ہوے اسکے ذکر سے افلاس دور
ہوئے اسکے ذکر سے خناس دور

ذکر سے اسکے ہوے نہ کا بنا
ذکر سے اسکے شقی یہہ ہی پنا

ذکر کو اسکے ہین بھوت ایسے خواص
متفق اسبات پر ہین عام و خاص

فرض ہی بے شبہ امت کے اوپر
رہنا اسکے ذکر مین شام و سحر

بالیقین واجب ہی ہر شاہ و گدا
نام اوپر اسکے نت رہنا فدا

جو اٹھے احوال اس شہ کے تمام
یاد کر کر انکو رہنا شاد کام

گر کرین ہم ذکر اسکا کیا عجب
ذکر مین جسکے تھے موجود اب سب

اسلیے قرآن مین آے بار گرین
نام پاک اسکا ہی ذکر العالمین

عرش اور کرسی ہی اسکے ذکر مین
جنی و انسی ہی اسکے ذکر مین

جزوی کلی ہی اسکے ذکر مین
علوی و سفلی ہی اسکے ذکر مین

انبیا کو ذکر پاک اسکا تھا روح
ذکر سے پاتے تھے اسکے شو فتوح

بعد ذکر حق و ابلاغ پیام
ذکر سے رہتے تھے اسکے شادکام

ذکر اسکے خلق کا اور شکل کا
ذکر اسکے جود کا اور فضل کا

جو کیا اسکو خصائص حق عطا
جو دیا اسکو مقامات علی

جو اسے دیویگا حق روز قیام
سارے عالم کے اوپر عالی مقام

ذکر اسکے آل اور اصحاب کا
ذکر اسکے امت اور احباب کا

یہہ مقامان دیکھ کر سب انبیا
یون کئے زاری سے حق سے التجا

کر تو ہمکو ای خدا ے مہربان
امت پیغمبر آخر زمان

ہمکو ہی امت بنے کی تھے ہوس
یہہ شرف ہمکو دو تو عالم مین بس

یہہ رسالت ہمکو کچھ دہ کار مین
اسکے کہلاتے ہین بس ہم سب کمین

اسکی امت ہین اچھین دنیا منے
اسکی امت مین اٹھین عقبی منے

ای مسلمانان کرو شکر خدا
کہ کیا وہ ہمکو یہہ دولت عطا

ای مسلمانان کرو شکر و سپاس
کو دیا وہ تمکو نعمت بے قیاس

ای مسلمانان تم اب شادی کناو
شادیانے عیش کے ہر دم بجاو

روز و شب فرح و طرب سے شاد اچھو
ہر غم و اندوہ سے آزاد اچھو

مت ڈرو تم محنت دنیا سے غا
مت ڈرو تم کلفت عقبی سے بھی

مت رکھو خاطر کو اپنے تم ملول
بلکہ رنج و غم کتین تم جاو بھول

روز و شب منگتے تھے جو جیز انبیا
فضل سے اپنے خدا تمکو دیا

دولت عظمی خدا تم کو دیا
نعمت کبری خدا تم کو دیا

امت احمد ہو پھر جچھتے ہو کیا
انبیا کے رشک ہو کہتے ہو کیا

روز و شب اپنے نبی سے لاو لو
اس برابر کونسی طاعت ہی کہو

ذکر مین اسکے رہو بے خلل
سب کدورت جاویگی تم سے نکل

خاص کر در ماہ مولود ای گروہ
جسکو سب جنونین ہی شان شکوہ

سب مہینے بیچ ای اہل فلاح
صبح سے تا شام و شب سے تا صباح

ذکر مین اسکے رہو خوشنود تم
اس عبادت پر کرو ثبات تم

خاص ... برادون ملک ای اہل شوق
... علم و صالحان کو جمع کر
... لکھے احوال ... کا تمام
ین بیان اسکا اچھے تحقیق ساتھ
جیسا فتاحی لکھا ہی معجزات
ہور وفات شاہ کا ذکر اس نمط
خاص کر دہ ذکر سالار بشر
ترجمہ انہین حدیثون کا ہی سب
الغرض مولود کے ایام بیچ
... سے دل سے زبان سے دن رین
ہوے اسکے جہان کو بھر دیا
اور ان دو دھنون ای اہل شعور
دیو خیرات اور کرو بیحد سپاس
مقصدان اسکے بر آوینگے تمام
ہوئے نورانی دل اسکا غیب سے
ہووینگے برکات اسکو بیحساب
ہور ہی امید اسکو سب سے بیشتر
حاصل اسکے برکتان ہین بیشمار
ہور تو بدعت سے کریگا احتراز
راگ و رنگ سے بھی ہی واجب اجتناب
کرنا یون مولود ہی بہتر ہا اہر
شہر کے کوچونکو چھڑوانا تمام
شہریون کو کرنا تاکید اکید
جنکون استعداد ہے تازی پڑہین
نین عربی فارسی ہین جنکو راہ
کہ نہ پہنچے اسکو ہرگز کوئی طرب
مومنان اولی ہین بیشک ای فنا
پادشاہ دین پناہ ملک شام
خرچ کرتا تھا بہت وہ نامور

اس عبادت کا رکھو برات ذوق
ہور بخور و عطر سے مجلس کو بھر
ہوو تم پر کرانون کو شاد کام
نا ہو جے بے اصل اسمین کوئی بات
اکثر اسمین ہی غلط ہور جھوٹ بات
اکثر ان نسخون کا مضمون غلط ہی
متفق ہین اہل علم اسبات پر
ہو ہین سب لبریز از عشق و ادب
ہو و تم مشغول نت اس کام بیچ
تم کرو شکر و سپاس فی ولمن
ہر اندھارے کو اجالا کر دیا
عید سے بھی تم کرو اگلا سرور
اور نا مقدور پینو خوش لباس
آفتان تن جاینگے اس سے مدام
ہوئے تن اسکا مصفا عیب سے
دنیا و عقبی مین پاونگا ثواب
کہ ہوے ختم اسکا ایمان کے اپر
مین کہا اسکو بہت با اختصار
یعنے ان روزون ہین ای با امتیاز
ہزل و بازی مین نہین راہ صواب
ہی ابہر دن کے اپر حکم دگر
ہو اسے آراستہ کرنا مدام
کہ کرین زینت زیادہ تر ز عید
دل پہ اس اسرار کے گوہر جڑین
وہ پڑین ہندی کتابان خواہ مخواہ
غلغلہ عیدین کا بہان جاو دب
تا بروز مولد خیر الوری
کہ تھا سلطان مظفر اس کا نام
نقد و جنس اسکا مین حد سے بہر

جس قدر مقدور ہی تمکو تمام
تم پڑو سب ملکو قرآن ہور درود
دکھنی یا تازی آچھین یا فارسی
ہی بہت دکھنی کتابون کا بیان
ہور ہوین نور و شمائل کا بیان
جو ہی بے اصل و غلط ای نیکنام
ین مریے آٹھو رسالے ای گھنیر
فخر مین کرنا ہو ہین ای سینہ صاف
ہور رکھو تم بارہوین دن روزہ سب
کہ وہ اس مہینے مین از لطف و عطا
اور تمکو وہ عظیم الکبریا
واسطے اسکے کہ وہ ماہ سعید
ہول گی ہین یون سبھی اہل علوم
دین و دنیا مین سعادت ہی اسے
بخشے جاوینگے گناہان اسکے سب
ہور نبی کی روح پاک ای باخرد
ہور شفاعت اسکو ہووینگی نصیب
ین یہہ سب برکات تب پاویگا تو
ست چراغون مین تو ڈال آبیا مزاج
ایسے جو کامان ہین انسے منہ پھیرا
لازم انپر ہی کہ اس مہینے بہتر
کرنا اسمین صحبت زینت دلفروز
ہر طرف مولود کا دینا رواج
فارسی دانان پڑین نت فارسی
غیر بدعت کی کہی مذموم شوم
جب نصاری روز میلاد مسیح
دیوین ایسا بہجت و عشرت کا داد
اس مبارک ماہ مین لیل و نہار
ان دنون یون جشن کرنا وہ سعید

اس قدر البتہ بکوا ... طعام
ذکر مین اسکے زبان دل ... ہو
دل کتین اس سے کرو جون آیہی
بیگمان موضوع و بے اصل ای میان
ہور ہوین معراج نامہ ای میان
اس کتین پڑنا و سننا ہی حرام
شاہ کے احوال مین ہین بے نظیر
باتین میرے نہین ہی کچھ خلاف
ہی یہہ روزہ بے تردد مستحب
مصطفے سے بد رکو تابان کیا
ایسے پیغمبر کی امت مین کیا
بیگمان ہی افضل و بہتر ز عید
جو کرے مولود مین اسطرح دھوم
خیر و خوبی کی بشارت ہی اسے
ہونگا ہر لحظہ اسپر فضل رب
نت کرینگی اسکو تائید و مدد
ہور ملیگا اسکو دیدار حبیب
کہ بصدق اسکو بجا لاویگا تو
روشنی بس ہی بقدر احتیاج
تا لوازمے تجھکو شاہ دوسرا
سعی کرنا آپنے مقدور بھر
ہر جگے رکھوانا اسمین عود سوز
سبکو فرمانا کرین یہہ ابتہاج
روشن اس سے دل کرین جون آرسی
یون کرین اس ماہ مین شادی کی دھوم
انبساط و جشن کرنے مین صریح
کہ نہ ممکن ہوئے اسپر کچھ زیاد
کام پر مولود کے تھا جان نثار
کہ نہ تھا عشر عشیر اسکا بعید

بسکہ تھا اُس شوق مین سرشار وہ — خرچ کرتا تھین لک دینار وہ
اور حلوے کے پیالے تیس ہزار — اور ملائی دودھ کی تھی بیشمار
جو آے تھے اُسوقت ایمان دکن کے — سب کو بلواتا بہت توقیر سے
اور دوسرے اولیا اور عالمان — جن سیتی معمور ہی بحر و عیان
شیخ ابوالخطاب پیر نامدار — عالم علامہ مغرب دیار
جب سنا یہہ نسخہ شاہ نامدار — اُسکیتین دینار بخشا یک ہزار
بلکہ اُن ملکون کے یکسر ساکنان — خاص کر حرمین کے لوگ ای میان
جو دکھن اور ہند مین ہین جانگیر — کیا امیر و کیا تونگر کیا فقیر
اُس خوشی سے پاوینگے وہ بیگمان — سود و بہبود و فلاح دو جہان
ہی خبر عباس وہ عالی جناب — بولہب کو ایکدن دیکھا بخواب
دیکھتا ہون روز و شب رنج و عذاب — سو نہین سکتا ہون مین وہ پیچ و تاب
اور ہین اُن دو انگلیون سے اپنے تب — پیاس بھر پیتا ہون پانی بے تعب
آنو نبیہ مجھہ کو بولی یہہ خبر — خوش ہوا مین اسکو دیا آزاد کر
ہی یہہ تخفیف مصیبت اور یہہ نیز — اُس بدل رکھا یاد اسکو ای عزیز
بولہب ایسا تھا کافر بے وفا — ہی مذمت جسکی در تبت یدا
اُس عداوت مین گیا آخر وہ مر — تا ہوا اُسکا مقر اندر سقر
جس کیتین سرور اُپر ایمان ہی — اور وہ دل سے اُس اُپر قربان ہی

دیکھے ہین سفر پہ اُسکے ایکبار — مرغیان دس الفصہ یک ہزار
خلعت و عطر و بخورات و گلاب — بھی وہ کرتا خرچ بیحد و حساب
جیسا بو شامہ شریعت کا عماد — جو لواہے کہا ہی بیشک اوستاد
سب یہہ اُسکے پاس جو تھے بہت — اور مدام اُسکو سراتے تھے بہت
واسطے اُسکے بنایا ای ہمام — نسخہ یک مولود مین تو نیک نام
یو نچہ سب شاہان مصر و روم و شام — اور یمن اور عرب کے میران تمام
کرتے ہین مولود مین سب ہو دوام — دن ربیع رکھتے ہین اسمین اہتمام
ہی ضرور اُن پر کہ وہ بھی اسطرح — اس مہینے مین کرین جشن و فرح
ہووینگے نزدیک حق وہ ارجمند — دیویگا اُنکو خدا درجے بلند
پوچھا اُس سے ہی تو کس احوال مین — وہ کہا دوزخ کے ہون جنجال مین
ہین مرا او رنج بیحد اور الم — رات کیتین پیر کے ہوتا ہی کم
اُسکا ہینگا یہہ سبب آی باصفا — جب ہوا اُس شب مین پیدا مصطفی
اور اُسے آزاد مین نے جب کیا — اُن دو انگلیون سے اشارہ تب کیا
ای مسلمانان سنو تم یہہ بیان — ہو و تم اُس داستان سے شادمان
دین و دانش کھو کے حب جاہ سے — بغض رکھتا تھا عداوت شاہ سے
ویسے سے اُسکے تولد کا سرور — یون کیا دوزخ مین رنج و پیاس دور
گر وہ خوش ہو شاہ کے مولود سے — نعمتان کیا کیا ملینگے گو اُسے

نعمتان اُسکے ہین بے حد ای خدا
دے تو یہہ توفیق مومن کو سدا

رسالہ اوّل کا نام من دینیک ہی اُس رسالے مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور مقدس کا ذکر ہے

مفعولن فا مفعولن فا — پہلے رسالے کے بیتون کا وزن

در حمد حق سبحانہ تعالی و نعت حضرت سید انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس حمد کو نہین آخر اول — ہی خاص خدا ے عز و جل
نا ذات کو اُسکے غایت ہی — نا وصف کو اُسکے نہایت ہی
اسما و صفات اُسکے بیحد — اسرار رموز اُسکے بیعد
اسما و صفات نامعدود — کرتا ہا اُس کے بیچ شہود

دیا تا وہ کتابوں کو یکسر — تا باہر اپنی کرے وہ نظر
اُس آئینۂ روشن کے بھیتر — جون چھپتا تھا کیتا وہ نظر
اِسواسطے مظہر ہی اکبر — ہر سر پر اُسکا ہی چھتر
عالم کو کیا اُس سے پیدا — ہر شی کو کیا اُس پر شیدا
جو کچھ ہی پیدا ہی اُس سے — بھی قایم ہی ہر شی اُس سے
ہی اوّل و آخر وہ سب کا — ہی باطن و ظاہر وہ سب کا
ہوئے حق سینتی صلوات و سلام — روضے پر اُسکے صبح و شام
بھی اُسکے اصحاب اُپر

سبب پہنچایا احمد کیتین — اُس آئینۂ بیحد کیتین
وھان ذات و صفات اپنی پایا — جون اُس کن تھا سو وھان پایا
جو شی ہی جان تن پاول — حق نے اُسکو کیا احمد کا ظل
ہی ازل ابد کا راج اُسکو — ہی نورِ احد کا تاج اُسکو
ہر پیغمبر کا جیئو ہی او — ہر قدّوسی کا پیئو ہی او
ہی ارض و سما سب اُسکا نور — کُل عالم سب اُسکا ہی ظہور
بھی اُسکے اہلِ بیت اُپر — خاص اُسکے تینو لختِ جگر
اور اُسکے کُل احباب اُپر

در منقبت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ وارضاہ

اب باندھ جلدی لیکو قلم — لکھ منقبتِ غوثِ اعظم
سالارِ رسل کا نورِ بصر — اُس مظہرِ کُل کا لختِ جگر
گھستے ہیں ولیان وھان سر اپنا — خاک اُسکی کریں افسر اپنا
گر غوث کہوں تو ہی بیجا — گر قطب کہوں تو نہیں زیبا
وصف اُسکا اِس دو بیتان میں — کرتا ہوں ادا میں سن لی سین
کُل جگ کا شہ اُسکا دادا — پس وہ ہی سب کا شہزادہ
اور اُسکے مریدان پیر سارے

جان و دلِ آدم محی الدین — سلطانِ دو عالم محی الدین
ہی قبلۂ حاجات اُسکا در — ہی عرشِ معلّی کا افسر
ہی وردِ جہان کو ناؤن اُسکا — ہی سر پہ ولیان کے پاؤن اُسکا
جس کُتّے ہیں ہی وہ سلطان — وھان سب لنگریان ہیں نقصان
جد اُسکا نبیون کا افسر — وہ سب ولیون کا ہی سرور
تسلیم و تحیّات و رضوان — تربت پر اُسکے ہوئے ہر آن
آسمانِ ہدایت کے تارے

در مدح شیخی مرشدی سید ابو الحسن قربی قادری قدس سرہ

خاصا قربی او شیخ زمن — عرفان کی گلشن کا پاک رتن
جب عرفان کی تقریر کرے — ہر سامع کو تصویر کرے
تھا ہر فن میں وہ بے جوڑا — جو وصف کروں نہیں ہی تھوڑا

ہی علم و معارف میں جعفر — ہی کرم میں معن اُسکا چاکر
تھا علم کا او کشور پورا — ہی ہر قول اُسکا یک پورا
من اُس کا حق سے پور اچھو — دل اُسکا رہنت مسرور اچھو

در بیان سبب تصنیف این رسالۂ شریف و ذکر شمۂ از احوال خود و مناجات

ہر چند کہ ہی لئی مدت سین — دل وحشت میں او حسرت میں
خاص ان روزوں میں غم ہی کبل — پارے سے بنی دل ہی بیکل
یکروز یوں بیٹھا تھا دنگ — حالت سے اپنے ہو کر تنگ
تب ہاتف غیبی نے آیا — اس خستۂ غم کو سمجھایا
تو رہا ہی کیوں یوں رنجش میں — اُٹھہ مانگ مدد اب احمد سین
گر تیرے پہ او لطف آیا ر — اس محنت سیتی کرتا پار
کیا نسبت ہی اُس سے مجھہ میں — تا عون مدد مانگوں اُس سین
میں کہاں ہوں وہ سالار کہاں — وھان آہ کو میرے بار کہاں

ہر لحظہ ترقی ہی غم کو — ہی محنت باہر طاقت سو
میں دل کہوں یارب یا پارا — یا پانی یا آگ یا پارا
آیا تھا دیگ غم کو اُبال — چھایا تھا الم مانند اُجال
بولا مجھے ای مسکین نادان — کیوں غم سے ہوا تو یوں حیران
اُس پاس کیا میں کیوں زاری — او کرتا تیری غمخواری
بولا میں اُسسے ای یار معین — ای ذات تیری شفقت آگین
نیں اُسکی حسب کی خو مجھہ میں — نیں اُسکے نسب کی بو مجھہ میں
جان پیغمبر گھستے ہیں سر — وھان میری دعا کو کیا ہی اثر

جان قدسیان کا ہی جھنجر
نانے کو مرے کہون ہووے گذر
جان سجدہ ادا کرتے ہین شہان
اس مسکین کی وھان پونچ کہان

بند ہاتھہ کھڑے ہین جان ولیان
وھان کون سنے اسکے باتان
کی بار کیا مین وھان فریاد
ناچار پھرا ہو کر ناشاد

تب بولا ہاتف میرے سون
کیا باطل شودا ہی تجھکو
اس خطرے سے توبہ توبہ کر
اس اندیشے کو بیگ بسر

اور رحمت ہی سب عالم کا
اور دور کر ہمارا غم کا
ہر عاصی کو ہی اس سے امان
ہر مجرم کے تین او ہی ضمان

تو مت کر اپنے دل کو اداس
جا زاری کر اس سرور پاس
اس پاس بجاوینگا کر تین
تو نین جاگا پھر تجھکو کہین

اس رحمت سے مت ہو نومید
دے لطف سے اسکے دلکو نوید
اب شوق سے دل کے ہو خوشحال
لکھہ نور کا اسکے کچھہ احوال

سب ذکر او نور از اول
بول اسکی ولادت لگ مجمل
ہاہر امی اور ہر عورت
اس نسخے سے پاوین لذت

کس واسطے مین ہے ربط انکو
نا فرس ستی نا تازی سون
یہہ نور کا نسخہ جلدی بنا
تا سب یہہ اندھارا ہووے فنا

نام اسکا رکھہ تو من دیبک
اور لیجا شہ پاس اسکو رکھہ
او بخشش دیوینگا تجھہ کو
جو چھتا ہی تو مدت سون

ہاتف کے کہے کو مانیا مین
اسبات کو واجب جانیا مین
کر دستاویز اس نسخے کو
زاری سے کہا اس سرور سون

ای شافع آدم اور عالم
ای ہاتھہ ترا دریاے کرم
صدقے سے تیری رحمت کے
حرمت سے تیری ملت کے

صدقے سے تجھہ اولاد کے سب
خاص او تینون خاصان رب
حرمت سے تیرے اصحابان کے
خاص او چار و رکن ایمان کے

صدقے سے عبد القادر کے
اور سرور باطن ظاہر کے
سب عرفا کی حرمت ستی
سب علما کی برکت ستی

کر رحمت میرے حال اوپر
مت رکھہ مجھے اس جنجال اندر
ہی بہوت مری یک لکی مراد
تو بر لاکر مجھکو شاد

او مقصد ای صاحب معراج
یہہ ہی کہ نکر کسکا محتاج
یہہ غم ہی مرے پر سخت کبل
یارے کے تمن دل ہے بیکل

اس محنت کا پیدا اور سر
ہی خدمت مین تیرے ظاہر
تیر یان ہی کمی کیا اے مولا
جو مجھکو پھراتا ہے ہر جا

اس محنت سے کر مجھکو خلاص
کر راہ مین تیرے با اخلاص
ہون غیر کی صحبت سے بیزار
اس غم سے ہون بے صبر و قرار

ای مالک ناسوت و ملکوت
دے ہاتھہ سے تیرے میرا قوت
نا زور توکل ہی مجھہ مین
تا بیٹھون یک جا ہمت سین

نا کسب حلال آتا ہی مجھے
یہہ دشواری ظاہر ہی تجھے
یا مجھہ پہ توکل کر آسان
یا کسب حلال ای شاہ جہان

یا مخزن نعمت سے تیرے
دے روزی رحمت سے تیرے
ہر جانب سے یکسو ہو کر
آیا ہون ترے در د زہیر

گر تو بھی کیا محروم ای شاہ
اس ناکامی پر لاکھون آہ
لیکن ہی مجھے امید تمام
تجھہ سے ای شافع کرنا تمام

تو میرے پر کر لطف ایار
اس غم سے کریگا مجھہ کو یار
ہی لب دل کے غم سے قاصر
مین کیا یہہ مناجات اب ختم

تجھہ نور کا اب کرتا ہون بیان
ای نور سے تیرے کل مندان

در بیان آنکہ نور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اول ہمہ مخلوقات است

جب نہین تھا کچھہ ہستی سے نشان
تھے کنج عدم مین سب پنہان
نا ارض اتھی اور نا افلاک
نا انس نہ جن تھے نا املاک

نا طاعت تھی نا تھا ایمان
نا کفر اتھا نا تھی عصیان
حق کینا تب احمد کا نور
اسوقت ہوا ہی اسکو ظہور

کوئی بولا شہ کو ای مرسل
کیا کیتا پیدا حق اول
فرماے محمد میرا نور
ہی سب کے اول اسکو ظہور

بھی فرمایا ہی او سرور
تھا مین نے ازل مین پیغمبر
تب آدم تھا بے نام و نشان
تھا چیکر پانی مین پنہان

اور ایک حدیث قدسی مین
یون فرمایا حق احمد سین
نا ہوتا اگر تو ای سلطان
نا کرتا مین یہہ کل مندان

تا ارض و سما تا لوح و قلم / تا جن و ملایک تا آدم
ان سبکو کیا ہون تجھہ خاطر / ہور تجھکو کیا ہون تجھہ خاطر
اب سن ای بھائی یہہ بیان / وہ نور ہوا کس طرح عیان

در بیان کیفیت خلقت آن نور و بیان آنکہ ہمہ مخلوقات بطفیل او موجود شد داند

جس وقت ارادہ حق نے کیا / تا ہووے ظہور اقدرت کا
کی لاک برس اول سب ہو / کیتا ہی وہ نور اقدس کو
بھی حق نے کیا یک فرش دراز / اس نور کے خاطر یا انداز
وہ نور شریف اس فرش اوپر / تن مانگے تہون کرتا تھا گذر
کی مدت لگ وہ پاک از ریب / کرتا تھا سیر عالم غیب
پس حکم ہوا ہی یون اسکو / تا سجدہ کرے اپنے رب کو
سو برس تلک تھا سجدے مین / ہر برس ہان کے روزان سین
یک روز وہان کا برس ہزار / یون لکھہ گئے علما کر تکرار
اس سجدے مین حق کی تسبیح / وہ کرتا تھا با قول فصیح
پس کیتا ہی رب اکبر / اس نور سے پیدا ایک گوہر
اس گوہر پر کیتا وہ نظر / ہیبت سے ہوا پانی گل کر
وہ پانی تھا جاری بے کل / جاتا تھا ہردم ہر کہین چل
دس جزو کیا اس پانی کو / پس عرش بنایا یک جز سو
پس کیتا ہی دوسرے جز سو / ہولا نے قلم کیتین سن تو
پس فرمایا اسکو لکہہ اب / بولا وہ لکھون مین کیا یارب
بولا اسکو لکھہ علم میرا / عالم پر ہی جس کا گھیرا
تب خامہ کہا یون مولی سو / کس شی سے مین آغاز کرون
حق اسکو کہا لکھہ میرا نام / وہ لکھا ہی تب اللہ کا نام
اللہ کی ہیبت سیتی قلم / سر شق ہورہا حیرت سے تدم
تھا لوح اوپر سرا اپنا ڈال / اس حالت سے وہ کی سو سال
جب اسم رحمن کو وہ لکھا / تب اول شق آ اس سے ملا
لکھنے سے رحیم کے دوسرا شق / آ ہوا ہی اول سے ملحق
حق فرمایا ہی یون اے یار / جو پڑھیگا بسم اللہ یکبار
دیون گا ثواب ہفصد سال / اس بندے کو مین کر کو نہال
وہ پھر لکھا حق جانب سون / کل عالم من بین مولی ہون
ہی احمد میرا پیغمبر / پیغام پر ان کا ہی افسر
اس بعد لکھا سب حال جہان / جو ہونا ہی پیدا پنہان
ہور تیسرے جز سے لوح کیا / احکام قضا سب سو لکھا
ہی چوتھے حصے سے چندر / ہی پنجم سے مہر انور
ہور قسم ششم سے خلد ہوا / ہور ہفتم سیتی روز کیا
ہور ہینگے فرشتے ہشتم سے / ہور کرسی قسم نہم سے
ہور دسوین سے وہ خاک لطیف / ہی جس سے اسکا جسم شریف
اس نور کتین رب اکبر / راکھا ہی حیا کی جاے بہتر
بعد اسپر کیا وہ ایک نظر / وہ شرم ستی بگلا یکسر
تب ٹپکے اس سے قطرے یار / یک لاکھہ اپر چوبیس ہزار
ہر بند سے ہوا ہی ایک نبی / ہور اس سے ہوا ہی ایک ولی
الحاصل بے شک ای یاران / ہی نور سے انکے کل جہان
پیدا و نہان در ملک و ملک / اس نور مقدس کا ہی جھلک
بھی بولا وہ جگ کا سرور / اسمان و زمین خورشید و قمر
بھی لوح و قلم عرش و کرسی / بھی جن و ملایک ہور انسی
ہور ہینگے سب جتنے پیغمبر / ہور عالم کے ولیان یکسر
بھی علم و عمل اور عقل و ادب / بھی عشق و کرامت ہور منصب
کل عالم پر بہت اور بہتی / ہی پیدا میرے نور سیتی
حق نور مرا ہر پردے مین / راکھا ہی ہزاران برسان سین
ہر پردے سے باہر لایا / ہور بہوت تماشے بتلایا
آخر کو کیا جب آدم کو / رکھا وہان نور اعظم کو
پس رب میرا با خیر مجھے / کرواتا تھا نت سیر مجھے
ہر پشت طہور و طیب سین / ہر رحم لطیف و طاہر مین
تا آمنہ عبداللہ طرف / لا کر مجھے بخشا عز و شرف
پس مجھکو کیا سردار رسل / ہور ختم نبوت کو بالکل

در بیان انتقال نور آنحضرت در آدم علیہم الصلوٰۃ والسلام

جب حق کیتا آدم کو عیان
رکھ دُرج مین اُسکے وُہ گوہر
جب برا لکھے وہان اُس پو کیتین
دیکھا کہ لکھا ہی عرش اُپر
ای مولا ہی یہہ کسکا ناؤن
ہوئیگا تیرے فرزندان مین
پس حکم ملک کو کیا داور
جب آیا آدم جنت مین
چلتے تھے اُسکی پیٹھ طرف
حق بھیجا یون وحی اُسکو تد
اُس نور کیتین حق وہان سے لیا
پڑ صلوات اُس انگلی اُپر
تھا سال سہ صد لک خواری
حرمت سے اُسکے جس کا نام
حق اُسکو کہا تب ای اکمل

جبریل ستی بولا پہان
رکھ برج مین اُسکے وہ اختر
تب پھونکے اسمین جیون کیتین
حق سید سے داوین زیر و زبر
جو لکھا ہی تو اُسکو اُس ٹھاؤن
ہو ور تجھکو چھپراوین گا غم سین
تا سجدہ کرین اُسکو یکسر
نام اُسکا دیکھا ہر جا مین
سب ملکو ملایک صف و صف
تجھ پشت مین ہی نور احمد
انگشت شہادت پیچ کیا
دے بوسہ لایا وہ بہ بصر
بسندن تھا اُسکا غم بھاری
عرش اُوپر ہے باصد اکرام

جالا تو وہ نور اعظم کو
پس پشت مین اُسکے کیا مکون
جب روح پڑا آدم کے تن
نام اُسکا اپنے ناؤن کے سات
حق بولا اُسکو ای آدم
ہین تیرے تئین اُسکی خاطر
سب سجدہ کئے وہ آدم کو
املاک ملے سب آ اُس سو
آدم نے عجب کر بولا یون
بولا وہ یارب کر یہہ نور
تب آدم وہ انگشت اُٹھا
جب نکلا آدم جنت سین
ہو مضطر آدم اُس غم سو
کر عفو مری یارب تقصیر

دے عزت اُس سے آدم کو
جبریل امین اُس گوہر کون
کھول آنکھ بچھایا عرش کدن
یہہ دیکھ کہا آدم یہہ بات
ہی سب رسولون کا یہہ خاتم
بخشون گا ای آدم آخر
وہ سجدہ تھا اُس خاتم کو
پڑتے تھے درود وان دیکھ اسکو
تعظیم یہی کرتے ہین کیون
کوئی عضو مین تیرے بھی حضور
کلمات شہادت کو بولا
با درد و الم اُس دنیا مین
زاری سے کہا اپنے رب کو
تو ہر شی کے اُوپر ہی قدیر
بخشا مین تجھے احمد کے بدل

در بیان آمدن آن نور در حوّا و از وے بہ شیث و از انجا بہ پشت پاک و شکم طاہر تا عبد مناف و بیان آنکہ ہمہ اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومن بودند

پس حوّا مین آیا وہ نور
زاری سے کہا آدم یارب
وہ نور گیا اب تیرے سین
جب شیث کیتین حق پہنچایا
کرتا تھا یون وہ نور سفر
بھی وہان سیتی کی کر کو سفر
پھر وہان سے کی قرنان گئے پر
وہ نور مقدس تب سے قبل
خوش آتا تھا با عز و شرف
ہین کہتا ہون مین کچھ مجمل
حق اُنکو زنا سے رکھا ہی جتن
تھے علم و ادب مین بے مانند

تن اُسکا تھا راحت سے پور
یہہ مجھ سے پھرا منہہ کیون رب
آ جاگا کیتا حوا مین
تب نور نبی اُسمین آیا
اصلاب ستی ارحام پھر
تب نوح مین آ کیتا ہی مقر
وہ آیا ابراہیم بھتر
کیتا ہی وطن در اسمٰعیل
اصلاب ستی ارحام طرف
رکھ اُسکو ولیکن جی کے بدل
سب بیاہ ستی با مہر تھے تن
تھے حسب و نسب مین بے پیوند

جب سے اُسمین وہ نور گیا
حق اُسکو کہا ای آدم سن
اُس نور کی ہی یہہ سب تعظیم
سب ملکو ملک گئے اُسکی طرف
تا آیا وہ ادریس سے منے
پھر نوح سے کر وہ کی اسفار
اُس نور کی حرمت سے ای یار
وہ نور جگت کا سرمایہ
گر بولون گا وہ سب احوال
سب دادے شہکے اور دادیان
تھے جود و سخاوت مین یکتا
بھی فخر و فا ہو یہ حلم و حیا

ہر قدسی وہان رخ اپنا کیا
ہین نور محمد کے یہہ گن
اُس ذات کی ہی یہہ سب تکریم
دیکھ اُسکے بھتر یہہ عز و شرف
املاک گئے سب کے کنے
تب ہود مین آیا ہی ای یار
ہوئی آگ اُپر اُسکے گلزار
املاک رسل کا پیرا یہہ
تو لنبا ہووےگا یہہ مقال
سب نانے اُسکے ہور نانیان
تھے فضل و شجاعت مین یکتا
حق لطف سے اُنکو بخشا تھا

در بیان خواب دیدن عبد المطلب امر سر بو پیدا کردن او چاه زمزم را

بھی سوتا تھا وہ نیک نصیب　　خوش بکیدن بیت اللہ کے قریب
آ اسکو کہا ہاتف درخواب　　طیب کے منہ سے اٹھا تو نقاب

اٹھہ خواب ستی حیران وہ ہوا　　کیا مقصد ہی طیب سے خدا
پھر سویا وہ تب جلدی سو　　وہ ہاتف بولا پھر اسکو

اٹھہ خاک اٹھا مضنونہ سو　　پھر بیداری ہوی جلد اسکو
بولا وہ قریشون سے یہہ خواب　　وہ اسکو دسے اسطرح جواب

یہہ خواب اگر ہی مولا سو　　پھر جلد دسینگا وہ مجھکو
وہ جاکر وھان دل پر از بیم　　بولا ای رب ابراہیم

تو لطف سے برلا کر امید　　کر مجھہ پہ عیان کیا ہی وہ بید
یون کر کو دعا او سویا جب　　آ اسکو کہا او ہاتف تب

کر چشمۂ زمزم کو ظاہر　　تو جلد نکال اسکو باہر
وہ بولا تب کیا ہی زمزم　　ہاتف بولا اسکو اس دم

یک چہ کہ اسے کھودا جبریل　　تھا آب خور اسکا اسماعیل
ہی منبع خیرات و برکات　　ہین شراب اس سے موجودات

ہی جاے فلانے مین زمزم　　سن اسکے نشانیان ای اکرم
کتنیک نشان اس سے بولا　　بس خواب سے وہ بیدار ہوا

تب اسنے جلد گیا ہی وھان　　کہہ دیا ہاتف اسکو نشان
ہور جمع کیا اس چاہ بدل　　کی بیل و کدالی اور سبل

دو دیوان تھے اس جاے بھتر　　تھا انکو قریشان پاس و قر
آ اس سے کیے جب جنگ و جدل　　تو کھودنکو بہان چاہ نکل

تب تھا اس کنے یک پسر　　تھا نام اسے حارث کر کر
باپ اپنے کو کرتا تھا مدد　　راضی تھا باپ اس سے بیحد

تب بولا کر از بخت بلند　　ہو وینگے مجھکو دس فرزند
ہور نکلے آب پنہانی　　تو یک کو کرون گا قربانی

الحاصل بعد جنگ و جدل　　اس ہمت پہ کیے اجماع سگل
اشام مین ہی یک زن کاہن　　سب جانا اسکے پاس اس چھن

جو بولینگے سننا اسکو　　یون بول اٹھے سب مجلس سو
لے عبد مطلب آل مناف　　ہور قریشیان با اہل خلاف

سب شام طرف کیتے ہین سفر　　تھا پانی کم اس راہ بھتر
کی دن تھے آیا یک جنگل　　ایسا کہ تھا بالکل وھان جل

لوگ عبد مطلب کے اس دم　　سب پیاس ستی ہو گئے تھے ندم
تھا پانی کچھہ نزدیک قریش　　وہ بین دیئے انکو بے کم و بیش

ناچار انو مین سے اکثر　　کھودے تھے گرتے ای نیک سیر
تا پیاس ستی گر جاوین مر　　گر جاوین ان کھدون اندر

ہور یاران جو ہین با قوت　　تا دفن کی ہوئی انکو محنت
دیکھہ عبد مطلب یہہ جنجال　　فرمایا انکو یون فی الحال

یون پڑ مرنا کچھہ خوب نہین　　یہہ مردی کا اسلوب نہین
کیون یون تم سب ہمت ہارے　　جلد اٹھہ کو ڈھونڈو پانی سارے

یہہ غیرت مین ان کو لا کر　　بیٹھا وہ چڑھہ اپنے اونٹ اپر
سب اسکے ہوئے ہین تب ہمراہ　　کچھہ راہ چلے جب وہ ناگاہ

تب اسکے اشتر کے سم تل　　یک چشمہ جل آیا ہی ابل
دیکھہ اسکو وہ کل عربو کا میر　　ہور خرم دل بولا تکبیر

سب لوگ ہوئے اسکے دل شاد　　ہور آفت سے ہو گئے آزاد
جب دیکھے قریش و کل عرب　　یہہ کرامت اس سے بولے تب

ہی رب کی سوگند ای اشرف　　اس جھگڑے مین حق تیری طرف
اب پھر تو یہان سے ای مسرور　　کاہن کن جانا نہین ہی ضرور

کر شکر خدا کا وہ بہتر　　جلد آیا مکے کے اندر
ہور کھودا چاہ زمزم کو　　فیض اس سے دیا سب عالم کو

قربان ہوے سب اسکے منقاد　　ہوی اول سے شان اسکی زیاد
ہور اسکو دیا حق دس فرزند　　سب کامل تھے ہور دولتمند

تب خواب مین آ کوئی اس سے کہا　　تو نذر کو اب کر اپنے وفا
سب فرزندان کو جمع کیا　　وہ خواب و نذر سب انسے کہا

سب بولے وہ راضی ہین سب　　جو کرنا سو کر ای اکرم
بس قرعہ ستیا ہی وہ بہتر　　وہ قرعہ پڑا عبد اللہ پر

باآنکہ اتھا فرزندان مین　　ہر خوبی مین بہتر سب مین
ہور والد کا پیار اسکے اپر　　سب فرزندان سے تھا اکثر

مضنونہ: چاہ زمزم ۱۲
چھن: وقت ۱۲
جل: پانی ۱۲
منقاد: فرمانبردار ۱۲

تھا رضی اُسکے فِ بح اُپر
آ کیتے ہیں سب منع اُسکو
سب ملکو کہے ہیں یون اُس چھن
جا نوے سب تب حال اُسکو
وُہ بولا ہی دس اُونت ویت
گر قرعہ پڑے وُہ اُونتان پر
جب قرعہ سنتیا وُہ حق آگاہ
پھر قرعہ سنتیا وُہ نیک گہر
یون کرتا تھا زاید دس دس
تب بولا وُہ نین مجھکو قرار
تب اُونتان کو قربان کیا
ہی ذبیح اول اسماعیل

کرنے کو آپسکے وفا وُہ نذر
تو ہاتھہ اُٹھا اُس قربان سو
ہی نام سجاح یک زن کاہن
وُہ کاہنہ تب بولی اُن سو
تب بولی وُہ ای خوش نسب
تو جلدی اُن کو قربان کر
نکلا وُہ بنام عبداللہ
وُہ پھر پڑا عبداللہ اُپر
تا پورے ہوے سو ای باجس
جب لگ کہ نہ نکلے وُہ کی بار
لے اپنے جگر کو سات گیا

تا ہو سب عبداللہ کے تب
گر یون کرے ہر کوئی قربانی
سب جانا اُسکے پاس اِتا
کوئی تم سے ہوا مقتول اگر
اُونتان ہور عبداللہ پر
ہور گر پڑے وُہ عبداللہ پر
اُس آن کہیا وُہ حبر بن حبر
پھر زاید کیتا اُونتان تد
بعد اُسکے ڈالا قرعہ جب
یون بول سنتیا کی بار دِگر
ہی مروی اِس لئے احمد سون

ہور عربان کے لوگان بھی سب
بس نسل ہوینگا کل فانی
جو تو لی سو لانا وُہ بجا
کیا ہینگی دیت اُس قتل اندر
تو قرعہ ڈال ای پاک گہر
کر زاید تو دس اُونت دِگر
اُس دس پہ زیادہ دس شتر
پھر اُسیو پڑا ای اہلِ خرد
اُونتان پہ پڑا وُہ قرعہ تب
ہر بار پڑا اُونتان اُوپر
دو ذبیح کا ہین بیٹا یون
ہور دوسرا عبداللہ بے قیل

دربیان قصہ اصحاب فیل وکیفیت ہلاک ایشان از مرغان ابابیل

اب سُن حال اصحاب فیل
ہی تاریخ وتفسیر بھتر
ساتھہ اُسکے تھے مردان کار
ہر فیل آ تھا یک کہ پیکر
یہہ لشکر لیکر وُہ ملعون
مقتول ہوے ہین بھوت اُن سو
الحاصل جب نزدیک آیا
ہی کینہ ہمکو اُس گھر سو
گر دل ہی تمھارا جنگ اُپر
بھوت اُسکا کیا آداب بجان
جب عقل ہوی اُسکی موجود
پس بولا اُسکو سب شغام
ہور ملک ہمارا نین یہہ گھر
گر دیوے اُسکو وُہ قوت
وُہ شہ اُسکی تعظیم کیا
جس جاے وُہ ہاتھی جاتا تھا

کس طرح کیا حق اُن کو قتیل
کہ ابرہہ نامی تھا یک خر
دو اسپہ سواران تین ہزار
تھی آہن کی پاکھر سب پر
مکے کی طرف کیتا ہی موں
ہور بھاگے تھوڑے مکے کو
یک قاصد کو وہان دوڑایا
تا تو ڑین پڑنے کر اُسکو
تو قتل کرینگے ہم یکسر
لت تینے لگی تب اُسکی زبان
اُس ہتر کو کیتا ہی سجود
سُن اُسکو کہا وُہ میر کرام
اِس گھر کا صاحب ہی دیگر
تو کیا ہی سلطان کی قدرت
لئی عزت ہور تکریم کیا
تو فتح اُنو کو آتا تھا

کیونکر کیتا اُن کو مقہور
یون عزم کیا تھا وُہ شیطان
ہور فیل سواران چار ہزار
تھے جلدی میں گھوڑ سے زیادہ
جب لوگ عرب کے سُن یہہ خبر
دو تین مراتب وُہ لشکر
بولا کہ تو کہہ مجھہ جانب سو
ہی دل کی خواہش ہمکو یتی
جب قاصد مکے میں آکر
ہور سجدہ ہو کر بھین پہ گرا
بولا کہ تو ہی سچ میر قریش
نین ہمکو ہرگز ہی وُہ بل
وُہ تڑواوے کر اُس شہ سو
یون بول اُٹھا وُہ بے وسواس
یک ہاتھی تھا اُس پاس سفید
تھا نام وُہ ہاتھی کا محمود

تھا سرور کا سب نور ظہور
تا کر دیوے کعبہ ویران
ہور اُونتون کا کچھ نین تھا شمار
تھے دو تر سے مانند باد
آ اُس سے لڑے ہیں سبقت کر
جنگ اُس سے کئے نین پائے ظفر
سب عربان کے سر دفتر کو
نین کام تمھارے جنگ ستی
عامر کے اُپر کیتا ہی نظر
ہور خود خود تب کرنیکو لگا
ہر خوبی میں ہی میر قریش
تا اُس سے کرین ہم جنگ وجدل
کیا حاجت ہی لڑنا ہمکو
ہور جلد گیا اُس ظالم پاس
تھی اُس سے اُسکو سب اُمید
نین کرتا تھا وُہ تُم کو سجود

ان بولا وہ ہاتھی لاؤ
سردار عرب کو بتلاؤ

یہہ دیکھ چلا سردار حبش
دل بیچ ہوا اپنے ناخوش

بولا ہی تجھے غم اونٹان کا
کچھ غم نین بیت رحمان کا

وہ کریگا آپ اس گھر کو جتن
نا چھوڑین گا کس کو اس کن

ہاتھ اپنا رکھہ کعبے کے اوپر
بولا ای خلاق اکبر

یہہ گھر ہی تیرا ای باقدرت
ہی تجھکو سبھون سے لئی عزت

اس بات کو تو رکھتا ہی روا
اس گھر کو کرسے تیرے وہ فنا

جا بیٹھا کوہ شبیر اوپر
تھے گرد اسکے عربان یکسر

تب عبدمطلب با مردم
بولا کہ سنو ای یاران ہم

وہ لشکر ظالم روز دگر
فیلان کو چلائے کعبے پر

محمود کتین تب پیش کئے
اور لشکر پیچھے اسکے دئے

ہر چند چلاتے تھے اسکو
وہ نین ہلتا تھا جاگے سو

اپنے مین ہوئے بالائے ہوا
مرغان ابابیلان پیدا

دو پاوان مین اور چونچ بھتر
پکڑتے تھے نخودسی سہ پتھر

سر پھوڑ کر اسکا وہ کنکرا
ہاتھی کے شکم سینی گذرا

تھا ابرہہ پیچھے لشکر سین
یہہ دیکھ ہوا حیران من مین

جلدی کر وھان سے بھاگ گیا
یک پنچھی اسکی پیٹھ لیا

جب بات کیا پوری وہ خر
وہ مرغ سیتیا کنکر اسپر

لے عبدمطلب کل عرب
آیا مکے کے اندر تب

دو روز منے ان مردون سین
بدبوے اٹھی ہی مکے مین

مولانے یک ندی بھیجا
تا انکو عدم مین سیتی لیجا

جب آیا وہ فیل محمود
دیکھ اسکو کیا فی الحال سجود

بولا ہین کیا مطلب تیرے
وہ بولا اونٹان دے میرے

وہ بولا والی اس گھر کا
ہی خالق سب بحر و بر کا

پس لے وہ گیا اونٹان اپنے
جلد آیا بیت اللہ کنے

ہر صاحب منزل اپنا گھر
کرتا ہی جتن از شر و ضرر

یہہ لشکر لے فیلان کو بہت
آیا کہ تڑاوے اسکو تربت

اس دعوت کو جب ختم کیا
لے ساتھ اپنے سبکو گیا

تب نور نبی طالع ہوکر
کل کعبے کو گھیرا یکسر

یہہ نور جو آیا کعبے پر
ہی اسکی علامت ہمکو ظفر

تا مکے مین طوفان کرین
اور کعبے کو ویران کرین

وہ ہاتھی اپنے جاگے پر
انکا ہی بہت بیخود ہوکر

جب لشکر کا تھا رہبر او
سب انکے ہین وھان حیران ہو

وہ مرغان سب یکجا ہوکر
کعبے پہ ٹھہر کتے تھے یکسر

ہر مرغ تب آبر ہر اسوار
یک کنکر کو ڈالا ای یار

لشکر وہ ہوا سب ہان نابود
کوئی نہ بچا وھان جز محمود

فی الفور ہوا ہی اسکو جزام
جینے سے کیا اسکو ناکام

جو حادثہ مکے مین دیکھا
سلطان حبش سے جا کو کہا

فی الحال گیا وہ دوزخ مین
شہ بھوت ورا اس حالت سین

مال انکا جو تھا سب ہاتھ کیا
اور عربون کو بھی اس سے دیا

سردار عرب جا کعبے کو
زاری سے کہا ہی مولا کو

اکیتی ان سبکو وہ دور
یہہ احمد کا تھا نور ظہور

ہوئی تب سے عربکو عزت
سب کرنے لگے شاہان حرمت

در بیان آمدن آن نور در حضرت عبداللہ و ذکر اند کے از فضائل و احوال آنجناب عالیجاہ

پس عبدمطلب سے وہ نور
پایا عورت مین اسکے ظہور

کل اہل کتاب ای نیک سیر
اس نور کی نت لیتے تھے خبر

اس بات سے منے احمد کے پدر
مولود ہوئے مکے اندر

پایا وہ شبہات اس کے بھتر
وہ خون سے گیا تھا اسکے بھر

تو ٹپکینگے اس جبے سو
قطرات لہو سن اس سر کو

تب جزم کئے سب اہل کتاب
پایا ہی تولد وہ جناب

وہ ملعونان اس کام بدل
کتنی بار گئے مکے کو چل

وہ حاملہ ہوئی عبداللہ سین
وہ نور ہوا ظاہر اسمین

جس شب کو ہوا وہ شاہ عیان
سب آپسمین بولے باتان

کہتے ہین امانت تھا ان کنا
یحی نبی کا پیراہن

دیکھے تھے حق کی کتابان سین
جب والد احمد ہوجگین

پیدا وہ ہوا ہی جس شبکون
اس پیراہن سے ٹپکیا خون

تھے فکر مین اسکے دفع بدل
چھپتے تھے کرین تا اسکو قتل

حق نور نبی کی حرمت سو
اس شر سے رکھا محفوظ اسکو

کہتا وُہ اپنے والد سیٙن
جاتا ہی دوٙ حصّے ہوٙکر
پھر وقت دگر مین دیکھا ہوٙن
گر بیٹھوٙن مین کوہی ارض اُپر
بیٹھا ہوٙن سُکّے گر جھاڑ کے تَل
ای عبداللہ توٙ جلدی جا
ہوٙوینگے بتان سب اُس سے خوار
توٙلا ہی گھٹ اُمّید مجھے
کی خواب آسے ہین مجھکو نظر
ہر لحظہ ترقی تھی اُسکوٙ
تھا دُرج شرافت کا گوہر
تھا بیشک وُہ نیشانِ کرم
کل بیگانے اوٙر سب خویشان
باپ اُسکا نہ راضی ہوٙ کس سے
تھا نجد اُسکا مُنہہ روشن
آرہتے تھے سب قابو مین
تب املاک آبا شکلِ جلیل
کل بی بیان خویش و بیگانے
کر آئیس مین عہد و شرطان
تا دِنکو نہ دیکھے کوئی کر کر
یکدن وُہ گیا تھا کے تئین
اس غزوہ مین بن عبد مناف
اِستنے مین ہوٙئے از غیب عیان
دیکھا ہی ایسی نصرت جب
عورت سے کہا اپنے یہ بات
بوٙل اُسکوٙ مجھے ہی یک دختر
مین اپنی اُس دختر کوٙ بیاہ
اُس خاتون کے بھی وصفان کوٙ
یک عورت تھی وہ خانمِ قتال

مین جاتا ہوٙن جب صحرا مین
یک مشرق مین یک غرب بحر
وُہ جاتا ہیگا بر گردون
وُہ کہتی ہی مجھ سے یون کر
لایا وُہ ہرا ہوٙ پھول اوٙر پھل
اِس جا گے مین پھر توٙمت آ
اوٙر ضایع ہوٙن گا ہر بُت کار
حق دیویگا یک پوت تجھے
دیتے ہین نشان اِسبات اُپر
عالم مین پڑا تھا شوٙر اُس سوٙ
تھا بُرجِ کرامت کا اختر
برساتا تھا قطرات دِرم
کُل میران اوٙر سارے شاہان
رد کیتا پیغامان سب کے
تھا رخشندہ خورشید مین
وُہ سرور آتا جس رہ سین
کرتے تھے انکو دوٙر و ذلیل
تھے حُسن کے اُسکے دیوانے
سکّے کوٙ چلے وُہ ناپاکان
سے چلتے تھے ہر شب وُہ بوٙم سیہ
جون شیر اکیلا صحرا مین
جنگل مین گیا دل کرنے صاف
کی راکب با ابلق اسپان
دِل بیچ کیا گھٹ اپنے وہ جب
بھی راضی ہوئی وُہ نیکو ذات
ہی اوجِ کرامت کی اختر
کر دیتا ہوٙن یا عبداللہ
وُہ بھوٙت سُنا تھا توٙ کان سوٙ
تھا اُسکوٙ کمال و مال و جمال

یک نوٙر کہ ہی بے حد و شمار
پھر یک جا وُہ گولا ہوٙکر
پھر جلد وہان سے آتا ہی
ای عبداللہ تیرے پہ سلام
گر تجھانے کوٙ جاتا ہوٙن
تجھ جنہے اُپر ای سرور
کیا اُسکا ہی ای باپ سبب
بھوٙت اُسکوٙ کریگا عالی شان
یون عبداللہ کیتین ہر دم
تھا بھئین اوپرِ ماہ تازہ
تھا باغ فتوت کا شمشاد
الحاصل صوٙرت سیرت مین
تھے اُس سے جان و دل سے شاد
نوٙر احمد کا ہر شام و سحر
جان لگ تھے عرب اند عوٙرات
مین کرتے تھے کچھ شرم رتی
حق نوٙرِ نبی کی حرمت سوٙ
پچیّس برس کوٙ پہنچا جب
تا مارین عبداللہ کتین
جب نزدیک آئے سکّے سین
وُہ ملعونان تب وہان جا کر
چاہا کرنے تب اُسکوٙ مدد
اُن بدبختان پر حملہ کر
تا دیوے اُسے اپنی دختر
پس اُسکوٙ کہا ای پاک لقا
ہی صوٙرت مین سردار نسا
جب اُس سے کہی یہ حرف وجاہ
پس گھر کوٙ ہب کے وُہ جانب
توٙرات و صحف انجیل و زبور

مجھ بیت ستی آتا ہی بہار
کرتا ہی مجھے سایہ سیہ
آپیت مین میرے ماتا ہی
ہی تجھ مین نوٙرِ تاجِ انام
کہتے ہین بُتان سب مہرے سون
ہی نبیوٙن کے خاتم کا نوٙر
جلدی سے مجھکوٙ بول جواب
ہوٙویگا شاہِ انس و جان
دِستے تھے کراماتِ اعظم
چوگرد اُسکا تھا آوازہ
تھا جود مین حاتم کا اُستاد
مانند بہت تھا یوسف سین
چھپتے کہ کرین اُسکوٙ داماد
تھا تانا بان اُسکے منہہ کے اُپر
سب رکھتے تھے اُسکی شوٙرت
جا پڑتے تھے سب اُسکوٙ سُتی
محفوظ رکھا اُن نے اُسکوٙ
ہفتاد یہودی شام سے تب
اُس مجد کے گھن کے ماہ کنین
چھپ بیٹھ رہے یک جاگے مین
سب ملکوٙ کئے حملہ اُس پر
پھر خوف کیا دیکھ انکا عدد
بھگوا اُن کیتین یکسر
تھا جس کتین نام آمنہ کر
توٙ عبدِ مطلب پاس اب جا
ہی سیرت مین سالارِ نسا
اس بات سے خوش وُہ بھوت ہوا
کیتا عبداللہ کوٙ وُہ طلب
وُہ سب کوٙ تری تھی عجز قصوٙر

ارض: زمین ۱۲
شورت: خواہش
لحت: مضبوط ۱۲

بسکہ تھی وہ ہر شن سو ٭ وہ بوجھ کو نور احمد کو
آ عبد اللہ سے رہ مین ملی ٭ دیکھ اسکو کھلی مانند کلی
بولی تیرے پر ہون مین فدا ٭ جو بولے تو لاؤنگی بجا
جو مانگے تو دیوونگی تجھے ٭ لا اب تو نکاح مین اپنے مجھے
بولا کہ تجھے جاما ہی شتاب ٭ پھر دیونگا مین اکو جواب
جب باپ کن آیا عبد اللہ ٭ فی الحال ہوا تب اسکا بیاہ
جلوے کی شب وہ نور الٰہ ٭ آمنہ مین کیتا ہی مقرر
اس شب کو رہا ہی حمل اسکو ٭ وہ حاملہ ہوئی اس سرور سو
جب گذرے ہین کی دن خوشحال ٭ یاد آئی اسکو ام قتال
فی الفور گیا وہ اسکے گھر ٭ تا اپنی رضا سے دیوے خبر
دیکھ اسکو کہی زن اس کتین ٭ وہ نور ترے مین دستا نین
وہ بولا مین سچ میرے کنے ٭ وہ ہی اب بنت وہب منے
یہہ سنکو ہوی وہ لی محزون ٭ بولی مین کرون کا اب تجکون
مین جھپتی تھی اس نور کتین ٭ مردانگی سے تجھے کچھ خواہش نین
کہتے ہین تھی اسوقت لیتام ٭ یک زن تھا اسکا فاطمہ نام
سردار انتھی اور تھی کامل ٭ تھا علم کتب اسکو حاصل
ہو عاشق وہ زن شام ستی ٭ آئی تھی پرتے اسپہ ستی
آخر کو ہوی وہ بھی محروم ٭ یہہ بات اسیر مین ہی مرقوم
کہتے کہ اس جلوے کی رات ٭ حسرت سے مرد و شوعوات
جب احمد کا نور اعلیٰ ٭ آ اسکے شکم مین کیتا جا
جتنے تھے فرشتے اور حوران ٭ آے ہین اسکے جانب جان
بیحد معجز اس بی بی پر ٭ ہوتے تھے عیان ہر شام و سحر
نوبون گا دوسرے نسخے مین
سب اس قصے کو شوق سین

در بیان اختتام این رسالہ سراسر برکات ومناجات بحضرت مجیب الدعوات جل شانہ وعم احسانہ

اس ذکر کو بیان کرتا ہون تمام ٭ احمد پہ درود ان صبح و شام
جب گیا شو تھے از ہجرت ٭ اور جو را ستی ای باصفوت
اسوقت بنا یہہ نسخہ خوب ٭ جو ہی اہل دل کا مرغوب
سب بیتیان اسکے ای خوشخو ٭ ہین جیسے ہو کے اور یک دو
یارب بحق انوار رسول ص ٭ اس نسخے کتین کر تو قبول
ست کر تو کیتن محتاج مجھے ٭ استغنا کا دے راج مجھے
کب تک مین اس محنت مین ہون ٭ کب لگ مین سوز دل سے کہون
اشتدی ازمتہ تنفرج ٭ قد اذن لیلک بالبلج
نا منشرح کرتا ہے عمل ٭ ناجاتا ہی خاطر سے امل
الحاصل ای بحر رحمت ٭ ہون ظاہر و باطن در کلفت
سب کلفت میری کر تو دور ٭ کر دل کو مرے تیرے سے پور
ہر دم ہی مشکل میرے پر ٭ ای رحمت عالم آسان کر
ہی تیرے پر ظاہر سب حال ٭ کر لطف سے اپنے مجھکو نہال
ہنت بھیج تو ای رب اکبر ٭ تسلیم ترے محبوب اپر

دوسرے رسالے کا نام من ھرن ھی اس رسالے مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بشارتون کا بیان ھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ گنج قدم کا ہی طلسم عظیم
جو ہی کتابون مین خدا کے نام ٭ سو ہی وہ سب اسمین نہان ای ہمام
بلکہ امانت ہی ہر حرف اسم ٭ گنج حقایق کے ہزاران طلسم
جو ہی سب اسمین سو ہی لے کے بھتر ٭ یون ہی شہنشاہ رسل سے بخبر

جسکے ہی یکحرف مین کل کائنات / اور ہین عیان جسکے کل اُس سے صفات
بس مین کرون کون سے منہ سے ادا / حمد تری ذات کستین اے خدا
نین ہی ترا تری حمد کو جب انتہا

وصف بس اُس ذات کا کوئی کیا کرے / رسل و ملک عجز سون یہان سر دھرے
عقل تری وصف مین نادان ہی / فہم تری کنہ مین حیران ہے
عجز سون منگتا ہون ترے سون دعا

در عرض مناجات بحضرت مجیب الدعوات وقاضی الحاجات

رافت: مہربانی ۱۲

اے تری رحمت سے وجود جہان / لطف ترا سب پہ عیان اور نہان
ہی تجھے ہر عاصی و عابد پہ پیار / ہر دل محزون کو ہی تیرا ادھار
گرچہ ببتر اُس سون ہی اُسکی سزا / لیک تو کرتا ہی اُس اوپر عطا
دل کی خرابی کو نہین ہی شمار / تن کی تباہی ہی نہایت سون بھار
اس دل حیران سون فغان صد فغان / اس دل ویران سون امان الامان
لطف سے اے دافع رنج و ضرر / اس دل ویران کو تو آباد کر
ظاہر و باطن جو ہی کلفت مری / دور کر اے خلق پہ رحمت تری
اپنے خزانے سے مجھے دے تو قوت / کر تو اجابت مرا یا رب قنوت

لطف و کرم کو نہ غایت نہین / رحمت و رافت کو نہایت نہین
جو کہ ترا اشامت عصیان سین / ورطۂ درد و غم و ہجران مین
حال پریشان کو مرے کیا کہون / مجھ پہ جو ہی بار الم کیون سہون
دل کہون یا زہر کا یک نیشتر / عقرب و زنبور کہون یا شرر
کام مین اُس دل کے ہون پر لا علاج / آہ مین اس دل کا کرون کیا علاج
گرچہ ہی سب حال ترے پر عیان / حکم سے تیرے یہہ کیا مین بیان
ہی یہہ مرا ورد بشام و سحر / مجھکو کسی کا نہ تون محتاج کر
گرچہ ترا بان نین مجھے حرمت رتی / بخش محمد کے تصدق ستی

قنوت: دعا ۱۲

در نعت سید المرسلین رحمۃ العالمین شفیع عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احمد مختار دونو جگ کا نور / آدم و عالم کو ہی جس سے ظہور
جو ہی گرفتار بجرم و گناہ / اُسکو ہی اُس سرور دین کا پناہ
جو ہی سموات زمین کے اوپر / اُسکا طلبگار رہی شام و سحر
جو کتب اُترے تھے رسولان پر / اُسکے لکھے ذکر سون یکسر بسر
اے تری تعریف مین عالم تمام / برتر تری توصیف سے حق کا کلام

جسکو ہی خوش نام رؤف و رحیم / سب کے اُمید جسکے ہی رحمت عمیم
جو ہی لگدکوب مصیبت سے خوار / اُسکو ہی اور رحمت عالم ادھار
ذکر مین جسکے تھے رسولان تمام / اُسکو سراتے تھے بدل صبح و شام
اُسکے تولد کے بشارات سین / شور و شغب تھا سگل آفاق مین
نعت ترا کرنے مجھے کیا سکت / عقل ستی بھار ہی تیری صفت

در مناجات بجناب سید الموجودات بتوسل آل کرام واصحاب عظام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

رحیم: مہربان ۱۲

عرض مین کرتا ہون اپنا حال / سنکو مجھے کر تو کرم سون نہال
غیر کا محتاج نکو کر مجھے / بھیج نکو کسکے در اوپر مجھے
رزق میر اگرچہ کسی جا سے ہو / مخزن احسان تیرے ہی او
گرچہ مجھے نین ہی لیاقت ہیچ / لیک عجب نین تری رحمت ستی
دل مین میرے غم کو نکھ یکرتی / حضرت سبطین کے حرمت ستی
غوث معظم کے بدل سرورا

صحبت اغیار سون بیزار ہون / بھار تو کر مجھکو اس اندوہ سون
رزق دو عالم کا عیان اور نہان / ہاتھ سے تیرا ہی ترے بیگمان
لیک مین چاہتا ہون اے جان جان / واسطہ غیر ہنو درمیان
عفو مرے کر تو گناہان سگل / حضرت زہرا کے تصدق بدل
چار و خلیفان کے بدل اے رحیم / دلکو مرے فرح ستی کر ندیم
لطف مرے حال اوپر کر ذرا

در منقبت حضرت غوث الثقلین سید اولیا و سید اصفیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ

بادشہ ارض و سما شیخ کل / نور دل جان امام رسل
حکم مین جسکے ہین سگل اصفیا / پانون تلے جسکے ہین سب اولیا
جسکی مریدی کا رکھے تین امید / سری و معروف و حسین و جنید

ولولہ جس کا ہی سموات مین / ملک و ملک جسکے ہین سب ہاتھ مین
جسکے مقامات کو نین ہی شمار / جسکے کرامات ہین لکھنے سون بھار
جسکے مریدان کو ہی عالی قدم / اُنت احسن کے ہین مدام

ناؤن ستی جسکے ہی دل غم لغت / ذکر سون ہو جسکے غم و رنج دور

در مناجات بجناب آن محبوب ذو المنن و مکی سیدی مولائی مرشدی حضرت سید ابو الحسن قدس سرہ

ای ترے فرمان مین کل دھرت و گگن / باز حیران کے اوپر کر کرم
غیر کی صحبت سے مجھے دور کر / در پو ترے رکھ مجھے شام و سحر
یک نم احسان سے ترے بو الحسن / علم کی دریا کا ہوا تو رتن
محو شریعت کی اتھی اسکی چال

تیرے کل اولاد کی حرمت ستی / تیرے مریدان کے برکت ستی
حق سون تحیات بشام و سحر / ہووے تری روح مقدس اپر
برج حقایق کا اتھا سو او / گنج دقایق سو اتھا پور او
محو حقیقت مین اتھا اسکا حال

دربیان تصنیف این رسالۂ مبارک کہ منہرن نام دارد

سن ای برادر کہ مین کرتا ہون عرض / ذکر محمد کا ہی امت پو فرض
ذکر وہ سرور کا ہی مانند دین / مرد و زن اوپر ہی سگل فرض عین
کیون نکرین یاد اسے ہم مدام / ذکر مین جسکے تھے رسولان تمام
حق کے کتابان تھے اپر ذکر سون / کرتے اتھے بھی ملک اس فکر کون
نسخہ اول مین کیا ہون عیان / نور کا اسکے مین بیان ای سجان
جو ہی بیان در کتب آسمان / جو ہی رسولان سے خدا کے بیان
جانتے مین جو عربی فارسی / انکو ہی یہہ نسخہ خوش آرسی
ذکر او کرتا ہون مین آغاز اب

واجب و لازم ہی یہہ ہر امتی / شوق سے اس ذکر پو ترنا ستی
فرض ہی بے شبہ بشاہ و گدا / شوق سے اس ذکر کو کرنا ادا
روز و شب اس یاد مین مشغول تھے / بھول کر اس یاد جون بھول تھے
نور سو اسکے تھا سگل خلق نور / جو طرف اس نور کتین تھا ظہور
ذکر مین کرتا ہون اتا شوق سون / اسکے تولد کے بشارات کون
جو ہین حکایات یہہ قصے بہتر / اسکے تولد تلک ای خوش سیر
نام رکھا ہون مین اسے منہرن / ہی او سب عشاق کتین من لگن
کان ستی دل کے تو سن اسکو اب

دربیان بشارتہاے ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در توریت و انجیل و زبور و دیگر کتب سماے

حق کہا آدم کے صحیفے بہتر / مین ہون خدا سب کا بزیر و زبر
سب کو بلاؤن گا مین اسکی طرف / دیونگا حجاج کو اسکے شرف
دیکھ او تسبیح کو کر دو بیان / سب نے تعجب مینے ڈالینگے جان
ادمرا ہمسایہ ہی اور میہمان / اس کا کرونگا مین بہت مان و پان
ہوئیگا تب اسکو شرف بیشمار / آئینگے وہان خلق ہزاران ہزار
لاؤنگا آخر کو ای آدم او گھر / یک ترا فرزند تصرف بہتر
اس شہ عالم کا محمد ہی نام / ہوئیگا ختم اس سے نبوت تمام
اس شہ کونین کی امت تمام / سعی مین اس گھر کے اچھینگے مدام
احمد مرسل ہی امین سما / اسکی سخاوت ہی بری او عطا
حلم و حیا اسکو بہت او عطا / جسکو جو بخشتا سو نہ منت رکھا
وصف او سلطان کا ای مہربان / مصحف ادریس مین یون ہی بیان
جود و وفا مین ہی سدا مشتہر / امر پو قایم ہی بشام و سحر
حق کی عبادت او کرینگا بہت / سبکی ضیافت او کرینگا بہت

دیونگا کعبے کو مین زینت تمام / ناؤن رکھون گا اسے بیت الحرام
طوف اپر اسکے کرینگے ہجوم / غلغل تسبیح کا ڈالینگے دھوم
جو کرے اس بیت شرف کا طواف / دیونگا مین اسکو جزا بے خلاف
اسکو بنا دیگا ابراہیم بہتر / اسکے بنانے مین کرینگا نہ دیر
یون ہی بہر قرن اکابر سگل / آئینگے اس گھر کی زیارت بدل
ہوئیگا صورتمین ہم کا چندر / ہوئیگا سیرت مین امام بشر
ہوئیگا اس گھر کو ترا کر و فر / اس شہ دو جگ کے زمانے بہتر
ذکر نبی کا صحف شیث مین / یون ہی بیان سن تو اسے شوق سین
رقت و رحمت ہی سبے اول بہتر / حزن و بکا اسکا ہی امت اپر
بھید کو کس کے نہ کرینگا عیان / اسکے مقامات ہین بھار از بیان
احمد مرسل کہ مرا نور ہی / حکمت و رحمت سون سدا پور ہی
حق کے ہی وعدے پو اسے یقین / اسکی رضا مین ہی سدا او ہمین
صحف براہیم مین اسکا ثنا / لطف ستی اپنے کو کیا یون خدا

بندہ مرا تابع شہوات ہے
غافر عصیان و خطیات ہے

غم کو چھپاتا ہے و روٹھے بصر
کسکی نہ کرتا ہے بدی پر نظر

روز ہے روزے میں شب بہ قیام
خاشع و زاہد ہے او شاہ کرام

سات کسی کے اسے نسبت نہیں
کچھ اسے عالم ستی نسبت نہیں

وصف ہے توریت میں یوں شاہ کا
برج رسالت کے نول ماہ کا

حق نے کہا موسی اکرم ستی
میں تری امت کے بنی عم ستی

بیچ ذبیح اللہ کی اولاد میں
ایک نبی لاؤں گا میں خلق میں

ہوینگی یک اسکو شریعت جدا
سبکو بتاوینگا او راہ ہدا

دیونگا میں اسکتیں اپنا کلام
شرع کتیں اسکے کرونگا تمام

امر میں جسطور کرونگا اسے
حکم کو پہنچاوینگا او ہر کسے

جو نہ کریگا سخن اسکا قبول
اسکو عذابان میں کرونگا ملول

یہ ہے صفت اسکی او سنیے بہتر
بندہ مرا احمد نیکو سیر

پھر نہ کیے سب ستی مختار ہے
اسکو توکل سو سدا کار ہے

دل منے تجھ میں اسے سختی کا ناون
اسکی زبان بیچ نہ غصے کو ٹھاو

بولتا نہیں بات او بازار میں
نور ہے او حشمت و توقیر میں

اسکی جو تقصیر کیا کوئی اگر
جرم اپر اسکے نہ کرتا نظر

اسکو نہ دیتا ہے سزا ہو ترش
عفو سو کرتا ہے اسے شاد و خوش

تا او کریگا یہ جہان سو سفر
جب تلک اسلام نہ ہو مشتہر

کلمہ طیب سو بھریگا جہان
ہوینگا کفار کو اس سے زیان

بھی ہے صفت اسکی ای اہل قبول
احمد مرسل ہے ضحوک و قتول

یعنے تبسم میں رہیگا سدا
جنگ کریگا او برائے خدا

ہوینگا اشتر تو او دایم سوار
ہے اسے شمشیر سو پیوستہ کار

یوں ہے او سرور کی صفت در زبور
دلکو کرا سباتی ستی اپنے پور

حق نے اسے بولیا ای امام رسل
ای تری رحمت سے عیان جزو کل

ہوینگے جاری ہے ہر سب نعمتان
تیرے لبان سو ای شہ امتان

تجھ کو بڑ[illegible] ہے دیا ہوں بہت
حشمت و شوکت میں دیا ہوں بہت

سیف کتیں ہاتھ میں اپنے تو لے
دین کتیں اپنے قوت تو دے

تیری شریعت ہے قوی تیغ سو
مت تو جدا آپ سو کر تیغ کو

مشرق و مغرب کے سگل ساکنان
ہوینگے منقاد ترے بیگمان

وصف او سلطان کا انجیل میں
ہے ای برادر تو سن اس طور میں

ہوینگا جب احمد مرسل عیان
ہوینگا دین اسکا جہان در جہان

شام و سحر خلق کو پھر خدا
شرک و گناہان سو کریگا جدا

اپنی طرف سو نہ کہینگا او کچھ
بات کتیں اسکی خدا ہے رکھیہ

بولیگا جو وحی کیا حق اسے
راہ بتاوینگا بحق ہر کسے

تربیت عالم کو کریگا وہ خوب
ہووینگے دور اسکے قدم سو کروب

میں ہوے حیران سو کریگا خبر
ذکر سو میرے او دھر دیگا خبر

ابن منبہ کہ تھا نیکو سیر
سارے کتابان سو دھریا تھا خبر

یوں کہا دیکھا ہوں میں در یک کتاب
حق نے کہا کر کو کرم بیحساب

ملک عرب کے میں بہاران اپر
بھیجوں گا اس نور کتیں فضل کر

جسکی تجلی سو بھرے ای ہمام
بحر و بر و مشرق و مغرب تمام

آل ذبیح اللہ سو بھیجونگا میں
خلق طرف ایک پیمبر کتیں

ہے عربی امی و عالی گہر
لاوینگے ایمان بہت اس اپر

ہوینگا بے حد عدد مرد و زن
ہے وہ عدد انجم و جھاڑان تمن

شوق سے لاوینگے وہ اسلام سب
کفر کے چھوڑینگے انو کام سب

سارے رسولاں کی شریعت اپر
شرع کو میں اسکے کرونگا زبر

خصم کو میں اسکے کرونگا عذاب
دیونگا دو جگ میں اسے رنج و تاب

اوسکے شفاعت ستی چھوڑونگا میں
آتش دوزخ سے کی عالم کتیں

ڈالونگا جو کھند میں ہیں اسکا عمل
اور میں کرونگا اسے ختم رسل

اسکے بشارات ہیں یوں در کتب
بعد و بے گنت ای اہل حب

شوق سے دل کے تو سن ای یار تا
جو کہ بشارات دیے انبیا

در بیان بشارتهای ظهور آنحضرت که پیغمبران داده اند صلی اللہ علیہ وآلہ وعلیہم وسلم

سرور عالم نے کہا یہ سخن
مجھ سے کہا روح امین یہ سخن

جب مجھے خلاق نے پیدا کیا
عرش کے نیچے مجھے جاگا دیا

تھا میں او جاگے میں ہزاران برس
ہردم اتھی و ثنا مری عزت برس

پس مجھے خلاق کہا ایک رز
کون ہوں میں بول تو ای جلعزوز

میں نے کہا خالق و رب ہے مرا
بندہ منقاد ہوں یک میں ترا

پس میں کہا اسے کہ ای بے مثل
کیا کیا پیدا تو مرے سو اول

غافر: بخشنے ہارا ۱۲
جرم: گناہ ۱۲
کروب: سختیان ۱۲
روح امین: جبرئیل علیہ السلام
دشمن ۱۲

حق ستی یون مجھکو ہوا تب خطاب
جان تلک ہوتی تھی نظر کارگر
اُسکی تجلی میں مَیں حیران ہوا
جلوہ وہ جمکات ہیں تھے چار نور
حق مجھے بولیا کہ ہی یہ اُسکا نور
جسکے بدل سب یہ کیا ہون عیان
پھر میں کہا عجز ستی ای اُسکو نور
داوین طرف ہی سو عمر کا ہی نور
نور اتھا اُس کا پیچھے اِس بدل
پھر کون مجھے حق نے دیا یہ خبر
دوست کتین اُنکے ہی جنّت مقر
لاؤ تم ایمان او سلطان پر
سب کہے یارب سنے فرمان ہم
حکم میں ہم اُسکے رہینگے تمام
نامِ خدا ساتھ محمد کا نام
جھاڑ اُپر شاخ اُپر پات اُپر
شیث کو آدم نے دیا یون جواب
نا قلم و لوح و نہ جنّت نہ نار
سب ہی ترے واسطے عالم تمام
سب میں افضل ہون مگر یک بلا
زن میری شیطان کو گئی لی ہدد
معصیت و کفر ہو شیطان ہوا
اُن سکئے جبرئیل کو بھیجا خدا
لے گیا آخر اُسے یک قصر میں
نور کا یک تبہ اتھا تخت پر
بتھا اُسے گرد میں حمایل ز نور
تب کہا آدم ای دو عالم کے رب
تاج جو ہی نور کا اِس سر اُپر
جھمکے دو کانان کے حسین و حسن

سا دیکھ اَپنے نوای کامیاب
نور او دِسا تھا مجھے سر بسر
بوج منے اُسکے مَیں نادان ہوا
ہر طرف اُنکا تھا طلوع و ظہور
جسکے بدل تجھکو کیا ہوں ظہور
جبو ہی اَونتن ہی گل کن فکان
کُسکے ہیں فرمان مجھے یہ چار نور
آگے کا عثمان کا ہی ای جیو
تختِ ولایت کا او شاہِ نول
پانچ یہہ میرے ہیں ترے معتبر
خصم کا اُنکے ہی مکان در سقر
شوق رکھو اُسکا دل جان بجتر
لاے او سرور اُپر ایمان ہم
شرع اُپر اُسکے چلینگے مدام
لوح و قلم کرسی اُپر بھی تمام
حوض پو انہار اُپر سر بسر
حق مجھے یکر وزِ کیا یون خطاب
عرش کو کرسی کو نہ دیتا قرار
تون ہی محمد کے بدل ای ہمام
مجھ ستی افضل ہی دو چیزان بجز
دانہ کھلانے میں اُسے ہوی سند
قایم و ثابت ہو کیا لئی دغا
جا تون سب آدم کو تماشا بتا
اُسکو بنلے تھے زر و سیم میں
تخت پو یک صورت اتھی جون قمر
نور سو اُسکے تھا قمر در قصور
کسکی یہ صورت ہی مجھے بول اب
سرورِ کونین ہی اُسکا پدر
معدنِ احسان و کرم کے رتن

جب مَیں کیا آپنی آگے نظر
حسن و جمال اسکا تھا کہنے سے بہار
داوین طرف اُسکے بھی سید کے طرف
پس میں کہا حق سے کہ ای ذو العطا
دھرت و سرگ لوح و قلم ای نول
واسطہ خلقت کا دو جگ کا امام
حق کہا جو نور ہی سید کے طرف
نور ہی پیچھے کا علے مرتضیٰ
ختم خلافت کا ہوا جون رسول
دوست اُنون کا سو او میرا او دوست
عہد لیا سارے رسل سون خدا
شام و سحر اُسکی رفاقت کرو
آے او سرور اگر اب تن ستی
شیث سو آدم نے کہا یہ سخن
تو تجہ بھی جنّت میں تھا او ہر کدھر
شیث نے آدم سو کہا ای پدر
گر نہ تون ہوتا میں نکرتا عیان
واسطہ ہوتا نہ گر احمد کا نور
بھی او کہا یون کہ پروز قیام
اوّل چیز یہہ کہ زنِ آن امین
دوسری یہہ اُسکا جو شیطان ہے
آدم و حوّا جب لگے خلد میں
روح امین اُسکو لے سات آپنے
پانچ کے کنگورے تھے اُس قصر کو
تاج اتھا سر پہ اُسی نور سین
آدم اُسے دیکھ کو حیران ہوا
حق اُسے بولیا کہ یہ شکل ای ہمام
گل میں حمایل ہی سو اُسکا ہی مرد
آدم اُپر سر کے کیا پھر نظر

نور دِسیا یک مجھے وہان جلوہ گر
میں اتھا جمکات کو اُسکے شمار
آگے تھے اُسکے بھی ای باشرف
کس کا ہی یہہ نور مجھے بول اتا
جن و ملک بلکہ خلایق سگل
احمدِ مرسل ہی جسے پاک نام
سو ہی ابوبکر کا ای باشرف
جسکے مقامات کو نیں انتہا
ختم رسالت کا ہوا گر قبول
خصم کتین اُنکے میں کھینچونگا پوست
جب ہووے دنیا میں عیان مصطفیٰ
نصرت اُپر اُسکے سدا من و حرو
نصرت اُپر اُسکے پڑینگے ستی
عرش پہ دیکھا میں لکھا چو گردن
گھر کے اُپر اور در و دیوار پر
تم ہیں ترے پاؤ کہو کھول کر
دنیا و عقبیٰ نہ زمین آسمان
تجھکو نکرتا میں ای آدم ظہور
بہتر او لا ر ہون میں او ر امام
دفع میں شیطان کے ہونگے معین
اُسکے اُپر دل سو مسلمان ہے
خوش دل اتھے شام و سحر عیش سین
سیر کراتا چلیا جنّت سنے
تخت تھا یک اُس منے یاقوت سُرخ
جھمکے تھے موتی کے دو لو کان میں
حسن کو حوّا کے او نسیان کیا
بنتِ محمد کی ہی زہرا بنام
جو ہی مقاماتِ ولایت میں فرد
آئے نظر اُسکو وہان پانچ در

کامیاب — مقصد پایا ۱۲
دھرت — زمین ۱۲
سرگ — آسمان ۱۲
انہار — نہران ۱۲
ہمام — بزرگ و سردار ۱۲
نسیان — بھولنا ۱۲

ایک یوں لکھا تھا کہ ہیں محمود ہوں
تیسرے یوں یوں تھا میں ہوں اعلیٰ علی
میرے سوں احسان ہی اور یہہ حسین
جنّتِ ماوا سو ہوا جب جدا
پس او یہہ ناؤں کو وسیلہ کیا
حب ستی آدم سے محمد کا نور
اور رحم پاک میں رکھہ اُسکتیں
نوح کو جب حکم کیا کردگار
روزِ دِگر مٹ گئے ناؤں او سب
پہلے مرا نام لکھہ ای خوش سیر
نامِ رسولاں سے جو تختے تھے سب
پس کہا جبرئیل کو او خوش سیر
ہوویگا دین اُسکا قوی اُن ستی
حق سے براہیم منگیا یہہ دعا
علم و کتاب اُنکو سکھاوے تمام
اُس بدل احمد نے کہا ہی یہہ قلیل
سات لے عورت کتیں اپنے خلیل
منع او کرتا تھا براہیم کوں
تب اُسے جبریل کہا ای سبحان
اُس شہ عالم کا محمد ہے نام
عرش کے آسپاس آچھتے جو ملک
یوسف صدیق نے جبرئیل سوں
موسیٰ کہا آپنے لوگاں ستی
اُس اُپر ایمان تمیں لاؤ ہاں
حق سے منگیا شوق سے دل کی دعا
یہہ بھی زمانہ ہی محمد کا دور
کوئی نبی جب نہ اچھے درجہان
ملّتِ اسلام کو قایم کرے
ملکِ نبوت میں ہیں صاحب نگین

یہہ ہی محمد نوں سن اسباط کوں
اور ہی علی یہہ بر قومِ جلی
احمدِ مرسل کا جگر نورِ عین
گریہ و زاری میں تھا بے انتہا
عجز سوں تب حق ستی مانگیا دعا
شیث سے منے آکیا اپنا ظہور
یاد رکھہ اسباط کو کہتا ہوں میں
کر تو شتابی ستی کشتی تیار
پھر کوا او ناؤں کو لکھا نوح تب
ختم یہہ ناؤں کو محمد پو کر
جر دیا کشتی ہوا مقبولِ رب
کیا میں لکھوں بول یہہ تختیاں اُپر
خوش ہی خدا اُنکے بہت گن ستی
کر تو عرب بیچ ظہور ای خدا
راہ تری اُنکو بتاوے تمام
ہوں میں بلاشبہ دعائے خلیل
جلد چلیا سات تھا بھی جبرئیل
رہ تکو ای دو بہت یہہ منزل میں توں
جلد تو اُس جا میں کر اپنا مکان
دینِ خدا ہوئیگا اُس سوں تمام
جو آچھتے جنات منے جان ملک
بولے خبر دیے مجھے احمد سوں تو
ایک نبی آویگا عرباں ستی
جو او کہینگا سو سنو تم بجان
اُمّتِ احمد میں مجھے کر خدا
دیکھہ تو اسباط میں تک کر کو غور
دین کا جب کچھہ نہ رہیگا نشان
نغمۂ توحید سوں سب جگ بھرے
نور سوں ہوئی اُنکے منوّر زمین

دوسرے یوں مرقوم تھا فاطر ہوں میں
چوتھے یوں محسن ہوں میں اور یہہ حسن
تب کہا جبرئیل کہ ای باخبر
درد و الم میں تھا برس تین سو
حق کہا مقبول ہی توبہ ترا
آدم اُسے جب موت کہا ای پسر
تب ستی تھا شیث کو ورد زبان
سارے رسولاں کا تو لکھہ اسیو نام
پھر کو منے سب او ہوا بیقرار
دو بیچ لکھا نوح کہا جوں خدا
رخنہ رہا ایک وہ کشتی میں یار
اُسکو کہا نوح کہ ای نامدار
نوح لکھا نام او چاروں کا تب
آپنے احسان ستی اور رسول
اُنکو ترا وے ترے آیات کوں
حق جب اُسے حکم کیا ای فتا
جو زمین آتی تھی اُسے خوش نظر
چل آگے ای سرورِ نیکو سیر
یہاں ترے فرزند کی اولاد ہیں
چاہ میں تھا یوسفِ صدیق جب
مانگتے تھے ذکر تیچھے بے گنت
روح کہا رحمتِ عالم ہی او
اُسکو رسولاں میں تری شان ہی
بھی ہی کتاباں میں احادیث سوں
حق اُسے یوں وحی کیا ای کلیم
حضرتِ داؤد کیا یہہ دعا
بھیج تو اُس وقت منے اور رسول
بھی کہا شعیا نے کہ دیکھا ہوں میں
اُن دو سواراں کو لئی کر و فر

فاطمہ یہہ ہی تو سن اُس نمن کیتیں
پانچویں دروازے پو تھا یہہ یحجن
دلہن یہہ ناؤں کو توں آب نقش کر
یہہ کلمات آئے اُسے یاد تو
تیرے اُپر فضل بہت ہی مرا
نورِ محمد کا توں لی پاس کر
ذکرِ محمد کا عیاں اور نہاں
نوح لکھا جلد او ناواں تمام
تب اُسے یوں وحی کیا کردگار
احمدِ مرسل اُپر آخر کیا
باقی او تختیاں سے رہے بھی چار
احمدِ مختار کو ہیں چار یار
پورے ہوے تختے او کشتی کے سب
جسکے بدل ہوے اُنوں کو قبول
پاک کرے اُنکو خطیات سوں
ساتھہ لے چل آپنے توں ہاجرا
قصد او کرتا کہ رہے اُس بھتر
تا کہ او آیا ہی مکے کے بھتر
لاویگا حق ایک نبی خلق میں
عرش و بہشت اُسکو ہوا کشف تب
اُمتِ احمد کے بدل مغفرت
اور شفیعِ بنی آدم ہے او
حکم میں اُسکے زمین آسمان ہے
دیکھا او احمد کے مقامات کو
پاؤں نکو کھینچ ہے نبی کلیم
آپنے احسان سے تو ای خدا
کہ او سٹے کفر اُپر خاک و دھول
انکھہ سو آپنے دو سواراں کتیں
ایک گدھے پو دوگر اونٹ پر

فاطر
یحجن
رخنہ
چاہ

سن ای پسر صاحب خرد صحیح / اونت کا رک بی محمد صریح
بھی او کہا قوم ستی اپنے یون / اونت کے راک کو دیکھا جاند جون

قوم سو حیقوق نبی یون کہا / بھیجنگا تجکے مین نبی یک خدا
امتیان اسکے بہ ذکر خدا / علغلہ ڈالینگے بارض و سما

غلغل تسبیح سنوان کے ای جان / گر جنیگے یہہ سات طبق آسمان
جاوینگے لوگ اسکے جنی یا ایہہ / حبیبا لیئے ہین او سگل ملک بہ

لاویگا او حق سو کتاب جدید / ہو ویگا جنت دین کو اسکے مرید
حضرت عیسی کہا امت کیتین / اب تو چلیا آپنے رب پاس مین

آئیگا تجھے مرے احمد رسول / دین کیتین اسکے کرو تم قبول
بولیگا ہر چیز کی تفصیل او / یاد رکھو میری تمھین بات تو

بولے ہین اسطرح سگل انبیا / اسکے بشارات بلا انتہا
جب تو سنیا ذکر بشارات سب / سن تو جو ہین اور حکایات اب

حکایت تبع پادشاہ و بشارات دادن چہار صد حکیم بظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھا یمن میں یک شہ عالی مقام / داب تھا بھوت اسکا بروم و بشام
نام تھا اس شاہ کا تبع ککر / حکم مین تھا اسکے سگل بحر و بر

قصد کیا تا کرے عالم کو رام / تا ہووے تصرف مین جہانکو تمام
ساتھ لیا آپنے جنگی سوار / شاہ نے یک لاکھ ایہہ تین ہزار

بیاہے اسے تھے یک لک وزیر ہزار / اونکے سوا اور بھی تھے بیشمار
چار ہزار اسکے حکیمان اتھے / بھوت وزیران و امیران اتھے

سارے وزیران مین اتھا یک وزیر / حشمت و تدبیر منے سب کا میر
کل یہہ حشم ساتھ اسکے لیا / ملک کو لینے کے بدل چلدیا

ملک کو تسخیر او کرتا چلیا / جان گیا وہ ملک اسے ہت لگیا
تا گیا یک وقت او مکے کے پاس / لوگ وہان کے نہ گئے اسکا پاس

کوئی انون سے نہ ملیا تھا اسے / کوئی نہ کیا ان سے مدارا اسے
شاہ بہت برہم ہوا ان اپر / اپنے وزیران سو کہا یہہ خبر

شاہ سے بولیا جو اتھا معتبر / انکو ہے اس شہر منے ایک گھر
حق سو ہے اس گھر کو شرف با وفور / انکو ہے اسواسطے اتنا غرور

عزم کیا شاہ کہ توڑے او گھر / لوگ کیتین وہان کے ستے مار کر
شاہ کیا دل منے نیت یہہ جب / درد سر آغاز ہوا اسکو تب

کان مین او ناک مین اور منہہ بھتر / سخت فساد اسکو ہوا ای پسر
منہہ سے منے اسکے اٹھی بد بوتی / بیٹھ نہ سکتا تھا کوئی اس کو ستی

جو تھے حکیمان سو کیے سب علاج / لیک کچھ شاہ کا سدریا مزاج
عجز ہوا قرار کیے سب حکیم / موت کے نزدیک ہوا او سقیم

یک جو اتھا ان مین حکیم کبیر / سب ستی پوشیدہ کہا با وزیر
شاہ سے پوچھونگا جو کچھ مین نہان / بھید کو اپنے او کرے گر عیان

درد کو اسکے مین کرونگا دوا / لطف سے حق دیونگا اسکو شفا
لے گیا پر وہان اسے شاہ پاس / شاہ کو حاذق نے کیا ای سپاس

درد کے اسباب کو پوچھا تمام / کوئی سبب نہ ہوا اسکا کام
تب کہا شاید کہ ترے دل بھتر / باب مین اس گھر کے کیا کچھ گذر

دل منے جو اسکے کیا تھا خطور / صاف کہا کھول کر اسکے حضور
پس کہا اس شاہ ستی او حکیم / واسطے اسکے ہی یہہ رنج عظیم

صاحب این خانہ ہی خلاق جان / سر و عیان اسکو ہی سارا عیان
دل سو نکال اپنے تو اب یہہ خیال / تا کہ شفا دیوے تجھے ذوالجلال

شاہ کیا دل سو او اندیشہ دور / مہر و محبت سے کیا دل کو پور
حق اسے اسوقت دیا ہی شفا / رنج و مرض اسکا جو تھا سب گیا

کفر سے فی الحال کیا او فرار / دین براہیم کیا اختیار
آئینہ نمون دل کو او کر اپنے صاف / شوق سے کعبے کا کیا تب طواف

اور چڑایا او شہ ملک گیر / اسکے اپر ہفت غلاف حریر
جو اتھے اس شہر منے خاص و عام / سب کو دیا مال بہت او ہمام

ان کے ضیافات کیا بھوت روز / بھوت تکلف ستی او دل فروز
جو اتھے کعبے مین بتان سر بسر / بھار نکال انکو ستیا خوار کر

حکم کیا جیسے ہی لگ عورتان / کعبے کے نزدیک نہووین یک زمان
وہان سو گیا شہر مدینے کدن / او اتھا ویران تب ای نیک فن

تا اتھا یک چشمہ نہ یک گھر وہان / تا اتھا کوئی جھاڑ نہ جانور وہان
خیمہ دیا وہان شہ دولت مدار / ساتھ حکیمان بھی اتھے چار ہزار

چار سو اونمین سے تھے بڑے معتبر / سب سے زیادہ تھے بہ علم و ہنر
سب لگے کرنے کو وہان جستجو / ہر جگے وہان شوق سے کرتے تھے تو

سب کہے آخر کو کہ ہوویںگے یہاں
عزم کئے یوں کہ رہیں اس شہر
سب رہے اس جا میں شاید کبھی
سب کہے علما و حکیمان ستی
شاید ہماری کوئی اولاد میں
شاہ بہت خوش ہو بدل اُنکے تو
آپ بھی چاہا کہ کرے وہاں مکان
خط کو یہہ مطلب سے کیا ابتدا
تیرے اپر دل سے مسلماں ہو میں
میں ترے اُمت سے ہوں ای دلفروز
خط ہوا اِس حرف کے اوپر تمام
نامہ میں شامول کے او خط دیا
گر نہ ملیگا تو او سلطان سو
فرقۂ انصار جو اصحاب تھے
خط او امانت تھا مدینے منے
جب چلیا یثرب کو شہِ کائنات
تو بچ ابو لیلی کہا ہاں ہو میں
پس کہا تو کون ہی ای شاہِ دین

هجرت پیغمبر آخر زمان
جائیں نہ چھوڑ اُسکو بجای دگر
آوے نظر بیچ جمال نبی
یوں بچی ہی یہہ بات ہمنکو بنی
دیکھینگا اُس شہ کو کسی وقت میں
جلد بنایا ہی گھران چار سو
لیک تھی فوج اُسکی بہت بیکران
یو نجے بدرگاہِ رسولِ خدا
جانتا ہوں سچ ترے مصحف کتین
مجھکو چھوڑانا تو قیامت کے روز
مہر کیا تب اُسے او نیک نام
حفظ میں بھوت اُسکے وصیت کیا
وے تو یہہ خط اپنے اولاد کو
محنت و راحت منے احباب تھے
تھا ابو ایوب صحابی سکنے
خط کو او بھیجا ابو لیلی کے ہات
پس کہا لا نامۂ تبع کتیں
سحر نہ دستا ہی تجھے پر جبین
نامے کو پڑھ شاہ کہا تیں یار

ہوئیگا اِس جا میں اُنکا وفات
قتل کرے شاہ اگر سب کتیں
شہ سے کہا یا یہہ کوئی جا تو تب
آئیگا پیغمبر آخر زمان
جب یہہ سخن اُنکا سنیا بادشاہ
سارے حکیمان کو او باندیاں دیا
جلد لکھا تب او شہِ خوش نمط
تبع مشتاق طرف سے یہہ خط
دین کو تیرے میں کرونگا قبول
تجھکو میں نا دیکھہ کیا ہوں یقین
ایک حکیم ان میں جو تھا معتبر
گر تو نہ ملیگا او شہنشاہ سے
کر یہہ وصیت سے شاہ یمن
سب او حکیمان کے ہیں اولاد سو
تھا انھیں شامول کے اولاد میں
اُکو دیا شاہ سے او باکمال
دنگ رہا سنکو او کیا واسطا
شاہ کہا احمد مرسل ہو تیں
مرحبا اُس شہ کو کہ تھا نیک کار

یاد ہو یگا یہاں دفن بھی او پاک ذات
تو بھی نجاویں گے ہمیں جانتے کتیں
شاہ بلا اُنکو کہا کیا سبب
شہر سے نکلے کہ یہاں سیتگیان
عزم اپر اُنکے کہا واہ واہ
لطف و کرم اُنکے اپر لئی کیا
شوق سنی ختم سوالاں کو خط
تجھہ پو مسلمان ہیں ہوا خوش نمط
گر تجھے دیکھوں گا میں ای خوش رسول
کر تو شفاعت مری در یوم دین
نام میں شامول تھا او نامور
خط یہہ مرا ہات منے اُسکے دے
رخصت ہوا عدو سو کر یو میں
یاد رکھہ اسبات کتیں دل میں تو
نامہ رکھیا تھا او جتنی جیو میں
دیکھہ اُسے شاہ کہا یہہ مقال
اُسکو نہ دیکھا تھا کبھی مصطفےٰ
تب او دیا شاہ کو نامے کتیں

حکایت خواب دیدن بخت نصر و تعبیر گفتن حضرت دانیال پیغمبر مشتمل بر بشارت ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

بخت نصر بادشہ پر غرور
بھول گیا خواب کتیں او کدھنگ
بولو مرے خواب کی تعبیر کو
بولو نہیں اس ہو نہ بدل اُنکو میں
ورنہ ماروں گا میں تمکو سکل
حضرتِ دانیال پیمبر تھے واں
جانتا ہوں خواب کی تعبیر میں
حضرت دانیال گیا جب وہاں
مجھکو تو میں سجدہ کیا کیا سبب

ظلم کا جسکے تھا جہاں بیچ شور
دل ہوا اُس غم ستی اُسکا تنگ
سب نے کہے بول اول خواب تو
بھوت کیا ہی یہہ خبر سب کتیں
آوینگی چل پاس تمہارے اجل
قید میں تھے کافر ملعون کیان
بولوں گا میں اُسکو او دو بو کتیں
سجدہ کیا نیں اُسے جو نی مگر ان
کیوں تو کیا ترک یہہ میرا ادب

اُسکو پڑا سخت برا ایک خواب
جان لگے تھے کامن و جادوگران
غصے میں آیا وہ سبھوں کے اپر
تمکو میں مہلت دیا تا تیں دن
گھر کو گئے آپنے سب کا ہمان
صاحب زندان کو کہا جا او تب
جا کو کہا آپنے او شاہ سو
سنکو او مجلس ستی اپنے نکال
پس اُنے بولیا تجھے کہ خدا

او ہوا اُس خواب سے پر اضطراب
سب کو بلا کر کہا ای مہتران
پھر کہا اُن سے کہ ای اہل ہنر
بولو یہہ تعبیر کہ سے لئی کتیں
ہوی یہہ خبر شہر میں ہر جا عیاں
مجھکو ترے شاہ کئے کر طلب
یاد کیا جلد او دانیال کو
ہو کو بکیلا کیا اُس شہ سوال
مجھکو دیا علم او تعبیر کا

علم دیا تجھکو او اس شہر طاسو
سجدہ کبھی نا ہین کرون غیر کو

بس مین دریا گر کرون سجدہ تجھے
علم سے خالی او کریگا تجھے

بحث نصر سن کو کہا یہہ بچن
تو ہی مرے پاس ہیت مومن

مجھ ستی اول تو مرا خواب بول
تس تجھے تعبیر کے عقدے کو کھول

تب کہا دانیال نے اسکو ترت
خواب مین دیکھا تو برا ایک بت

زر سو تھا اوپر کا بدن ہور طہر
سیم سے تھی خوب اسے یاد کر

پاؤن اتھے خاک کے ہر دو تمن
مس کے اتھے ساق اتھے آہنین

دیکھتا تھا اسکو تعجب سے تو
آیا یکایک پتھر آسمان سو

سر کے اپر آگیا مس بت کے او
او ہوا آتے کے تمن ریزہ ہو

آہن و مس و زر و نقرہ سفال
ایک ہوی چور ہو آتے مثال

ہوتے اگر جن و بشر ایک جا
کر نہین سکتے اسے ہرگز جدا

سنگ جو آسمان سے آیا اتر
تھا او بہر لحظہ ترقی بھیتر

بے حد و اندازہ پڑیا او پتھر
ارض و سما کو او لیا گھیر کر

دیکھتا مین تھا تو کہین ای فلان
غیر پتھر غیر زمین آسمان

سنکو کہا او کہ ہی سچ توں خوب
اسکی تو تعبیر تجھے کہہ شتاب

بولیا کہ او بت ہی سگل امتان
زر ہی یہہ امت کہ تو ہی درمیان

سیم او امت ہی کہ تیرا پسر
ہوونگے پیچھے ترے شاہان اپر

تا بہ جو ہی روم کے لوگان مین جان
جو ہی لہوا فارسیان بیچ جہان

جو ہین سفال اسمین سو او مین دو زن
ہوونگے دو ملک مین شاہ زمن

سنگ جو آیا اتھا از آسمان
دین کہ ہووینگا با آخر زمان

ہوویگا اس دین کو آخر ظہور
ہوویگا اس نور سے کل خلق پور

قوم سے عربان کے کرینگا خدا
ایک نبی خاتم کل انبیا

دین کتین سب کے او منسوخ کر
دین کتین اپنے کرینگا زبر

گھیریگا دین اسکا جہانکو تمام
اتریگا اسکے اپر حق کا کلام

در بیان خواب دیدن ربیعہ سلطان یمن تعبیر گفتن شق و سطیح کہ دو کاہن نامدار بودند مشتمل بر بشارت تولد و ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاہ اتھا ایک بہ یمن مشتہر
نام اتھا اس کا ربیعہ کلکر

اسکو پڑیا ایک برا سخت خواب
دل کو ہوا اس سے بہت پیچ و تاب

سارے نجومیان کو بلا کر کہا
خواب کی تعبیر کہو تم اتا

سب نے کہے خواب اول بول تو
تا ہمین بولین تجھے تعبیر کو

بولیا اسنے خواب بھی بولو تمام
او کیے یہہ شق و سطیح کا ہی کلام

او اتھے دو کاہن عالی مقام
سارے اقالیم مین تھا انکا نام

پس او دو کاہن کو کیا شہ طلب
او دو نو سلطان کے پاس آئے تب

کاہن اول کو کہا جب بلا
شاہ سے اسطرح او کاہن کہا

خواب مین دیکھا تو جلی ایک چیز
کولسا بارا ک ای صاحب تمیز

کولسا آیا او اندھارے سے بہار
بھوت کو کھایا او ہزاران ہزار

اسکی ہے تعبیر یون ای مہربان
لیوینگے سب ملک ترا حبشیان

شاہ کہا یہان او کدان آینگے
او کہا جب سات برس جائینگے

شاہ کہا ملک مین ان اپر
دایم اچھینگا یا نہین دے خبر

او کہا نہین ان سے او ملک کبیر
لیوینگا سیف ابن یزن ای امیر

شاہ کہا پھر اسے ای ہوشیار
سیف اپر ملک رہینگا قرار

بولیا اضین ای شہ عالی مقام
پھر او کہا کس تو رہینگا مدام

اس نے کہا ایک پیمبر اپر
ختم رسولان کا ہی بے بسر

ہوئینگے کتے ستی او نامدار
ملک رہینگا اس پر پایدار

پوچھا ہی کس قوم سو او نیک گن
او کہا او لاد لوی ہو ہی سن

آخر یہہ دنیا تلک ای کامگار
امت اپر اسکے رہینگا قرار

شہ کہا آخر بھی ہی دنیا کتین
او کہا ہان سن تو کہ کہتا ہون مین

سارے خلایق کو ملا ایک جا
حشر کے دن جمع کرینگا خدا

نیک کو دیوینگا کرم سو جزا
عدل سے دیویگا بدان کو سزا

بول یہہ تعبیر گیا جب سطیح
او کو کہا تو بھی شق خوش فصیح

در بیان بشارت دادن سیف بن ذی یزن کہ سلطان یمن بود بظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یک شہ والا اتھا بہ ملک یمن
نام تھا مشہور اسے ذی یزن

گردش افلاک سے ملک اسکا جا
گوشۂ غربت منے بیٹھا اتھا

بھوت کیا ابرہہ اس پر جفا
چھوڑ یمن کو او خراسان گیا

اسکو تسلی کیا نوشیروان
ایک ہوا جلد وفات اسکا وہان

سیف تھا تب طفل ہوا جب جوان
شاہ عجم پاس گیا او دوان

شاہ بہت اسکو تسلی کیا
فوج و سرانجام اسے لی دیا

ابر ہر یونچیا تھا تب وہ سفر — حاکم اتھا ملک یو اسکا بسر
سیف ہوا وہاں کا شہِ کامگار — مملکت ہوی اسکے اوپر برقرار
مکے سنتی آئے تھے بھی لئی رئیس — عبدِ مطلب اتھا ان سبکا جلیس
عبدِ مطلب نے کیا جب ادا — مجلسیان سب تے پر تہنیت مین جا
شاہ نے ان سبکی ضیافت کیا — انکی بہت عزت و حرمت کیا
یونچی ہی یکبات کتب سے مجھے — اہل ہی تو اسکا کہتا ہون تجھے
ہوئیگا مکے منے ای مہربان — ایک نبی خاتمِ پیغمبران
گرچہ نہ جانیگا او لکھنے کتین — ہووے نہ اسے آئیگا پڑھنے کتین
ہونیگے کفار سب اس سے ذلیل — ہوئیگا اسلام و مسلمان جلیل
طاعتِ رحمان یو فرماونیگا — آپ بھی طاعت کون بجالائیگا
نیکی اپر امر کرین کا ادا — نہی بدی سے او کرینگا سدا
بیشک و بے شبہ تو اسکا ہی جد — یاد تجھے کر تو وہ ہوئیگا جد
سیف کہا اسکو ای میرِ عرب — جو تجھے معلوم ہی سو بول اب
بنتِ وہب سے یہن کیا اسکا بیاہ — حاملہ ہوی اس سے وہ ای یاد شاہ
جو تو علامات کہا ایک ایک — اس منے دستے ہین عیان خیر تک
جان تلک ارباب فراست ہین سب — کرتے ہین دیکھ اسکو سرور و طرب
خاص یہودیان کہ ہین دشمنان — قوم سے بھی اپنے چھپا ای سبحان
ہووینگے اس شاہ کے دشمن قریش — جو سے دل اسکا کرینگے وہ ریش
تا وہ ضرورت سے کرینگا سفر — سرحدِ مکے سے مدینے بجنر
کاشکے جیتا رہتا اسوقت مین — تا کہ کمک کرتا وہ سرور کتین

الغرض او ٹک یمن جالیا — شاہ کو اس ملک کے بس کیا
لوگ کل اطراف ستی بے گنت — اس کئے آئے کہ کرین تہنیت
اہل عرب شاہ کی خدمت مین آ — تہنیتِ فتح کئے خوش ادا
سیف کو معلوم ہوا سب سے تب — عبدِ مطلب کا حسب ہو نسب
ایک سے جھینے تلک انکو رکھا — عبدِ مطلب کو بلا کر کہا
یاد رکھ اسبات کو دل کی بہتر — کس سے نکو بول تو ای خوش سیر
ہوئیگا اس شاہ کو ای خوش سیر — مہرِ نبوت و نو نشانیان بہتر
نسخ کرینگا او کتابان کو سب — لیونیگے دین اسکا عجم ہور عرب
یاونیگا بے شبہ بت و بت پرست — عہد مین اس سرورِ دین کے شکست
گرچہ او اللہ کا محبوب ہی — حق کی عبادت اسے مرغوب ہی
ہی سنے مجھے کعبے کے خدا کی قسم — کر یہہ مری بات تو دل مین رقم
عبدِ مطلب نے سن یہہ ماجرا — سجدۂ شکرانہ کیا جلد ادا
عبدِ مطلب کہا ای خوش سیر — تھا سنے مجھے عبد اللہ کہ ایک پسر
حمل کے مدت مین گیا ہی وہ مر — بعد ہوا اس سنی یک خوش پسر
گرچہ وہ بچہ ہی ولے ہین عیان — اس منے آثار کمال ای سبحان
سیف کہا بھوت کر اسکو جتن — کس ستی ہرگز تو نہ کہہ یہہ سخن
دیونگا جب اسکو رسالت خدا — سب کو دکھاونگا وہ راہِ ہدا
ہوئینگے خصم اسکے سبھی ایک بار — فکر کرینگے کہ ستین اسکو مار
یاوینگا دین اسکا بلندی وہان — گھیرینگا آہستہ وہ سارا جہان
بول یہہ عربون کو روانہ کیا — مال و ہدایا بہت انکو دیا
عبدِ مطلب کو ڈھیندان دیا — اسکو بہت درو سے رخصت کیا

در بیان احوال معد بن عدنان کہ مشتمل بر بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم

بختِ نصر جب کیا قصد عرب — تا کرے اس ملک کو ویران سب
جا تو شتابی سے عرب کے طرف — انمین معد نام ہی یک باشرف
واسطے اسکے کہ ز نسل معد — ہووینگا بے شبہ حبیبِ صمد
ہوتے ہی یہہ حکم وہ عالی جناب — جا کو عرب مین اسے لایا شتاب
شام کو یکبارہ وہ سب چل دئے — آلِ سرائیل پہ غارت کئے
نین ہوی بیشک وہ دعا مستجاب — پھر کیا دو بار دعا وہ شتاب
کیا ہی سبب اسکا کہ تھین تین بار — مانگا دعا تجھ سے ای پروردگار

وحی کیا ایک نبی پر خدا — نام تھا مشہور جسے ارمیا
لا اسے ساتھ اپنے تو جلدی بشام — اسکی خبرگیری تو کر صبح و شام
ہی وہ نبی خاتمِ کل انبیا — مرتبہ نبیونمین ہی اسکا بڑا
ہور ہی روایت کہ جب آلِ معد — فضل سے مولا کے ہوے بیعدد
انمین تھا اسوقت نبی یک بڑا — غصے مین آ انپو کیا بد دعا
نین ہوی مقبول بھی وہ دو دو دعا — عرض کیا تب بجناب خدا
انکی خرابی و ہلاکی کے لئے — کہ وہ ہمارے پہ تعدی کئے

ہو نہ اجابت تو کیا ای عجب — بول جو ہی اس منے سر عجب
بھیجا اپر اسکے خدا وحی جب — ترک اجابت کا یہی ہی سبب
کہ وہ جماعت سے بغیر گمان — ہووینگا پیغمبر آخر زمان

در بیان بشارت دادن کعب بن لوی و یاس بن مضر بہ ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کعب کہ احمد کے ہی اجداد سو — سب ستی بولیا اتھا اس بات کو
خلق طرف آوینگا احمد رسول — فرض ہی سب پر اسے کرنا قبول
سب کو او دیونگا خدا سے خبر — اسکے سب اخبار ہیں سچ ای پسر
وصف میں احمد کے کہی دل کا جت — خطبہ کہا ہی بھی قصاید معوث
اس سے اول یاس تھا اسکا جد — سب ستی یہہ بات کہا باسند
پشت میں سنتا ہوں میرا ای انام — غلغل لبیک نبی صبح و شام
حج منے جو بولتے ہیں حاجیان — پشت میں سنتا ہو میں اس سے عیان

حکایت فرستادن حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہشام بن عاص را بسوی قیصر روم و ماجرا کہ مشتمل بر ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ار یسر عاص کہ تھا نام ہشام — یوں ہی حکایت تو سن اے نیکنام
اپنی خلافت میں وو عالم کا میر — حضرت صدیق نبی کا وزیر
دوسرا ایک شخص تھا سے ساتھ کر — روم کو بھیجا او شہ خوش سیر
حکم کیا تا نہ کسے ہم دریں — روم کے سلطان کو دعوت کریں
دونو مدینے ستی ہم اٹھ چلے — غوطے میں آ پیر سو وہاں کے ملے
او کہا کہتے ہو تمھیں کیا برے — وہیں طرف ہم اسے دعوت کرے
تن میں تھا اسکو لباس سیاہ — بولے سب کیا ہی کہا کہیچ آہ
غم سو میں کپڑیاں کو دیا ہوں یہہ رنگ — کھایا یوں شوگند بہت ہنس رنگ
تن سے یہہ کپڑے نہ ستونگا اتار — شام سے تا تم کو کروں گا نہ بہار
میں کہا واللہ کہ یہہ بھی مکان — لیوینگے ہم حق کے کرم سے تو جان
اور تیرے شاہ معظم کا ملک — لیوینگے ہم بلکہ سب عالم کا ملک
ہمکو کہا ہے یہہ ہمارا نبی — بات غلط ہوی نہیں اسکی کبھی
اور کہا او لوگ نہیں ہیں ہمیں — کہ لیوینگے یہہ ملک کتنے ہیں ہمیں
بلکہ او لوگاں ہیں جدا ای عرب — روز کو روزی سے رہینگے او سب
شام کو افطار کرینگے تمام — ملک یہہ لینا ہی او لوگاں کا کام
پوچھا او روزے سے ہمارے خبر — کیفیت ہم اسکو کہے سب سر
رنگ ہوا اسکا سیہ غم سے تب — ہمکو کہا روم کو جاؤ تم اب
بیک دیے ایک ساتھ ہمارے کہا — اسکو کہ شہ پاس انوں کوں لجا
شہر کے نزدیک ہوے جب ہمیں — بیک کہا او وقت کو چھوڑو تمہیں
چھوڑتے ہیں شہر میں او قتل کتیں — ہمکو سواری کو دلاتا ہوں میں
ہم کہے واللہ یہہ جاگے جھتر — آوینگے ہم آپ سے او نشان اوپر
جا کہا سلطان سے اپنے یہہ بات — لاؤ کہا ہم انو او نشان کے سات
ہمکو اسی طرح سے او لے چلے — گئے ہیں سلطان کے تھارے تلے
ہم ایس او نشان کو تھاے وہاں — دیکھتا تھا ہمکو ملک ان زمان
پس ہمیں کلمے کو کہے شوق سوں — واللہ کہ لرزہ ہوا اس قصر کو
جھاڑ کہیں باد ہلاتا ہی جون — تھاری وہ لرزے منے اتھی جیوں
پس وہ کہا ہمکو بلا اپنے پاس — بولو ایس وین کو تم بے ہراس
سرخ آئے تھے کپڑے اسے تن اپر — لال تھا تھاری میں جو تھا بر بسر
تھے کیتک علما فضا یے وہاں — ہنس کو کہا ہم ستی او اس زمان
کیوں نہ کئے ہم پہ تحیت تمہیں — جوں تمہیں کرتے ہیں تمام آپ میں
ہم کہے کرتے ہیں جو حرف ہم ادا — تم سے اسے بولنا نئیں ہی روا
بولیا تحیت ہی تمہارے میں کیا — بولے سلام ہی علیک ای فتا
بولیا ایس شاہ کو کرتے ہو کیوں — بولے کہ کہتے ہیں ہم اسکو بھی یوں
وہ کہا دیتا ہی وہ کیونکر جواب — بولے او کہتا ہی یوں باصواب
کیا ہی برا ذکر تمہارا کہا — بولے ہمیں کلمۂ طیب برا
جب ہمیں کلمے کو پڑھے اس کنے — قصر او آیا اتھا لرزے منے
سر کو کیا آپنے او تب اوپر — ہلتا اتھا قصر منے اسکا سر
بولیا تمھیں پڑتے ہیں یہہ ذکر جان — ہلتا ہی اس قصر منے او مکان
بولے ہمیں جنبش و لرزہ کہیں — جز کہ ترے قصر میں دیکھے نہیں
بولیا میں جیتا ہوں بہت جیو — جس جگے کہتے تمہیں اس ذکر کو
ہلتا وہ جاگا یہہ عمارت منیں — سحر کے نزدیک اتھا تب یہہ فتن
پوچھا ہمارے او وضو او نماز — بولے ہمیں اسکو مفصل یہہ راز

بھوت ہوا اس بعد سوال و خطاب
جو انھیں پوچھا سو دئیے ہم جواب

خالی کیا ایک مکان خوب تب
ہمکو کہا اُس مینے اترو تم اب

تین دن اُس گھر مینے ہمکو رکھا
خوب طرح نقد ضیافت کیا

رات کو پھر ہمکو کیا او طلب
پوچھا ہمارے سے جو پوچھا تھا سبب

پھر دئیے ہر بات کیتین ہم جواب
ایک او صندوق منگایا شتاب

کام اتھا زرکا او صندوق یہ
چھوٹے گھران بھوت تھے اسکے بھی

بھی اتھا ہر گھر کے اُپر ایک در
قفل کئے تھے بھی وہ ہر در اُپر

قفل کیتین کھول کو لایا وہ شاہ
خانے سے یک قطعہ حریر سیاہ

صورت اتھی ایک او قطعہ اُپر
رنگ اتھا سرخ بزرگ اسکا سر

چشم اتھے اسکے فراخ او رباز
گردن اتھی اسکی بہت سی دراز

چھوڑا یا اتھا سر سے دو گیسو ہم
اُسکے نمن کسکو نہ دیکھے تھے ہم

بولیا کہ تم اُسکو پچھانے کہو
بولے نہیں او کہا آدم ہی یو

دوسرے خانے کو او نے کھول کر
قطعۂ دیبا کو نکالیا بہر

شکل اتھی ایک او کیرے بہتر
چشم لکھے اسکے بہت خوب تر

داڑی اتھی خوب بھی گورا تھا رنگ
وصف سنی اسکے عبارت ہی تنگ

پوچھا کہ ہی کون ہمیں اُسکو کی
علم نہیں ہمکو کہا نوح ہے

تیسرے خانے سے نکالیا حریر
اُسمین بھی یک شکل بہت دلپذیر

رنگ اتھا اسکا بہت خوبتر
صورت اسکی اتھی مثل قمر

صاف تھا رخسار و تھے اُجلے انکھیان
اُسکے پیشانی سے اتھا نور عیان

بولیا پچھانے تمھیں ہم کی نہیں
بولیا ابراہیم ہی یہہ پاک دین

اُس سے نکالیا انھیں پھر یک حریر
اُسپو تھی یک شکل بہت بے نظیر

بولیا پچھانے اُسے بولے کہ ہان
نوح ہمارا ہی نبی بے گمان

رو گئے ہمیں چھوڑ دئے صبر و قرار
شوق سے احمد کے ہوئے بے اختیار

بولیا کہ سچ ہی یہہ تمھارا نبی
بولے ہمیں سچ ہی ہمارا نبی

گویا ہمیں دیکھتے ہیں اسطرف
پس او کہا ہم کو ای اہل شرف

شکل یہہ تھی خانۂ آخر مینے
جلد رکھیا لا مین تمھارے کنے

تا تمیں کہتے ہیں اُسے دیکھ کیا
بعد ازان تصویر دگر لا رکھیا

یوں ہی او ہر قطعہ اُٹھاتا اتھا
شکل پیمبر کی بتاتا اتھا

پارچہ صندوق سے کاڑیا ندان
صورت اتھی اسکے اُپر یک جوان

اُسکے اتھے ریش کے بالان سیاہ
انکھ اتھے خوب تھا مون مثل ماہ

بولیا پچھانے تمھیں اُس شکل کو
بولے کہ سمجھے نہیں ہم بول تو

بولیا کہ عیسیٰ کی یہہ تصویر ہی
پس ہمیں سلطان کو اُسوقت کی

کان سے تیر بایان اے یہہ سب صورتان
بولیا کہ آدم نے کہا ایک زمان

جو مری اولاد مین ہین انبیا
انکی مجھے شکل بتا ای خدا

کر کو خدا اسکی اجابت دعا
بھیج دیا صورت کل انبیا

سب صورت آدم کے پتارے مینے
سالم اتھے شمس کے مغرب مینے

وھان سے پتارا او سکندر لیا
ہاتھ مین دانیال کے لا کر دیا

تھان تو ریشم کے او ای نیکنام
سب یہہ تصاویر کو کھینچا تمام

ہاتھ سے اُسکے یہہ تصویر سب
یاد رکھو اُسکو تمیں ای عرب

پس کہا جیتا ہوتین نو ج آتی
دین نبی احمد کے تر ون جا ستی

ترک کرون ملک کو او مال کون
بندۂ منقاد تمھارا رہوں

پس او ہیت ہمکو تحایف دیا
شہر مدینے سے روانہ کیا

حضرت صدیق کنے گئے ہمیں
وھان جو ہوا تھا سو اونکی کہیں

سنکو یہہ صدیق نے زور کہا
اسکی اگر خیر کو چاہا خدا

تو او کریگا جو کہا دی بچن
لاویگا ایمان او بے مکر و فن

پس کہا صدیق نے شہ نیکنام
سارے یہود اور نصاریٰ تمام

جانتین اوصاف نبی سربسر
ہمکو پیمبر نے دیا ہی خبر

در بیان حکایت دزیب وصی عیسیٰ علیہ السلام و بشارت دادن وی بظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی خلافت مین شہ بحر و بر
شیخ سب اصحاب کا یعنے عمر

نامہ لکھا سعد کتین اس روش
قادسے مین تھا تب او خوش منش

نضلہ انصاری کو دے فوج سنگ
بھیج حلوان کہ کرے جا کو جنگ

سعد کیا اسکو شتابی روان
جا لیا حلوان کو او در زمان

قتل کیا بھوت کو پکڑیا بھوت
مال و متاع ہاتھ مین ہی پایا بھوت

لشکر اسلام نے در وقت عصر
اتری لئے کوہ کے با فتح و نصر

نضلہ اپے اٹھ کو دیا بانگ تب
جب کہا تکبیر کو او با طرب

نام سے نضلہ کے کیا کوئی خطاب
کوہ سے تکبیر تو بولیا صواب

جب کہا اشہد ان لا اله / الا الله آواز سے یون سیاه
کلمۂ اخلاص ہی اے نضلہ یو / نام محمد کا لیا ہے جب او
یعنی کہا ان محمد رسول / کوه سے آواز ہوا غیر طول
اوج محمد ہی یہہ بیشک صحیح / جسکی دیا مجھکو بشارت مسیح
حشر رسولان کا ہی او نامدار / اسکا ہی دین حشر تلک پایدار
آوینگا اس شاه کے امت اپر / روز قیامت کا کہ ہی مستتر
حی علی الصلوٰة کہا جب اُنے / کوه سے آواز ہوا سب سنے
یا وے خوشی جو طرف اسکے گیا / پڑنے اپر اسکے او قایم رہا
بولا انے دوسرے فقرے کو جب / پھر کو ہوا کوه سے آواز تب
جو کیا اس بات کو دل سے قبول / اسکو ہوا خلد کے اندر دخول
جب کہا تکبیر کو آخر کے او / سب سنے پھر کوه سے آواز یو
نضلہ تو اخلاص کو پورا کیا / دینکی تو داد کو پورا کیا
نضلہ کہا لوگ لے سب اپنے سات / رحم کرے تجھپہ خدا دلیں رات
جبکہ سنایا ہی تو آواز کو / بول یوین ہم سے کہ ہی کون تو
بندۂ حق امت احمد ہین ہم / نوکر فاروق ہین ای محترم
پھٹ گیا جلدی سے یکایک او کوه / آیا پہر ایک بڈا باشکوه
پشم کے کپڑے تھے اسے تن اپر / بال اٹھے اجلے بریش و بسر
آکو کیا جلد او ہم کو سلام / بعد جواب اسے ہم کی ای ہمام
کیا ہی ترا نام کہا ہی ذریب / حضرت عیسیٰ کا وصی غیر ریب
مجھکو بٹھایا ہی او اس کوه مین / مجھکو کیا ہی وہ دعا لطف سین
جیونگا یہان تک کہ او آوین اتر / جب سو آخر کو زمین کے اپر
قتل کرے خوک کو توڑے صلیب / اس سے نصاریٰ کو نہین کچھ نصیب
احمد مرسل سے ملیا نہین ہون مین / بولو تحیات خلیفے کتین
اور کہو یونچ توره مستقیم / امر خلافت کے اپر غیر ہیم
اسکے تیچھے اور بھی باتان کیا / یکبیک انکھیان سے او غایب ہوا
نضلہ لکہا سعد کو یہہ قصہ سب / سعد نفاروق لکھا یہہ عجب
حضرت فاروق لکہا سعد کون / ساتھ لے انصار و مہاجر کو تو
جا کو اپر بت کو مرا کہہ سلام / دیکھینگا گر اسکو تو ای نیکنام
ہمکو پیمبر نے دیا ہی خبر / ایک وصی عیسیٰ کا ہی اس بھتر
چار ہزار آدمی لے سعد سات / جا کو ڈھنڈا کوه منے دلیں رات
سب رہے چالیس دن اس کوه مین / دیتے تھے ہر وقت اذان بشوق
کوئی نہ دیا انکے اذان کا جواب / آپنے جاگے کو گئے سب شتاب

در بیان خاتمۂ این نسخۂ فیض آیات و مناجات بحضرت قاضی الحاجات و مجیب الدعوات عز و جل شانہ و عم نواله

ایسے حکایات ہین گنتے سے بہار / مین یہہ حکایت پو کیا اختصار
کسکو نہین شوق ہی دلمین فرا / تا سنے احوال شہ دوسرا
ہر کسے ہی شغل مین دنیا کے دل / روز و شب اسکام مین ہی مشتغل
دین کے کامان مین ہے ہر کوئی سست / ہزل کے باتان مین ہے چالاک و چست
دل منے امید نہین اس قدر / کہ پڑے کوئی شوق سو یہہ مختصر
پس مین لکھون کون سے امید پر / اسکے حکایات کون تفصیل کر
شکر خداوند کہتین صبح و شام / کہ ہوا یہہ نسخۂ نادر تمام
ہینگا سب ابیات کا اسکے عدد / شش صد و پنجاه و یک ای باخرد
جو پڑے یہہ نسخہ برائے خدا / دل سو کرے واسطے میرے دعا
یا نبی نسخے کو میرے کر قبول / از پئے اولاد بتول و بتول
کر تون ایس لطف سے مجھہ دل کو پر / دکھ سے بچا سینے کو مرے دے سرور
صحبت اغیار سے مجھکو نکال / محنت و امراض سے مجھکو سنبھال
عافیت و صحت و قوت عطا / کر کون مجھے رکھہ تو بحرمت سدا
کسکا نہ محتاج مجھے کر کبھی / ہی یہہ الم مجھہ پو بہت یا نبی
مجھکو خزانے سے ترے توشہ دے / خرمن احسان سے ترے خوشہ دے
تجھہ سے مین ہر لحظہ ہون امیدوار / کب تلک ای شاه کرون انتظار
منتظران را بلب آمد نفس / ای ز تو فریاد تو فریادرس
حق سے تحیات و صلوٰة و سلام / روح مقدس پہ ترے صبح و شام

تمت بالخیر

تیسرے رسالے کا نام من موہن ہی اس رسالے مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولادت کا بیان ہی

فاعلاتن مفاعلن فعلن ۳ — تیسرے رسالے کے بیتون کا وزن

درحمد حضرت حق سبحانہ تعالی جل جلالہ وعم نوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای ترے حمد مین بیان حیران — بوجھ مین تیرے جسم و جان حیران
نہ ترے ابتدا کو غایت ہی — نا نہایت کو کچھ بدایت ہی

راہ مین تیرے عقل ہر گیانی — کچھ نپائی بغیر حیرانی
ہر ذرے مین ترے ہین لاکھان سور — ایک قطرہ مین ہی کی سمندور

تو نا جوڑنا ہی کہین تیرا — جوڑنا توڑنا ہی کہین تیرا
درد و غم ہی ترا کہین فرحت — فرح و بہجت تری ہی کہین محنت

خوار کرنا ترا ہی کہین عزت — رنج دینا ترا ہی کہین صحت
شان دینا ہی کہین ترا خواری — کہین تری عاقبت ہی بیماری

فہم سو بچار مین ترے کامان — عقل ہی اسکی جھبد سے نادان
ہین تجھے کوئی کسطرح پاوے — کیون تصور مین کوئی تجھے لاوے

کوئی بوجا نہین تجھے یارب — جون محمد شہ سریر عرب
باوجود اسکے بھی کہا اونون — نہین سراہا ہون تجھکو ہی تو جون

درنعت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

او شہنشہ کہ جسکے حشمت سین — انبیا و ملک ہین حیرت مین
جسکے ہی نور سے جہان پیدا — جس کے ہین مکھ ہو کون مکان شیدا

جسکی مشعل عدم کے ظلمت سین — رہ بتائی وجود کی سبکو
جسکے رحمت کا جب ہوا برسات — محو جا کا عدم کا کر ہیہات

جسکا امداد و عون ہی ہر دم — خلق سے مانع فنا و عدم
جسکے ہی ہیبت شفاعت سین — کھل بلی حشر کے مواقف مین

جسکا ہی دیکھنا خدا کا شہود — جس کا ہی نام در دہر موجود
جو ہی ہو رب ستی بہت یکتا — بندگی کی صفت مین بے ہمتا

مکتب علم مین ہی جسکے ملک — بہور رسل طفل نو زبان بیشک
الغرض بعد حق سبکے او اکمل — ہر صفت مین ہی سب ستی افضل

تیری تعریف مین کہا یون جب — کون تجھکو سراہ سکے یارب
حمد تیرا ہی حد ستی جون بہار — یون نج مین نعت مصطفی کو شمار

کوئی کیا کر سکے ثنا اسکا — آپ تو جب کیا ثنا اسکا

درسبب تصنیف این رسالۂ بابرکات ومناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

حمد ہور نعت مصطفی با قر — نہین ہے ممکن کہ کوئی کرے آخر
دل کو کر مصطفی سے مالامال — لکھہ تولد کا اسکے کچھ احوال

پہلے نسخے مین ای حقیر و غریب — خوش لکھا تو بیان نور حبیب
دوسرے مین لکھا ہی شوق سے تو — اسکے مولود کے بشارت کو

کر تو ہر مو کو اپنے موسیقار — اب ولادت کی اسکے لکھہ اخبار
حمل کے جو حکایتان ہین تمام — وضع کے جو کرامتان ہین تمام

دو دو کی سن مین جو ہوا ہی عیان — تا بسن تمیز آئے حیران
کر یہہ نسخے کہین بہت آسان — تا اسے امیان کرین سب گیان

عربی فارسی سے جن کو خبر — نہین ہی ان کے بدل یہہ ای مہتر
رکھہ یہہ نسخے کا نام من موہن — کر وسیلا اسے تو اے حمد کن

مصطفی کے پکڑ کے دامن کو — منگ دعا تو جناب مولا سو
ای رؤف و رحیم و ای رحمان — ای ترا لطف سب اوپر یکسان

لطف تیرا ہی اول و آخر — رحم تیرا ہی باطن و ظاہر
عفو کرتا ہے تو گناہان کو — دھانپتا ہی تو سبکے عصیان کو

گر کرینگا تو ہر گنہ پو سزا — بھوت ہو وینگے ایکدم مین فنا
حال اپنا مین کیا کہون یارب — ہی عجب پر عجب عجب یو عجب

آپنے کاروبار مین ہون دنگ — ہر نفس زندگی سے ہون مین تنگ
دل مین کرتا ہی جو خیال خطور — آرزوی فنا سے ہی بھرپور

سمندور: دریا

گیان

لب پہ کرتا ہی جو کلام گذر
اشتیاق عدم سے ہی ہمسر
پھر کو تپتا ہی جب ہوا یہ خیال
طرح دیگر سے جیو در جنجال

نہ جگا موت کو نہ عمر کو ٹھاؤن
نہ نشان غم کتین نہ عیش کو پاؤن
نہ ہنسی کو جگا نہ رونے کون
نہ مزہ جاگنے و سونے سون

نہ خموشی نہ باتین آرام
کم ہی آغاز نا پہ پیا انجام
قبض کو دل کے دمبدم ہی جوش
ہون تحیر مین دن رین مدہوش

لطف و رحمت سے لینا ہی جان
کر مرے مشکلان کو آسان
ست کھینکا مجھے تو کر محتاج
اس الم سے ہوا ہی دل تاراج

دکھہ ہی اسباب کا مر پو کبل
دل کے جھرتے کے من سے جیو بیکل
آہ میری اگرچہ ہی جون یخ
ین جلاتی ہی دل کو جون دوزخ

انکھہ سے میرے اشک کا طوفان
کشتی نیند کو کیا تو ویران
نین دسیا کچھہ مرے فغان کا اثر
غیر آشفتگی بشام و سحر

موج تیون گہ خموش گہ در جوش
نالہ بے حاصلی سو ہم آغوش
جو مین کرتا ہون دفع غم کو دعا
غم طرف ہوکے دیکر سو دعا

دفع محنت کے ہین جو سب اسباب
دل کو کرتے ہین اس طرح سے خراب
جس طرف مین گیا کہ پاؤن بچ
غیر آشفتگی ملیا نین سچ

ہر سخن ہر خیال ہور ہر کام
دکھہ سے کرتا ہی مجھکو بے آرام
مسّنی الضّرّ یا الہ و انت
ارحم الرّاحمین ہی بے انت

کر تصدق نبی پو ای جوّاد
مجھکو اس درد و غم سے کر آزاد
اہل بیت نبی کے حرمت سون
سارے اصحاب کے برکت سون

کر کو میرے سے دور یہ جنجال
بسط و راحت سے مجھکو کر تو نہال
یا الٰہی سرور دے مجھکو
غوث ہر دو سرا کے حرمت سون

بے انت / نہایت

در منقبت حضرت محبوبیت مرتبت علیٰ جدہٖ و علیہ الصلوٰۃ و السلام

سب مشائخ کا پیر محی الدین
سارے میران کا میر محی الدین
ہی کھڑا جسکے غوثیت کا لوا
عرش والا سے تا بہ تحت ثری

شیخ و جن و ملائک و انسان
لامکان و مکان ہی جس مین نہان
مین بہا جسکے مقام کو کر کا
منتہی جسکے پاس سے لرکا

ایمنی جسکے ہی مریدان کو
شعلۂ آتش جہنم سون
گردش روزگار نا فرجام
جسکے ہیبت ستی ہی بے آرام

ہر مرید اسکا ہی جہان صفا
خاص کر بو الحسن شہ والا

در مدح قدوۃ المحققین شیخی و سیدی سید ابو الحسن قادری قدس سرہٗ

ملک عرفان کا پادشاہ خبیر
آسمان کرم کا بدر منیر
پیروی مین نبی کے تھا فانی
اُسکے اسرار سون آ تھا گیانی

یا الٰہی تو خوش ہونت اس سون
رکھہ ترقی مین دمبدم اسکو
باقر آب ترک کر کو نوبر فال
لکھہ نبی کے ظہور کا احوال

در بیان ارہاصات یعنی معجزات و دیگر احوال زمان حمل آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

ہی سیر اور حدیث مین مشہور
ہور تواریخ بیچ یون مسطور
حاملہ ہوی نبیؐ سے آمنہ جب
جمعہ کی شب تھی بیگمان او تب

ہشت جنت کتین سجے اس رات
رونق و زینتان بہت خوش صفات
ساتون دوزخ کے موچے دروازے
چو طرف تھے خوشی کے آوازے

ساتو آسمان کے فرشتے سب
رقص مین آئے تھے بفرح و طرب
جبرئیل امین بھی اسی شب کو
وجد مین تھا زیادہ اُن سب سے

علم سبز نور کا یک لا
پشت کعبے اوپر کئے برپا
ہر فرشتہ طرب سے ہمدم ہو
ہر زمین کو دیا بشارت یو

پشت عبد اللہ مین تھا جو نور
آمنہ کے کیا شکم مین ظہور
تا ہوے شاہ انبیا پیدا
سارے عالم کا پیشوا پیدا

تخت ابلیس کو کئے اس شب
سرنگون حکم سے ملائک سب
ڈال چالیس روز دریا مین
مارے تھے اسے عذابان سین

بعد چالیس روز او ابتر
بھاگ آیا ابو قبیس اوپر
بیٹھ کر اسنو یک کیا فریاد
وہان ہوئے جمع اسکے سب اولاد

پوچھے اس شور کا سبب کیا ہی
جیو او پر ترے تعب کیا ہی
بولیا انسون کہ آمنہ خاتون
حاملہ ہوی سنو محمدؐ سون

خاتم المرسلین ہی او سرور
اولین آخرین کا ہی بہتر
حجت و سیف سے کرینگا ظہور
بت و بتگر کتین کرینگا چور

ابو قبیس / نام پہاڑ

جگ سے رسم بدی اٹھاویگا
آسمان پر بجاوینگے اب تم
سب جہانکو کرینگی رام اپنا
فرض و سنت کیتن کرینگی ادا
اور زمین پر جو تھے بتان اس رات
تخت ہر شہ کا بھی ہوا تھا نگون
سب او گنگے ہوے اتھے اس رات
کہ ہوا ہی قریب بے تاخیر
بحر و بر کے تمام حیوانات
جانلک جانور تھے سگے مین
جائینگی اب جہان سے سب کلفت
کہ ترا قبض و غم کھپیگا اب
حاملہ ہوی نبی سے آمنہ جب
ندیان وہان ہوے بہت جاری
نو مہینے تلک رہا بشکم
حمل کا یک نشان بھی یکدم
لیک ہوتا نہین تھا عذر زنان
نین کہی مین انے کہا ہوی تون
جب ولادت کے دن ہوے ہین قریب
دشمنان کی حسد فریب ستی
عورتان جو آتھے وہان حاضر
پھر وہی شخص غیب مجھکو دسیا
اور کہی او کہ حمل مین اپنے
مدت حمل بیچ شام و سحر
حکم سے باپ کے گیا تھا بشام
یکبیک کا بلا ہوا او وہان
تا او لاوے اپس برادر کو
یا الٰہی ترا رسول کریم

سب کو نیکی طرف بلاویگا
تا خبر وہان کی لادین گے اب تم
ہر جگے مسجدان کرینگی بنا
حق قرابت کا لاوینگی بھی بجا
سب ہوے اوندھے مثل لات و منات
سارا عالم بھریا تھا نور ان سون
نین نکلتی تھی انکے منہہ سے بات
وقت پیغمبران زمان اخیر
خوش ہو آپسمین یون کہے اس رات
بات کرنے لگے تھے لوگان سین
ہوئینگی سکو فرحت و بہجت
ہوئیگا حق سے تجھکو فرح و طرب
مینہون پر کر ہوا بہار و طرب
ہوی زراعت بہت بھی ترکاری
مان کہتین اسکے کچھ ہوا نین الم
نین دسیا مجھکو مثل ضعف و الم
کچھ دسیا نین سوا اسکے نشان
حامل اس قوم کی پیغمبر سون
اکو بولیا میرے سے بھی او حبیب
تا چلینگا قریب ان کا رتی
خواب کو ان سے مین کہی ظاہر
اس کریان کو میرے سے دور کیا
ابتدا مین مین دیکھی یون سپنے
دستے تھے یون کرامتان اکثر
تا غریبان کو لا کھلاوے طعام
سب رفیقان ہوے کے کوروان
تب تلک او گیا تھا دنیا سو
باپ کو چھوڑ کر ہوا جی مبہم

علم توحید کو کریگا علم
امت اسکی سب امتان سے خوب
کچھ نہ کھاوینگی کچھ نہ پیونگی
امر نیکی اپر کرینگی مدام
کاہنان اور نجومیان عرب
پادشاہان و نوکران بھی سب
آسمان سے ہوا ندا اس شب
با ہزاران برکت و خیرات
شکر حق کا ہوا قریب زمان
ہوی محمد سے آمنہ حامل
با قر خستہ دل بھی وقت بیان
حمل کے اول ای خجستہ خصال
تازگی پائے سارے حیوانان
اس برس کا عرب نے رکھو تمام
سب سے یون بولتی تھی او خاتون
چھے مہینے تلک بشام و سحر
بعد کوی خواب مین کہا مجھکون
بات اسکی لگی مجھے باور
جب جنیگی تو اسکو ای خاتون
رکھ او مولود کا محمد نام
پس کری مین انو کے کہنے سین
اور کہا مت کر اسکو دیر بار
نور میرے سے یک ہوای جدا
چار مہینے گئے جو عبد اللہ
شام کو جا گیا مدینے مین
جا کے عبد مطلب کو خبر
جب گیا ہی او شاہ جنت کو
حق فرشتیان ستی کہا یہہ مقال

ظلم اور کفر کو کریگا عدم
کام نیکی کے اسکو ہی مرغوب
جب تلک نام حق نہ لیونگی
ہر بدی سے کرینگی نہی دوام
آپنے فن کو بھول گئے اس شب
بات کرنے کو نین سکے اس شب
سنے اسکو عرب بھی غیر عرب
ہوویگا او امام موجودات
کہ محمد سے نور پائی جہان
نور دنیا کو اب ہوا حاصل
یون بشارت دیا اپسکو نہان
ہر کہین تھا عرب مین قحط و دکال
سبز ہوئے جنگلان بھی سب باران
سال فتح و طرب رکھے تھے نام
جب مین ہوی حاملہ محمد سون
حمل سے اپنے جھک نین تھی خبر
جانتی ہے اپس کے حمل کے تون
مین یقین لائی اپنے حمل اپر
دے تو حق کی پناہ مین اسکون
جگ سے بری مین کہا او جب یہ کلام
دو کڑیان کان اور گردن مین
کان و گردن مین اپنے ای ہوشیار
تس جھلک مین مجھے دسیا بصری
رشتۂ عمر کو کیا کوتاہ
تا ملے اپنے سارے خویشان سین
جلد بھیجا او اپنا اتیک پسر
سب علا یک کہے ہین یون ہر سو
مین عمر بی ہون جسکا دہر حال

دوام: ہمیشہ
دکال: قحط
جسد بری: ہوشیار ہوئی
مقال: بات

در بیان ولادت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم و ذکر معجزاتیکہ در آن زمان بظہور آمد

ثبت ہوئے ہین پور حسب / آمنہ کے اوپر بغیر تعب
جب سب اصحاب فیل ہو ویران / بعد پنجاہ و پنج روز ازان
شہر مکے مین اصل کی آ / جان ہی ہاشم کی آل کا پورا
جب ولادت کا اسکے چمکیا نور / سب اندھارا ہوا اچھا دور
اب فلک او مکان نورانی / شہر مکے مٹے ہی ای کیانی
دل کو کرتے ہین اپنے مسرور / خاک سے اسکے چشم کو ہی نور
تا کرون شوق دل سے بیہوش / بحر یون اس سے جگے فغان و خروش
اس شب الطاف سے خدا جہان / سب ملایک کو یون دیا فرمان
سارے عالم کتین سنوار و خوب / سب خلایق کتین سنگار و خوب
بھی خدا یون کیا قضا اس سال / کہ جنی پوت ہر زن حمال
حضرت آمنہ جنی ہی جب / او بھی سارے جنے ہین بیٹے تب
سب او لکھنا ہی بجا طاقت سین

بارہ وین کو ربیع کے ای یار / صبح کو پیر کے بوقت بہار
چھپے سنوا او پہو پھوٹے ہین بس / وقت خلیلی سے جب ای پاک نفس
جان جان و جہان ہوا پیدا / شاہ کون و مکان ہوا پیدا
عالم مردہ دل کو جان آیا / خلق لاغر کتین توان آیا
چو طرف سے خلایق اسکے زخن / آ کو گھستے ہین اپنے سیس و نین
اس سے جنت کو بھی ای دادار / لطف سے وہان تلک لجا یکبار
سب کو کر بند حال دل بولون / جیو کے سب پیچ و تاب کو کھولون
کھولو سب آسمان کے دروازے / بھی سگل جنتان کے دروازے
بھی ہوا تھا تب ای خجستہ شعار / نور خورشید کو شمار سے بجار
جان تلک عورتان تھے دنیا مین / اس برس حاملہ تھے بیٹون سین
معجزے تب بہت بغیر شمار / سارے آفاق مین دسے ہر بار
کچھ مین لکھتا ہون اس سائین

در بیان معجزاتیکہ حضرت آمنہ والدۂ ماجدۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازان خبر دادہ

یون کہی حضرت آمنہ خاتون / جب ہوا دردِ زہ شروع بچھلون
اور تھا عبد مطلب بطواف / طوفِ کعبے مین تب بخاطر صاف
پس مین دیکھی کہ جانور اجلا / پر اپس کا مرے پوا اکو ملا
تھا وہ شربت سفید دودھ مین / دیکھ اسکو ہوا مرا خوش من
پس مرے بر کھلا بر ایک نور / اس ستی گھر مرا ہوا سب پور
اکو بیٹھے او سب مرے اسپاس / آئنے دلہن مرے ہوا وسواس
مریم و آسیہ ہین ہم قدمت / اور بہ حوران ہین آئے از جنت
اور مین دیکھی کہ ریشمی یک تھان / جسکی خوبی مین عقل تھی حیران
اور سنی مین کہ کوئی بولیا ہان / اسکو سب خلق سے کرو پنہان
سب او لائے تھے اپنے ہاتان مین / آفتابے روپے کے جنت سین
اور تھے یاقوت کے پران انکو / گھر مرا بھر گیا اتھا ان سون
اور مین دیکھی کھڑے ہین مین نشان / تھی او جھنڈیا نکی بھوت عظمت و شان
اور مین دیکھی کہ بیشمار و قیاس / آئے تھے عورتان مرے اسپاس
بھی اٹھایا تھا او مہ روشن / اپنی انگلی کو آسمان کے کدن
پس مین دیکھی کہ ایک ابر سفید / لے گیا اکو او مرا خورشید
تا چھپانے تمام خلق اس کون / اسکے اسم و صفات صورت سون

تھی یکیلی مین گھر مین تب اپنے / کوئی نتھا اس جگے مین میرے کنے
ناگہان مین سنی ترا آواز / سن او دہشت سے مین ہوئی مساز
دور ہوی دل کی تب مری دہشت / پس مین دیکھی دھرے ہین جہان شربت
مجھکو اسوقت سے لگی تھی پیاس / پس او شربت پئی مین بے وسواس
اور مین دیکھی وہان زنان بلند / آل عبد مناف کی مانند
انکے آنے سے ہوتی خبر انہین / تب او بولے شتاب سے پھر مین
اور مین سنتی تھی ہر زمان نالے / پھرنے اور بولنے کے آوازے
رنگ اسکا بہت اتھا اجلا / آسمان سے زمین تلک لٹکا
اور مین دیکھی میان ارض و سما / بھوت مردان گھر کے تھے یہ بوا
وحان مین دیکھی کتیک پنچھی کو / چونچ انکے اتھے زمرد سو
حق دیا نور میرے چشم کتین / ساری روئے زمین دیکھی مین
شرق مین ایک تھا بغرب دگر / تیسرا تھا نشان کعبے پر
پس محمد کتین جنی جب مین / جلد سجدہ کیا خدا کے تئین
بھی انکو تھے کتین لیا مون مین / دودھ آنا تھا اس انکو تھے سین
اور سنی مین کہ کوئی کہا اسدم / لاؤ احمد کو گرد سب عالم
پھر مین دیکھی کہ کھل گیا وہ سحاب / پائی نزدیک سے اپنے وہ مہتاب

کیانی — عاقل
آفاق — دنیا
پنچھی — جانور
خورشید — سورج

تھا حریرِ سفید کے اندر
رنگ و نرمی میں تھا اونی خوشتر

پھر کو آیا تھا ایک سحاب اثر
تھا او اول سے ہیبت اکبر

کان میں میرے اُس سے آتا تھا
صوت گھوٹر بان کا اور مردان کا

پھر کہا لاتا و اُس جان کو
ملک و جن و انس و حیوان کو

تا دو عالم تمام اُسے جانیں
اُس شہِ دین کو دل ستی مانیں

دیو از حکمِ حضرتِ خلاق
اسکو پیغمبران کے سب اخلاق

صفوتِ آدم کی نوح کی رقت
دوستی خلیل با حرمت

شکلِ یوسف زبانِ اسماعیل
علمِ لوط و نوید اسرائیل

صبرِ ایوب عظمتِ موسیٰ
زہدِ عیسیٰ و عصمتِ یحییٰ

یو نجہ سارے پیمبران کے خصال
دیو اسکو کہ نہیں ہے اسکو مثال

یک پلک مارنے میں او بھی اجال
ابر او میں کھلیا فی الحال

جب نجھائی میں کھول آنکھ اپنے
تھا محمدؐ ہرے حریر تھنے

نکلہ تھا اسکا چاند سے روشن
پاس آتی تھی اُس سے مشکِ ختن

اور میں دیکھی کہ اُسکے ہاتھ اندر
تین کنجیاں لگے زِ لولو تر

کوئی کہا غیب سے ہیں یہ کنجیاں
نصرت و ذکر اور نبوت کیاں

لیا اُن کنجیاں کو پیغمبرؐ
مالک انکا ہوا ہے او سرور

یعنے دینگا اُسکو فضلِ خدا
فتح و نصرت ہمیشہ بر اعدا

ذکر سے اُسکے ہوئیگا جگ پور
ہوئیگا اُس کا دین بہت مشہور

کوئی کہا پھر وہاں کہ اب یہہ نبیؐ
ملک دنیا کتیں لیوئیگا سبھی

کوئی مخلوق نہیں رہا ہے کہیں
کہ او سرور کا نہیں ہوا ہے رہیں

بھی دسے نہیں شخص بے وسواس
آفتابہ روپے کا تھا یک پاس

طشت تھا یاجیکا بھی دوسرے پاس
تھا حریرِ سفید تسرے پاس

کھول کر او حریرِ نرمل کوں
بھار لایا او ایک مہر اُس سوں

سات دے غسل دونو شانیاں میں
مہر اسکو کیا او خاتم سیں

بس لپیٹا اُسے حریرِ بہتر
اور لیا اسکو اپنے گود اندر

پاؤں اور سر نو اُسکے بوسہ دیا
بس اُسے تب مِرے حوالے کیا

کان میں اُسکے آکہا رضوان
ہے بشارت تجھے ای جانِ جہان

تجھکو پروردگار کر کو دیا
علم سارے پیمبران کا دیا

علم میں ہے توں مقتدا اُن کا
بھی شجاعت میں پیشوا انکا

بھی کہی آمنہ حبیبِ خدا
جب شکم سے مرے ہوا ہے جدا

نور نکلیا ہے ایک اُسکے سات
روشن اُس سے ہوئے ہیں کُلِ جہات

شام کے محاریاں دسے مجکو ان
بلکہ ساری زمین کو دیکھی ہوں

سجدہ کر حق کو اوّل او اشرف
سر انگشت اٹھاے چرخ طرف

بھی زمین پر رکھہ اپنا دوسرا ہات
کھینچتا تھا اُسے او نیکو ذات

یعنے آخر کو لاونیگا وہ ہمام
آپے ہاتھ میں زمین کو تمام

بین کرتی حق کا بہوت شکر و سپاس
لوگ میرے تب آئے سب مجھ پاس

بھی روایت ہے یوں ہوا اثبات
کہ وہ سالار تب کیا ہی بات

دربیانِ معجزاتیکہ جدِ امجدِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ازان خبر دادہ

اور کہا عبدِ مطلب یہہ بات
جب تولد ہوا او نیکو ذات

تھا میں اُسوقت بیتِ مولیٰ میں
طوف کرتا تھا شوقِ خاطر سیں

یک بیک خانۂ خدا اُس چھن
سجدہ حق کو کیا او آنِ چھن

بعد تکبیر یوں سنا میں ندا
کہ مجھے پاک اب کیا ہی خدا

شرک اور کفر کے نجاست سے
ہر بطالت سے اور ضلالت سے

پس وہاں جو اتھے بتان کبیر
سب اوندھے پڑے الیں مون پر

تھا ہبل یک تراب اُن سب سوں
دیکھتا تھا میں اُس زمان اُسکو

وو بھی اوندھا پڑا زمین کے اُپر
پھر سنا یک ندا میں بارِ دگر

ہوؤ ہشیار ای عرب دل سوں
آمنہ آب جنی محمدؐ کو

پس گیا وہاں سے میں بکوہِ صفا
وہاں بھی چار و طرف اٹھا غوغا

جان تلک تھا ہوا میں مدِ نظر
ابر اور پنکھیاں کا تھا محشر

پس گیا آمنہ کے گھر کو میں
اُس نے موجی تھی گھر کے در کیتیں

میں سنایا تب آپنا آواز
ور کو اندرستی کری او باز

اور کہی ای پدر کہ میرا گھر
فرح و بہجت سے پور ہی یکسر

گھر میں میرے ہوا ہی او پیدا
جس کے ہی حسن پر دو جگ شیدا

گھر میں میرے ہوا ہی او ظاہر
کہ ہی سلطان اول و آخر

گھر میں میرے او ہوا ہی عیان
جس بدل ہے وجودِ کون و مکان

گھر میں میرے ہوا ہی او اشرف
جس سے تمکو ہی سب پو عز و شرف

سحاب: ابر ۱۲
نرمل: صاف ۱۲
جہات: اطراف ۱۲
پنکھیاں: جانوران

گھر میں میرے ہی او مہ تابان | جس سے روشن ہوا ہے شہر عیان
گھر میں میرے ہی او طرب افزور | جس سے ہوویگی رات غم کی دور

گھر میں میرے ہوا ہی او سرور | جسکے دربر گھسینگے عالم سر
گھر میں میرے ہوا ہی او مرسل | جس سے جاویگا کفر سا راحل

یعنے پیدا ہوا محمدؐ اب | ہی طرب پر طرب طرب بوطرب
میں کہا اسکو لاکہ دیکھوں میں | اور کبھی یوں سُنے اجازت میں

غیب سے ایک شخص کو کہا | میں دن لگ اُسے کسے نہ بتا
میں نے شمشیر کو علم کر کر | جلد گھونسنا ہوں گھر کے تب اندر

تھا کھڑا کوئی کھینچ تیغ وہاں | پردے میں منہہ کیا تھا اپنا نہان
اور کہا مجھکو جان سے پھر جا تو | پھر کو اب اس جگہہ میں مت آتو

قدسیان جو ہیں آسمان پر | اور کروبیان جو ہیں یکسر
تا کہ میں اسکے دیکھنے سے فراغ | در کو اُس وقت میں بھیر بلاداغ

بھار آیا کہ سبکو دیوں خبر | میں سکیا بولنے کتیں بھیتر
کی دنوں تک رہا تھا مکاں میں | کر نہ سکتا تھا کوئی بات کتیں

طرب خوشی ۱۲

در بیان شگافتہ شدن برمہ یعنے ہانڈی کلان کہ بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہادہ بودند

اور روایت میں یوں ہی ہے کم و بیش | کہ اٹھا رسم تب بقوم قریش
ہوتا اُس عصر بیچ جو مولود | ہانڈی ایک ڈھانپتے تھے اُس پر زود

جب تولد ہوا وہ پاک صفات | ڈھانپے ہانڈی کو اُس پر عورات
ڈھانپ اُسے اُسپہ عورتاں گے جب | ہوئی دو ٹکرے وہ ہانڈی تب

چوستا تھا انگوٹھا اپنا شاہ | دودھ پیتا تھا اُس سے خاطر خواہ
اور بجھاتا اٹھا او جان شرف | کھول خوب آنکھہ آسمان کے طرف

یعنے وہ بادشاہ عالم نور | ایسے رسموں کو سب کریگا دور
جاہلیت کتیں اٹھاوینگا | عادتاں اُسکے سب مٹاویگا

اور نہ ہرگز رہیگا وہ مستور | بلکہ جوں سور ہوویگا مشہور
نظر اسکی تھی اسلئے بالا | کہ وہ آخر کو ہووینگا والا

ہوینگا آسمان کو مثل زمین | ساکنان وہاں کے ہونگے اسکے ہیں
دودھ پیتے میں یہہ اشارت ہی | کہ نہ اسکو کسی کی حاجت ہے

دمبدم اسکو فیض ہی رب سے | طفلی میں بھی غنی ہے وہ سب سے

زود جلد ۱۲ — مستور پوشیدہ ۱۲

در بیان معجزاتیکہ حضرت صفیہ عمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ عنہا ازان خبر دادہ

بھی کہی عبد مطلب کی جائی | گھر کتیں آمنہ کے جب آئی
خوب دیکھی میں نور احمد کا | نور اوپر دنیو کے غالب تھا

کی کرامات پائی میں اُس سو | سجدہ لایا بجا وہ ہوتے کو
اور فصاحت ستی کہا وہ ماہ | کلمۂ لا الٰہ الا اللہ

خانہ تھا اُسکے نور سے بھرپور | دب گیا تھا چراغ کا سب نور
جب کہ بھی عزم میں کیا اسکو نہلاؤں | کوئی مجھکو کہا مرا لے ناؤں

تو لپس کو نڈال رنج مجھار | لائے ہیں ہم نہلا کو اُسکو پار
ختنہ اُسکا ہوا تھا نالا لکتا | کچھ تری اُسپو میں اٹھتی ایک جا

اور اٹھا اُسکے پشت اُپر بھی | نقش مہر نبوت ای مہتر
اُس منے کلمہ شہادت سب | تھا لکھا سن اُسے بشوق و طرب

مجھار بیچ ۱۲

در بیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مادر عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہما ازان خبر دادہ

ہی روایت زمادر عثمان | بن ابی العاص یوں سنو یاران
بولتی ہے کہ آمنہ خاتون | جب جنی اُس چراغ عالم کون

میں گئی اُسکے دیکھنے کے بدل | جان میں دیکھی تھا نور اُس کا سگل
اور دستا تھا یوں مجھے بنظر | کہ ستارے مرے کن آئے اتر

در بیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ شفا والدۂ عبد الرحمن رضی اللہ عنہما ازان خبر دادہ

عبد رحمان بن عوف کی مادر | کہ اٹھا نام اُسکا شفا کسر
یوں کہی جب ہوا نبی پیدا | یرحمک اللہ کوئی اُسے بولیا

اس شہنشہ سے ایک چمکیا نور | کہ ہوا شرق و غرب اُس سے ظہور
بھار یاں شام و روم کے مجھکو | آئے تھے سب نظر منے اُس سو

دودا اُسکو جتا سُلائی جب | دہشت و بیہوشی مجھے ہوئی تب
بس ستی غیب سے کہ کوئی بولیا | لے گیا تھا کہاں اُسے تو تا

بولا مشرق کو لے گیا تھا میں | اُسکو بتلایا ہر مکان کتیں
پھر کہا اسکو کان لجایا توں | بولیا میں لے گیا تھا مغرب کوں

بولتی ہی او جھوٹ تھا تب سوں
حال کا اسکے جست وجو مجھکوں

جب نبوت دیا خدا اسکوں
لائی ایمان میں اول سب سوں

در بیان خبر دادن یہودی در مکۂ معظمہ از نبوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک یہودی رہتا تھا مکے میں
تھا خبردار او کتابان سیں

جا کو بولیا قریش پاس او چل
کوئی بچہ ہوا تمھارا یان کل

لوگ کی عبد مطلب کے گھر
یو تو ایک ہوا ہی مثل قمر

او کہا مجھکو اسکے گھر کو لجاؤ
مجھکو یک لحظہ اس بچے کو بتاؤ

وہ یہودی کو اسکے گھر کو لجائے
سرور دین کنتیں اسے بتلائے

خوب دیکھا خصوص پیٹھ اوپر
دیکھ کر گر پڑیا او ہوش سے

تھے قریش اسکے آسپاس تمام
اسیوں ہنستے تھے دیکھ اس سے یہ کام

مت ہنسو ای عرب کہا تجھ پہ
دیکھنگے تم بھی خون یہود صرر

ہی قسم حق کی یہ پیمبر ہے
صاحب تیغ و تیر و خنجر ہے

تمکو شمشیر سے کریگا ہلاک
ڈالیگا کفر پر تمھارے خاک

ہوویگا دین اسکا سب پو زبر
جائیگی سب جہان میں اسکی خبر

حق کیا ختم انبیا اسکوں
اب نبوت گئی ہمارے سوں

اور ایک خبر تھا وہاں مشہور
سب سے اس شب کو یوں کیا مذکور

آج کی رات ہوویگا پیدا
خاتم انبیا و خیر وری

جب تولد ہوا رسول انام
آیا کعبے منے وہ خبر تمام

اور پڑا شوق دل سے وہ آگاہ
کلمہ لا الہ الا اللہ

بعد اسکے کہا کہ تھا موسی
بے تردد ہمیں پہ والا

اور محمد ہے حق کا پیغمبر
ہی وہ موسی سے افضل و بہتر

ہوگیا غائب اس طرح کہکر
یوں یہودیان و راہبان اکثر

پھر نہ آیا کبھو کسیکو نظر
شہر مکے میں سب دئی ہیں خبر

در بیان خبر دادن یہودی در مدینۂ منورہ از ولادت و نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور روایت کیا ہی یوں حسان
کہ مدینے میں تھا میں یاران

ایک یہودی کہ سب سے تھا اعلم
سب یہودیان کے پاس تھا اکرم

صبح کو غم سے یک کیا ہی ندا
سب ملے وہاں یہودیان یک جا

بولے اس سے کہ کیا ہوا تجھ کو
بول اسکا سب ہمارے سوں

او کہا ان سے نجم احمد کا
رات کو چرخ پر طلوع کیا

بے گمان اب ہوا ہے پیدا او
ہوئیگا شرق و غرب سارا او

بات ہوی اسکی گھر بگھر مشہور
اسکو کاغذ پو سب کیے مسطور

شہر مکے ستی جب آئی خبر
قول تھا اسکا صدق سے ہمسر

یوں مدینے کے جتے اہل کتاب
شام کے بھی کہے ہیں غیر حساب

در بیان سرنگون شدن بتان عرب بہنگام ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور تھے دنیا میں جو بتان یکسر
سرنگون ہو گرے زمین کے اوپر

صبح کو گئے عرب پرستش کون
دیکھے سارے بتان پڑے ہیں نگون

خاص یک بت اتھا قریش کے پاس
کہ او کرتے تھے بہوت اسکا سپاس

او بھی اوندھا پڑا تھا بھیں کے اوپر
دل ہوا انکا غم سے زیر و زبر

بلکو سب اسکیتیں زمین سے اٹھائے
جلد جاگے میں اسکے لا کو بٹھائے

پھر گرا پھر بٹھائے دسر بار
پھر گرا پھر بٹھائے تیسرے بار

دیکھ یہ او ہوئے بہت محزون
آخر الامر وہاں بندے اسکون

پھر گرا جلد وہ بت ناساز
غیب سے یک ہوا ہے تب آواز

ایک بچہ کیا ہی جگمیں ظہور
شرق و غرب اس سے سب ہوے پرنور

سارے شاہان پڑے ہیں لرزیمیں
چو طرف اسکی خوف و دہشت سیں

سب بتان گر پڑے ہیں اسکے بدل
یہہ تراب بھی اے گروہ دغل

اور تھے دنیا منے جتے شاہان
تین دن بند ہوی تھی انکی زبان

اہل کاران و نوکران سارے
کاہنان اور نجومیان سارے

بھی او سکے ہوے اتھے یکسر
علم کو اپنے گئے تھے بسر

در بیان مرجوم شدن شیاطین از آمد و رفت آسمان کو زمان ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور شیاطین سب ہوئے مقہور
جانے آنے سے آسمان کے دور

جب او کرتے تھے آسمان کا خیال
شعلہ ہوتا تھا ان کے تب دنبال

آگے اسمان پر او جاتے تھے ۔ وھان کے باتان چرا کر لاتے تھے
کاہنان سب انکے باتان سن ۔ دل سے کرتے تھے اپنے یکا دگن
او خسان سطح کے باتان سنو ۔ یہہ باتان تھے کفر کی سب کو
جب ہوئیدا ہوا امام رسل ۔ وھان کے جانے سے سب بچے بالکل

در بیان درخشیدن انوار و بلند شدن این ندا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متولد شد

اور تھا نور کا جھلک ہر تھار ۔ اور اٹھا یون ہوا سے جھنکار
یعنے کہتے تھے یون ملک او جن ۔ کہ محمدؐ ہوا عیان اس چھن

در بیان فرو مردن آتش مجوس و خشک شدن رود ساوہ. و خوابدیدن موبدان پیر گبران و لرزیدن قصر نوشیروان و افتادن چہاردہ کنگرہ ازان بہنگام ولادت سید اکوان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور بجھی سب مجوس کی آتش ۔ دل ہوا انکا اس سبب ناخوش
نین بجھی تھی او ہزار برس ۔ پل بھر کتا تھا ہر دم اسکا سرس
دیتی آتش ہوی اتھی جون جل ۔ جیو گیا اس سے سب مجوس کا جل
شہر ساوہ کی خشک ہوی تھی ندی ۔ خشک مدت سے نین ہوی تھی کبھی
تب اسکا گیا زمین کے بھتر ۔ عابد اسکے ہوئے تھے زیر و زبر
موبدان سب مجوس کا استاد ۔ خواب دیکھا کہ اونٹ حد سے زیاد
عجم مین کھیاے گھوڑیان کو ۔ سارے عالم مین تب گئے وھان سو
اور کسرا کا قصر تب لرزیا ۔ اس سے کنگورے گر پڑے چودا
دیکھ کو نوشیروان یہہ حال دریا ۔ لیک اپنے کتین سنبھال رکھیا
جب ہوا صبح بیٹھ تخت اوپر ۔ سب کو بھیجا بلا اپن کے گھر
بولتا تھا یہہ بات کون اُن سون ۔ اتنے مین کوی آکہا اسکون
کہ بجھی آگ سک گئی ہے ندی ۔ یہہ تماشا نہین ہوا تھا کدھی
موبدان خواب کو کہا بھی تب ۔ پوچھا نوشیروان کہ کیا ہی سبب
او کہا ایک حادثہ ہی عجب ۔ ہووینگا ظاہر از زمین عرب
ابن منذر کو تب لکھا مکتوب ۔ بھیج اسے جس سے حل ہو مطلوب
بھیجا عبد المسیح کو نعمان ۔ اس سے نوشیروان کیا وہ بیان
او کہا نین مجھے خبر اس سو ۔ علم اسکا ہی میرے ماموں کو
نام اسکا سطیح کاہن ہے ۔ اس پو مکشوف کل باطن ہے
او کہا جا کو پوچھ تو اس سو ۔ اس ستی سنکو مجھکو سمجھا تو
جب گیا گھر کو اسکے عبد مسیح ۔ تب اتھا موت کے قریب سطیح
جا کو اسکو کیا سلام و خطاب ۔ نین دیا اسکو کچھ سطیح جواب
پس سنایا او جلد شعر اسکو ۔ تب او کھول آنکھ کو کہا اس سو
تجھکو بھیجا ہے میرے کنے کسرا ۔ کہ او باتان کا بھید پوچھ تو جا
ہین یہہ چیزان علامت ای مقبول ۔ کہ ہوا آخر الزمان کا رسول
ہووینگا عنقریب سب پو زبر ۔ لیوینگا اس بلاد کو یکسر
آل کسرا سے کنکریان کے شمار ۔ پادشاہی کرینگے ای ہشیار
ہووینگی دولت انکی تب آخر ۔ جا کو کسرا سے او کیا ظاہر
سب سے کسرا کہا یہہ سنکو خبر ۔ جبتلگ ہووین چاردہ سرور
بھوت مدت ہی درمیان دراز ۔ بعد معلوم نین کیا ہے راز
سارے آخر ہوئے تھے اوبدرک ۔ حضرت عثمان کی خلافت لگ
چھین لیا ملک انکا سب عثمان ۔ ابتلک بھی ہین وھان مسلمانان

در بیان افتادن قصر نوشیروان کہ بر کنار دجلہ بنا کردہ بود بہنگام تولد سید وجود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھی او کر خرچ لی روپیا سنا ۔ دجلے اوپر کیا تھا ایک بنا
بھوت خوش طرح اور بلند تھا ۔ سب عمارت مین ارجمند اتھا
یک بیک دجلہ کر کو طغیانی ۔ اس بنا کو کیا ہے تب فانی
یون کرامات بیشمار دسے ۔ سب او لکھنا ہی اقتدار کسے
اب مین لکھتا ہون دو کا احوال ۔ شوق سے اسکو سن تو ہو خوشحال

فایدہ

مشتہر ہے کہ وہ امام ہدا ۔ یون کہا ہی کہ مین ہوا پیدا
عصر مین بادشاہ عادل کے ۔ سن تو تحقیق اسکی میرے سے
گرچہ ہی یہہ خبر بہت مشہور ۔ اور ہی بعضے کتب منے مسطور
بے تامل ہی یہہ خبر باطل ۔ نین ہی کچھ اصل اسکو ای عاقل
ہین غلط اسکی معنی و الفاظ ۔ کہہ گئے یون حدیث کے حفاظ

در بیان نزاع کردن همہ موجودات در رضاع سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابن عباس سے ہی یوں مذکور
آسمان و زمین و حوش و طیور

غیر انسان تمام موجودات
اسکے ارضاع میں کئے شورات

تھا سبب یہہ کہ جب ہوا ظاہر
او شہنشاہ اول و آخر

حق طرف سے ہوا ندا اسدھات
ای دو عالم کے کل مخلوقات

شاہ پیغمبران ہوا پیدا
مقصد جسم و جان ہوا پیدا

خوش او پستان فرخ و مسعود
کہ پلاوے اوشہ کو اپنا دود

اس سبب سے تمامہ عالم
سب اپس میں کئے نزاع بہم

پھر کو سب کو ندا ہوا یوں تب
تم رہو باز ای خلایق اب

یوں کیا ہی خدا قضا و قدر
کہ اسے چھے دائی اسکی جنس بشر

سات دن حضرت آمنہ خاتون
دود اپنا پلائی ہی شہ کون

بعد اسکے ابولہب کی کنیز
کہ ثویبہ تھا اسکا نام عزیز

سات دن لگ پلائی اپنا دود
بعد اسکے حلیمہ ای مسعود

در بیان آمدن دائیگان از اطراف در مکہ مشرفہ برائے گرفتن اطفال و یافتن حلیمہ سعدیہ بر رضاع سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہر مکے میں یوں تھی عادت
کہ سراسر قریش و کل عرب

بعضے مکے کی دیکھ گرمی کو
بعضے اپنے غرور دولت سو

تھوڑے اسواسطے کہ تا عورات
حاضر اپنے کنے رہیں دو ذات

دیتے تھے اپنے بچے بے وسواس
سب عرب اور قریش دائیاں پاس

آتے تھے یک برس منے دوبار
دائیاں چو طرف سے وہاں بسیار

سارے بچیاں کنیں لیجاتے تھے
دود دو سال تک پلاتے تھے

انکے ماں باپ پاس لا انکون
لیتے تھے مزد اپنا ان سون

جب ہوا شاہ انبیا مولود
تب بھی عورات وہاں ہوئے موجود

ہی حلیمہ ستی خبر اسدھات
کہ چلی میں بھی عورتاں کے سنگات

تب ہمارے تھا ملک بیچ وکال
کیں نہ دستا تھا آسمان لوجال

آدمی جانور ہوئے تھے نزار
اپنے جینے ستی اٹھے بیزار

میرے پستان میں نیں تھا دودیا
کہ بھرے پیٹ میرے بچے کا

دو دن او ہوا اتفاق لاغر
گی تھی رونے سے اسکے نیند بسر

ساتھ میرے تھا مرد پیر اتب
بھی تھی یک او تنی بھی یک مرکب

دود دیتی نہ تھی وہ کچھ اصلا
دوسرا جانور بھی تھا دبلا

گرچہ کھاتا تھا مار او ہر دم
کوس تھا اسکے حق میں ایکقدم

سات کہاں جا وہاں ہوئیاں حاضر
بیٹھی اٹھتی میں بھی گئی آخر

سب او جا کر لئے تھے طفلاں کو
موں بھرائے تھے سب محمد سو

سب او بولے تھے ہی یہہ طفل یتیم
کون دیویگا ہمکو لی زر و سیم

بھوت ڈھونڈی وہاں میں مرعیاں
کوئی بچہ نہیں تھا باقی وہاں

تنگدل ہو کہی میں شوہر سوں
کوئی بچہ ملیا نہیں مجھکوں

خالی نا جاؤنگی میں گھر کیتیں
لاقی ہوں میں وو بے پدر کیتیں

آمنہ کے میں گھر کیتیں تب آئی
وہ بھی کرتے تھے جستجو کوئی دائی

آمنہ مجھ سو تب کہی یہہ بات
کوئی کہا تیں دن اگے مجھ سات

قوم سے سعد کے ز آل ذوئب
دائی اپنے پسر کی کر لے تب

میں کہی اسکو ہو نیں منت دو عیب
سعد کی قوم سے ہوں میں شک و ریب

آمنہ لے گئی مجھے تب وہاں
جس مکاں میں تھا وہ جانجہاں

تھا او سرور سفید سوف بھتر
نیچے اسکے حریر تھا اخضر

دیکھ اتھا اسکا چاند یوں روشن
اس سے آتی تھی بوئے مشک ختن

نیند میں تھا وہ سرور ابرار
میں نہ چاہی اسے کروں بیدار

اسکے سینے پو میں رکھی پستان
انکھ کو کھول تب ہوا خنداں

اسکے ہسنے سے ایک نکلیا نور
کہ ہوا اس سے آسمان بھرپور

موں کتیں اسکے تب چھپائی میں
سیدے پیتا نکو دی میں اسکے تیں

دود پینے لگیا او پستان سو
او چھوڑا کر دئی میں داین کو

نیں پیا ہرگز اسکو او سرور
پس یوں ہی تھا وہ شاہ شام و سحر

دود پیتا تھا او سیدے سو
موں لگانا تھا او داوین کو

ابن عباس یوں کہا کہ خدا
اسکتیں عدل تب سکایا تھا

ایک پیتا تھا خود وہ شاہ نول
دوسری رکھتا تھا وہ بھائی بدل

او بھی پیتا نہیں تھا ہرگز دود
تا پیو جب تلک وہ شاہ وجود

جب میں چھیتی تھی دو عنوں انکانوں
صاف ہوتا وہ آپ اپنے سوں

اور کہی دود میں جب اسکو پلائی
تب مری چھاتی دود سے بھر آئی

شیر کرتا تھا میرے طفل کو دود
اور رہتا تھا او جینکا توں موجود

خوشبو سے ہوئی تازہ میری مشام تر

طرف کر لی تھی کی وہ دودھ پیا
ہیں یہہ مو کو دو یہہ سب برکات

تب مرا مرد یون کہا مجھہ سین
جنن اسکون کیے حق از آفات

برکت اب آئی ہی میرے گھر مین

در بیان خبر دادن حضرت حلیمہ از معجزات آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور کہی او کہ جب وہ مرد کو
تیسری شب کو ایک مرد سیاہ
تھکے بیٹھا اٹھا سرانے پر
کوئی با نفع تر ہمارے سون

تھی اسکہان سے اپنے گھر کو
کہ او جا اٹھا لیا اس ہر بار
بوسے دیتا تھا اسکو لب پر

تین دن لگ اتھی مین کئے ہین
نور اسکی جبین پو تھا تابان
اپنے شوہر کنتین کہی مین جا

دیکھتی تھی کرامتان اس سین
تھا جمال و جلال اس سے عیان
او کہا مجھکو تو یہہ راز چھپا
جائیگا نا ایس کے منزل کو

در بیان رخصت شدن حلیمہ از حضرت آمنہ وخبر دادن او از معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور کہی او کہ تین دن گئے جب
جو دے سے بچے کرامتان اسکو
دیکھی اسوقت مین کہ او رہوار
بولتے تھے مرے سے ہمراہان
مین دئی تب جواب یون انکون

آمنہ سے ہوئی مین رخصت تب
حمل مین اور جنت مین کی مجھہ سون
سجدہ کعبے طرف کیا سہ بار
کھینچ تک ای حلیمہ اسکی عنان

اپنے بچے کے باب مین خاتون
پس مین ہوکر سوار بر مرکب
بس چلیا جلد او اٹھا سر کو
اوج ہی یہہ کہ کچھہ نہ چلتا تھا

عہد و پیمان لی کری مجھہ سون
ہوئی روانہ اپسکے شہر کو تب
مرکبان سب رہے پیچھے اس سون
تھا کولی مار کچھہ نہ ہلتا تھا
ہی یہہ اس طفل کے برکت سون

در بیان گفتن مرکب حضرت حلیمہ از ظہور نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور کہی او کہ یون سنی مین تب
زندگی پاے یہہ عظام رمیم
جاننے نین تجھین کہے یہہ کل

بولتا تھا فصیح یون مرکب
میرے راکب کنتین ہی شان عظیم
خاتم الانبیا و شاہ رسل

قدر میرا بڑا کیا مولی
ای بنی سعد کے زنان سمجھو
ہی خدا کا حبیب او سرور

فرح و قوت تجھے دیا مولی
کون ہی بیٹھہ پر مرے اب یو
اولین آخرین کا ہی افسر

در بیان سر سبز شدن زمین از برکت ورود آنحضرت وخبر دادن پیر زالے از عظمت نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور کہی او کہ جان نزول کری
اور کہی او کہ ایک دن در راہ
تھیکو بولے زنان کہ پوچھہ اسکو
مجھہ سون جب او بڑھیا سنا یہہ بات

راہ مین اور زمین ہوئی تھی ہری
اترے ہم سبنے ملکو بریک جاہ
جو کہی اس بچے کی مان تجھہ سون
اپنی قوم سے کہا ہیہات
وحی اتریگی چرخ سے اسپر

تازگی پائی گئی وہان بسیار
تھا ز قوم ہذیل وہان یک پیر
جو عجائب کہی تھی وہ مجھہ سون
لیوین گا یہہ بسیر تمام زمین
خاتم الانبیا ہی یہہ سرور

پائی جاتی تھی جون بفصل بہار
تھا کتابان سے آسمان کے خبیر
سب مین تفصیل سے کہی اسکو
جاوینگا کل جگت مین اسکا دین

در بیان وفور برکات در خانۂ حلیمہ از مقدم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور کہی او کہ جب مین پہنچی گھر
بکرے تازہ ہوئے مرے فی الحال
بکریان جو ذو بیب کے یکسر
انکے جان بکریان کا ہی رمنا

دیکھتی تھی برکتان اکثر
بھی ہوے دودھ سے او مالامال
ہین بہت مارے اور نیز آور

نعمتان سے ہوا مرا گھر پور
سب بنی سعد رشک وحسرت سے
بکریان ہین ہمارے یون لاغر

قحط میرے ستی ہوا سب دور
غصہ کرتے چرانے والونکو
شیر کا انمین کچھہ نہین ہے اثر
تم بھی لیجاؤ وہان سدا اپنا

در بیان بعض احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ از قبیل معجزات است

جنت — تجلی ۱۲

رمیم — استخوان ۱۲

جگت — جہان ۱۲

اور کہی اوکہ دودھ کے ایام
بلکہ ہر روز شب مینے یک بار

اُس سے بیفکر مین تہی تمام

نین کیا اوکبھی بشام و سحر

بول ہرگز کسی نچھاسے پہ
بول کرتا تھا اوفرش سے بھا

دربیانِ جنبانیدن ملائیک گھوارۂ آنحضرت را وسخن کردنِ ماہ بآنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور ہلاتے تھے اُس کا گہوارہ
حضرت عباس یون کہا سنو
سب اُو سُنتا تھا ولیکن مین
جان تو انگلی اُسے بتاتا تھا
اُسکو سرور دیا جواب ای عم
چاند اُسوقت مجھکو بہلاتا

قدسیان آسمان کے ہمراہ
جب گہوارے منے تھا بالک تو
کچھ سمجھتا نتھا وہ بات کتین
اُس طرف چاند جلد آتا تھا
بات کرتے تھے ہم دونو باہم
بات سے وقت میرا بہلاتا

بات کرتا تھا گہوارے مین
تجھکو مین دیکھتا تب ای شاہ
اور کرتا تھا بھی تب اُسکو
یا وہی حال اور میرے دل مین
جب میرا سینہ غم سے بھرتا تھا
جب اوکرتا تھا سجدہ عرش کنے

اکثر اوقات چاند سرور سین
بات کرتا تھا تو خوش باماہ
اپنی اُنگلی سستی اشارت تو
ہی محبت تری مجھے تب سین
اور مین رونے کا قصد کرتا تھا
صوت[1] تھا اُسکا میرے کان منے

دربیان نشو ونمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور حلیمہ کہی او من موہن
جب دو ماہہ ہوا او پاک صفات
جب ہوا چار ماہہ او سالار
چھے مہینے کا جب ہوا او جان
اُسپو جب ہشت ماہ گئے مین تمام
دس مہینے کا جب ہوا خوش صفات

نین اٹھا اور کود کا کچہ من
بنچہ کرینگتا تھا طفلان سات
خوب چلتا اٹھا پکڑ دیوار
جلد ہوتا تھا ہر طرف اور وان
بوجتے تھے سبون نے اُسکا کلام

تھا ترقی منے اوہر ساعت
تین مہینے کا جب ہوا سرور
پانچ مہینے کا جب ہوا مختار
سات مہینے کا جب ہوا او کھنیر
نو مہینے کا جب ہوا او ملیح

اُسکا بڑنا تھا بھار از عادت
خوش رہتا تھا گھر از مین کے امر
آپ چلتا اٹھا بغیر از مدد
ہر طرف دوڑتا اٹھا جون تیر
بات کرتا تھا بھوت صاف و فصیح
او چلاتا تھا تیر طفلان سات

دربیان آنکہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکلم بکلمۂ طیب واللہ اکبر نمودند

اور حلیمہ کہی کہ یون مجھکو
یعنے از لا الٰہ الا اللہ
یون کرامات لئی دسے نجید

لی عجائب دسے او سرور سنو
اور اللہ اکبر لے دلخواہ
دو دسکے وقت پنچ از احمد

یک عجب تر ہی یہہ کہ او ممتاز
بھی پڑا ایک آیتِ اول
مختصر کرکو اس حکایت پر

بات اس حرف سے کیا آغاز
سورۂ فاتحہ سے شاہ نول[2]
بولتا ہون مین اب بیان گہر

دربیان فطامِ آن حضرت وبُردنِ حلیمہ آنجناب را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدِ حضرت آمنہ

اور حلیمہ کہی کہ جب او ماہ
ماں کنے اُسکے لے گئی اُسکو
اس مبارک بچے کے سب اوقات
کر حوالے اُسے تو میرے پاس
جب کری عاجزی مین اُسکے حضور

دو برس کا ہوا بفضلِ الٰہ
گرچہ غمگین تھا دلِ جدائی سون
بھوت دیکھی کرامت و برکات
کچھ نکر اُسکے باب مین وسواس
دیکھو اُسکو مجھے کری مسرور

دودھ پینے کو تب کیا موقوف
اور کہی اُسکے ماں سے تب مین یون
ہی مجھے ڈر مکے کی گرمی سون
ہوئیگا او ترا توانا جب
لیگئی اُسکو ہو بہت دل شاد

چار سالی تمن اٹھا معروف
کسکو دیکھی مین یہہ بچے تو یون
کہ ہوئیگا ضرر یہہ موہن کون
لائونگی مین ترے کن اُسکو تب
گھر میرا اُس سے پھر ہوا آباد

دربیان خبردادنِ نصرانیان در وقتِ مراجعت حلیمہ از مکۂ معظمہ از نبوتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب ہمین اُسکو وہان سے لیکو چلے
دیکھے بھوت اُسکے دو نو شانیا کو

رہ مین نصرانیان کتیک ملے
اور دیکھے اُسکے سُرخ انکھیان کو

جب بچھانے اُنو محمد کو
تو پچھے انکھیا انکو اُسکے بہی آواز

جھوٹ سب کام آ سلے مجھ سو
مین کہی نین ہے او دُسرے بار

[1] صوت: آواز
[2] نول: خوب

لالی ہوئی ہے یہہ کبھی بھی کم
ہین کہی ہین او یک روش ہے حجم

بس کہے مال لے بہت ہم سو
اس مبارک بچے کو دے ہم کو

پاے ہین یون ہمین کیا بان سین
ہووینگا یک رسول مکے مین

سب علامات اُسکے ہین اُس مین
اِس بدل آ مانگتے ہین ہر سین

بولتی ہی او یون کہ اُ لنسے قری
جلد وھان سے مین انتقال کری

دربیان رفتن آنحضرت با برادران رضاعی خود بصحرا و سایہ کردن ابر بر آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یک برس لگ اتھا کے گھر مین
دیکھتی تھی کرامتان اُس مین

جب ہوا تین سال کا سرور
تجھ سے یکدن کہا کہ ای مادر

بھان تیرے بھائی بھان جاتے ہین
بکریان آپنے چرانے تئین

مجکو بھی ساتھ انکے کر نور لن
تا چراؤن مین بکریان کو وھان

تب او سے جب سنی حلیمہ یہہ بات
عذر دے پیش لائی اُسکے صفات

کا دھاگے منے پراتنگ
گل مین باندھی وہ راحت من کے

ہی یہہ کسواسطے کہا سرور
ان کہی ہی برای دفع نظر

بھار اُسکو نکال ڈالیا شاہ
اور کہا بس ہے مجھکو فضل اللہ

ہاتھ مین لیکو یک عصای صغیر
ساتھ انون کے گیا ہی رمنے دھیر

شام کے وقت چل دیا گھر کو
تھا گھر اُسکا قریب رمنے سو

یون او سرور ہمیشہ جاتا تھا
دن کو وھان رہ کو شب کو آتا تھا

بولتی ہی کہ ایک دن گھر سو
اوگیا نین خبر اتھی مجھکو

بھوت شدت سے دھوپ تھی اُس روز
دل مرا اُس بدل ہوا پرسوز

دھوپ مین کیون چھپینگا کر او پھول
صبر و آرام مین گئی تھی بھول

جب او آیا ہے تھکانے کو
پوچھی احوال اُسکا مین سب سو

بیٹی میری کا نام تھا شیما
مجھکو بولی تو اسکا غم مت کھا

اُسکو دیکھی مین بکریان کے بھتر
سایہ کرتا تھا ابر اُسکے اُپر

جان او سالار خلق پھرتا تھا
ابر اُسے سر اُپر پھرتا تھا

دربیان شق صدر یعنی شگافتن سینۂ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور گیا تھا او ماہ جان افروز
ساتھ بھایان کے آپنے یک روز

ناگہان بھائی اُسکا وقت دوپہار
آکو مجھکو پکاریا ہا کان مار

لے گیا کوئی آ محمد کو
بھوت جلدی ستی ہمارے سو

بس سُلا یا اُسے پہار اُپر
پیٹ پھاڑیا تب اُسکا از خنجر

پاونگی نا تون اُسکو جیا اب
بولتے ہی او مین سُنی یہہ جب

دل مرا اُڑ گیا ہی تب غم سو
دوڑتی گئی لے ساتھ شوہر کو

جاکو ڈھونڈی مین ہر کدھر اُسکو
پائی آخر پہار پر اُسکو

مکھ چمکتا تھا اُسکا چاند نمن
جستجو اپنے کیا تھا چرخ کُہن

جلد اُسکو لئی مین گود بھتر
بوسہ اُسکو دئی پیشانی پر

پوچھی مین اُسکو ای دُر بے مول
تجھ پو گذرا ہی کیا مجھے تو بول

شہ کہا تھا مین اپنے لوگ منے
آئے مجھ پاس جلد تین جنے

ایک کے پاس طشت پاچکا تھا
دوسرے کن آفتابہ روپے کا

لیگئے مجھکو او پہار اُپر
بس سُلاے او یک جگے کے بھتر

ایک او تیو مجھے سے جلد اُٹھیا
میرے سینے کو ناف لگ چیریا

دیکھتا تھا مین اپنے انکھیان سو
درد کچھ اُس سے نین ہوا مجھکو

بس نکالیا جو پیٹ مین تھا سب
دُھویا سب انتریان کو برف تسے

بس رکھیا او مرے سب انتریان کو
پیٹ مین میرے بھوت جلدی سو

دوسرا شخص اُسکے بعد اُٹھیا
اُسکو بولیا کہ اب کنارے جا

آپ ہاتھ ڈال پیٹ مجھ آر
دل کتین او مرے نکالیا بھار

تب سیہ نقطہ ایک دل سے نکال
بھار جلدی ستیا اُنے فی الحال

اور کہا تھا یہہ حصۂ شیطان
دور تیرے سے مین کیا ای جان

بس رکھیا دل کو اُسکے جا بھتر
تب نکالیا او خاتم انور

دل پو میرے کیا ہی مہر اُس سو
خنکی اُسکی ہی اب تلک دل کو

تیسرا شخص اُٹھ کہا اُن سو
تم کئے پوری اپنی خدمت کو

میرے سینے اُپر او ہاتھ رکھیا
سینہ چیرے گیا اتھا سو ملیا

بولیا اُن دو سے ایک شخص کے سات
تول اِس نور تن کو دس کے سنگات

تولنے مین ہوا زیادہ مین تد
پھر کہا تول اُسکتین با صد

ور ہوا اُن پو پھر کہا اُس سو
تول اب تو ہزار ساتھ اُسکو

تولنے مین ہوا مین غالب تب
بس کہا چھوڑ دے تو اُسکو اب

گر تو تولیگا اُسکو عالم سات
ہووینگا ور او تو پو او خوشند ہات

بوسہ مجھکو دئے او تیون تب — سر اپر اور جبین اپر بطرب
اور کہے مجھکو ای حبیب خدا — کچھ تجھے غم و تو نہین سیدا
گر تو دیکھیگا اپنا احوال — کیا تجھے ہوئیگا جمال و جلال
ہوئینگے تب خنک ترے انکھیان — پس کئے آسمان طرف جولان

در بیان بردن حلیمہ آنحضرت را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزد کاہن و خبر دادن او از نبوت آنجناب

گئی حلیمہ مین جب سنی یہہ سخن — لیگئی اسکو ایک کاہن کن
اس سے احمد کا سب کہی احوال — سنکو جلدی سے اوٹھیا فی الحال
خوب احمد کتئین لیجایا او — قوم کوں آپنے بلایا او
ای عرب آئی ہی تمہارا پر — ایک بلا سخت تر ہی کا ضرر
اگر و دور اس ضرر کے تئین — مار ڈالو تم اس پسر کے تئین
زندہ چھوڑینگے اسکو گر تم سب — ہوئیگا عمر مین ترا یہہ جب
ایک نیا دین حق سے لاوینگا — سب کتئین اسطرف بلاوینگا
بت پرستی اٹہ سیگا خاک — بت و بتگر کتئین کریگا ہلاک
اور کہی اس سے جب سنی یہہ سخن — لیکو بھاگی مین اسکو گھر کے کرن

در بیان بردن حلیمہ آنحضرت را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مکۂ معظمہ و ذکر معجزاتیکہ در آنوقت ظاہر شد

اور کہی ہو کہ مین یہہ دیکھی جب — جھوڑ پر اسکے لئی ڈری مین تب
اس کری عزم دل لین مین لجا — دیون سے اسکی ما کے پاس اتا
پس مین مکے طرف چلی و چال — راہ مین غیب سے سنی یہہ مقال
ہو خوشی تجکوں ای سکے کی زمین — ہوئیگا تجھہ پہ نور دین و یقین
ہوئیگا تجکو بھوت عز و جلال — ہوئیگا بھوت تجکو فضل و کمال
اس تجھے تجھہ مین نامبر قیام — کین رکھیگا نہ کفر کا ایک نام
شہر کے بھتر گئی مین جب — کام در پیش وھان ہوا ایک تب
ایک جماعت ترے کھری تھی وھان — چھپ بیٹھی اسکے نہ جان جہان
وھان سے گئی مین اسکے کام بدل — یکبیک یک ندا سنی مین کہ ہبل
اوندا اسکو جلد آئی مین — پاس مین وھان جو مین نہ دیکھی تئین
پوچھی ہوگا بری اولوگان سو — چھوڑی تھی جہان مین لیچے کو
کوئی بتایا نہین دیا ان سو — ڈھونڈنے کو لگی مین چھوڑ انکو
روز ہوا غم سے مجھہ اپر جون رات — کہتی تھی وا محمدا ہیہات
ناگہان یک بڈا کہا مجھہ سو — مین لجاتا ہون اس کنے تجکو
کہ او دیوے تجھے نشان پسر — مین کہی جیو ہر افدا تجھہ پر
کون ہی او بتا کہا مجھہ سو — ایک صنم نام ہی ہبل اسکو
مین کہی کر دعاے بد اسیر — تجکو بوجھی نہین مگر یہہ خبر
کہ بتان جب ہوا ہی او سرور — سرنگون ہوتے اتھے یکسر
پھر کہا او مجھے کہ ای گیانی — چھوڑ کیون عقل ہوی تو دیوانی
تجکو کہا مین اسے مناتا ہون — تیرے بچے کتئین ملاتا ہون
جاکو اس بت کے سر کو بوسہ دیا — سات بار اسکے گرد طواف کیا
اور کہا بت سے او کہ ای مولا — دمبدم ہی ترا اکرم اگلا
تیرا احسان و لطف ایک رتی — بندہ مین ہے کہی قریش ستی
یہہ ضعیفہ کہتی ہے ایک پسر — نام ہی جس کتئین محمد کر
گم ہوا ہی تو جلد اسکو بتا — جب لیا نام او محمد کا
سرنگون ہو گو او ترا جبین پر — اور جہان تک بتان اتھے یکسر
اور کہے سب او ای بد ہم پر — آیا وقت ہلاک اب بر سر
ہوئینگے سب خراب ہم یک یک — اب محمد کے ہاتھ سے بیشک
وھان ستی کانپتا پھرا او بڈا — گریہ کرتا ہوا مرے سے کہا
تیرے بیٹے کتئین سے ایک خدا — کہ جتن اس کتئین کرے کا سدا
بولتی ہے حلیمہ مین ڈر کر — جاکری عبدالمطلب کو خبر
اسکے کتئین اسطرح گمان ہوا — کہ کئے ہین قریش اس سے دغا
کھینچ شمشیر کو کہا او سجان — جلدی آل غالب آو یہان
سب ہوئے اسکے پاس جمع آ — ڈھونڈنے کو لگے اسے ہر جا
کوئی اسکا نشان نہین پایا — جھوڑ انو کو حرم مین او آیا
سات بار او طواف کر کو کہا — عجز سے ای خدا بلطف و عطا
لا محمد کتئین ملا مجھہ سو — دے نجات اس الم ستی مجکو
پس ہوا غیب سے ندا ایک تب — ہی محمد کتئین ترا ایک رب
جھوڑ لنے کا نہین کبھی اسکو — جتن اسکو رکھیگا محنت سو
اور کہا در دے ہن ہاتف کون — کان محمد گیا ہی بتلا تون

اۓ کہا وا ئی تہامہ منے
دو نو اُس جھاڑ پاس گئے باہم
جا کہا عبد مُطلب اُس سو

ہی محمد فلا نے جھاڑ کنے
دیکھے وھان ہی اونُور عالم
کون ہی بول تو کہا اُسکو
شاہ کیتین لگایا اپنے گلے

وھان گیا عبدِ مُطلب نے سفر
جھاڑ کے تل کھڑا ہی او خوش ہوا
ہوں محمد مین ابن عبد الله
خوش ہو دونون اپسکے گھر کو چلے

آ لیا ورقہ اُس سے راہ بھتر
بازی کرتا ہی شاخ و برگ کے سات
ابنِ عبدِ مُطلب ای آگاہ

دربیان حضرت آمنہ سرورِ عالم را در مدینۂ منورہ و شنا آموختن آنجناب صلی الله علیہ وآلہ وسلم

جب ہُوا چار سال کا سرور
ماموان سے مِلائی اُسکو لجا
جب او ہجرت کیا مدینے مین

دس برس کے تھا طفل سے ہم
سب ہُوے باغ باغ اُسکو بجا
بولتا تھا اپس کے یاران سین
تیرنا بھی سِکیا مین وھان پہ شتاب

لیگئی حضرت آمنہ خاتون
او مدینے منے رہی یک ماہ
اُتری تھی مان جری یہہ گھر کے بھتر
آ مجھے دیکھتے تھے اہل کتاب

سات اپنے اُسے مدینے کون
اُمِّ ایمن بھی تب اتھی ہمراہ
سارے احوال مجھکو ہین از بر

دربیان خبر دادنِ یہودی در مدینۂ منورہ از رسالتِ آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم

یک یہودی مجھے کہا یک دن
سب یہودیان کتین دیا او خبر
آ پنے سات لیکو او مجھ کو

کیا ترا نام ہے کہا اُس چھن
ہی او آخر زمان کا پیغمبر

نام میرا ہی سُن محمد کر
مان مری لئی ڈری تھی سُن یہہ سخن

دیکھنے تب لگیا او میت اپر
ماموانکو بھی جا کہی یہہ بچن
جلد نکلی اُو تب مدینے سو

دربیان خبر دادن دو یہودی از نبوتِ آن حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم

اُمِّ ایمن کہی کہ جب مختار
دارِ ہجرت ہی یہہ مکان اُسکا

تھا وہان دو یہود وقتِ دُوا
سب کتابان مین ہی بیان اُسکا

دیکھ اُسکو کہی کہ یہہ بھتر
سارے کُفار سے کریگا جہاد

ہی اس اُمت کا شاہ و پیغمبر
ہو ویگا ہر دم اُسکا دین زیاد

دربیانِ انتقالِ حضرت آمنہ و خبر دادنِ او از علو و عظمتِ آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم

جب پھری آمنہ مدینے سو
کاہلی ہوی بھوت وھان خاتون
دیکھ اپنے پسر کا مون خاتون
پس کہے ہین جو زندگان یکبیک
ایسے سالار کو جنی ہو تمین
جب او اسباتکو کری ہی تمام

جاوے تا جلد اپنے گھر کو
ہوی سی کاہلی سے موت اُسکون
دردِ دل سے پڑی ہے بیٹا نکون
جاوینگے او تمام مرب بے شک
کہ رکھینگا او میرے نام کتین
جیو اُسکا کیا بخُلدِ خرام
بھوت روتے تھے اُسکے ماتم سو

آئی جب او مکان ابوا مین
یکبیک بیہوشی سے ہوی خاموش
تھے او بتیان بھر فصاحت سین
ہو ویگا کہہ جان تلک ہی نوا
نام میرا رکھینگا زندہ مدام
جب او خاتون کا ہوا ہی وفات
اُسپو پڑتے تھے غم کے بتیان کو

ہی وہ جا گہہ قریب مکے سین
پھر کو یکدم پچھے او آئی بہوش
تھے وہ سب شاہ کے بشارت مین
گر مرونگی مین نہین مجھے پروا
ذِکر میرا کرینگے خاص و عام
جن کئے اُسپو گریہ و ہیہات

دربیانِ خدمتگذاری اُمِّ ایمن آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم بعد انتقالِ حضرت آمنہ

جب گئی آمنہ یہہ دُنیا سین
اُمِّ ایمن تھی اُسکی خدمت مین
بھوت کرتی تھی اُسکی خدمت کو
اُسپو بلہار تھی دل و جان سو

دربیان منع کردن عبدُ المطلب اولادِ خود را کہ آنحضرت را از نشستن بر مسندِ خود منع نکنند صلی الله علیہ وآلہ وسلم

تو اسلئے تھے حرم کے سائے تل
بیٹھتا تھا اُنے او بستر پر

فرش یک عبدِ مُطلب کے بدل
بیٹھتے اُسکے گرد او نیکہ

اُسکی اولاد بیتی کوئی پسر
ایکدن گھر سے بھار آ سرور

بیٹھنا نین اتھا او فرش اُپر
بیٹھنے کو گیا او فرش اُپر

سب چچایان کے منع اسکو
ہووینگا عنقریب سبکا رئیس

تب کہا مطلب نے اُن سبسے

بیٹھنے دیو میرے بیٹے کو

ہووےگا اسکو کروفر حق سو
سب تمہین تن مین وہی سب کا رئیس

دربیانِ باران طلبیدن عبدالمطلب ہنگامِ قحط بتوسّل سیّدِ رسل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سخت ہوا تھا عرب مین ایک دکال
عمر احمد کی تب تھی سات برس
کھاندے اوپر بٹھا کو سرورکون

دکھ سے ہرکوئی ہوا تھا جیو کا ل
اسکو ہر لحظہ تھا کمال ہرس
حق سے مانگیا دعا اور ازین
ہرطرف ہوگیا دکال اوسب

سک گئے تھے تمام کھیت و شجر
دیکھہ کر عبدمطلب یہہ حال
تب تصدق سے مصطفی کے تُرت
چوطرف پور تھا سرور وطرب

جانور سب ہوے تھے لاغر
لےگیا سبکو بوقبیس اپر ال
جلد برسنے لگیا ہی مینہوں بہت

دربیانِ انتقالِ عبدالمطلب وخبردادنِ او ازعلو وعظمت آنحضرت وسپردنِ او آنجناب را با بوطالب ومبالغہ وصیّت کردنِ او درباب آن جناب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب ہوے آٹھہ سال اُسے بکمال
پاس اپنے بٹھا کو سرورکون
سے بولیا او یون کہ مرنے سو
دلمین تھی بھوت آرزو تجھکون
ہی فراق اسکا میرے دل پو شاق
اور تون عبداللہ کا ہی بھائی سگا

تب ہوا عبدمطلب کا وصال
بھوت رویا او تب جدائی سون
درد وغم یک ذرا نہین مجھکو
کہ مین احمد کا کروفر دیکھون
طاقتِ اس غم ستی ہے میری طاق
دل بہت اپنا تو اس سے لگا
بول کر یہہ سخن وفات کیا

گرچہ تھی عمر اُسکی یک شودس
سب تھے اولاد اُسکے وھان حاضر
شوق کس بات کا نہین لیکن
ہووےگا جب اُسے بلند مقام
پس کہا تب او با ابوطالب
لطف واشفاق پھر اُسکے اپر
اُسکے اوپر اچھو خدا کا دیا

لیک سارے قوی تھے اُسکے سرس
اُس کا سرور اپر اتھا خاطر
بھک گیا جیو عیش وراحت سین
ہووینگے کل خلایق اُسکے رام
لطف ورقت تیرے مین ہی غالب
اپنی اولاد سے زیادہ کر

دکال: قحط
دیا: مہربانی

دربیانِ اختتام این رسالۂ میمنت انجام ومناجات بجنابِ خیرالانام علیہ الصّلوۃ والسّلام

حمل سے شہ کے لیکونا این حد
بولون گا دوسرے رسالے مین
سینہ اُس ذکر سے کرو معمور
پاوینگے اس خوشی سے کل مقصود
پوچھا اُس سے کہ کیا ہی حال تیرا
لیک ہوتا ہی مجھکو پیر کی رات
سبب اُسکا ہی یہہ کہ احمد جب
ہوکے خوشوقت خرّم و دلشاد
ہی یہہ آرام اور یہہ آب مجھے
بولہب تھا او کافرای یاران
اور مریا کفر اور ضلال اوپر
جو کہ لایا ہی شہ اُپر ایمان

ہین کرامات بیشمار وعدد
اُسکے سب عمر کا بیان یہان سین
دل کتین دیو اس بیان سے سرور
ہووینگا اس سے ہر الم نابود
بولیا دوزخ مین ہی مکان میرا
کم او رنج وعذاب بھی آفات
متولد ہوا آخر شب
اسکو فی الحال مین کیا آزاد
اس بدل یاد رکھہ کہا ہون تجھے
کہ مذمت ہی جسکی در قرآن
آخر اُسکا مقر ہوا بہ سقر
اور ہی تلیار اُسپہ یا دل و جان

اِس بدل ذکرِ خیرِ خیرِانام
ای محبان پڑو بفرح وطرب
ہووینگا اس خوشی سے تمکو نجات
ہی روایت مین یو کہ از اصحاب
روزوشب دیکھتا ہون رنج وعذاب
اور مین پیتا ہون اُن دو انگلیان سون
آ ثویبہ کری خبر مجھکو
اور جب آزاد مین کیا اُسکو
یہہ حکایت سنو مسلمانان
گم کھویا او سب جہالت سین
ویسے دشمن کو اور سرور وطرب
ہووے خوش اُسکے گر تولّد سو

اس حکایت اُپر کیا مین تمام
شہ کے مولود کو بروز وشب
پاوینگے اس خوشی سے تم جنات
کوئی دیکھا ابولہب کو بخواب
مین رہا مجھکو صبر وطاقت و تاب
اُس گھڑی پیاس بھر کو پانی کو
خوش ہوا اُس کے مین بشارت سو
تب اشارہ کیا یہہ انگلیان سو
دل کو اس بات سے کرو شادان
شاہِ کونین کی عداوت مین
یون حمایت کیا بہ رنج و تعب
نعمتان کیا ملینگے کہہ اُسکو

نعمتان کو نہین ہے اسکے شمار
فائدے اسکے ہین گنت سے بہار

چارده کم تھے زبانی امثو
سال ہجرت سے یہہ ہوا ہی تو

جو یہہ نسخے کو پڑھے ہووے شاد
مجھکو اپنے دعا سے لاوے یاد

ازطفیل حسن بحق حسین
وے مرجاوتن کین سکھہ چین

یا حبیب الالہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

شکر مولا کو باطن و ظاہر
کہ ہوا یہہ رسالہ اب آخر

سب یہہ ابیات اسکے بے تکرار
سات سو کے اوپر ہین ای یار

یا نبی اللہ ازطفیل بتول
اس رسالے کو میرے کر مقبول

مشکلان ہین بہت مرے یکبل
واسطے غوث کے او سب کر حل

یک غزل ہین کہا تھا ای سرور
ختم کرتا ہون یہہ دعا اس پر

غزل در مناجات

یا رسول خدا تمہارا ہون
جان و دل سے فدا تمہارا ہون

مجھکو میر و وزیر سے کیا کام
بندۂ بے نوا تمہارا ہون

دل سے اغیار سے ہون بیگانہ
جب سے آشنا تمہارا ہون

گرچہ سرتا قدم ہون جرم و گناہ
بولتا ہون سدا تمہارا ہون

دیکھہ میرے گناہ بخید کون
دیومت یون چلا تمہارا ہون

عفو باقر کی اب کرو تقصیر
یک نگاہ کرم کرو مجھ پر

مت کرو غیر کا مجھے محتاج
گر بھلا گر برا تمہارا ہون

صحبت غیر سے کرو ای شاہ
یا نبی مین گدا تمہارا ہون

گر جلا دیونگے مجھے مغضب
تن و مرا اب جدا تمہارا ہون

بہان تک غصہ مجھہ اپر نکرو
جاؤن مین کہان آیا تمہارا ہون

از برای خدا تمہارا ہون
آخر ای ذو العطا تمہارا ہون

چوتھے رسالے کا نام جلک سوہن ہے اس رسالے مین آٹھ برس کی عمر سے تا وفات حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
باجمال تمام بطور فہرست کے لکھا گیا ہی
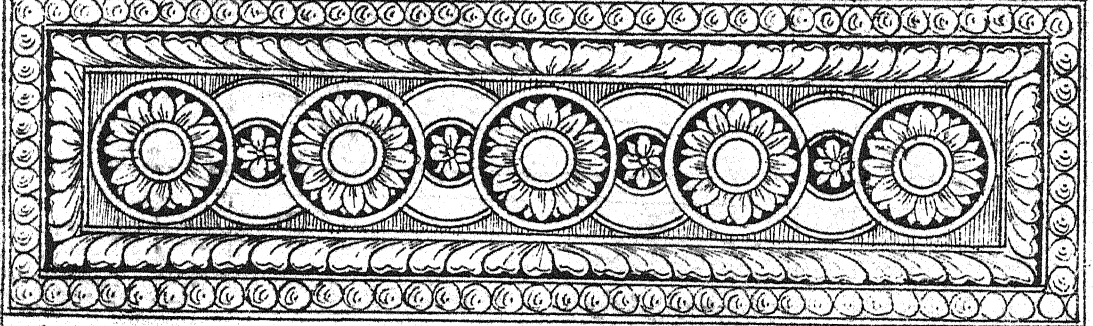
در حمد حضرت صمدیت جلت قدرتہ او عظمتہ و نعت حضرت ختمیت مرتبت و مناجات بجناب
قاضی الحاجات عم نوالہ و منقبت حضرت سید المحبوبین علی جدہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کل ہین

چوتھے رسالے کا وزن یہہ ہے
فاعلاتن فعلاتن فعلن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای تری ذات مین خیر الاصل
ای ترے وصف مین نادان عاقل

باوجود یکہ ہی تو ای قادر
اول و آخر و باطن ظاہر

قرب مین رہ کو تیری عجب ذات
کرتے ہین ہجر سے تیرے ہیہات

کچھ عجب نہین کہ ترا حسن و جمال
ہر محل مین ہی اسے لک اشکال

جو کہ لاکھون سے صورت آوے
پس اسے عقل سے کوئی کیون پاوے

کرو سنبلہ مین محمد کے تئین
اس بلا میم کے احمد کے تئین

نا تجھے اول و نا آخر ہے
نا تجھے باطن و نا ظاہر ہے

گرچہ پایا نہ ترا کوئی سراغ
ہر جگہ مین ہی تیرے شوق کا داغ

جابجا ذات کو تیرے ہی ظہور
یہہ عجب ہی کہ ہی کیون مستور

ہر کہین تیری حقیقت کا نور
لاکھون انواع سے کرتا ہی ظہور

عقل اور فہم ہی جب ای قادر
بوج اور وصف مین تیرے قاصر

کل ملک اور رسل ہین کل آج
جسکے دریای کرم کے امواج

جس سے صحرا قدم ہی گلشن — جس سے ظلمات عدم ہی روشن
اسکی جان جلوہ گری ذات و صفت — انبیا کو نہ ملے جز حیرت
جسکی امت ہین رسولان سارے — کوئی نعت اسکا کرے کیا بارے
اور پکڑ اسکے تئین دامن آل — اور کر اصحاب سے دل مالامال
اس تئین غوث کو کر دست آویز — چشم کر شوق سے اسکے گلریز
مقتدائے ملک انس و جان — اولیا جسم ہین سب اوہی جان
پیشوایان سلاسل یکسر — جس کے دروازے پر گھستے ہین سر
اولیا بیچ ہی او شمع طراز — جو رسولان مین محمد ممتاز
تابعان اس شہ دین کے یکسر — سارے اتباع ستی ہین بہتر
خاص کر بو الحسن پاک سیر — غوث کے سر و عیان کا مظہر
باوجود اسکے کہ تھا غرق وصال — سوزش عشق سے تھا لالہ مال
گر کرون درد کا مین اسکے بیان — مون خامے کے لہو ہووے روان
تجھ سے منگتا ہون دعا اب یارب — دے ایس لطف سے میرا مطلب
لطف سے تیرے جو ہی اصل امید — جان محزون کو ہزاروں ہے امید
ہر دل تار کو ہی تجھ سے نور — ہر جلے جی کو ہی تیرے سے سرور
نہین ہوا تیرے ستی کوئی نراس — لطف سے سبکی تو دیتا ہی آس
گرچہ کرتا ہی کہین دیر قبول — لیک دیتا ہی تو آخر مامول
جرم پر کس کے نہ کرتا ہی نگاہ — عفو احسان ترا یا اللہ
کیا کہون حال پریشان کو مرے — کیا کرون شرح غم جان کو مرے
کیا کہون سینۂ ویران کا بیان — دیون کیا اس دل حیران کا نشان
دل کہون کیا مین اسے نار جحیم — لب تلک اس سے ہون تلخ الیم
جوب آتش سے نہ دیکھی یہہ ستم — جو مین اس دل ستی دیکھا ہون غم
بھار کے خصم سے ممکن ہے گریز — گھر کے دشمن سے کرون کیون پرہیز
تن طرف سے بھی ہی میرے بیزار — بھی ایس جی سے ہوا ہون بیزار
گر ہی تن ہی گریزان گر ہی دل — سب ہے میرے یوہی لاکھون مشکل
کیا کرون بھار کے لوگان کا بیان — ان کا جب حال ہے یون ای رحمان
اس دل تار سے توبہ توبہ — اس دل زار سے توبہ توبہ
ایسے ناکام ہوا افسوس افسوس — اس غم آشام ہوا افسوس افسوس
حال پہ ایسے بچارے کے آہ — درد پر ایسے دکھارے کے آہ
ایسے بیکس کے اپر ای رحمان — لطف و رحمت سے نگہ کر یک آن
ایسے مغموم اپر ای داور — عفو بخشش کی نظر کر یکبار
حسبی اللہ الٰہی و انت — ارحم کل رحیم ای انت
ان تعذبنی فھذا عدل — ان ترحمنی فھذا افضل
رحم کر میرے اس احوال اوپر — مت مجھے رکھ تو یہہ جنجال بہتر
گرچہ میرے ہین ہنر ہین سب کھوٹ — جاؤن مین کہان ترا دروازہ چھوڑ
نہین ہے محنت کا مجھے تاب و توان — مشکلان میرے تو سب کر آسان
کس کا محتاج نکو کر مجھکو — بھیج مت کس کے در اوپر مجھکو
کیا کمی ہے ای خدا تیرے پاس — کہ نہ مجھے دوسرے کی دیتا ہی آس
گرچہ اسکا مین نہین ہون لایق — تجھ سے امید ہے لئی ای رازق
سب کے کرتا ہی تو کام دل خواہ — ناامیدی کو نہین تیرے یان راہ
دل و جان جسم و زبان ہین قاصر — شکر نعمت جو ہے تیرے ای غافر
لطف و رحمت کو ترے نہین شمار — نعمتان ہین تیرے گنتی سے بہار
یک زبان مین ہی ترے لک نعمت — شکر اسکا ہی کہان ہمکو سکت
بحر رحمت کو ترے ہی نت جوش — ہم تو غفلت کا پڑیا ہی سرپوش
ایسی بینائی مجھے کر تو عطا — کہ ترے لطف کو دیکھون ہر جا
خاتمہ کر تو مرا ایمان پر — از پئے فخر رسل خیر بشر
یارب اب کر کو دعا آخر بیان — لکھ تو احوال شہ کون و مکان
پہلے نسخے مین لکھا قصۂ نور — دوسرے نسخے مین بشارات ظہور
تیسرے مین اسکی ولادت کی خبر — تا ہوئی آٹھ برس اسکی عمر
لکھ اب اس سے زبان کر ہر بال — اسکی رحلت کی تلک کچھ احوال
داد دے اپنے عقیدت کیتین — کر عیان دل کے محبت کیتین
فارسی بات ہے ہین جنکو خبر — فائدہ انکو بہت ہی اکثر
رکھ یہہ نسخے کا لقب جگ موہن — ہر دل پاک کا ہی من موہن
کر کو اب ترک تو ہر قیل و مقال — لکھ شہنشاہ رسل کا احوال

در بیان کفالت ابو طالب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب مربا احمد مرسل کا جد — کافل اسکا ہوا ابو طالب تد
دل سے چہتا تھا محمد کو بہت — جو او فرماوے سو کرتا تھا ترت

لقا صورت

خو تھا اسکے پرم میں شب و روز
آپ کرتا تھا وہ خدمت اسکی
سب مجالس میں لجاتا اسکو
بے حضور اسکے نہ کھاتا تھا طعام
گھر کے لوگان بھی جو تھے اسکے تمام
پیٹ بھرتا تھا انو کا یکسر
بسترِ خواب سے اٹھتے تھے سحر
شاہ جب خواب سے ہوتا بیدار
دیکھ یہہ حال ابو طالب نے
بھی ہی یہہ فعل ابو طالب سون
شاہ زانو اوپر اپنے بیٹھا

کام میں اسکے بہت تھا دلسوز
بھوت کرتا تھا حرمت اسکی
کر کو ممتاز بہتا تا اسکو
بے لقا اسکے نہ کرتا تھا کلام
بن اوسکے ورنہ کھاتے تھے طعام
ورنہ رہتے او بھوکے شام و سحر
بال رہتے تھے بکھر انکے بسر
مکھ رہتا غیب سے صاف ای ہشیار
بولتا اہل و بجان سے اپنے
ایک جنگل میں ہیں گیا لے شہ کون
چشمہ ایک تلے اسکے نکلا
بولتا تھا میں اسے یون ہر روز

پیار رکھتا تھا شہنشہ کے اوپر
زور سے اپنے کھلاتا تھا اسے
عشق اس مہ کا تھا اس بیچ غالب
ڈالتا تھا او جس طرف میں ہاتھ
جب او نو شاہ سے مل کھاتے تھے
اور سب اولاد ابو طالب کے
صاف مکھ انکا نہ رہتا تھا ندان
بھی رہتے غیب سے آراستہ بال
ہی یہہ فرزند کتیں شانِ عظیم
اس بیابان میں لگی مجھکو پیاس
پانی او نکو ہوا میں سیراب
تو مبارک ہی بہت ای فرزند

اپنی اولاد ستی او اکثر
اپنے نزدیک سلاتا تھا اسے
ہر دم اسکے تھا لقا کا طالب
او اٹھاتا او کھانے سے ہاتھ
برکتان اسمین بہت پاتے تھے
افتخار آل لوی غالب کے
انکھ میں سرمے کا نا نام و نشان
انکھ سرمے ستی پاتے تھے جمال
ہووےگا مشتہر ہفت اقلیم
پیاس اپنی میں کہا شاہ کے پاس
بھوت شیرین و خجل تھا او آب

در بیان استسقا یعنے طلبِ باران کہ در سن نہ سالگی از آنحضرت بظہور آمدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دکال قحط

شاہ کی عمر ہوی جب نو سال
سب عرب غم سے ہوے تھے دلریش
لوگ پر سخت پریشانی ہے
پیٹ کوشہ کے او باعز و شرف
یکبیک ابر ہوا تب پیدا
جب محمدؐ کو ہوے گیارا سال
بچھڑے کر جمع الپس لنگ بھتر

شہر مکے میں ہوا قحط و دکال
تب ابو طالب کو کہے اکو قریش
روز و شب دل منے حیرانی ہے
کر دیا کعبے کے دیوار طرف
مینہوں شدت سے برسنے کو لگیا
غیب سے کھلنے لگے کچھ احوال
جاتا لینے کو ابس گردن پہ
اور کہا غیب سے کوئی ای سرور

کام عالم تو ہوا تھا دشوار
سب کہے انکو ابو طالب سو
شاہ کو لیکو ابو طالب سات
اپنی انگشت اٹھا کر احمد
ندیان نالے سب پور ہوے
ہی روایت یہہ کہ یکدن سرور
ہاتھ یک غیب سے تب آیا بجا
اپنے لنگی کو انکو کر اوپر

اپنے جینے سے ہوے تھے بیزار
مینہوں منگنے کے بدل آب چل تو
باعرب کعبے میں آیا خوشدھات
طرف آسمان کے بتلایا تد
لوگ فرحت ستی مسرور ہوے
ساتھ لڑکون کے تھا بازی کے سبب
اسکے گردن سے کھسیا اسکو اتار

در بیانِ سفر آنحضرت در سنِ سیزدہ سالگی بجانبِ شام و ذکرِ ارہاصات آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عمر ۱۳ چچا

تیروان سال ہوا جب آغاز
جب او تیار ہوا چلنے کون
نین ہیں ماں باپ مرے تا اُن سو
سنکو یہہ بات ابو طالب کو
جان تلک اسکے انھے خویش و سنگے
مت لجا ایسے سفر میں اسکو
بعد یکدم کے او شہ کو دیکھا

چاند کے طرح ہوا شہ ممتاز
شاہ اس پاس گیا ملنے کون
ہووے آرام و تسلی مجھکون
سینہ بھر پور ہوا رقت سو
غصے سے اسکو بچھنے کو لگے
تاب لاونگا او محنت سو
بیٹھ روتا ہی یکیلا ایک جا

شام کا قصد کیا بو طالب
یون کہا اس سے کہ ای عم میرے
بس مجھے کس پو تو چلتا ہی چھوڑ
شہ سے بولیا او تب کہا سوگند
کہ یہہ فرزند ہی سن میں اصغر
اس ملامت کو او سن یون چاہا
شہ سے پوچھا کہ او ای نورِ بصر

ساتھ شہ کو نہ لیا بو طالب
کس سے میں ربط تجھے بن تیرے
میرے احوال ستی یون مکھ موڑ
کر لجاتا ہون تجھے ای دلبند
حسن میں اسکے نہیں شمس و قمر
کہ چلے چھوڑ کر اسکو تنہا
کیون تو روتا ہی ہی کیا تجھ دلگیر

شاہ خاموش ہا سن یہہ بچن
پس قسم کھا کو کہا شاہ کتین
اپنے آنکھوں سے نہ کیا تھا جدا
ایک حجرہ تھا وہان عابد کا
جھوٹ دیکھا تھا نشیب اوْر فراز
یوں کِتا بان سے اوْ پایا تھا خبر
منتظر شہ کا رہتا تھا شب و روز
حجرے کے بام اُپر ہوکو سوار
سخت اُس سال کا تھا ڈھکالا
جس جگے قافلہ اوْ جاتا تھا
اوْر رکھتا تھا بصد شوق خرام
مصطفیٰ اپنے چچا ساتھ چلے
جب بچھایا ہی بحیرا یہہ حال
گئے جو تھے لوگ سب اُسکے گھر کو
پوچھا تم مین سے رہا کوئی بھی یک
پس کہا عبدِ مطلب کا پسر
جب محمد کا سُنیا راہب نام
شاہ جب جھاڑ کے نیچے سے اُٹھیا
شاہ پونچا ہی جب اُسکے گھر کوں
صدر مجلس مین بٹھایا اُسکوں
لوگ جب ہوگے فارغ ز طعام
جو مین پوچھوں کا تریسے سچ بول
پس کہا پوچھ جو چھتا ہے توں
شاہ تفصیل سے بولیا اُسکوں
پس اوْ درخواست کیا از سرور
جو اوْ چھتا ہی نوکر اُسکو روا
پایا اُس مہر کو وہ پاک نظر
پس کہا در دستی اوْر راہب
نین ہی تیرا یہہ پسر سُن مجھ سوں

پھر کہا اوْ ای میر من موہن
تیرے دوری سے ہووُنگا مین
ایکدم شاہ کوں اوْ اہلِ وفا
جابجا شہرہ تھا اُس زاہد کا
سب نصاریٰ مین اتھا اوْ ممتاز
کہ نبی آئیگا یہان لگ بسفر
شوق سے اُسکے اتھا دل پر سوز
دیکھتا چو طرف اوْ نیک شعار
خاص تھی دھوپ اُوپر دن دوبالا
ابر بھی سر کے اُپر آتا تھا
یا رسول اللہ ہی تیرے پو سلام
اُترے جا ایک ہرے جھاڑ تلے
دِلکو فرحت سے کیا مالا مال
چھوڑ خیمے منے اُس سرور کوں
سب کہے ہیں ہی مگر یک کو دیک
جس کتین نام تھا حارث کر کر
پھر ہوا بھوت اسے شوق و خرام
ابر بھی سر کے اُپر ساتھ چلیا
جلد اُٹھیا راہب نے اپن جاگے سوں
دمبدم تیز بچھایا اُسکوں
اپنے منزل کوں گئے خاص و عوام
شاہ راہب سے کہا تب یہہ قول
جو توں پوچھیگا کہونگا تجھ سوں
جو اوْ پوچھا تھا شہِ عالم کوں
کہ کرے مہرِ نبوت کوں نظر
اُسکتین مہرِ نبوت کوں بتا
جیسا دیکھا تھا کتابان اندر
کہا اوْ تیرا ہے سگا بو طالب
زندہ نا ہوینگے مان باپ اُسکوں

میرے دوری سے ہی شاید یہہ عم
لیکو سرور کوں چلیا اپنے سات
جب ہوا قافلہ بصرے کے قریب
کل رسولان سے اتھی اُسکو خبر
اُس مکرم کا بحیرا اتھا نام
اُس بدل شام سے اوْ صاحبِ دل
قافلے بھوت گذرتے تھے وہان
جب گیا قافلہ بو طالب
دیکھتا تھا اوْ کہ اُس جمع اُپر
جو تھا اُس رہ مین درخت و پتھر
لوگ سب حجرے کے جب نزدیک آئے
اُکھڑا ابر اوْ اُس جھاڑ اُپر
دوسرے روز کتین اوْ گیانی
سارے لوگا نکو بچھایا راہب
پس کہا لاؤ یہان تک اُسکوں
بن محمد پسرِ عبد اللہ
بھوت جلدی سے کہا لاؤ اُسکوں
دیکھتا تھا اوْ تماشا راہب
اُس شہنشہ کا کیا استقبال
جو نشانیان تھے کتابان مین تمام
شہ سے راہب نے کہا ای مولا
لات و عزیٰ کی تنکو دے سوگند
تب کیا شاہ سے راہب نے سوال
جو اوْ دیکھا تھا کتب مین احوال
پیٹھ سے شہ نے کیا کپڑا دور
پشت سے جامہ کیا دور نبی
بوسے اُسپر دیا روتا روتا
بولیا اُسکو کہ ہی میرا اوْ پسر
تب کہا جانچی کا بیٹا ہی مرے

شاہ بولیا تب اُسے ہان ای عم
شام کے ملک طرف اوْ خوشحال
اُترے وہان لوگ سب ای مردِ لبیب
سب کِتا بان کو کیا تھا از بر
معتقد اُسکے اتھے خاص و عام
اُکو بصرے مین کیا تھا منزل
التفات اُسکا نتھا کین یک آن
بامِ حجرے پو اتھا اوْ راہب
قطعۂ ابر بھی سایہ گستر
بعین پہ یک شخص کوں رکھتا تھا بسیر
رہنے کوں اپنے لیا ہر کوئی جاے
ڈالیاں اُسکے جھکے تھے بر سر
سب جماعت کی کیا مہمانی
اپنے مقصد کوں نپایا راہب
خوش کرو مجھکو اُسے لانے سوں
ہی قسم مجھ پہ یہہ کھانا دل خواہ
لایا حارث نے اُسے جلدی سوں
شوق اوّل سے ہوا تب غالب
لایا تعظیم سے اوْ نیک خصال
سر بسر شاہ مین پایا اوْ ہمام
ہی قسم تجھکو بلات و عزیٰ
کوئی اُن تیون نہین مجھ پاس پسند
خواب و بیداری و دیگر احوال
پایا مثل اُسکے اوْ سرور کا مقال
تب کہا شہ کا چچا ای پُر نور
اُسکو فرحت سے کیا پور نبی
وجد شورش کیا روتا روتا
راہب یوں اُسکو کہا ای مہتر
دل کوں اوْر جی کوں پیتا ہی مرے

نجم / بچا ۱۲
خیمہ / ڈیرہ
پشت / پیٹھ

اوکہا سچ ہی یہہ بات اب کہے تو
پس او راہب کہا ست یہہ بات
اسکو جلدی سے لیجا شہر پھر
گر او جانینگے جو کچھ جا بجا ہین
تب کہا شہ کا چچا راہب کو
جب یہہ باتان کو سنیا بوطالب

سرخی انکھیا نکی ہے دائم اسکو
یہہ بھتیجا ترا ای نیک صفات
پھر کبھی اسکو کرامات تو سفر
جانینگے اسکے بلا کی کے تین
کون او عہد لیا ہے تم سو
در ہوا اسکے دل او پر غالب

یا کبھی انکھہ سے ہوتی ہے دور
ہوئیگا خلق اوپر پیغمبر
بھوت کر اسکو یہودیان جتن
ہی بدل اسکے ہمارے اوپر
کر کو راہب نے تبسم بولیا
بیچ سب اکتبن بھرے ہین

اوکہا یون کہ ہی بر یک دستو
ہوئیگا ملک جہان کا یکسر
سخت اسکے ہین او دل سے دشمن
عہد و میثاق بہت ای بہتر
اس صحیفے مین کہ لایا عیسی
جلد آیا او کے ہین وہان سین

(بہتر — بزرگ)

در بیانِ احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از سن ہفدہ سالگی تا نوزدہ سال

ہفدہ سالہ ہوا جب شاہ زمن
لے چلیا شاہ کو اپنے ہمراہ

تب کیا اسکا چچا قصد یمن
سارے کامان ہوے اسکے دلخواہ
اس سفر بیچ شہ عالم سو

نام اسکا تھا زبیر ای ہشیار
نفع لی اسکو تجارت مین ملیا
لی کرامات دیسے ہر کسکو

ساتھ احمد کو لیا کر تکرار
ہو کو خوشحال اپس گھر کو چلیا

در بیانِ احوال سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ در سن نوزدہ سالگی بظہور آمدہ

جب ہوے شاہ کو انیس برس
جب گئے شام کے سرحد اندر
حجرہ باندیا تھا وہان یک راہب
گیا اس پاس ابوبکر بسلام
تب او بولیا یہہ جوان دلخواہ
تجھکو پوچھی ہے بزبان یہہ بات
صدق حضرت کا ہوا اس دن سو

روز و شب اسکے کمالان تھے سر
بیٹھے یک روز او یک جاے پھر
یاد حق کا تھا اس اوپر غالب
تا بدل شاہ کے کچھ لاوے طعام
ہی محمد پسر عبد اللہ
یاد رکھہ اسکو تو ای نیک صفات

لے گیا اسکو ابوطالب سات
بیر کے جھاڑ تلے بیٹھا شاہ
علم سے تھا او کتابان کے خبیر
اس سے راہب نے کہا ای کمل
بولیا واللہ یہہ ہی پیغمبر
بعد عیسی کے نہ بیٹھینگا یہان

تب ابوبکر بھی تھا شہ کے سنگات
جا بجا لوگ بھی جو تھے ہمراہ
تھا غرض بھوت خبردار او بیر
کون بیٹھا ہی او اس جھاڑ کے تل
ہی رسولان کا او خاتم یکسر
کوی جز مرسل آخر دوران
دلمین صدیق تک خصلت کو

(طعام — کھانا)

در بیانِ احوال آنحضرت از سن بیست سالگی تا بیست و پنج سال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب ہوا بیس برس کا سرور
دیکھہ کر مجھکو کہے اوچ ہی نور
دور کر جلد مرے پر آیا
سن یہہ قصے کو گیا او وسواس
شاہ کو خوب بچھایا کاہن
کچھ مرض شہ مین نہ پایا اصلا
ہین علامات کمال اسکو بھوت
عمر ہوی بیس تو جب اسکی زیاد

اسکو دستے تھے ملایک اکثر
لیک ابھی نین ہی اسے دقت علو
ہاتھ او میرے شکم مین لایا
لیگیا شاہ کو یک کاہن پاس
نبض کو ہاتھ مین لایا کاہن
پس شہنشہ کے چچا سے بولا
ہوئیگا جاہ و جلال اسکو بھوت
کوہ اجیاد مین او شاہ رشاد
حق چرائی کا او سے لیتا

ایکدن عم سے کہا شہ یہہ بات
پھر کہا شاہ چچا سے یک بیر
کچھ مجھے درد ہوا ہین اس سو
علم طب سے بھی انہی اسکو خبر
نقش کو پشت کے او دیکھا خوب
نین بھتیجے مین ترے کچھ ہی خلل
نین ہی شیطان کا کچھ اسکو ڈر
بکریان قوم کے لے جاتا تھا
اور فقیران کو لجا کر دیتا

تین شخص آے مرے کن گی رات
ایک شخص نے ان مین سے پھر
بلکہ لی فرح و طرب تھا مجھکو
شاہ کا اس سے کہا حال یکسر
او بچھایا او تمام اعضا خوب
سارے اوصاف ہین ہی او اکمل
یہہ فرشتے ہین کہ اترے اسیر
دن چرا شام کو لے آتا تھا

(کوہ — پہاڑ)

در بیان تزویج آنحضرت با ام المومنین خدیجۃ الکبری صلی اللہ علیہ وعلیہا وآلہ وسلم و معجزاتیکہ از آنجناب بظہور رسیدہ

جب ہوا بیس اُپر پانچ کا شاہ
تب ہوا اُسکے چچا پر افلاس
بھائی سے آپنے یوں بولی تنگ
جب سُنیا بھاں سے بوطالب یو
نسبتِ غیر کی ہیں مجھکو طلب
عاتکہ بولی کہ یک فکر مجھے
چھتی ہی مال اُپر ایک امین
ہی امانت میں او سرور ممتاز
پس کہا بھاں سے اپنے او ہمام
خاص اُس سرورِ آفاق اُپر
ہی ضرورت منے مکروہ حلال
وحاں کے یک شہ کی تھی اولاد سے
تھی کہیا ان سے خدا کے آگاہ
بھوت اشراف عرب اور شاہان
اُن دونوں بیچ او دیکھی تھی خواب
جب اُچھی خواب ستی او روشن
کہ تجھے لایگا اب عقد بھتر
لاوینگی سب کے اول تو ایمان
عاتکہ آئی جب اُسکے گھر کوں
عاتکہ بولنے کو چھتی تھی
بولی او بھائی کا میرے فرزند
لیک ہی دست تہی بوطالب
گر تو دیونگی بھی کچھ کام اُسے
پس کہی او مین سُنی ہوں بسیار
لیک ہیں بھوت سفر مین جنجال
بوج لیونگی مین دیکھ اُسکے تین
گھر مین سند کو بچھا او سُند
جو کہ تورات مین دیکھی اوصاف
لیک یہہ راز نہ کس سے کہنا

اُسکا آوازہ پڑیا دہ افواہ
نین رہا مال و متاع اُسکے پاس
کہ ہوا خوب جوان اب احمد
بھوت روزو کو کہا تب یوں او
خرچ کُف کا نہیں مجھ پاس کچھ اب
آئی سے دلین مین کہی ہوں تجھے
کہ کرے مال ادا خوش آئین
نین ہے اِس فن مین اُسے کوئی اِنباز
نین کیا کوی ہمارے مین یہہ کام
کہ کمالات مین ہی بے ہمسر
جا خدیجہ سے تو یہہ بول مقال
رکھتی تھی دولت ولی مال کو او
تھی عبادت منے گاہ و بیگاہ
دل سے بتے بیاہ کے اُسکے خواہان
اُسکے آغوش مین آیا مہتاب
بھیجی یک شخص کو کوئی راہب
اِس زمانے کا جو ہی پیغمبر
دین کو اُسکے قبو لینگی بجان
لائی او اُسکو بہت حرمت سوں
لیک خجلت سے نہ کچھ کہتی تھی
ہی محمد جسے خوش نام بلند
فقر ہی حال پہ اُسکے غالب
خوب دیونگا سر انجام اُسے
اُسکے اوصاف کو بیحد و شمار
بھوت مشکل ہی جتن کرنا مال
کہ اُٹھاوینگا یہہ محنت یانین
لیکو تورات کو بھیجی اُس پر
یکبیک پائی او شہ مین خوشدحال
صبر کر روز کتے جب رہنا

خوب ہوا اُسکے جوانی کو بہار
عاتکہ بھاں ابوطالب کی
شادی اُس شاہ کی کرنا ہی ضرور
وایم اسباب کا مجھکو ہی خیال
پس مین کسطرح کروں اُسکا بیاہ
مین سُنی ہوں کہ خدیجہ پاس آن
مصلحت ہی تو کہونگی اُسکو
بھوت رویا او یہہ تدبیر کو سُن
کوئی سنگے پرنہ رکھوں گا مین وا
لیک ہمارے تو ہی اب لاچاری
ہی روایت کہ خدیجہ خاتون
عقل و دانائی بہت تھی اُسمین
مردو منے کے پیچھے او خاتون
لیک دل اُسکا نتھا بیاہ پہ
گود سے اُسکے او چندر کا نور
بو نیا او خواب کی اُس سے تعبیر
گھر ستی تیرے کرینگا او نور
سنکو راہب سے خدیجہ یہہ نوید
بھوت تعظیم و مروت کر کر
پس کہی اُس سے خدیجہ خاتون
خوش ہوا تازہ جوانِ دلخواہ
یوں سُنے ہین ہمیں اُپر جوان
سُن خدیجہ یہہ سخن ہوی مسرور
دوسرے لوگوں کو جو مین دیتی ہوں
لا محمد کو مرے پاس تو جا
گئی او لانے کتین سرور کو
لائی جب عاتکہ اُس سرور کو
دلین بولی کہ جو دیکھی مین بخواب
پس دوں شاہ کتین او کچھ مال

ذکر تھا حسن کا اُسکے ہر جا
سیدہ آل لوی غالب کی
دلکو اِس فرح سے کرنا مسرور
کیا کروں میرے کنے مین ہی مال
مجھکو اُس فکر کا ہی غم ہمراہ
شام کو قافلہ کرتی ہی روان
ہوویگی خوش او بہت احمد سوں
غم ہوا اُسکے اُپر یک کا دگن
نام اُجودے کا قسم ہی بخدا
فکر شادی کی ہی اُسکے بھاری
خلق و صورت مین تھی بہتر سب سوں
حق شناسائی بہت تھی اُسمین
روز و شب لائی تھی لو مولا سوں
حق کے طاعت مین تھی او شام و سحر
سارے آفاق مین کنہا ہی ظہور
او کہا آکو خدیجہ کے حضور
سارے دُنیا منے ہر تھا ظہور
بھوت رکھتی تھی یہہ دولت کی اُمید
اُسکو بیٹھلائی آپس مسند پر
بول چھتی ہی جو کچھ میرے سوں
فرض ہے اُسکا اتا ہم پر بیاہ
کہ ترا قافلہ ہوتا ہی روان
شاید اب خواب کو اپنے ہی ظہور
مال دیونگی دو چندان اُسکوں
تا اُسے غور سے دیکھوں مین بچھا
بھان خدیجہ نے سنواری گھر کو
لی اگے ہو او بہت حرمت سوں
ماہِ روشن سو یہی ہے مہتاب
اُسکی رویت سے ہوی لی خوشحال

فرح — خوشحالی
آغوش — گود
ماہ — چاند

میسرہ نام تھا یک اُسکا غلام ‌ سب اُو کرتا تھا تجارت کا کام
قیمتی کپڑے اپس بھیجے سون ‌ اُسکتین دیکا کہی یون خاتون

شہر سے ہووینگا جب شہ باہر ‌ تو پنہا اُسکو یہہ کپڑے فاخر
اُسکا رہ دل سے تو فرمان بردار ‌ اونت پر اُسکو بٹھائے او بہار

دینے لینے مین کر اُسکو حاکم ‌ رنج و محنت سے اُسے رکھ سالم
جو تو دیکھینگا سفر مین اُس سو ‌ یاد رکھ سب او مرے سے کہہ تو
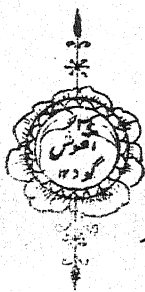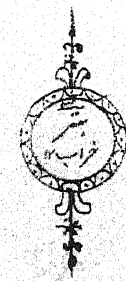
اُسکی تعظیم تو کر حد سے زیاد ‌ ہر طرح دل کو تو رکھ اُسکے شاد
تا نبی ہاشم و بوطالب سو ‌ تا ہووے شرم و خجالت مجھکو

گر بجا لائیگا تو یہہ اقوال ‌ تجھکو آزاد کرودن گی فی الحال
کر یہہ تاکید کری او اشرف ‌ کاروان جلد روان شام طرف

لوگ مکّے کے زن و مرد سگل ‌ جمع آئے تھے تماشے کے بدل
جو تھے وھان شہ کے اقارب حاضر ‌ گریہ کرنے کو لگے شہ خاطر

شاہ بھی بھوت ہُوا تھا دلگیر ‌ کہ خدیجہ کا کہین اُسکو اجیر
دیکھ یہہ حال فرشتے یکسر ‌ بھوت رو رو کو کہے ای داور

نین ہی یہہ اوج محمد ای پاک ‌ کر کیا اُسکے بدل تو افلاک
نین ہی یہہ اوج محمد ای خدا ‌ شان مین جسکے تو لولاک کہا

نین ہے یہہ اوج نبی المعراج ‌ جسکے نعلین ہوئے عرش کے تاج
نین ہی یہہ اوج شہ با اکرام ‌ جسکا دو جگ ہی دل و جان سے غلام

حق دیا اُنکو جواب مرغوب ‌ ای فرشتے یہہ وہی ہی محبوب
لیک ہی عشق کا یہہ ناز و نیاز ‌ تمکو معلوم نہین ہے یہہ راز

پھر لوگ گئے سار جب ‌ حکم خاتون کو بجا لایا سب
عتبہ و شیبہ و بوجہل تباہ ‌ قافلے مین تھے یہہ تینون گمراہ

تینون ملعون کہے آ اُس سو ‌ خوب کپڑے نہ پنہا احمد کو
اونت پر اُسکو بٹھاتا ہرگز ‌ یہہ سلوک اُس سے نہین ہی جائز

موٹے کپڑے دے اُسے پاؤن چلا ‌ تا کرے خدمت و ہر کام ادا
میسرہ اُن ستی بولیا یہہ کلام ‌ نین تمہارا ہون خدیجہ کا غلام

جون مجھے حکم ہُوا ہی اُسکا ‌ اُسطرح اُسکو مین لاتا ہون بجا
تھا خدیجہ کا اُسکا یک دلخواہ ‌ شاہ کے ساتھ تھا او بھی ہمراہ

نام تھا اُسکا خزیمہ کر کر ‌ عشق رکھتا تھا بہت سرور پہ
ایکدم شہ سے نہ ہوتا تھا جدا ‌ دل سے تھا پاؤن اُپر اُسکے فدا

بھی ابوبکر عتیق صدّیق ‌ اُس سفر مین تھا محمد کا رفیق
اُس سفر بیچ دیے از احمد ‌ لی کرامات و خوارق بے حد

مختصر کچھ مین بیان کرتا ہون ‌ شوق سے دل کے تو اب سن اُسکو
ہی روایت کہ دو اُشتر مین ‌ بیٹھ گئے سُست ہو بیماری سین

لوگ تدبیر کئے بھوت ولے ‌ یک قدم اپنے نہ جا گے سے ہلے
میسرہ آ کو کہا یا سرور ‌ شاہ جا ہاتھ رکھیا او تنان پر

اور پڑیا کچھ او شہ پاک خصال ‌ جلد وا عقہ کو چلے رہ فی الحال
سب سے آگے او لگے چلنے کو ‌ دشمنان شہ کے لگے جلنے کو

دوستان شہ کے ہوئے سب مسرور ‌ مین مسرّت سے ہوا انکا پور
بولے آپسمین کہ رحمان و رحیم ‌ دیویگا اُسکو تری شان عظیم

شام کے ملک بھتر یک جا گے ‌ قافلے آ کو اُترنے لاگے
شہ گیا ایک سکے جھاڑ تلار ‌ سبز و خرّم او ہوا مثل بہار

دور ہوا میوے سے پُر خوش آئین ‌ سبز ہوی گرد کی بھی اُسکی زمین
ابر بھی شاہ کے تھا سر اوپر ‌ سایبان سر پو اتھا جون چھپر

ایک راہب کا اتھا حجرہ وان ‌ دین عیسیٰ پو تھا او پاک روان
نام اُس مرد کا تھا نسطورا ‌ علم تھا اُسکو کتب کا پورا

روز و شب اُسکو عبادت تھا کام ‌ ذکر مین حق کے او رہتا تھا مدام
راہب اُس حال کتین دیکھا جب ‌ صبر او ہوش کو کھویا او سب

بام سے بھوت شتابی اُتریا ‌ شاہ کے پاس گیا اور بولا
ہی قسم تجھکو بہ لات و بہ منات ‌ کیا ترا نام ہی کہہ میرے ساتھ

شہ جھڑک اُسکو کہا ہو تو دور ‌ ایسے ناوان کو نہ کئے مہر حضور
کوئی خیر اُس سے بہتر نین مجھ پاس ‌ سب کے کہتا ہو نین یون ہو سو اس

ہاتھ مین اُسکے صحیفہ تھا ایک ‌ کر نظر اُسمین کہات ہ کو دیکھ
ہی قسم اُسکی کہ بھیجا انجیل ‌ حضرت عیسیٰ پو یہہ او ہی جے قیل

دوستان شہ کے سُنے جب یہہ بات ‌ بھوت بچلے کہ کریگا کچھ گھات
دل مین اُنکے ہوا تب یہہ گمان ‌ کہ او کچھ مکر کرین گا پہنان

کھینچ کر تیغ خزیمہ بشتاب ‌ آل غالب کو پکاریا بخطاب
آئے اُس پاس بہی غالب سب ‌ پر غضب ہو کو گئے اُسکیان تب

اُن سے راہب کہا اے جمع قریش
یُون کِتابان سے مجھے ہی ہی خبر
دوستان اُسکے ہین دائم مسرور
اور کہا دل سے ہُون مین اُسکا غلام
راز کہتا ہون مین یک تیرے سُو
ہووینگا کوئی نہ اُسکا ہمسر
میسرہ کو بھی بُلایا راہب
پانون تل شہ کے جو نکلیا تھا آب
غیر اُسکے بھی کرامات کثیر
کہ محمّدؐ نے یہان آویگا
جو کتابان مین کیا تھا مین نظر
ہین وہ سرور کے بہت وھان حسّاد
ہی رسولان کا او سرور خاتم
ہووینگا دل سے مین اُسکا تابع
لئی ملیا نفع دو چندان زیاد
ہور کہا بول تو مجھ سے سچ بات
خصم ہون اُنکا بھی بنتا ہون نظر
شہ کہا ہان او تب اُٹھ کر وھان سین
الغرض بیچ کو سب مال تمام
پونچے جب اُنکو بہ مر الظہران
میسرہ اُس سے قبولیا یہہ بات
او کہا یون ہی طریق خاتون
اُس بدل اونٹ پو یہہ ڈالیا مین
اُس سے بوجہل کہا تب یہہ مقال
میسرہ بولیا ہے او گرچہ صغیر
جب کیا قطع شہنشہ کچھ راہ
جلد جبریل کو بھیجا ذوالمنن
راہ سہ روزہ لجا یکدم مین
وقت دوپہر کے آیا سرور

مجھ سے کیون تو ہین تھین بداندیش
کہ جو بیٹھا ہے وہان زیر شجر
سر دو عالم مین ہے خصم اُسکا جو ہر
صدق سے اُسکا مین کرتا ہون کام
دل منے اپنے چھپا رکھ اُسکو
اُسکے رتبے سے نہین کسکو خبر
شہ کے احوال کا ہو کر طالب
سایہ کرتا جو اُتھا سر پو سحاب
یکبیک اُس سے کیا او تقریر
یہہ مکان اُس سے شرف پاویگا
اُس شہنشہ مین مین دیکھا یکسر
اُس سے رکھتے ہین بہت بغض و عناد
اُسکے خاطر ہی یہہ عالم آدم
حشر مین اُسکو کرینگا شافع
میسرہ اور ہوئے لی دل شاد
ہی قسم مجھکو بہ عزّا و منات
مجھکو ترتا ہی گذر جب اُن پر
لیگیا میسرہ کو خلوت مین
قصد سکّے کا کئے با اکرام
میسرہ سے کہا صدّیق یہان
یک جوان اونٹ سوار یا خوشحال
کہ جو یہہ مژدہ سنایا اُسکون
کہ ملے سب او محمّدؐ کے تئین
بھیج مت اُسکو کہ ہی او کم سال
لیک ہی عقل منے سب کا پیر
آئی نیند اُسکو یکایک ناگاہ
جلد جا پونچ تو اب احمد کن
لا سلامت سے بھی جلدی وھان سین
جلد تر برق سے سکّے کے بھتر

ہی قسم حق کی ملیا مین مجھ کو
ہی سگل رُسل و نبیان کا خاتم
پس خزیمہ سے او راہب بولیا
قصہ او نشان کا کہا سب اُس سُو
ہاتھ مین ملک او سب لاویگا
اُسکے دشمن ہین یہودیان دل سُو
اُس سے سرور کا کیا استفسار
شاہ جس ظرف منے ڈالیا ہات
سُنکے یہہ بات کہا نسطورا
شوق سے اُسکے ملاقات کہ مین
مجھکو کرتا ہون وصیت اب مین
پس کہا اُس سے قسم کھا اوّل
کاش کے بعث لگ اُسکے مجھکو
میسرہ حکم سے راہب کے تب
نقل ہی یون کہ وہان با مختار
شہ کہا مجھکو نہ دے یہہ سوگند
شہ سے بولیا او ہی سچ تیری بات
بولیا اُس سے کہ یہہ تیرا ہمراہ
راہ مین ابر نبیؐ کے سر پر
بھیج احمد کو خدیجہ کے حضور
اُس سے صدیق کہا بول تو اب
قافلہ آنے سے خوش ہو خاتون
واسطے اُسکے کہ اس سرور سون
عمر مین اپنے کیا مین او سفر
الغرض اونٹ پہ چڑ شاہ جہان
یک زمان اونٹ پو سویا سرور
لے ایس لحظہ مین اُشتر کی مہار
الغرض آن کے جبریل امین
تب خدیجہ گئی عورات کے سات

کاروان کوئی معزز تم سُو
اُسکا دین حشر تلک ہی قائم
مجھ سے رکھتا ہی او شہ خویشی کیا
پس او راہب نے کہا یون اُسکو
سارے عالم تو ظفر پاوینگا
اُنکی آفت سے جتن کر اُسکو
شہ کا احوال کیا او اظہار
ہوتے تھے اُسمین بہت سے برکات
علم اس سر کا تھا مجھکو پورا
یہان بنایا تھا یہہ حجرے کتین
ہرگز اُسکو نہ لجا شام کتین
ہی او اس دور کا بیشک مرسل
دیوے تقدیر امان مرنے سُو
مال جو تھا سو وہان بیچا سب
یک یہودی نے کیا تھا تکرار
خوار کوئی جبر نہین اُن مانند
ہی تو مکّے کا مگر ای خوش ذات
ختم ہی سارے رُسل کا واللہ
مثل اوّل کے تھا سایہ گستر
دیو تا اُسکو بشارت سے سرور
کس بدل اونٹ پو تھا یہہ سب
دیتی ہی اونٹ کو بیمار سُون
فائدے جھوٹ سے ... سُون
شاید او جائیگا کین ... بس
وھان سے مکّے کو ہوا جلد روان
راہ کو چھوڑ گیا اونٹ بہر
لا اُسے جلد رہ راست مہار
لے مہار اُسکی کیا طی زمین
بیٹھ کر قصر پو کرتی تھی بات

قصر کے سامنے جب آیا شاہ
سخت اُس وقت اتھی گرم ہوا
اتنے مین شاہ گیا اُسکے گھر
خوش ہو سرور کو بلائی خاتون
کام اِس بار ہوا ئی خوشدعات
میسرہ کو او لکھی جلد جواب
میسرہ سے او کہا یون ملعون
شہ خدیجہ کا دیا نامہ خط جب
تب ہو شرمندہ کہا او ملعون
جلد بھیجا او لعین اپنا غلام
آگے کی رُوز کے احمد آکر
سخت شرمندہ ہوا او ملعون
میسرہ جھوٹ سرا یا شہ کو
مال کا نفع ملیا جو اس سال
دس ہزار اُسکو دئی درہم او
جو تجارت مین ملیا سود مین بار
بہوت ہی دِل مین تمنّا اُسکو
بولی اُس زن کو بُلا کر خاتون
دِل کتین دیکو خدیجہ کے سرور
فضل سے حق کے ہوا ہی تو جوان
او کہی ہووے اگر کوئی عورت
خرچ کا تجھ تو پڑے گا نا بار
ویسی عورت ہے خدیجہ بیشک
تجھ سے راضی ہے مین کہتی ہون
بھائی او عم کو بلا کر بولی
یعنے لے ساتھ اپن خویشان کو
دنگ اِس فکر مین تھے سب او فریق
بس ابو بکر کہا شہ سے ندا
مجھکو تو لیا تھا او جب احمد کو

جا پڑی اُسپو خدیجہ کی نگاہ
سر اُپر ابر اُسے چتر ہوا
باندی یک جا کو کری اُسکو خبر
شہ دیا میسرہ کے نامے کو
یہہ محمد ﷺ کئے اُٹھے سب برکات
پھر محمد ﷺ کو چلائی بشتاب جلد
قول کو میرے نہین مانیا تون
خوش ہو بوجہل کو او بولیا تب
نین ہی اِس خط پو تیقین مجھکون
جا خدیجہ سے منگیا او انعام
او نت لے مجھ سے ہوا رہ سیم
دل ہوا اُسکا یہہ غم سے پُرخون
اس رسالت کے گگن سے مہ کو
سُن کو یہہ بات ہوی او خوشحال
نا او کس سے نہ کہے باتان او
تھا او القصّہ ملا حدّو شمار
کہ کرے اپنا نکاح سرور سو
دلمین جو قصد ہوا تھا اُسکون
وان سے اُٹھ آئی او سرور کے حضور
کیون نہ کرتا ہی تو عقد ای سلطان
ہی اُسے سیرت خوب او صورت
کیا تو کہتا ہی تب ای شاہ خیار
ہی کمالات مین عورات مین یک
تول یہہ بات اُتھی او وھان سے جن
بھید کو دِل کے اُنو کن کھولی
آ فلان وقت بھتر میریان تو
آیا اُن پاس یکایک صدیق
مجھکو یک کینہ دیا تیرا احد
ہووے درکار تو دے اُسکو تو

دیکھی آتا ہی یک اُشتر کا سوار
پوچھی عورات سے آتا ہی یہہ کون
کہ محمد ﷺ نے سفر سے آیا
اُس صحیفے کا اتھا یون مضمون
جب صحیفے کو پڑھی سب خاتون
شہ اُسی رُوز گیا میسرہ کن
آخر احمد نے گیا راہ کو بھول
ای ابوجہل کیا تو گمراہ
کیون او پچھے دِنکی چلیا رہ مکین
سخت برہم ہوا سے کی خاتون
ہو کو شرمندہ او ناپاک چلیا
کاروان بعد کتے دِن بہ ظفر
رہ مین سرور سے جو دیکھا تھا عیان
میسرہ کو او کہی کین مت بول
جو متاع شام ستی او لایا
جب خدیجہ نے بُجھائی یہہ حال
ایک زن عقل مین تھی بے ہمسر
بولی تو خوش ہو مین اب جاتی ہون
بولی ای شاہ تو فرما مجھ کو
شہ کہا مال نہین میرے کن
مال رکھنی ہے بہت او کچھال
شاہ بولیا ہی کہان ویسی زن
شہ کہا اُسکا کرون کیونکہ پیام
بس کہی جا کو خدیجہ کے حضور
بھیجی یک شخص کتین سرور کن
خوب کپڑے تھے تب شاہ کنے
بولیا پاتا ہو تمین تیرے تمن بلال
یکہزار اُسکے بھتر تھے دینار
خوش ہو سرور نے لیا ہو سوا

تھا سبک سیر بہت بجلی سار
بولی شاید ہی محمد ﷺ شہ کون
کاروان سیتی بشارت لایا
کہ ملیا نفع بہت آب ہمکون
او نت باساز دئی سرور کون
خوش ہوا دیکھ ابوجہل کا من
میسرہ دل مین ہوا سخت ملول
ہی رہِ راست پو ثابت او شاہ
بھیجتا ہون مین کسیکو اُس جگہ
کیا تو کرتا ہی تمسخر مجھ سون
بعد کی دِن کے او ملعون سے ملیا
آیا خاتون کے منزل کے بھتر
سر بسر اُسکا کیا اُس سے بیان
اِن حکایات کو رکھ یاد یہہ قول
نفع اُسکا بھی سکے مین پا یا
او سنی شاہ کے اوصاف کمال
نام تھا اُسکا نفیسہ کر کر
اُسکو اِس بات اُپر لاتی ہون
کس سبب بیاہ نہین کرتا تو
کسطرح بیاہ کرون مین ای زن
شرف و فضل مین نہین اُسکو مثال
او کہی سُن تو ای سالارِ زمن
او کہی مین ترا کرتی ہون کام
سنکو یہہ مژدہ ہوی او مسرور
خواستگاری کے بدل آ مومن
اُس بدل سب او پڑے رنج منے
شہ کہا کھول کر اُس سے احوال
او رکی تھان مین با نقش و نگار
تن اُپر اُس سے کیا اپنے لباس

چتر سایہ ۱۲
گگن آسمان ۱۲
خیار برگزیدگان ۱۲

اور خدیجہ بھی کری جلد روان
ہی روایت کہ او پیسے اور نہان
پس ابوبکر کو بولیا سرور
خوش ہوا آپس کو بستار جاتون
لولو و زر سے رکھی طبقان بھر
بیاہ کا اُسکے ہوا والی عم
حمد حق کو کہ کیا ہی ہمکو
اور دیا کعبہ کرا احسان ہمکو
اور یہہ لوگان کا کیا ہمکو رئیس
اُسکے مانند نہیں ہے کوئی مرد
مال سایئے کے نمن ہی زایل
او کیا اپنا خدیجہ سے بیاہ
ہی قسم یہہ ہی براشاہ کریم
پس کہا سچ ہین یہہ باتان بیشک
جب ہوا عقد مبارک باہم
باندیان گھر مین خدیجہ کے سب
نذر سرور کو کری او سب مال

واسطے شہ کے لباس شاہان
تھے ابوبکر کے بیشک و گمان
آمرے ساتھ خدیجہ کے گھر
گھر کتین اپنے سنواری خاتون
تا نثار اُسکو کرے شہ کے اُپر
عمر تھا نام سے جسے ای اکرم
آل مذ نوح و خلیل اللہ ستو
اور کیا اُسکا نگہبان ہمکو
لوگ سب تن ہین ہمین ہین جون سیس
سب کمالات مین ہے بیشک فرد
باندتا نین ہی دل اُسپر عاقل
لوگ اسبات اُپر سب ہین گواہ
ہو وینگی اُسکو بڑی شان عظیم
ناخلاف اُسمین کرینگا کوئی یک
سب کو مہمان کیا شہ کا عم
دف بجا گائے بصد فرح و طرب
کام سے اُسکے ہوا شہ خوشحال

شاہ بولیا کہ نہیں ہون گا مین
دفع منت کے بدل او تحفہ
الغرض ہین کو شہ خوب لباس
واسطے شاہ کے اوبا انداز
شہ کے آنے سے بہت ہو دلشاد
اسطرف شہ کا چچا خاطر خواہ
جان تک اولاد مین از سعد و مضر
روز و شب او حرم امن و امان
بولتا ہون ہین پس از حمد صمد
گرچہ سپاس نہین ہے کچھ کمال
جانتے ہین تمھین احمد کو سب
مہر اُسکا مین بندیا بے تکرار
جب او خاموش ہوا خطبے ستو
کردیا بیاہ خوشی سے اب مین
بے تکلف سے کھلایا سب کو
مبلغ مہر کو سن ای ہشیار
جب ملیا مال او سب سرور کو

خُر ابوبکر کے کنیزان کے تئین
شاہ کے جد کا لیا نام نکو
لے عزیزان کو گیا اُسکے پاس
فرش دیبا کا کری با انداز
کی کنیزان کو کری او آزاد
لی فصاحت سے پڑیا خطبۂ بیاہ
ہمکو اُن سب مین کیا ہی بہتر
ہی حفاظت مین ہمارے ہر آن
کہ مرے بھائی کا بیٹا احمد
حد ستی اُسکا زیادہ ہی کمال
اُسکا ظاہر ہے حسب او نسب
اسقدر نقد ہی اور یہہ ہی دھار
عم خدیجہ کا پڑیا خطبے کو
مصطفیٰ ساتھ خدیجہ کیتین
خوش ہوے لوگ سب اُس شادی ستو
چار سو زر کے اتھے سب دینار
نقد جاتا رہا بوطالب ستو

در بیان احوال سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازین عمر تا چہل سال

شہ کی اُس عمر ستی تا چہل سال
ایک کوئی شخص ہوتا تھا عیان
دیکھ اُس نور کو خوش ہوتا تھا
اُس شہنشاہ ستی وقت گذر
اور اُسوقت مین گر کوئی تنہا
گرچہ کرتا تھا ہراسان ہو نگاہ
جا کو کہتا تھا خدیجہ سے یہہ بات
جمع رکھ خاطر پاک ای سرور
حکم سے حق کے تھا جبریل کریم
تیس پر تین ستی تا چہل سال
اور آگے وحی کے اُس سرور پر

ہی کرامات دسے در ہر حال
چشم پر شاہ کے روزان و شبان
دل کے اندوہ کتین کھوتا تھا
اسطرح بولتا تھا سنگ و شجر
او شہ کون و مکان جاتا تھا
سید ہے اور داوین طرف پنے شاہ
اور کہتا مجھکو ہوتی کچھ آفات
دیونگا خبر تجھے لئی داور
اس شہنشہ کا شب و روز ندیم
تھا سرافیل او شہ کے دنبال
چھے مہینے تلک ای نیک سیر

پانزدہ سال اول بعثت ستو
اور آگے وحی کے او سات برس
اور ہوا وحی کا جب وقت قریب
یا رسول اللہ ترے بر دلت
آتا تھا غیب سے اُسکو آواز
کوئی نہ آتا تھا نظر مین اُسکو
کرتی تھی شہ کو تسلی خاتون
بھی روایت ہی کہ از گیارہ سال
جان او جاتا تھا شہ عالی ذات
دل سے سرور کے تھا غمخواری مین
خواب ہوتے تھے بہت سے ظاہر

سنتا تھا غیب کے آوازان کو
ہر زمان نور لکھاتا تھا سرس
جس مکان بیچ گذرتا تھا حبیب
ہوتی تھی اُسے سلام و صلوات
یا محمد کہ ای اہل نیاز
گھر کو جاتا تھا شتابی وان ستو
کچھ نہ ہوئیگی مضرت تجھکو
تیس پر تین تلک در ہر حال
جبرئیل اُسکے بھی رہتا تھا سنگات
روز و شب اُسکے اتھا یاری مین
کوئی اُس راز سے نہین تھا ماہر
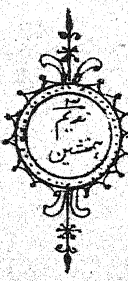
خواب جون دیکھتا تھا شاہ زمن — دستا بیداری مینے صبح مین
اُسی پو اُس کوہ مین جبریل اُتریا — ماجرا اُسکا بہت ہی لنبا
جا کیا کوہ حرا مین خلوت — ہو رآگے وحی کے او باصفوت
سُن اُسے شوق سے دل کے انجان — مختصر اُسکا مین کرتا ہون بیان

در بیانِ ابتدای بعث و نبوت آنحضرت و نزولِ جبریل بر آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہی روایت کہ خدیجہ خاتون — دیتی تھی ستو سے توشہ شہ کون
بعد سہ روز او گھر کو آتا — توشہ لے پھر وہ جبل مین جاتا
عمر تھی اُسکی چہل تب بے قیل — اُس پو اُس کوہ مین اُتریا جبریل
بے حد آیا تھا عرق سرور پہ

لیکو او توشہ شہ جان افروز — خلوت اُس کوہ مین کرتا تھا سہ روز
یک بیک پیر کے دن اے اکمل — روز دو ہم ز ربیع الاول
اُس پو پنج آیت اقرا لایا — گھر کو تب اپنے شہنشہ آیا
آ خدیجہ کو سنایا یہہ خبر

در بیانِ فترت وحی و ذکرِ نزولِ سورۂ مدثر و حکمِ دعوت و رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بعد اس حال کے تا تین برس — فترت وحی ہوی ای باحس
وحی نا آنے سے سالار انام — تھا غم و درد مین بے تاب مدام
اُس پو جبریل ہویدا ہو تب — کہتا تھا یون تو نہو محزون اب
شاہ اس بات سے تسکین پاتا — پھر ہو بے تاب جبل پر جاتا
بعد اس دیر کے ای نیک سیر — سورۂ مدثر اُتری اُسپر
یہی روایت کہ ہین یکبار ای یار — آیا جبریل بہ نزدِ سالار
کرو ضو اُس سے پڑا دو رکعت — بعد اُسکے وہ کہا یا حضرت
بھوت مدت تلک ای باصفوت — فرض تھے دِنکو یہی دو رکعت
فرض ہوی سبکے اُپر پانچ نماز

معنے سرور پہ نہ لایا جبریل — وحی تا تین برس سُن یہہ قیل
جاتا تھا کوہ اُپر ہو غمگین — تا او آپکو گراوے بزمین
تو بلا شک ہی رسول اللہ — دین تیرا ہی زما ہی تا ماہ
پھر تسلی اُسے دیتا جبریل — ہوتا اُسوقت اُسے صبرِ جمیل
حکم دعوت کا کیا اُسکو حق — کر دیا اُسکو رسولِ مطلق
مارا جلدی سے زمین پہ وہ پاؤن — چشمہ یک نیر کا نکلا اُس ٹھاون
یون وضو کر کو دو رکعت پڑ تو — فرض ہی تیرے اُپر مولی سو
اور تھے فرض دو رکعت در شب — چار رکعت تھے یہی واجب
شبِ معراج مین ای صاحب راز

در ذکرِ اناکر اوّل بر آن حضرت کردید ند صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و رضی اللہ عنہم

اوّل سال خدیجہ خاتون — لائی ایمان مقدم سب سون
بعد ازین سعد بھی عبد الرحمان — اور طلحہ و زبیر و عثمان
جب ہوئے سبقت ایما مین طاق — اِس لئے ہی لقب انکا سباق
پڑتے تھے شاہ کے اصحاب نماز — غار ہو در کوہ مین چھپ ای دمساز

علی و زید و ابو بکر و بلال — لائے ترتیب سے ایمان فی الحال
رہنمائی ستی صدیق کے سب — پاے ایمان کا بیکدم منصب
بعد ازین عامر و دیگر اخیار — ہوئے ایمان سے مشرف ای یار
شہ بھی دعوت مین کرتا تھا جو خموش — آپنے جا گرا سکتے تھے کفار خموش

در بیانِ وقایع سال چہارم از نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سالِ چارم مین جا فاصدع — اُترے جب شہ پو کیا سبکو جمع
اُن کے دیوان کو دیا دُو دُشنام — ہوونیگا انکا کہا بد انجام
جد و آبا تھے تمھارے گمراہ — ہوو اب جلد خدا سے آگاہ
جب یہہ ارشاد سنے سب کفار — اُسکی ایذا پہ کئے ہین اصرار
اُسکو آزار بہت پہنچائے — ہر گھڑی اُسپو بلا یک لائے
اُسکے اصحاب کو دیتے تھے عذاب — کرتے تھے تلخ انو پہ خور و خواب

آیتان دونون سنایا اُنکو — بھوت دوزخ سے ڈرایا اُنکو
بولا ای سارے قریش و عربان — ہین ضلالت مین تمہین سرگردان
رسمونکو کفر کے تم جاؤ بھول — بُت پرستی کے اُپر ڈالو دھول
باندھے سب اُسکے عداوت پہ کمر — فکر مین اُسکے پڑے شام و سحر
الغرض اُسکے لئے وہ کم ظرف — اور زور اپنا کئے ہین صرف
کرکو اُس جور اُپر صبر رسول — دعوتِ حق سے نہ ہوتا تھا ملول

سب وہ آزار و جفا سہتا تھا
ہر گھڑی بھوت منایا اسکوں
جاں دل سے تھا فدا اس شاہ پر
کرتی تھی اسکے غم و درد کو دور

انکا ہبو دہت چہتا تھا
شر ستی انکے بچایا اسکوں
دفع کرتا تھا اس سے ہر شر
دلکو کرتی اتھی اسکے مسرور

حق دیا اسکو تحمل ایسا
تھا را ابو طالب وہ سرور کا عم
گھر مین کرتی تھی خدیجہ خاتون
ساری امت کے طرف سے مولا

کہ وہ سب جور و جفا کو سہتا
جان نثار اسکے اپر تھا ہر دم
بھوت تسکین وہ دلاسا شہکون
دیوے اس سابقہ دین کو جزا

دربیانِ وقایع سالِ پنجم وششم از نبوّتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

ظلم کفّار ہوا بے حد جب
کو نہی بھی غیر علی و صدیق
بادشہ وھاں کا نجاشی ای یار
تا ہووے پور بہ بیاسی وہ سب
ان سے اسلام نے قوت پایا

پانچوین سال مین ماہِ رجب
نین تھا اس حال مین سرور کا رفیق
انکی تکریم کیا ہی بسیار
زن و اطفال سوای نوح تواب

سارے اصحاب بحکم حضرت
پہنچے جب ملکِ حبش مین وہ کرام
بعد اسکے جو کوی ایمان لاتے
سال ششم منے حمزہ و عمر

گئے تکے سے حبش کو ہجرت
پاے وھان بھوت سرور و آرام
بے تامل وہ حبش کو جاتے
لاے ایمان بصد کرّ و فر
شوکت و حشمت عزت پایا

دربیانِ وقایع سالِ ہفتم از نبوّتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

ساتوان سال ہوا جب آغاز
نہ کرین بیع و شری ہور شادی
وہ دونوں قومِ نبی کو لیکر

سب قریش اور عرب ای ہمسا
ہور وہ تج مکہ بساوین وادی
جا رہے کوہ کے غاران اندر

عہد آپسمین کئے تھے اسد ھات
عہد نامے کے تئین لکھواتے
رہے وہان تین برس لگ کم وبیش

کہ بنی مطلب و ہاشم سات
ہور اسے کعبے اپر لٹکاتے
رات دن انکو تھی سختی دربیش

دربیانِ وقایع سالِ ہشتم از نبوّتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

آٹھوین سال منے سورۂ روم
حق او سورے مین کہا ای طالب

اتری سرور کے اپر کر معلوم
ہوونگی روم بفارس غالب

فارس و روم مین تھا جنگ اسدم
رومیان سات برس گذرے پیر

روم پر پایا ظفر اہلِ عجم
فارستان کے اپر پایا ظفر

دربیانِ وقایع سالِ نہم و دہم از نبوّتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

سالِ نہم مین رسولِ مختار
نوین مہینے منے از سالِ دہم
دکھ شہنشہ کو ہوا تھا بھاری
تین مہینے پیچھے شہ اس غم سے
بھوت اداسی ہو پھرا وھا سے شاہ
انزا اس راہ مین شہ پر جبریل
حکم مانگے کہ پہاڑون کو اٹھا
ہور ہوے اس سے وہان کے اعجاز
ہور اسی راہ کے درمیانے عداس

غار سے قوم کو لے آیا بھار
مر گیا شہ کا چچا بو جو تم
کہ نہ تھا کوئی کرے تا یاری
گیا غمگین ہو طرف طایف کے
یک مناجات کیا ہے درراہ
اس کتین بھوت منایا بے قیل
دالین کفّار اپر ان کو لجا
تا دل اسکا ہو سکون سے دمساز
لایا ایمان نبی کے آپاس
ہور اسی سال وہ شاہ آگاہ

حق کیا دور بلطف افضال
تین ون اسکے تھکے بس اب لون
کافران دینے لگے بھوت آزار
سفہا وھان کے ستاے اسکوں
وہ دعا درد و الم سے ہی پور
اور کیتیک ملایک آئے
جوشِ شفقت سے وہ ابرِ رحمت
ہور اسی راہ مین اسیاس آجن
ہور اسی سال مین وہ شاہنشاہ
عایشہ ساتھ کیا اپنا بیاہ

ہاشمی مطلبی سے جنجال
گئی جنت مین خدیجہ خاتون
کہ بیان اسکا ہی لکھنے سے بھار
جہل سے بھوت دکھائے اسکوں
دل کو اندوہ سے کرتی ہی چور
بھوت و جہون سے اسے سمجھائے
انکو ہرگز نہ دیا یہہ رخصت
ہوے بے شبہ مسلمان اُس چھن
بنت زمعہ سے کیا اپنا بیاہ

دربیانِ وقایع سالِ یازدہم از نبوّتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

گیارہوین سال مین شاہِ عالم	سب عرب سیتی کہا در موسم	تاکرین وین کتین اسکے قبول	ہوکرین اسکی کمک از ہر سول
اسکی دعوت کو نہین پایا کوئی	قدر کو اسکے نہ پہچانا کوئی	ہور اسی سال کے آخر ای یار	آئے چھے شخص ز قوم انصار
اسنے بھی شاہ کہا جا اسطور			لائے سرور پہ وہ ایمان فی الفور

در بیانِ وقایع سال دوازدهم از نبوّتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

بارہوین سال مین ای نیک مزاج	اس شہنشہ کو ہوا ہی معراج	ہی بیان اسکا مطوّل ای یار	ہونا تفصیل کو اسکے طومار
ہور اسی سال مین نزدِ شہ فرد	آئے انصار ستی بارا مرد	سرورِ دین کی قبولے دعوت	ہور دل و جان سے کیئے وہ بیعت
بھیجا عبد اللہ و مصعب کو شاہ	جانبِ طیبہ انو کے ہمراہ	تا وہ قرآن پڑاوین سبکو	دین کے احکام سکاوین سبکو
	پایا اسلام مدینے مین ظہور	ذکر سے شہ کے تھا ہر گھر معمور	

در بیانِ وقایع سیزدهم از نبوّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

تیرہوین سال مین ای نیکوکار	آئے ستّر کے اپر پانچ انصار	صدقِ دل سے اس اپر لا ایمان	سب کیئے اس ستی عہد و پیمان
شاہ نے ان سے کیا بارا سردار	نقب انکا نقبا ہی ای یار	جب مدینے کے بہت سے سکّان	لائے سالار کے اوپر ایمان
کہا یاران سے کہ حق از رحمت	کیا تم واسطے دار الہجرت	جاؤ وھان آپنے اخوان کے پاس	عیش و راحت سے رہو ہو بیوسواس
جتنے اصحاب تھے نزدِ سرور	گئے وہ جلد مدینے کے بھیتر	یون کیئے انکا مدارا انصار	کہ مزید اسپہ نہین ہے ای یار
	حق کیا انکی ثنا در قرآن	ہو نبی انکو سراپا ہر آن	

ذکر وقایع سالِ چہاردهم وبیانِ ہجرت آنحضرت بمدینہ باسکینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

چودہوین سال مین وہ جان افروز	شہر مولود سے منے پیر کے روز	لیکو بوبکر کو آپنے ہمراہ	گیا طیبہ کے طرف ای آگاہ
رہ مین اور شہر مدینے کے بھیتر	مبحر سے بھوت ہوے از سرور	جب مدینے کے وہ حد مین پہنچا	بیگمان پہلے قبا مین اترا
اس مکان بیچ رہا دن چودا	وھان کیا مسجدِ تقوی کا بنا	جو مدینے مین رہے تھے انصار	آملے شاہ سے وھان ای ہشیار
روز پنجشنبہ وہان سے سرور	چلد یا قصدِ مدینہ کر کر	رہ مین جمعہ کی پڑا وہ نماز	اوّلِ جمعہ یہی ہے سن راز
بعد ازین شہر مین آیا سرور	ہو گیا اس سے وہ بیت المعمور	اوّل آتے ہی وہ شاہِ والا	مسجدِ خاص کا پایا ڈالا
جلد کئی دن مین اسے بنوایا	اور حجرات کا ڈالا پایا	ہور اسی سال مین شاہِ جان نے	مومنان اور یہود یا میانے
کردیا صلح کیا کئی شرطان	عہدنامے کو لکھا اس آن	ہور اسی سال کیا شاہِ عرب	اہل و اولاد کو مکے سے طلب
ہور مواخات کیا شاہِ جہان	اس برس بیچ میانِ یاران	ہور اسی سال گیا خلد مجہار	اسعد و خاص نقیبِ انصار
ہوی اسی سال مین شروعِ اذان	اور عبد اللہ و دیگر سلمان	لائے اس سال مین ایمان ای یار	ہین وہ سرور کے صحابہ مین کبار
ہور اسی سال ہوا فرضِ جہاد	اس شہنشہ کے اپر رکھ تو یاد	اسکے غزوات تھے سب ستّاوِیس	کہ اتھائیس وہ بانفس نفیس
ہوی دس جنگ مین ای یار لڑائی	باقی جنگون مین نہین ہوی بھائی	جو لڑایان مین گیا وہ رئیس	ہی عدد انکا تو سن سینتالیس
	یہہ جہادات سن ای اہلِ ادب	ہوے دس سال مین واقع سب	

در بیانِ وقایع سال دوم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

سال دوم سے منے بے قیل و قیل	ہو گیا قبلہ بلا شک تحویل	تھا اول بیتِ مقدس قبلہ	پس ہوا کعبہ اقدس قبلہ

ہور اُسی سال سنو ای یاران
ہور اُسی سال منے بے تکرار
ہور اُسی سال ہوا غزوہ بدر
ہور اُسی جنگ کے بعد از ایجان
اُس غزا بیچ ابو جہل لعین
بیگمان اول بعثت مین شاہ
ابن شیبہ و بیسر سفیان کا

ہو گئے فرض صیام رمضان
صدقۂ فطر ہوا فرض ای یار
ہے بری جسکی بہت عزت و قدر
لایا عباس نبی پر ایمان
قعر دوزخ مین ہوا گوشہ نشین
کر دیا تھا اُسے عثمان سے بیاہ

ہور اُسی سال مین زہرا کو شتاب
صدقۂ فطر کے بعد از سن بات
آن اُترے اُسمین ملک با کفار
تھے قریشو مین جو کفار کبیر
جب پھرا بدر سے وہ سالار
ہور ابو رافع و ابن الاشرف

کر دیا حیدر کرار سے بیاہ
ہو گیا اُمت اُپر فرض زکواۃ
بدریان سب ہین بہشتی ای یار
ہوئے اُس جنگ مین مقتول اسیر
گئی تھی جنت کو رقیہ ای یار
گئی ہو مقتول جہنم کے طرف
مارے جا کر لئے آتش مین جا

در بیان وقایع سال سیوم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اول سال سیوم شاہنشاہ
ہور اُسی سال کیا ہی وہ شاہ
ہور اُسی سال ہوا جنگ اُحد
قصہ بیر معونہ اے یار

ساتھ حفصہ کے کیا اپنا بیاہ
اُم کلثوم کا عثمان سے بیاہ
جسکے شہدا کو ہی رتبہ بیحد
ہے اُسی سال منے بے تکرار

ہور اُسی سال وہ روح الارواح
ہور اُسی سال ہوا ہی پیدا
ہور اُسی سال ہوا جنگ نضیر
ہور اُسی سال مین نازل دریاب مسکر

ساتھ زینب کے کیا اپنا نکاح
سبط اکبر حسن ابن نور ہدا
اور کی جنگ دگر بے تاخیر
بیگمان آیت تحریم شراب

در بیان وقایع سال چہارم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال چارم مین ہوا ہی نازل
ہور اُسی سال ہوا ہی پیدا
ہور گئی اُس سال علی کی مادر
ہور اُسی سال مین ہی کم و بیش
ہور اُسی جنگ منے ای بھائی
بھیج مولا نے بہت سے آیات
ہور اُسی سال کے آخر دریاب
ہور ہوا جنگ قریظہ ای یار

حکم قصر صلوات ای کامل
سبط اصغر کہ ہی شاہ شہدا
فاطمہ بنت اسد خلد اندر
غزوہ مصطلق ای صفوت کیش
آیت حکم تیمم آئی
عایشہ کی کیا پاکی اثبات
جنگ خندق ہوا یعنے احزاب
بعد اُسکے نہین اُسمین تکرار

ہور اُسی سال وہ جگ کا ستا
ہور اُسی سال موا عبد اللہ
ہور اُسی سال ہوا ای دمساز
ہور اُسی جنگ مین ہے روشن دل
ہور اُسی جنگ منے ای یاران
اُسکو بہتان سے کیا حق پاک
ہوئے اُس جنگ مین ای نیک سیر
ہور اُسی سال منے سعد موا

اُم سلمہ کو نکاح مین لایا
سرور دین کا نواسا ای آہ
خوف کے وقت جو ہی حکم نماز
سورۂ شرح منافق نازل
قصہ مشکل افک بہتان
جو کئے جھوٹ کیا اُنکو ہلاک
معجزے ہوئے عیان از سرور
جسکے مرنے سے ہلا عرش خدا

در بیان وقایع سال پنجم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال پنجم منے ای دوست سنج
سکی ترویج کی ہے شان جلیل
ہی اُسی سال منے ای خوش ڈھنگ

فرض مولا نے کیا سب پر حج
تحفہ مین اُسکے کیا ہون تفصیل

ہور اُسی سال منے ای آگاہ
اُترے اُس بیاہ مین آیات حجاب

حق کیا شاہ کا زینب سے بیاہ
معنیان اُسکے مفصل دریاب
دومۃ الجندل ولحیان کا جنگ

در بیان وقایع سال ششم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال ششم مین ہوئے ای یاران
ہوی اُسی سال مین نازل ای یار
اہل تحقیق کن ای صاحب دین

سب پو مشروع نماز باران
بیگمان آیت احکام ظہار
ہی حقیقت مین یہی فتح مبین

اور صلوات خسوف اور کسوف
ہور اُسی سال مین جو قصیہ ہے
اہل مکے سے کیا صلح رسول

سنت اُس سال ہوئی ہی معروف
جس کتین نام حدیبیہ ہے
ہوا اُس صلح سے حاصل مامول

ہور اُسی صلح منے بے تکرار	شرکیا بیعتِ رضوان ای یار	اُسکے پیدا شوا تھے تب اصحاب	سب وہ نیک ہین بہشتی دریاب
خالد و عمر و عقیل و عثمان	لائے اُس صلح کے بعد ایمان	ہور اُسی سال مین ہے بے تکرار	غزوہ ذی قرد ای نیک شعار
ہور اُسی سال منے ثبت ہوا	بنگمان قصۂ عرینیان کا	ہور اُسی سال مین اُمّ رومان	اہلِ صدّیق مری ہی ای جان
ہور اُسی سال کیا زید غزا	بنگمان قوم فزاری پہ جا	ہور اُسی سال مین شاہِ دو جہان	سارے شاہان کو لکھا ہی فرمان

دربیانِ وقایع سالِ ہفتم از ہجرتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

ساتوین سال مین ای نیک سیر	سرورِ دین کیا فتحِ خیبر	بو ہریرہ یہہ غزا مین آیا	شرف اسلام کا جلدی پایا
فتح کے بعد حبش سے اصحاب	ملے خیبر مین شہنشہ سے شتاب	ہی اُسی سال کے آخر ای یار	غزوۂ ذاتِ سلاسل کا شمار
	ہور اُسی سال کے آخر خوشدہب	ہی قضا عمرہ کیا ای اہل ادب	

دربیانِ وقایع سالِ ہشتم از ہجرتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

آٹھوین سال مین سالارِ بشر	اپنے مسجد مین بنایا منبر	ہور اُسی سال مین شہ کی دختر	یعنے زینب گئی جنّت اندر
ہور اُسی سال مین سُن ای سامع	غزوۂ موتہ ہوا ہی واقع	ہور اُسی سال مین ای صفوت کیش	غزوۂ خبط ہوا بے کم و بیش
ہور اُسی سال بہ ماہِ رمضان	فتح مکّے کو کیا شاہِ جہان	بعد اُس فتح کے ہی جنگِ حنین	جنگِ اوطاس ہے پیچھے بے مین
بعد اوطاس ہے جنگِ طایف	ہور ہوے بہوت اموراے عارف	اور یاران کو کیا شاہ روان	توڑنے تا جو ہین عرب بیچ بتان
سب وہ دیوان کے ہین جا توڑے	ایک بت کو بھی کہین نین چھوڑے	ہور اُسی سال مین کعب و عبّاس	لاے اسلام نبی کے آ پاس
اور مولود ہوا ابراہیم	گل گلزارِ رسالت کا شمیم	اور اُس سال و کچھ آگے سالار	چو طرف فوجون کو بھیجا بسیار

دربیانِ وقایع سالِ نہم از ہجرتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

سالِ نہم مین وفود آے بہت	ایمان اُس شاہ اپر لاے بہت	نام اُس سال کا ہی سالِ وفود	معنی اُسکی ہی جماعت سن زود
جو وفود آے ہین نزدِ سالار	ساتھ سے کچھ ہین زیادہ ای یار	ہور اُسی سال مین ہے جنگِ تبوک	جسکے سختی مین نہین ہے کچھ چوک
اُس سبب سے بکلامِ علّام	اُس کتین ساعتِ عسرت ہی نام	ہور اُسی سال مین سرور کے ستہ یار	رہے دور اُس ستی ای نیک اطوار
آخر اُن کا ہوا توبہ مقبول	دل مین اُس نقل سے لگتی ہی ہول	اور اُس سال مین بھی شاہِ جہان	بہوت عمدون کو لکھا ہی فرمان
اور اُس سال مین اونورِ خدا	رہا ازواج سے یک ماہ جدا	جب ہوی آیتِ تخییر نزول	سب کئے ہین وہ شہنشہ کو قبول
ہور اُسی سال مین اُتری ہی بیان	آیتِ حکمِ لعان از قرآن	ہور اُسی سال ہوا ای عاجز	قصۂ غامدیہ ہور ماعز
ہور اُسی سال مین اُمّ کلثوم	گئی جنّت منے کر تو معلوم	ہور اُسی سال نجاشی ای یار	دارِ باقی مین گیا ای ہشیار
شہ جنازے پہ پڑا اُسکے نماز	اُس شرف سے کیا اُسکو ممتاز	ہور اُسی سال منے ابن اُبی	قعرِ دوزخ مین جگا پایا ہی

دربیانِ وقایع سالِ دہم از ہجرتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

سالِ دہم مین جریر آیا ہی	شرفِ اسلام ستی پایا ہی	بے نہایت تھا جمال اُسکا عجب	اُس کتین یوسفِ اُمّت ہی لقب
ہور اُسی سال مین سالارِ زمن	بھیجا حیدر کتئین سوئے یمن	ہور اُسی سال مسیلم مغضوب	شاہِ عالم کو لکھا ہی مکتوب
ہور اُسی سال کیا بالا جماع	سرور کون و مکان حج وداع	جنت اُس حج مین کیا سبکو وداع	یہہ لقب اُسکا ہوا غیر نزاع
ہور اُسی حج مین ہوے بو جو تم	نازل یہہ آیتِ اکملت لکم	ہوے اُس سال وقایع بسیار	خاص کر حج مین بلا حدّ و شمار

در بیان وقایع سال یازدہم و ذکر انتقال سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گیارہوین سال مین ای عالم ۔ ہوی عالم پہ قیامت قایم
بیے سالار رسل حج کر کر ۔ لایا تشریف مدینے اندر
جب گیا شہر محرم و صفر ۔ شام کے ملک نہ پہنچا لشکر
سرور اس دل کا اسامہ کو کیا ۔ ساتھہ اسکے بہت اصحاب دیا
اول ماہ ربیع الاول ۔ ہوا بیمار وہ شاہ اکمل
بھوت شدت سے اٹھی تپ اسیر ۔ ہور بہت زور سے تھا درد سر
دن بدن ہوتا تھا بھوت وہ آزار ۔ ہور کبھی بیہوشی ہوتی ای یار
ہور اس احوال مین ای نیک سیر ۔ کیا ہی بھوت وصایا سرور
روز دوشنبہ غرض وہ اجل ۔ بارہوین دن ربیع الاول
ملک عقبی کو سدھارا بے قیل ۔ کسکو طاقت ہی کرے یہہ تفصیل
کس کو طاقت ہی کہے ہجر حبیب ۔ جیسی انگار کی ہوتی ہی جیب
کسکو طاقت ہی کہے یہہ ونیاگ ۔ جس سے ہوتا ہی سخن جیک پہ آگ
کس کو طاقت ہی کرے یہہ نالہ ۔ جس سے ہوتا ہی نفس تبخالہ
کسکو طاقت ہی کرے یہہ فریاد ۔ جس سے دم ہووے بگولے کی نماد
کس کو طاقت ہی لکھے یہہ احزان ۔ جس سے اڑھتے ہین قلم کے اوسان
کسکو طاقت ہی لکھے یہہ تپاک ۔ جس سے خامے کا جگر ہووے چاک
کسکو طاقت ہی لکھے یہہ تپ و تاب ۔ جس سے کاغذ ہووے مثل سیماب
گر کرے خامہ خیال تحریر ۔ لیقہ ہو پاے قلم مین زنجیر
دل مین کسطرح سماوے یہہ جوش ۔ جس سے ہوتا ہی تصور بے ہوش
کیون کرے سینہ تحمل یہہ غم ۔ جس سے ہوتا ہی تخیل برہم
اول و آخر اپر یہہ ماتم ۔ ہول محشر سے نہین ہرگز کم
موج آنسو کی کئی تھی طوفان ۔ آستین بحر سے دیتی تھی نشان
ہر طرف صرصر آہو نکا سموم ۔ صور محشر کی مچایا تھا دھوم
جب ہوا چشم سے مستور او نور ۔ گھیری عالم کو سراسر دیجور
جب اٹھا وہ مہ تابان میرا ۔ سارے دنیا مین اندھیرا گھیرا
جب گیا وہ مہر خورشید منیر ۔ ہوگئی روے زمین مثل قیر
ہوے ایام سب اماس کی رات ۔ ہر طرف دھوم مچائی ظلمات
سخت حیرت مین پڑے سب عالم ۔ بلکہ حیرت سے ہوے سب بکدم
ہوے اس غم سے دکھیارے سارے ۔ دیکھنے ڈنکو لگے سب تارے
ہین وہ مہر فلک ناز و نیاز ۔ ہی حیات ابدی سے دمساز
اسکی رحمت ہی وہ بحر مواج ۔ جس کا ہی فیض سبھون پر کل آج
حق کا سایہ ہی وہ وحدت پایہ ۔ جاودان سب پہ ہی اسکا سایہ
رحمت اسکی ز ازل تا بہ ابد ۔ دمبدم کرتی ہے ہر شی کو مدد
اس لئے وہ دو جہان کا مولا ۔ یون سب اصحاب سے اپنے بولا
ہی تمھارے لئے یہہ میری حیات ۔ موجب خیر و فلاح و برکات
ہور تمھارے لئے یہہ میری ممات ۔ بیگمان ہی سبب خیر و نجات
یعنے در وقت حیات و پس ازان ۔ فکر ہی مجھکو تمھاری ہر آن
جون معین تھا مین تمھارا بحیات ۔ ہونگا اسطرح سے مین بعد وفات
دنیا و برزخ و محشر اندر ۔ تم سے مین دفع کرونگا ہر شر
تم کو لیجاؤنگا مین در جنات ۔ ہور بڑھاونگا تمھارے درجات
ای دو عالم کے رئیس و مختار ۔ ای ترے فیض کا سبکو آدھار
جیسا یہہ حرف مجھے سنوایا ۔ رکھہ تو میرے اپر اپنا سایا
دل کتین میرے ترا دیدار کر ۔ دونو عالم مین مجھے تیرا کر

در بیان اختتام این رسالہ میمنت انجام و مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

للہ الحمد کہ یہہ نسخہ خوب ۔ اب ہوا ختم بوجہ مرغوب
کم اسکے یازدہ از بارا سو ۔ سال ہجرت سے بنا ہی یہہ تو
اسکے بیتون کا عدد سن تو اب ۔ آٹھہ سو کے ہین اپر ستر اسب
یا الہی بحق جاہ رسول ۔ دے یہہ نسخے کو میرے رنگ قبول
از طفیل حسن و جاہ حسین ۔ دل محزون کو میرے دے سکھہ چین
بحق غوث معظم یا رب ۔ مشکلان کر تو مرے آسان سب
رکھہ مرے سر پہ تو عنایت کا تاج ۔ مت مجھے کر تو کسی کا محتاج
عافیت ساتھہ مجھے رکھہ خوشدل ۔ ہور مدینے مین مری کر منزل
کر محبت مین محمد کے فدا ۔ پیروی اسکی مجھے دے تو سدا
کر مجھے یون ترے محبوب مین گم ۔ کہ نہو پھر مری ہستی کو اگم

نادر ۔ مانند ۱۲
قیر ۔ رنگ سیل ۱۲
اگم ۔ نما ۱۲

خاتمہ کر تو میرا ایمان پر | بحق ختم رسل خیر بشر

پھر پانچوان رسالہ آرام دل نام اس رسالے مین بیان شمایل و اخلاق و عادات حضرت خیر الانام ہی

پانچوین رسالے کے بیتونکا وزن یہہ ہے | فعولن فعولن فعولن فعول

در حمد حضرت خلاق عالم جل جلالہ و عم نوالہ و نعت سید بنی آدم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و سبب تصنیف این رسالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہان تک ہی عالم مین حمد و ثنا — سزاوار ہی تجھکو بار بنا
ہین سب عاقلان جگ کے حیرت مینے — کہ پونچی نہین عقل تیرے کنے
ہی لائق تجھے عظمت و کبریا — کہ مانند تیرے نہین دوسرا
نہ دل مین سماتا ہی تیرا جلال — نہ انکھیان مین ماتا ہی تیرا جمال
جو کچھ ہے دو عالم مین حسن و جمال — ترا عکس ہی بیشک ای ذو الجلال
ترے حسن کا ہر طرف ہی ظہور — ہی برتر سبھون سے محمد کا نور
ترے حسن کو ہی ظہور تمام — محمد کے ہستی مینے والسلام
ترے حسن و خوبی کا مظہر ہی او — جہان کے مظاہر سو برتر ہی او
ترے حسن کا ہی او مظہر اول — خلایق ہین اسکے مظاہر سگل
دیا تو اسے عالم روح بیچ — مقامان کہ ہین آدم و نوح بیچ
نتھا بلکہ آدم کا نام و نشان — نبوت سو اسوقت تھا او عیان
ہوا روح اسکا تجلی مین جب — ہوے مست و مدہوش ارواح سب
کیا حسن پاک اسکا جب وھان ظہور — ہویدا ہوا سب پو روز نشور
تماشے ہین اس نور کے قدسیان — گئے بھول خیر ہستی جسم و جان
ہوے مست ارواح پیغمبران — کئے چاک اپنا گریبان جان
بھی ارواح سب اولیا بے سخن — اٹھے شور و غوغا ہین بلبل من
غرض حسن مکان بیچ او گل اٹھا — جہان در جہان شور و غلغل اٹھا
حقیقت مین سبکا ہی مطلوب او — ہین سب عاشقان او محبوب او
جدھر اس شہنشاہ کا گھر اٹھا — ادھر سب خلایق کا جھمگٹ اٹھا
او خورشید ہی بیہ ذرات ہین — او باد صبا خلق سب پات ہین
او جہتا ب ہی سب خلایق چلکور — دو عالم مین ہی حسن کا اسکے شور
کیا جسم سو سب او سلطان ظہور — ہوا مختفی اسمین وہ روح و نور
ہوا حسن روحی کو تن پردہ پوش — دیا عشق ارواح کا بھی خروش
اگرچہ چھپیا تن مین روح کمال — دیا جسم کون اسکے خو بھی جمال
کہ جون روح اسکا اتھا ارجمند — ہوا حسن مین جسم بھی سربلند
نہ غایت رکھے اسکا روحی کمال — نہ پایان رکھے اسکا جسمی جمال
سب اخلاق پاک اسکے قال و فعل — کمالات روحی اپر تھی دلیل
ہین من دھنک اندر کہا ذکر نور — لکھا سہرن مین نوید ظہور
یہ مین بولین اسکی ولادت کی بات — یہ جگ سو ہین اسکا بیان تا وفات
ہین اب حسن کا اسکے کرتا ہون ذکر — جلایا و تا اس سے مرآت فکر
ہی دو قسم پر حسن ای جگ اجال — گئے بول کر یون سب اہل کمال
ہی قسم اول حسن و صورت سمجھ — ہی قسم دگر حسن سیرت سمجھ
دو نو حسن اسمین اتھے بر کمال — ہوا کوئی نہین انمین اسکے مثال
ہین کرتا ہون ہر دو صفت کا بیان — بھی عادات کا اسکے ذکر امیان
کہ واجب ہی ہر ہر مسلمان پر — پیمبر سنی اپنے رکھنا خبر
شمایل محمد کا ای مہربان — ہی تازیمین اور فارسی مین بیان
نہ دکھی زبہ نہین کیئن آیا نظر — مگر یک رسالہ کہ ہی مختصر
ہی سب دو ورق کا او نسخہ تمام — عبارت ہی اسکی ہت بے نظام

نشور — روز محشر ۱۲

بحی — مانند ۱۲

مرآت — آئینہ ۱۲

بہت عضو کا ذکر اسمین نہین بھی سیرت کا اسمین بیان ہین کہین
نہ مہر کز کیا بال کا کوی شمار عدد اسکا ہی جھوٹ ای ہوشیار
سیر کے کتابان جو ہین معتبر تامل سے کرنا او سب پر نظر
عربی مین ہین یہہ کتب معتبر مواہب شمایل عیون الاثر
کتب فارسی مین بھی بسیار ہین ولے معتبر ان مینے چار ہین
اگرچہ یہہ تینون بھی ہین معتبر ولے ہی مدارج کو شان دگر
صحیح مین روایات سب ای شریف نہین کوی روایت ہی اسمین ضعیف
ہی نام اس رسالے کا آرام دل ہی ذکر اسکا سہ باب پر مشتمل
سیوم باب مین ذکر عادت ہی جان وہ عادت سراسر عبادت ہی جان
برا فایدہ اسکا ای با حضور ہوے ہین جو کوی اسکے ملنے سو دور
رہے ہجر سو اسکے ہو سوگوار درون پر اگن ہو انکھیان پر شرار
کبھی صرصر آہ کا گرد باد دیا انکی راحت کی خرمن بباد
کبھی پنجۂ حسرت دردناک کیا صبر کے جیب کو انکے چاک
شب و روز حیرت مین مدہوش و دنگ دل و جان ہوا اپنے نہایت تنگ

بھی ہی پر غلط اسکا اکثر بیان نہین ہے کتابان مین کو نقصان
ہی واجب شمایل کے وصف ابر روایات باطل سو کرنا حذر
سیر کے ہین تا رہین لا کہون کتاب یون فارسی بیچ ہین بیحساب
چہارم ہی بہجہ نہی جسم شتا نہین جسکی خوبی کو کچھ انتہا
ہی اول شواہد معارج دوم چہارم مدارج ہی روضہ سیوم
مین کرتا ہون پیدا سو شوق دل عیان جو کچھ ان کتابان سے ہی بیان
جو کچھ اس رسالے مین ہی ای سجان احادیث کا ترجمہ ہی بجہان
اول باب مین ذکر صورتکا ہی دگر باب مین ذکر سیرت کا ہی
ثوابان شمایل کے ہین سو ہزار برکت کو اسکے نہین کچھ شمار
رکھے ہین دو نعلین پر اسکے سر نا پاون ہوا اسکے ملے چشم تر
کبھی شعلۂ دل ستی شمع سار کبھی موج آنسو منے غوطہ خوار
کبھی صیحۂ نالۂ جان گسزا دیا خانۂ عیش اسکے دھلا
کبھی موج دریا مین در خروش کبھی صورت آسا تحیر فروش
سو ہی یہہ شمایل انہون کے بدل تصور مین اسکے رہین بے خلل
تسلی دیوین اپنے جان کو تئین منور کرین اس سو ایمان کتئین

در بیان مناجات بحضرت مجیب الدعوات و قاضی الحاجات عم نوالہ

الٰہی بحق امام رسل کہ ہی حسن کا جسکے عالم مین غل
مجھے عشق سو اسکے کر بہرہ مند مجھے اسکی طاعت مین کر سربلند
مجھے اس نجاست سے تو پاک کر محبت مین اپنے مجھے خاک کر
پریشانی دل کو نین ہی شمار شب و روز حیرت سو ہی کاروبار
مرے تن کو امراض سے دور کر مرے دل کو راحت سو معمور کر
جو کچھ ہی مرے دل پہ رنج و ملال عیان سب ترے پر ہی ای ذو الجلال
نکر کس کا محتاج یارب مجھے نکال اس مصیبت ستی اب مجھے
مجھے صحبت غیر سو دور کر مرا دل انیس انس سو پور کر
نہین عیش کا ہی مرا دل اسیر ہی یہہ راز تجھ پر عیان ای خبیر
دگر نین تو دے مجھکو کسب حلال حرج پر تو کر اسکو آسان اتال
اگر ان دو حاجت سو یک مدعا نکرنا ہی خواہش مین تیرے روا
توکل مین دے مجھکو عالی مقام مجھے رکھ تو اپنے سے راضی مدام
مرا خاتمہ کر تو ایمان پر بحق محمد سراج البشر

بآل محمد بصحب کبار بہ سالار افراد و الانبار
گناہان کے کامین بے باک ہون نجاست سو دنیا کے ناپاک ہون
مرا جسم امراض مین چور ہی بھی دل فیض و وحشت سو معمور ہی
نہایت ناتوان ہی مرا جسم و جان مجھے طاقت صبر نین یک زمان
مجھے لطف سو اپنے کر کر بحال سدا عافیت بیچ رکھ ماہ و سال
مری حرمت و آبرو کر جتن نکر مجھکو محتاج ای ذو المنن
نہین صحبت غیر کا مجھ مین تاب ہی اسباب کا مجھ کو غم بیحساب
بلا واسطہ مجھکو دے ای خدا مرا قوت جو کچھ ہی تیری رضا
جو کچھ ہی ضروری سو کر مجھ عطا تو بر لا کرم سو مرا مدعا
یہہ سب تیری قدرت سو نزدیک ہی ترے حکم کے بیچ ہی کل شی
مجھے صبر دے فقر و فاقے اپر تجلی مین تیرے مجھے محو کر
غرض مجھکو محتاج کس کا نکر ترے در پہ رکھ مجھکو شام و سحر
کرا مجھ سو ہر دم عیان نور نہان ترا اور ترے دوستان کا بیان

سیرت: خصلت ۱۲
صیحہ: آواز ۱۲
انس: محبت ۱۲

دے غوثِ جہان کی غلامی مجھے
غلامی مین کر اُسکے نامی مجھے

مجھے ذکر مین اُسکے رکھہ تر زبان
اُسے کر مرے حال پر مہربان

دے باقر کو یون اُسکا ذرّات عشق
ہی سائیکو جون شخص کے سات عشق

شمایل مین کرتا ہون آغاز اب
تو سن شوق کے کان سون اُسکو سب

در بیانِ آنکہ ہمہ اعضای مُبارکِ آنحضرت صلی اللّٰہُ علیہِ وآلہٖ وسلّم در کمالِ اعتدال بُودند

ہی یک قاعدہ اُسکے اوّل ضرور
تو رکھہ اُسکو دل مین جون انکھیان مین نور

کہے آل و اصحاب اور عالمان
جنوبی شمایل کئے ہین بیان

کہ سر تا قدم شہکا ای ہوشیار
اتھا اعتدال و لطافت سون یار

اتھا اُسکے ہر عضو مین اعتدال
بھریا تھا ملاحت سون اُسکا جمال

سُنیگا تو وصف اُسکے اعضا کا جب
تو کر دل مین اِسبات کو یاد تب

بھی سرور کی تشبیہ ای نیک ذات
دیئے ہین جنوبی چندر سون بسات

یون اُس شاہ کے بھوت اوصاف کو
دیئے ہین شباہت بہت چیز سون

غرض انکا تفہیم ہی ای عزیز
وگرنہ چندر سور (آفتاب) وہان کیا ہی چیز

نہ نعلین کو اُسکے پوچھے چندر
او نعلین ہین عرش کے تاج سر

دو عالم مین مانند نین اُسکے کئین
اُسے ذہن مین لیکا مانند نین

در صفتِ سرِ مُبارکِ آنحضرت صلی اللّٰہُ علیہِ وآلہٖ وسلّم

علی ولی یون کیا ہی بیان
بھی ہند ابنِ ہالہ دیا یون نشان

کہ تھا بادشاہ دو عالم کا سر
بزرگ اور با اعتدال ای پسر

بزرگی سر عقل پر ہے دلیل
سب اہلِ فراست کہے ہین یہہ قیل

بزرگی سر سب کنے خوب ہی
شکل خلق کے پاس محبوب ہی

بحقِ سرِ مصطفیٰ ای خدا
مرے طبع کو کر تو جودت عطا

در صفتِ روی مُبارکِ آنحضرت صلی اللّٰہُ علیہِ وآلہٖ وسلّم

تھا مکھہ اُس کا آئینہ باصفا
اتھا جلوہ گر وہان جمالِ خدا

کہا ابنِ عازب کہ سرورِ دو کون
اتھا خوب تر بھوت سب خلق سون

کہا بو ہریرہ مین دیکھا نہین
پیمبر کے مانند یک شی کہین

تیا اُسکے مکھہ مین اتھا آب و تاب
گویا اُسمین پھرتا اتھا آفتاب

پوچھا ابنِ عازب کو یک شخص یون
صفا لیت مین تھا شہ کا مون سیف تیون

دیا اُسکو یون ابنِ عازب جواب
کہ مکھہ شہکا روشن تھا جون ماہتاب

بھی جابر کہا ہی کہ یک وقت مین
دیکھا چاندنی رات مین شہ کتئین

اتھا شہ اُپر جامہ سرخ خط
نہتا چاند واللہ اُسکے نمط

کیا مین نظر چاند اور شاہ کون
قسم ہی بہت خوب تھا چاند سون

جبیر ابنِ مطعم کہا یہہ سخن
کہ جب شہ پھراتا تھا رخ ہم رخن

تو دستا تھا رخسار اُس شاہ کا
نظر مین کہ ٹکڑا ہی جون ماہ کا

کہا ابنِ ہالہ کہ مکھہ شاہ کا
اتھا چودوین رات کے چاند سا

ہی صدیق اکبر سنی یہہ بچن
کہ تھا مون پیمبر کا ہالے مین

مکھہ اُسکا اتھا یعنے چندر جال
تھے انوار اُس مکھہ پو ہالے مثال

دئی عایشہ یہہ خبر سب کتئین
کہ یک رات کپڑیان کو سیتی تھی مین

گری سوئی مجھہ ہاتھ سے برزمین
لگی ڈھونڈنے مین اُسے ہر کہین

ملا نین وہ سوئی کا ہرگز سراغ
کہ اُسوقت مین گل ہوا تھا چراغ

سو اتنے مین آیا سراج الانام
کہ ہی نور سے جسکے عالم تمام

پڑا اُسکے چہرے کا اسطرح تاب
کہ مجھکو ملی سوئی میری شتاب

بھی بنتِ معوذ کہی ای پسر
محمد اُپر گر تو کرتا نظر

تجلّی منے اُسکے کھو اپنا تاب
سمجھتا کہ روشن ہوا آفتاب

بھی دوسری روایت مین آیا ہی یون
کہ تھا شہ کا رخسار آئینہ تیون

نمایان تھا وہان عکس دیوار کا
غلام ہی چندر اُسکے رخسار کا

ہی بیحد و حصر اُسکے مون کا جمال
نہین کوئی عالم مین اُسکے مثال

کہان ہی یہہ طاقت چندر سور کو
کہ پوچھے اور رخسار کے نور کو

ہو جانے کے خاطر ہی تشبیہ یہ
وگر نین تو سب شی سون برتر ہی او

جو کوی دیکھتا تھا او سرور کا مکھہ
او جاتا اتھا بھول سب درد و دکھہ

مکھہ اُسکا نجھار دو شب شاد تھا
جہان کے حوادث سون آزاد تھا

بجز معجزے کے بہت کافران
او مکھہ دیکھہ لائے ہین ایمان بجان

تھا یوسف سون صورت مینے خوب او
اتھا حسن مین بھوت ایزدی او

کہی عایشہ شہکی خوبی منے
دو بیان کہ مشہور ہین سب کنے

اگر مصر کے لوگ سنتے ذرا
جمال اُس شہنشہ کے رخسار کا

چندر ـ چاند ۱۲

ہو جانے ـ یعنے معلوم ہونا

تو یوسف کے لینے مین دیتے نہ ڈال / سب اُس گال کا دل مین بند تھے خیال ؛ زلیخا کے سارے ملامت گران / اگر دیکھتے شاہ کا مکھ عیان

بدل ہاتھ کے کاٹتے دل کنن / جمال اُس شہنشاہ کا کسمین مین ؛ تصدق سو اُس مکھ کے ای کردگار / مرے جی کو اُس مکھ اپر کر نثار

مرے دل پو چمکا کر اُس سور کون / منور کر اُس لیل دیجور کون ؛ مین آیا ہون جینے سو اپنے پتنگ / جلا مجکو اُس شمع پر جون پتنگ

ہوا ہی مرا روز جیون شب سیاہ / مین کیا حال تجکا کہون آہ آہ ؛ مرا روز روشن کر اُس نور سو / مرے شب کو اُس ماہ کے نور سو

درصفتِ چشم مبارک و بینائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہِ دین و دنیا کے ای سرفراز / بڑے تھے انکھیان اور پلکان دراز ؛ علی ولی کی روایت بھتر / صفت اُسکی ہے اوعج العین کر

ہی اوعج کا معنی سیہ چشم جان / بلا سرمہ یون تھے او انکھیان بجھان ؛ بھی ہی یک روایت مین اُشہل کگر / او ہین لال ڈورے سُن ای باخبر

روایت مین جابر کے اشکل ہی جان / تو معنی کو اُسکے دراز انکھ مان ؛ تھی بینائی اُس چشم کی بیحساب / ہی یون عایشہ سو خبر در کتاب

بجھاتا اتھا شہ اندھارے مین یون / بجھاتا اتھا او اجالے مین جون ؛ خبر ہے بجھاتا اتھا شاہ نے / اگیارہ ستارے ثریا منے

نظر شہ کی اکثر تھی بھین کے اُپر / کبھی آسمان پر بھی کرتا نظر ؛ نظر اُسکی بھی اکثر احوال مین / اتھی ای پسر گوشہ چشم سین

اگر کین بجھاتا تھا او نامدار / پھراتا تھا سب گرد ان ای ہوشیار ؛ بھی حق اُسکو بخشیا اتھا یہہ شرف / کہ تھا دیکھنا اُسکا چارو نطرف

بجھاتا تھا جون رو برو سر بسر / بجھاتا اتھا یون پس پشت پر ؛ بھی کہتا اتھا او شہ دل نواز / سگل مقتدیان کو بوقت نماز

کرو صف درست ہو مجھ سوا اول / کرو مت سجود و رکوع تم سگل ؛ نمازا رکوع اور سجود ہی عیان / مرے پر کہ مجھ مین ہے مجھ پر نہان

مرے پاس یہہ کام آسان ہی / اگے ہور پیچھے مجھے یکسان ہی ؛ تصدق سو اُس چشم کے ای کریم / مرے چشم کو رکھ ہمیشہ سلیم

تماشے سو کر غیر کے اسکو پاک / فطارے منے اُسکے نت اسکو ناک

درصفتِ گوش مبارک و شنوائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خبر مین یون آیا ہی ای نیک نام / کہ تھے حسن مین کان شہ کے تمام ؛ کہا شاہ یون یک روایت منے / کہ سُنتا ہون مین جو نہین تم سنے

مین سُنتا ہون آواز آسمان کون / ہی لاچاری اُسکو یہہ آواز سون ؛ کہ مین چار انگل کا مکان اُس بھتر / فرشتہ ہی ساجد مگر اُس اُپر

تصدق سون اُس کان کے ای خدا / ترے راز کے مجکو یا بان سُنا

درصفتِ جبین مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گشادہ پیشانی اتھی شاہ کی / رسالت کے کھن کے نو ماہ کی ؛ کہا ابن مالک کہ او شاہ دین / پیشانی پو بھاتا تھا جب اپنے جبین

تھے یون روشنی بیچ او جھلدیان / ہوے تو کرے چاند جون عیان ؛ تصدق سو اُس جبین کے کر ای غفور / جبین سو مرے بخت کے چین کو دور

درصفتِ ابروئے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھوان شہ کے باریک تھے اور دراز / بھی تھے تھوڑے پیوستہ ای سرفراز ؛ کماندار تھے اور بہت تھے سیاہ / احادیث اس بات پر ہین گواہ

الٰہی ہمیشہ بشام و سحر / اُس ابرو کو مجھ دل کا محراب کر

درصفت بینی مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتھی ناک اُنچی کہا یون علے / تصدق ہے چنپے کی اُس پر کلی ؛ تھی باریک خوش شکل ای ہوشیار / اتھی اُسکی خوبی بہت بیشمار

او بینی کے صدقے سوای ذوالمنن / جری حرمت و آبرو کر جتن

درصفتِ دہن مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مبارک دہن شہ کا ای جگ اُجال / اتھا حسن و خوبی منے بے مثال ؛ ہی لکھنے ستی بھار اُسکے صفات / لبالب اتھا ہمین آب حیات

بھی سرور کے ہونٹاں اُتھے خوب تر
اُتھے کہن کے تارے مِن مُستتِر
تصدّق سو اُس لب کے ای کردگار

تصدّق ہی یاقوت اُسکے اُپر
نتھا بلکہ ہونٹاں اُنکون نظیر

کشادہ اُتھے دانت اُسکے سگل
او سلطانِ دین باتاں کرتا تھا جب

اُتھے جوت میں موتیاں سو اگل
چمکتا تھا نور اُسکے داتاں سوں تب
مجھے ذکر میں اُسکے رکھ بر قرار

درصفتِ تبسّم و ضحکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

شہنشاہ ہر وقت ہنس مکھ اُتھا
جمائی سو محفوظ تھا شاہِ دین
بھی رونا اُتھا اُسکا اِسد ھات پر
تھا روتا شہنشاہ میت اُپر
تہجّد میں روتا تھا بے انتہا
یہہ اُمت سب اُس پر سو قربان اچھو
بھی رکھ مجھکو ای قادرِ مہربان

اُسے لطف سو حق کے نت سکھ اُتھا
کہ او فعل شیطان سوں ہی بالیقین
نہ تھا شور و آواز اُسکے بِچتر
و یا خوف سو اپنے اُمت اُپر
بزاں اپنے اُمت کو کرتا دُعا
نِت اُسکے محبت میں بیجان اچھو

اُتھا تازہ رو وہ شاہِ نول
نتھا قہقہہ اُسکے ہنسنے منے
بیا اُسکو تھا عشق میں درد و جوش
تھا روتا محبت میں رحمان کے
اِس اُمت بدل بہوت غمگین اُتھا
او رونے کے صدقے سو ای ذو المنن

تبسم اُتھا اُسکا ہنسنا سگل
نہ شور اُسکے ہنسنے منے کوئی سُنے
کہ تھا دیگ تیوں اُسکا سینہ بجوش
بھی روتا تھا سُنتے سو قرآن کے
اِس اُمت کو اُسپر کرے حق فدا
اُس اُمت کو کر ہر بلا سو جتن
سدا اُسکے اُمت اُپر جان فشان

درصفتِ آبِ دھن مبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

تھا آبِ دہن اُسکا ای باصفا
گیا اُسکا آزار فی الحال وین
جُھنگایا اُسے شاہ اپنی زبان
او پانی ستیا باوری بیچ شاہ
ہوا آب اُسکا میٹھا او رچھل
ستیا مون میں اُنکے شہ تھوک کون

جگر خستۂ رنج و غم کو شفا
کیا جا کون تب فتح خیبر کتیں
نتھی اُسکو اُسر وزیبا ایں الحون
بھری مشکِ خالص کے بو سو او جا
نتھا اُسکے مانند وہاں کوئی جل
او دن مون بھرا او دو دھ سو

علی ولی کے تھا آنکھاں میں درد
تھا ایک روز بیبا سا امام حسن
آیا شہ کے نزدیک دلو آب
اُنسکی اُتھی باوری گھر میں بھی
لجائی تھی بلکہ روز سرور دھیر
تصدّق سو اُس تھوک کے ای حکیم

ستیا اُسمیں تھوک اپنا او شاہِ فرد
شہِ ہر دو عالم کے گھن کا رتن
ستیا اُسمیں اپنا مبارک لعاب
ستیا تھوک پاک اپنا اُسمیں نبی
کتیک بچہ شیر خوار ای گھنیر
عطا کر شفا مجھکو ہوں میں سقیم

درصفتِ آوازِ مبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

خوش آواز تھا او شہِ نامدار
نتھا پوچھتا کِس کا آواز جان
تو آواز جاتا بہت دور تر
تصدّق سو اُس صوت کے ای خدا

لجاتا تھا خاطر سو صبر و قرار
اُتھا پوچھتا شہ کا آواز وہاں
سب عورتاں سُنتے تھے پردے بِچتر

او آواز تھا آرت سیلہ مپت
خصوصاً او جب خطبہ پڑتا اُتھا
پڑ خطبہ یک روز شہ وقتِ حج

دلاں اُسکے سُننے سو جاتے تھے
کہ ہر وعظ کے دلپہ چڑتا اُتھا
ہوا دور و نزدیک سبکوں سمج
مجھے اُسکا آوازِ دلکش سُنا

درصفت فصاحتِ مبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

فصاحت کی تعریف کوئی کیا کرے
نہیں تھا فصاحت کتیں اُسکے حد
کہا ہی او افصل ہوں میں حق کنے
کہا یوں عمر شہ کوں ای نامدار
کہا شہ فتح اللہ کی بات سب

کہ سحبان وہاں بھی اُپر بر پرے
نتھا جوں ملاحت کتیں اُسکے حد
عرب ہور عجم سو فصاحت منے
نہیں کیں گیا تو تمارے سو بھار
گئے تھے بسر یہ سب اہلِ عرب

اُتھا افصح الخلق شہ در کلام
ہی بہتر کلام اُسکا قرآن تجھے
سِکایا فصاحت مجھے خوب حق
نہیں جا ملیا کوئی حرف دستی
لے آیا ہی جبریل اُسے مجھ اُپر

جگت کے فصیحاں ہیں اُسکے غلام
بجز کافر اُسمیں کسے شک اچھے
فصاحت میں ہے مجھکو سب پر سبق
فصاحت کہاں سو تو لایا بتی
کیا اُسکتیں یاد میں سر بسر

دیا حق تجھے باتاں اختصار
سخن یک اچھے او معنی ہزار

اتھا جھوٹ او شاہ شیریں سخن
سخن سو لجاتا تھا عالم کا من

سخن اُسکا پرتا تھا جب کان میں
نکل تے تھے ارواح ابدان سیں

اتھی بات اُس شہ کی مفتاح راز
کہ کرتی اتھی قفل کو دل کے باز

دیا تھا وہ ابر بہاری نمن
کہ کرتی اتھی تازہ دل کا چمن

دیا خود اتھی نور میں مثلِ سور
کہ کرتی تھی سینے سے انکار دور

بہت کافراں سنکو او خوش مقال
مسلمان ہوئے کفر دل سوں نکال

تصدق سو اُس بات کے ای خدا
ورے من کے دین کو دیے تو جلا

در صفتِ موئے مبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میانے لٹھے شاہ کے سر بال
خم و سیدھے بیچ ای حلک جال

درازی میں یو تھے کاندے کنے
یوں آیا ہی اکثر حدیثاں منے

کبھی سر منڈایا نیں او نامدار
مگر حج و عمرہ منے چند بار

دیا بانٹ اصحاب کو سب او بال
رکھے سب اُسے اپنے جیو کے مثال

او سرور کتیں سیس بھر بال تھے
دلاں صید کرنے کتیں جال تھے

نہایت تھی خوشبو او موی سیاہ
ہی کہنا اُسے مشک عنبر گناہ

بھی ہی یک روایت میں سدھاتے
کہ دھوتا تھا سر جبکے بابت سے

بھی سنت اہے بال رکھنا تمام
نگاہ اُسکی کرنا بہر صبح و شام

نگاہ اُسکی تیر نے سو نا ہوے اگر
تو اُس وقت فضل منڈا تا ہی سر

تصدق سو اُس بال کے ای خبیر
تجھے زلف میں اُسکے کر تو اسیر

در صفتِ ریش مبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتھے دات سرور داڑھی کے بال
چندر مکھ تو اُسکے تھا ہا مثال

اتھی خوب و خوش اور گرد و دراز
اتھے کالے بال اُسکے ای سرفراز

اگرچہ تھی عمر اُسکی تریسٹھ برس
خدا اُسکو قوت دیا تھا سرس

او نقصان پیری سو محفوظ تھا
منج اُسکا جوانی سو محظوظ تھا

تھے اُجلے سو ستر اتھاراج بال
او سر او داڑھی میں ای باکمال

ابوبکر شہ کو کہا ایک روز
ہوا تو بڈا ای شہ دل فروز

کہا سورہ ہود او واقعات
کئے ہیں تجھے پیر ای نیک ذات

مونچھیا نکو کترتا تھا او خوش خصال
بھی داڑھی ستی کم کراتا تھا بال

بھی فرمان کیا یوں سب امت کتیں
رکھو ریش کترو سبلت کتیں

نکھاں ہاتھ اور پاؤں کے ای حضور
او شہ جمعہ کے روز کرتا تھا دور

لگاتا تھا یک روز آرا ای میان
سر و تن کتیں تیل او جا جان

بھی سو سر و ریش کو شاہ کن
کنگوئی ایک دن آڑ کرتا تھا ان

بجھاتا تھا درتن میں اپنا جمال
جمال اُسکا تھا بیحد و بے مثال

یوں آیا ہی اخبار میں ای سجان
کہ مسواک و مقراض او سرمہ دان

بھی آئینہ ہور شیشہ یک تیل کا
کنگوئی او سوئی دھاگے ای با صفا

سفر میں ہمیشہ او سرور کے سات
یہ سب چیز رہتے تھے رکھ یاد بات

او داڑھی کے صدقے سو ای کردگار
نگہہ رکھ مری آبرو ہور وقار

در صفتِ گردنِ مبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہنشہ کی گردن بہت خوب تھی
صفائی میں روپے سو اپر روپتی

اتھی حسن و خوبی منے بے مثال
ہرن کی ہی گردن کو کاں او جمال

او گردن کے صدقے سو ای کردگار
ورے دل کے گردن کے بوجھ اُتار

در صفتِ ہر دو دوش مبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دونو کاندے سرور کے ای نامور
اتھے دور آپس میں یا یکدگر

اتھے استخوان اُنکے با اعتدال
اتھے خوب مرغوب و خوش با جمال

در صفتِ سینۂ مبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھی چوڑا اتھا سینۂ شاہِ دین
بھرا اُس میں تھا گنج علم یقین

اتھا پیٹ شہ کا بہت خوب تر
حریر او رقاقم غدا اُس اپر

بھی سرور کو بالاں کی باریک لکیر
لے سینے ستی ناف تک ای بصیر

نتھے پیٹ و سینے کوں کیں او بال
ولیکن تھے کاندے پو ای جگ اجال

تھے بالائے صدر یعنی سینے اپر
بھی تھے دو نو پستاں پو ای خوش سیر

تھے اُجلے شہنشہ کے ہر دو بغل
سیاہی تھی اُنمیں کچھ ای لول

نہ تھا انھیں بالاں کا نام و نشان / تھی بو مشک کی ان سوں ہردم عیان
او سینے کے صدقے سوں ای ذوالکرم / لگا جا میرے سینے سوں اندوہ و غم

درصفت پشت مبارک و مہر نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتھی پیٹھ سرور کی ہموار و صاف / تھی صفو میں روپے سے خوش غلاف
لکھا تھا او مہر نبوت بھتر / خدا ایک ہی ہے نہیں کوئی دگر
کتیک بال اس میں اتھے ایخوان / چمکتا تھا نور اس ستی ہر زمان
اپسے شکل میں اسکے سب یہہ مقال / ہی ظاہر خدا کے اپر سب جمال
تھا مہر نبوت دو شانیاں کے بیچ / کہ تھا خاص اس سے سارے نبیاں کے بیچ
تو جا جس طرف میں ترا بھاگ گا / تو وہاں حق کے نصرت سو جس پائیگا
تھا خاتم کبوتر کے انڈے ہمن / احادیث سوں بھی یہہ ثابت بچن
او خاتم کے صدقے سوں ای دادگر / مرا خاتمہ کر تو ایمان پر

درصفت دستہای مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھے بازو شہنشاہ کے ای جوان / سطبر و قوی او رصافی پچھان
کف دست تھے شہ کے نرم و فراخ / اتھا اس سوں ریشم کا دل شاخ شاخ
کہا ہی انس میں چھیا ہیں کبھی / نہ ریشم نہ دیبا جو دست نبی
کہا جابر آ یہہ سخن سب کنے / تھی خنکی و خوشبوئی اسمنے
کہا وائل ابن حجر اس ضیا / مصافا کیا میں شہنشاہ کا
سفر میں جو ہوتے تھے پیاسے صحاب / ابلتا تھا شہ کے انگلیاں سوں آب
ہیں یوں معجزے بہوت اس ہاتھ کے / ہیں ذکران کتابان میں اثبات کے
نکو کس کا محتاج کس چیز میں / ☼

بھی ساعد اتھے یوں شہنشاہ کے / نبوت کے آسمان کے ماہ کے
بھی انگلیاں اتھے شہ کے نرم و دراز / احادیث میں یوں ہے ای دل نواز
شہنشہ چھپا ایک دن پیار سوں / کرم کر کو جابر کے رخسار کوں
کہ گویا بکالا اتھا ہاتھ کوں / شہنشاہ طبلی عطار سوں
بزان میں سونگیا آپنے ہاتھ کوں / تو آتی تھی بو مشک کی ہاتھ سوں
اگر ہاتھ رکھتا تھا بیمار پر / مرض اسکا جاتا اتھا بھاگ کر
تصدق سوں اس ہاتھ کے ای خدا / مجھے سب تو اس ہاتھ سوں کر عطا
☼ / مجھے سب عطا کر تو اس ہات سیں

درصفت قدم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قوی ہور پرگوشت تھے شہ کے پاؤں / ہیں اس پاؤں اوپر سوں قرباں جاؤں
[illegible] / [illegible]
تھے وہ پاؤں یوں صاف ہموار تر / کہ پانی ٹھہرنا نہ تھا ان اپر
شہنشاہ کے پاؤں کے ای گری / بھی انگشت سبابہ سب سے بری
اتھا گوشت کم اسکے ایڑی اپر / بھی آیا ہی یوں در حدیث دگر
او رکھتا اتھا بھیں یو سارا قدم / زمین میں سوں ہوتی اتھی زندہ دم
دو پیندریاں شہنشاہ کے ای شریف / تھے خرچے کے گابیکے یوں خوش لطیف
تصدق سوں اس پاؤں کے ای خدا / مرے سر پہ رکھ اسکا سایہ سدا

درصفت قامت زیبائی مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہنشاہ کا قامت ای سرفراز / نہ کوتاہ تھا نا بہت تھا دراز
دو نو شانے سرور کے مجلس بھتر / تھے سب سوں بلند ای گرامی گہر
بھی جسم لطیف اسکا ای نیکبخت / نہ ڈھیلا بہت تھا نہ بسیار سخت
اتھا نور صرف او سراج الانام / نہیں نور کوں سایہ ای نیکنام
جب آتا تھا لوگاں میں او ارجمند / رہتا سارے لوگاں کے بیچ بلند
نہ موٹا بہت تھا نہ دبلا اتھا / وہ ہر حسن و خوبی میں یکلا اتھا
نہ پڑتا اتھا سایہ زمین کے اپر / او سرو بلند [illegible] بھتر
او قد کے تصدق ستی ای کریم / مجھے شرع پر اسکے رکھ مستقیم

درصفت رنگ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہنشاہ کا رنگ گورا اتھا / او گورے پنے بیچ نورا اتھا
بھا چمکات اس رنگ میں بہانگ / کہ نیں سورج و چندر نے او جھلک
جو بولیں گا کالا اتھا شہ کا رنگ / تو ہی واجب القتل وہ بے درنگ
تھا رنگ سفید اسکا سرخی سات / بھریا تھا ملاحت سوں او پاک ذات
جو اعضا رہتے اسکے جا سو بہار / سوں او بھی اتھے صاف ای ہوشیار
ہی یہہ بات اسکی دلیل نفاق / ہی علما کا اِسبات پر اتفاق

تصدق سو اُس رنگ کے ای خدا
مرے رنگ باطن کوں دے تو جلا

در صفتِ رفتار جانفزای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتھی دلتی چال اُسکی ای نامدار
نتھا اُسکے چلنے میں کچھ اضطرار
بہت جلد چلتا تھا او شاہِ دین
شہنشاہ آہستہ تھا راہ رَو
پیادہ بھی چلتا بھی ہوتا سوار
نہ وُہ بھاگتا تھا نہ کرتا کلول
بھی کہتا تھا انکو چلو مجھ اگل
تصدق سو اُس چال کے ذوالجلال

بہت پر لطافت بہت باوقار
تھا پر استقامت او عالی جناب
گویا اُسکو ہوتی اتھی طی زمین
ہلجاتا تھا چلنے میں سب سو گرو
خصوصاً لرزایاں او تاجدار
بھی ہرگز نہ کرتا اتھا لیڈ بول
رکھو مینت خالی فرشتاں بدل

تھا دھر تا قدم بھوت سے او
کہیا بو ہریرہ کہ شر سار ہیش
پچھے اُسکے چلتے اتھے دَور ہم
کبھی ہیں کر نعل چلتا اتھا
خبر ہی کہ وہ سرورِ نامور
جب اصحاب لے ساتھ چلتا اتھا
نہ بالو پو ہوتا اتھا نقش پا

اتھا تا دم ابو تنا سر سے او
ندیکھا ہوں چلنے میں دیسر کہیں
مشقت سو ہوتے تھے ہم سب ندم
بلا نعل کے بھی نکلتا اتھا
رہتا جب تلک پُشت مرکب اُپر
تھا پیچھے اپے اُنکو آگے چلا
پتھر کے اُپر نقش اُٹھتا اتھا
مری چال کو تجرو ی سو سنبھال

در صفتِ بوئے خوش وعرق مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھا خوش بو بہت او مبارک بدن
لگاتے تھے خوش بوئی ہم بیقیاس
بھی کہتے اتھے لوگ یوں ہر کہیں
کہیا انکو بیمار تھا ہیں اول
ہیں چھلیاں سستی بہت ہیا رہیں
ہزاں ہاتھ پر اپنے شہ تھوک کر
بھی یک شخص چاہا کہ دختر کہتیں
نتھا نقد کچھ شہ کے نزدیک تب
ہزاں اُسکو تولیا یہہ شیشی لجا
لگاتی تھی طیب اُس سو جب او چنچل
گراتا تھا کوئی شہ کے ملنے بدل
شہنشہ کے بھر نے سو ای نیکنام
کہی عائشہ یک روایت بھتر
جو بچے کے سر پر شہ پاکذات
وہ سر دیہہ خوشبوئے ذاتی کے سات
ہوا حسن صورت بیان اب تمام

نہ کوئی مشک و عنبر تھا اُسکے ثمن
کہ تا ہو وہیں مقبول عتبہ کے پاس
کہ کوئی بوئے خوش اُسکی بو تیوں نہیں
مرے تن یو کھتے چھالے نکل
نیت اُس مشقت سستی زار ہوں
پھر آیا مرے بیت او بیٹھہ پر
روانہ کرے مرد کے گھر کہتیں
شتابی کیا ایک شیشی طلب
سیر ینگی تو بھی اُسمیں خوشبوئی بھا
تو سنگتے تھے اہلِ مدینہ سگل
ہتور اُسکو نپاتے اُنے درمحل
تھی خوشبو مدینے کے کوچے تمام
عرق اُس شہنشاہ کے مکھہ اُپر
پھر آتا تھا اپنے مبارک اوقات
سر و کار رکھتا تھا خوشبو سنگات
بحقِ محمد علیہ السلام

کہی اُمّ عاصم روایت منے
لگاتا نتھا بوئے خوش او کبھی
کہے ہم اُسے ای مبارک نہاد
گیا شاہ کے پاس میں ایک روز
کہیا شاہ کپڑے کو کر تن سے دُور
ہی تب سو یہہ خوشبوئے تن منے
نتھی طیب اُسکیاں سو لاچار تھا
او شیشی منے ڈال خوشبوئی کو
تو بولا اپنے بیٹی کو ای نامور
او گھر کا مدینے کے لوگ اپسر
تو جاتا نشانی سو خوشبو کے اُن
تصدق سو اُس طیب کے ای خدا
لطافت میں تھا لولوِ تر سو خوب
او نچے سو خوشبو نکلتی ہتی
لگایا ہی مشک و جوا ای حبیب
تصدق سو اُس حسن کے ای خدا

کہ ہم چار عورت تھے عتبہ کنے
تھی بو اُسکی ورا انکی بو پر سبھی
تو خوشبو میں ہے ہم سبھوں سے زیاد
کہیا اُسکو ای سرورِ دلفروز
کیا وو ہمیں اُسکو تب در حضور
نہیں پائی جاتی اتھی کس کنے
بدل طیب کے شاہ کن کچھ منگیا
سٹیا اُس منے آپنے خوئی کو
یہہ شیشی سو اپنے یو خوشبوئی کو
رکھے نام خوشبوئی لوکاں کا گھر
گیا جان اتھا او شہنشاہ کون
مدینے میں جاگا مرا کر سدا
تھا خوشبو سے مشک اَفر سو خوب
کہ عمتا رہو تا اتھا سب ستی
کہ محبوب تھی اُسکنے بہوت لب
مجھے حسن نیت اُپر رکھہ سدا

باب دوم در بیان حسن سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شروع حسنِ سیرت کو کرتا ہوں اب
بیان مختصر اُسکا کرتا ہوں سب
تھے اخلاق سب شاہ کے باکمال
نتھا اُن منے کوئی اُسکے مثال

کہا عایشہ پاس آیک جوان
کہ ای مادر مہربان کر بیان
شہنشہ کے اخلاق تھے کیسو صنا
مجھے یکبیک اسکتین سب سنا
کہی عایشہ اسکو ای ہوشیار
ہی تفصیل اسکی نہایت عجب
ولیکن میں کہتی ہوں اب مختصر
کہ خلق اسکا قرآن تھا سربسر

در صفت عقل و علم و صبر و حلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتہا عقل میں یا شہ پاک زاد
سگل انبیا اور ملک سوں زیاد
کہا ہے او یوں سرور اہل علم
مجھے اولین آخرین کا ہی علم
نہیں علم سو اسکے کس کو خبر
احادیث و قرآن ہیں اسبات پر
او جیسا اتھا علم میں بے نظیر
اتھا صبر ہور حلم میں بے نظیر
کیا صبر ایذا یو کفار کے
دکھائے اسے خویش ہور بہار کے
کہاں ہیں دکھائے گیا کوئی نبی
میں جیسا دکھائے گیا ہوں کبھی
زیادہ ہیں دیکھا ہوں سب سے جفا
ندیکھے ہیں اس رنج کو انبیا
احد میں تو تیا دانت اس شاہ کا
بھریا لہو ستی سب مکھ اس ماہ کا
کہا یا رب اس قوم کو کر عطا
ہدایت بھی بخش انکا جرم و خطا
نہیں جانتے ہیں مجھے یہہ تمام
اگر جانتے تو نکرتے یہہ کام
دکھائے شہنشاہ کو کئے لعین
ہوا خاطر پاک اسکا حزین
فرشتہ موکل جو بارے اوپر
اتہا سو چل آیا شہنشہ کے گھر
کہا گر مجھے ہوئیگا حکم پاک
کروں گا میں سب کافران کو ہلاک
کیا ہود کے وقت میں عاد کو
ہلاک ای شہنشاہ اس باد سو
کہا حق مجھے جا تو احمد کے دہیر
جو کچھ ان کہیگا سو سن ای گھنیر
کہا شاہ جا ای موکل ثواب
کیا ہے مجھے رحمت خلق رب
میں آیا ہوں عالم کے رحمت بدل
نہ آیا ہوں میں رنج و زحمت بدل
مرا رحمت العالمین نام ہے
عذاب و بلا نیں مرا کام ہے
جتنے تھے موکل فرشتے سو آئے
جواب یہہ شہنشاہ کے مکھ سو پائے
کھیچا ایک جنگلی نے شہ کی ردا
اثر اسکا نازک بدن پر اتھا
کہا جھوت نندی سو او بے ادب
مجھے کچھ عطا کر تو ای شاہ اب
صحابہ کئے مارنیکا خیال
کیا منع انکو شہ با کمال
دیا شہ اسے جو کیا تھا طلب
ہوا شہ سے خوشوقت او بے ادب
عمر نے کہا ای رسول خدا
اچھو تجھ پہ ماں باپ میرے فدا
غضب ناک ہو نوح ایس قوم پر
جفایاں سو انکے کہا لا تذر
ہوئیں ہر نبی دیکھ ظلم و جفا
کیا آپنے قوم پر بد دعا
تو ان سب دیکھا جفایاں بہوت
اوک انسو سو سیا بلایاں بہوت
نو کرتا اگر بد دعا ہم اوپر
تو ویران ہوتے ہمیں سربسر
ولیکن تو ای خاتم الانبیا
کیا میں تو ہرگز کبھی بد دعا
کہا بلکہ یا رب بلطف و عطا
مری قوم کا بخش جرم و خطا
تصدق سو اس عقل و اس علم کے
تصدق سو اس صبر و اس حلم کے
مجھے عقل ہور علم و حلم ای خدا
عطا کر کو کر دور مجھ سو بلا

در صفت حیا و چشم پوشی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیان کیا کروں اسکی شرم حیا
فیستحیی منکم ہی قول خدا
کہا بو سعید یوں کہ شاہ گھنیر
اتھا شرم میں سارے عالم کا میر
حیا اور شرم اس میں تھی بیتی
نہ بہائی بیتی سے تھی وتی
خلاف اسکے کوئی چیز ہوتی اگر
نشان اسکا پاتے تھے ہم رخ اوپر
ولیکن زبان پر نہ لاتا اتھا
نہ تقصیر کسکی بکہاتا اتھا
نتھا دیکھتا کس کتیں گھور کر
نظر اسکی اکثر اتھی بھیں اوپر
مسایل جو ہیں شرم کے ای سجان
کنایت سو کرتا اتھا اسکا بیان
تصدق سو اس شرم کے ای خدا
عنایت مجھے کر تو شرم و حیا

در صفت جود و کرم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سخاوت میں کوئی اسکے ثانی نہیں
نتھا جود کو اسکے کرکا کہیں
سوان سو دیا اونٹ روز حنین
غریبان کو او خلق کا نور عین
بقوم ہوازن دیا چھے ہزار
سخاوت اتھی اسکی گنگے سو بہار
دیا بانٹ یکوقت نوے ہزار
درم او شہنشاہ عالی تبار
نوے یک مسلمان کو او بے بدل
دیا یک جنگل بھر کو بکرے سگل
کہا قوم کو جاکو ای گمرہان
محمد اپر لاو ایمان بجان
سخاوت کو اسکے نہیں انتہا
یہہ ظاہر سخاوت کا ہی مدعا
سخاوت جو اسرار حق میں کیا
بہی جو آخرت میں کریگا عطا

خزانے سو دیے اپنے شام و سحر / مجھے مت لجا غیر کے در اپر

در صفت شجاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شجاعت مین تھا اشجع الانبیا / حدیثان مین ہے یہہ ہیا جا بجا
کہا یون علی شاہ دلدل سوار / کہ ہوتا تھا سخت جب کارزار

ہمین شہ کا لیتے تھے اکر کنف / رہتا سب سون نزدیک شہ دشمن طرف
اکیلا بجنگ حنین ای پسر / چلایا تھا مرکب کو کفار پر

مدینے مین بکرات صوت مہیب / ہوا تھا ڈر سب تونگر غریب
اکیلا گیا اس طرف شاہ دین / شجاعت مین تھا افضل المرسلین

تصدق نبی سو اسکے مجھے ای قدیر / سدا کر شجاعت مینے بے نظیر

در صفت رحمت و شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہین رحمت کا اسکے کرو کیا بیان / سراپا ہی اسکو خدا در قرآن
رکھا رحمت العالمین اسکا نام / رؤف رحیم بھی اسی شاہ کا نام

شہنشاہ کی رحمت ای نامور / ابھی سب پونچتی کہ شیطان اپر
نہ بھیجے اس امت کے کافر عقاب / نہ مسخ و نہ فسخ و نہ غرق و عذاب

نبی جب نہ ظاہر تھے دنیا بھتر / شیاطین جاتے تھے آسمان پر
فرشتیان کے باتان کو چوری سے سن / سکاتے تھے لوکان کو نیک گن

شہنشاہ پیدا ہوا جگ مین جب / ہوے سب او جانے سو مہجور تب
بچے اس گناہان سو و گمرہان / شہنشہ کی رحمت اہے بیکران

کہا محی دین شیخ اہل زمن / فتوحات مین یہہ مبارک سخن
کہ کافر اس امت کے ای ذو الکرم / ہین سب کافران شیخ عذابا بہم

کہ تھا نبی ہے رؤف و رحیم / بھی ہی رحمت العالمین ای سلیم
مسلمان پر شاہ کا لطف پیار / کہون کیا اسے ہی او کہنے سو بچار

نمازان ہوے فرض اول پچاس / کرایا اسے پانچ او حق شناس
بھی کہتا اتھا یون او شاہ نول / ہر اک کل غم ہے سو امت بدل

مجھے دونوں عالم مین کچھ غم نہین / بجز درد امت مجھے غم نہین
یہی غم اتھا اسکو دنیا منے / یہی فکر اچھے اسکو عقبی منے

اور رحمت کے صدقے سو ای کردگار / مجھے رنج و محنت ستی کار بار
رکھہ اسکا ہر حال پر پیار اپار / کرم کر کو کر مجھکو مشکل سو پار

در صفت بود و باش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با ازواج مطہرات و اصحاب و خدام وغیرہ و مدارا و مواسات آنحضرت بایشان

تھا اصحاب کے ساتھ او پاک ذات / نہایت مدارا مروت کے سات
سمجھتا تھا ہر یک صحابی یون / نہیں کس کو پیار اسکا ہی مجھہ جیون

بہت انکا اکرام کرتا اتھا / سبھون کے اپر پیار دھرتا اتھا
بلاتا اتھا انکو تعظیم سین / بچے انکے لیتا اتھا گود مین

بھی ہنستا تھا ہنستے تھے جب بات پر / بھی سنتا تھا کرتے حکایت اگر
تعجب وہ کرتے تھے جس بات سے / تعجب وہ کرتا تھا اس دھات سے

نہ چوک انکی لاتا کبھی در نظر / بھی کہتا تھا وہ سرور بحر و بر
مجھے سیر یاران کی خوبی سناو / نہ کچھ چغلی انکی میرے پاس لاو

کہ چہتا ہوں مین اسطرح بے خلاف / کہ ملتا رہون انسے ہو سینہ صاف
وہ نیکان حضور اسکے بیخوف و فکر / کبھی جاہلیت کا کرتے تھے ذکر

وہ باتان کو سنتا تھا وہ دین پناہ / بھی ہنستا تھا کوئی بات پر گاہ گاہ
بھی جاتا اتھا شہ مریضان کے گھر / بھی ہوتا تھا حاضر جنازے اپر

بلاتا اگر کوئی ضیافت بدل / تھا جاتا شہنشاہ گھر اسکے چل
کوئی اصحاب سو گر نہ آتا نظر / بہت پوچھتا تھا اجہد کر

مسافر کو پونچانے جاتا تھا او / کوئی آیا تو لیتا اتھا آگے ہو
جب آتا اتھا بھار او جگ اجال / تو آئینے مین دیکھتا تھا جمال

نہ مجلس مین کرتا تھا پانو دراز / نہ لوکون کے آگے بھی ای سرفراز
جو ہوتا سوار او شہ پاک ذات / تو کسکو نہ لیتا اتھا اپنے سات

اگر کوئی جاتا اتھا اسکے گھر / بچھاتا اسے اپنے چادر اپر
بھی دیتا تھا تکیہ اسے آپنا / ہوا شاہ پر ختم بندہ پنا

دو شہزادہ دین حسین و حسن / سنے اپنے والد ستی یہہ سخن
کہ وہ بادشاہ عجم ہور عرب / کیا تین بخش اپنے اوقات سب

کیا ایک حصہ براے خدا / وہ لاتا تھا اسمین عبادت بجا
محلات کے واسطے دوسرا / حقوق انکے کرتا تھا اسمین ادا

رکھا تھا تیسرا حصہ اپنے بدل / یہہ تقسیم اوقات بے مثل
کیا تھا وہ سالار ملک و ملک / یہہ حصے مین سب خلق کو مشترک

یہہ حصے مین کرتا تھا وہ شہریار / سب ارباب دانش کنتین اختیار
جسے فضل و تقوی مین تھا دستگاہ / اسے اپنے صحبت مین دیتا تھا راہ

جو اس کن تھا فیض معاش و معاد / بخشتا تھا سبکو بقدر مواد
سکتا نا تھا انکو علم و ادب / روا انکی حاجات کرتا تھا سب

کسی کو تھی یک حاجت و کسی کو دو / کسی کو تھی سہ یا زیادہ بھی ہو
وہ سب حاجتان کر قضا و دعی / کرے دین و دنیا مین انکو غنی

بھی کہتا تھا ہر مصاحب کنتین / کہ پہنچاو حاضر نے غائب کنتین
بھی وہ افتخار زمان و زمین / یون ارشاد کرتا بہر ہمنشین

کہ تو لو تم ایسے کی حاجت مجھے / کہ وہ اپنی حاجت کو کہنا سکے
جو پہنچاوے سلطان کون ایسے کا حال / کہ پہنچا نہ سکتا ہے وہ اپنا حال

خدا اسکا ثابت رکھیگا قدم / بروز قیامت بفضل و کرم
نکوئی بات کا شہ کنے نام آئے / مگر وہ جو دارین مین کام آئے

سب اصحاب خاص اسکے دن رین کے / اتھے طالبان خیر دارین کے
بہتونے جدا اس ستی ایک چھین / غذا روح اور تن کا تھا بین

بھی جب اسکے محفل سے ہوتے جدا / طرف خیر کے سبکو تھے رہنما
بھی بولیا علی یا حسین و حسن / زبان اپنی شر بہوت رکھتا جتن

نہ کرتا تھا یعنے ایسا کلام / کہ دنیا و عقبی مین آوے نہ کام
جو ہوتا تھا قوم مین باوقار / اسے سب پو دیتا تھا اقتدار

بہت سبکی تالیف جیتا اتھا / نہ نفرت کی کوئی بات کرتا اتھا
باین خلق و امیرش و اختلاط / کرے وضع کا اپنے بہوت احتیاط

بھی دریافت کرتا تھا لطف سون / وہ سالار دین سبکے اطوار کون
جو ہو خوب سو اسکو تحسین کرے / سدا اسکی تائید پر من دھرے

بدی کو کرے ساقط الاعتبار / کرے تا نکوئی اسکنن اختیار
اتھے معتدل شہ کے اطوار سب / مصاحب اتھے اسکے اخیار سب

اتھا افضل الناس وہ اس کنے / کہ ہو خلق کے خیرخواہی منے
بہر حال ہر وقت وہ جگ بیچ / تجاوز نکرتا تھا حق ستی

اتھا حسن اخلاق خیر الانام / سب احوال مین خلق کے تھا عام
ہوا تھا شفقت مین سبکا پدر / برابر تھے سب اسکنے جون پسر

مطول اتھی یہہ حدیث اسکی مین / بہت مختصر کر کو بولیا ہون مین
لکھا ہون کہین سکو تنک شرح سات / کیا سبکو معلوم ہو خوب دھات

ہوا اس شہنشہ کا ازواج سات / اتھا نجید و غایبات ای نیکذات
بہوت اپنو کرتا تھا لطف و کرم / بہت انکی برداشت کرتا تھا ہم

بہت ناز انکا اتھا تا تھا او / روایت مین دیکھا ہون مین بات یو
کہ یکدن شہنشہ کے حجرے کنے / اتھے کھیلتے حبشیان کئے جنے

بھی اس وقت پر عائشہ کی عمر / برس آٹھ یا نو کی ای پر ہنر
نہ آیا نت چھپنے کے اترے تھے تب / لگی دیکھنے عائشہ کھیل سب

شہنشاہ کر آسرا آپنا / او بی بی کو کھیل او دیکھانے لگا
دکھایا بہت وقت لگ کھیل کون / پھرا ے انو آپ ہو اس سون

تھے لرتے جب آپسمین وہ بی بیان / تو کرتا تھا صلح شہ درمیان
بھی خدام سو اسکا تھا ای سلوک / پکرتا نتھا او کبھی انو چوک

جو کچھ آپ کھاتا او پیتا اتھا / غلامان کنتین او وہیچ دیتا اتھا
یہہ خصلت کے صدقے ستی ای خدا / مجھے یہہ طریقت کنتین کر عطا

در صفت پاس عہد وصلہ رحم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھی کرتا تھا شہ عہد اپنا جتن / نتھا کوئی اس فہم مین اسکے من
کہا شاہ کو ایک شخص ایکروز / تو بیٹھہ یہان مین آتا ہون اے دلفروز

نہ آیا اونے تین دن لگ یان / اتھا تین دن وہان شہ کن یکان
بہت ایسے خویشان پو رکھتا تھا پیار / سلوک انسو کرتا اتھا بے شمار

خدیجہ جہان لگ اتھے اقربا / بہت انپو کرتا تھا لطف و عطا
حلیمہ کا کرتا تھا اکرام بہوت / بھی دیتا اتھا اسکو انعام بہوت

بدل اسکے خاطر کے او نامدار / دیا چھوڑ اسیران کنتین چھے ہزار
یہہ خصلت کے صدقے سون ای دادگر / مجھے سارے رنجان سون آزاد کر

در صفت عدل وصدق و امانت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتھا عدل و صدق و امانت منے / شہنشاہ مشہور سب کے کنے
رکھے تھے عرب سارے ملکر تمام / نبوت کے اول امین اسکا نام

بھی اُسوقت لڑتے اٹھے او اگر / چھکاتے تھے جاکر شہنشہ کے گھر
کہا حق اُسے در کتاب مبین / کہ انک لدینا مکین امین

جو طفلی مین تھا اچھے لقمۂ شیر / دیو دو دو بھائی کو نصف اخیر
تھا ایسے عادل کی کوئی کیا کرے / کہ عاجز ہو لوح و قلم پھر پھرے

اٹھا شاہ سب حال مین حق کے سات / بجز وحی کرتا نتھا ایک بات
خدایا بہ صفتان کے صدقے ستی / اِس اخلاق سون مجھکو دے یکرتی

در صفت تمکنت و وقار آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

اتھی مجلس اسکی بہت با وقار / نہ کچھ اسمین ہوتا تھا شور و پکار
رہتا شاہ اسمین بہت داب سون / مین کیونکر کہون اسکے آداب کون

او مجلس عجب نور در نور تھی / سگل خوب صفتان سون بھرپور تھی
نہ آواز کرتا وہان کوئی بلند / خشوع و ادب تھے سب بہرہ مند

نہ کوئی وہان کسکی غیبت کرے / نہ کوئی عیب جینی اپر من دھرے
او مجلس کے صدقے سوائی خدا کرم / مجھے اسکی سیرت یو دے [illegible]

در صفت زہد مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

مین کیا کر سکون زہد شہ کا بیان / بیان اسکا طاقت مجھے ہی کہان
کیا وحی یون اسکو پروردگار / خدائی ملک ملکوت کے افتخار

کیا تجھکو مختار حق ای رسول / تو رہ یو نبی یا سلطنت کے قبول
اگر میں تیرا ہی شاہی اپر / کرون کان تیرے حکم مین بحر و بر

بھلا ان کرون گا سنا ای جلیل / خزانے زمین کے آوینگے سب ابل
بہیجے تجھے ناکرون گا کبھی / بھلا ہان مین تیرے [illegible]

کہا شاہ عالم مجھے فخر بس / مگر دل مین ہے فخر کا نت امس
مجھے دولت و ملک درکار نین / سدا فقر کے ساتھ خوشدل ہون مین

اچھون گا مین ای صاحب کبریا / بھریا پیٹ یکروز یکدن بھکا
کرون گا تیرا شکر جب کھاؤن گا / ملیا مین تو دل صبر مین جاؤن گا

نکھایا کبھی پیٹ بھر کر طعام / اگرچہ دو عالم اتھا اسکا رام
فقیران کو بخشیا ہزاران ہزار / درم اور دینار اتھے تا شمار

دیا اونٹ گھوڑے بہت بخش کر / کبھی بکرے و گاوان کا نہ تھا قدر
لیا جب شہنشاہ حق کے رو / تجھے بھی [illegible] ہو دی کیان [illegible]

تصدق مین سو اس رب ذو الجلال / فقر دل سون دنیا کی خواہش نکال

در صفت تواضع آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

تواضع مین اسکا کرون کیا بیان / کہے اُس سون عاجز قلم ہو زبان
اول آپ کرتا تھا سبکو سلام / اچھے طفل یا زن اچھے یا غلام

لیے اپنے کپڑا کون دھوتا اتھا شاہ / بھی سیتا اُسے آپ وہ دین پناہ
لیے اونٹ کا چارہ بھاتا اتھا / خوادم کے سنگ ملکو کھاتا اتھا

بھی گنتا تھا آتا اپس ہات سین / متاع اپنی لاتا اپس ہات مین
غرض آپنے خدمتان او تمام / تھا کرتا اپس ہات سون والسلام

صحابیان مین ہل مل بیٹھتا سکے سات / ہی جان اُسے جاگہ ای نیک ذات
صحابہ بحکم شہ بحر و بر / گئے ذبح بکرے کو دریک سفر

دیا سکون بانٹ اسکے کامان تمام / لیا اپنے ذمے مین لکڑیان کا کام
خبر ہے کہ وہ سرور دل فروز / لگیا وعظ کرنے لگین ایک روز

اتھے اسکی خدمت مین خاص و عام / بھر انکے کثرت ستی گھر تمام
سو اُسوقت گئے بیچ آیا جریر / جگا بیٹھنے کی نہ پایا جریر

ہوا چار آخر وہ فرخندہ یار / زمین پر گیا بیٹھ مجلس کے بھار
وہ سالار واقف ہو اس حال تے / شتابی سے کھولا کر اپنی چدر

دیا پھینک اسکے طرف ہو کہا / کہ بیٹھ اسکے اوپر تو ای باوفا
دے بوسہ اسے اور رکھ آنکھ پر / بچھا اور اسے سیر ہو وہ خوش [illegible]

کہا خادم خاص شہ کا انس / کہ مین اسکی خدمت کیا دس برس
تھا جیتا مجھے ہو تو وہ نامور / کیا مین کبھی غصہ میرے اپر

مین جس کام کون اسکے کرتا اتھا / نکچھ حرف اپرا اسکے دھرتا اتھا
بھی جو کام کرتا نتھا اسکا مین / نہ کہتا کہ کیون تین کیا اس کتین

تصدق سو اُس خو کے ای دادگر / مجھے کر تواضع سے مستبشر

باب سیوم در بیان عادات سید السادات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات و ذکر قلت اکل و زہد آنحضرت در ان صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فی کل آن

مین لکھتا ہون اب باب سیوم بیان
سو را اعلام دین بعضے ای نیکنام
کہ وہ شاہ ہئو ر لوگ بھی اسکے سب
ہی یون بوہریرہ ستی یہہ مقال

ہی عائشہ یہہ سخن سب کنے
ہی دو مہینے ... اب نئے ...
... کہا یون کہ کئی ...
... اسکو دن مجھو
نہ کھایا کبھی گوشت حلوا ان کا
کہا ہین کہا پھر اسے باادب
بھی مروی ہے یون عائشہ سے یہہ بات
کہا ابن عباس سالار دین
خبر مین ہی یون دوسرا ایکر دنہ

کہے بھوک سے بھار آئے مین ہیم
وہ انصاری گھر مین تھا اُس مکان
گیا آب شیرین کے لانے بدل
کہ سے گرامی تر اب کوئی نہین
بھی جلدی ستی ذبح بکرا کیا
کہا اب قسم سے کہ ہی یہہ نعیم
ملا ایک روٹیکا ٹکڑا وہان
کہا جابر اُسدن ہے بے شبہ مین
تو بندتا تھا پتھر شکم کے اپر
اُٹھے شاہ کونین و روح الامین
نہین شب سے آل محمد کے گھر
کہ دہشت مین لایا وہ سرور کتین

کہا مین الٰہی رب ارض و سما
سوا اتنے مین آیا اسرافیل اُتر
ہین جتنے خزاین بارض و سما
کہا ہی بھی یون حکم رب متین

کرون انکے عادات کا تنک بیان
رکھے ہین زوائد سنن انکا نام
رہتے بھوک سے بی بی حبیذ شب
کہ وہ شاہ دین اور سب اسکے آل
کہ ازواج حضرت کے ہر گھر منے
مگر یہہ کہ انصار یاران شاہ
دکھا اس شہنشاہ عالم کتین
مگر سے جوک کو اپنے ناس سوود
اُسے بس تھا عشق رحمان کا
نہین چھانتے تھے قمر آٹے کو تب
کہ جب شاہ کونین پایا وفات
کیا جب سفر سوئے خلد برین
بہر گھر سے نکلا شہ دلفروز
کہا تب اوئے سرور خدا کی قسم
تھی عورت اُسکی سوا ئی دو آن
سوا اتنے مین آیا وہ یار نول
کہ آئے ایسے مہمان میرے گھر کتین
لیکا اُسکین شہ کے لے گیا
کہ پوچھینگا اُس سے خدا ای عظیم
کہا کچھ بھی سالن ہی شاہ جان
بہشت و دست ہاتھا ہون سر کے کتین
صحیح ہین یہہ اخبار اے ناموس
تھے انوار و اسرار مین ہمسرین
نہ ستو نہ آٹا کہ نوشت بھر
کہا تب وہ روح منور کتین
سنا جب ترے حال کا ماجرا
کہا حق سنا جو کہا سر بسر
کلید انکی دے ہاتھ میرے خدا
کہ ہمراہ تیرے رہو ہر کہین

وہ عادات سارے عبادات ہین
روایت ہی یون ابن عباس سے
نہ ملتا تھا انکو غذا رات کا
نہ کھائے کبھی پیٹ بھر تین روز
سلگتی نہتی آگ یک مہینہ تمام
کبھی صحیح دیتے تھے بکریان کا دود
گذرتا تھا اسپر یک روز سب
اٹن بولا ہی نہ دیکھا ہون مین
پوچھا سہل سے کوئی یون خلاف
کہا مین ولیکن نہین اس زمان
تھا کچھ تب اسوقت سے خمیر کنے
تھا فرض اس پر بیت تمام جو
ملا یارہ مین بوبکر فاروق سو
مجھے بھی یہی بھوک لائی ہی بھاب
پوچھا شاہ اسکو کہاہی فلان
کہا شکر مولا کہ ہی عید آج
لے آیا وہ یک شاخ خرما کی تب
تناول کیا شاہ یاران سنگات
بھی جابر کہا یون کہ سرور مرا
کہے کچھ نہین غیر خل اے امام
حدیثان بہت یون ہین صحابہ سے
بھی ہی ابن عباس سے یہہ خبر
کہا شاہ جبریل سے یون یہہ بیان
نہ پوری کیا لگ یہہ باتین جنب
کہ آیا ہوا حکم کرتار اب
اسرافیل کے تین کیا حکم تب
ترے حال پر فضل کیا ہی حق
کیا اسطرح حکم قطعی مجھے
کرون سب پہاڑان جو ہین عرب

بھرے اُسمین یکسر سعادات ہین
تو رکھ دلمین یاد اپنے اثبات کو
تھا انکو اندوہ اسباب کا
کیا تا وفات اوشہ دلفروز
تھا یا پانی و خرما سبھون کا طعام
پلاتے تھے ہم اُسکتین شیکو زود
ہوتا بھوک کا اُسپر تعجب
کہ کھایا کبھی صاف روٹی کتین
زمانے مین شہ کے اُٹھے نان صاف
اُسے جو نکتے تھو پکانے تھے نان
مگر نیم بیمانہ جو گھر منے
تھی بکری یہود کی کن اسکی گرو
کہا بہار نکلے ہین ہم کاہیکو
چلا تب یک انصاری کن یا دوبار
کہے او کہ ای سرور انس و جان
مرے سر اپر ہی کرامت کا تاج
اٹھا اُس اپر پشتۂ تمر و رطب
ہوئے سیر و سیراب سب خوب کھات
پکڑ ہاتھہ آیا بدولت سرا
کہا شاہ سن کہ ہی نعم الادام
کہ جب بھوک لگتی تھی شاہ کو
کہ یک روز وہ صفا کے اُپر
قسم اُسکی جو تجھ کو بھیجا یہان
ہوا جب ایک صدائے مہیب
کہ ہوئے قیامت کا اظہار اب
کہ آوے تیرے پاس جلدی نبی اب
مجھے تیری خدمت مین بھیجا ہی حق
کہ دیون وہ کلیان کتین مین تجھے
زبرجد یاقوت و زر یا ذہب

وہ سب کو چلاؤں ترے ساتھ میں — بجالاؤں جو تون کہے بات میں
وگر چاہے تو ای نبی الانام — تو رہ فقر ہور بندگی میں مدام
کہا شاہ تب یہہ سخن تین بار — نبی ہوں ہور بندۂ حق گذار
ارے بھائی تک غور سے کر نظر — کہ ہی بندگی کا شرف کس قدر
خدا ہی خدا بندہ ہوں مصطفےٰ — عبودت میں اسکے نہیں دوسرا
خداوند در ہر مقام بلند — اسے اس لقب سے کیا ارجمند
جو معراج تھا اسکا والانعام — لیا اس لقب سے بھی وہاں اسکا نام
بھی کہتا تھا وہ شاہ عالی جناب — کہ بولو مجھے عبدہ کر خطاب
تھا کے میں جب لگ شہ باکمال — بھی ہجرت کئے بعد تا چار سال
کہا ابن غزوان کہ ہم سات تن — اتھے ابتدا میں وہ سالار کن
سنتے تجھے غذا اسکو شام و سحر — اگر تھے کتیک کے ای امور
بچا فتح جب شاہ ملک نصیر — ہوی اسکے یاران کو جب سیر
ترقی ہوی اسکے تو کان کو تب — خصوصاً گئے فتح کے کو جب
وہ فقر اسکا سب اختیاری تھا — نہ ہرگز وہ زہد اضطراری اتھا
تھا ایک بدبخت باطن تباہ — اتھی فقہ میں اسکو فی الجملہ راہ
اگر ہووے قدرت اسے بر نعیم — تو کھانا اُنے اسکو بے بیش و کم
چرا ے شتابی اسے دار پر — ستے مرنے میں اسے خوار کر
دیا بانت عرباں کو وہ نامراد — سوان سے شتر اور بکرے ہزار
ولے فقر بنت اسکا محبوب تھا — بہت اسکی خاطر کا مرغوب تھا
خصوصاً بتول اور حسن ہور حسین — اتھے فقر اور زہد کے نور عین
جب آیات تخییر لایے نزول — کیے اسکو دنیا کو تج کر قبول
خصوصاً خلافت کا تھا جن کو تاج — دئے فقر کو اسکے پورا علاج
کبھی بہر تعلیم وہ مقتدا — دیا نفقہ ازواج کو سال کا
سو یہہ نفقہ دیتا بھی تھا گاہ گاہ — وگر نیں تو تھے زہد میں سال و ماہ
بھی امت کو ارشاد کیتا یہہ حرف — کہ نیں ابن آدم بھرا کوئی ظرف
ہیں بس ابن آدم کو لقمے کتیک — کہ قایم رکھیں پشت کو اسکے نیک
رکھے دوسرا ثلث نم واسطے — رکھے تیسرا ثلث دم واسطے
بھی ثابت ہوی یہہ خبر سب کنے — کہ کھاتا ہی مومن یک انتری منے
کہ مومن نہ کھانے پو دھرتا حرص

اگر چاہتا ہی تو اے باوقار — تو پیغمبری ساتھ ہو تاجدار
اشارہ کیا شہ طرف جبرئیل — تواضع کر ای سرور بے عدیل
نبوت مجھے ہے ہور بندگی — مجھے بندگی سے ہی بہت زندگی
خدا جوں ہے یک وون ہے بندہ بھی یک — نکر اس سخن بیچ یک ذرہ شک
ہیں اس وصف میں خوش جیں اسکے کل — یہاں اور وہاں کیا ملک کیا رسل
کیا اسکو دعوت سے دلشاد جب — کیا اس لقب سے اسے یاد تب
تھا [illegible] سال اسکو بھی — کہا وہاں فاوحی الی عبدہ
سمجھنے میں اسکے حیران ہی فکر — میں کرتا ہوں اب اسکے کھانیکا ذکر
اتھا عسرت و فقر رنج و ضرر — بہت اسپر اور اسکے یاران اپر
ہمارے تو تھی سخت تکلیف تب — گذرتے تھے فاقے میں روز و شب
لباں پھٹ گئے تھے ہمارے تمام — تھا اندوہ و کرب سے بہت ہمکو کام
ہوے اسکے بعد از فتوحات بہوت — اسیراں ملے مرد و عورات بہوت
ولیکن وہ سالار عالی گہر — اتھا کشور فقر کا تاجدار
جو تو لیگا وہ فقر تھا اضطرار — تو ہی واجب القتل وہ ناچار
کہا ایک دن وہ سئی الادب — کہ زہد اسکا تھا اضطراری سبب
یہہ سن بات مغرب کے عالم تمام — دئے قتل کا حکم تب لا کلام
سخن اسکا ہی بس عجب وہ خبیث — مگر نیں ترا تھا اسیر اور حدیث
ہزاراں سے دینار و درہم دیا — غریباں کو فاقے سے بے غم کیا
بھی تھے اسکے جو اہل بیت کرام — اتھا فقر میں انکو عالی مقام
بھی سب اسکے ازواج عالی تبار — اتھے فقر ہور زہد میں نامدار
بھی اسکے جتنے کمل اصحاب تھے — سدا فقر میں بے خور و خواب تھے
بھی اصحاب صفہ و غیر فریق — اتھے فقر میں مقتدای طریق
وہ کرتے تھے خرچ اسکو در راہ حق — اتھا عایشہ کو سبوں پہ سبق
غرض او شہنشاہ روشن ضمیر — اتھا فقر اور زہد میں بے نظیر
زبوں جو بتر آپنے پیت سوں — ہی دوسری خبر تو کن اس راز کون
اگر نفس غالب ہوا اس اُپر — تو ثلث شکم اپنا کھانے سے بھر
پہنچی جو بقراط کنتیں یہہ بات — تو دھوتا وہ فن طبابت سے بات
جو کافر ہی بھرتا ہی ستا انتریاں — اس ارشاد کے راز کا سن بیان
جو کافر ہے سو اسکا کرتا ہے حرص

دربیانِ آن چیزہا کہ بخوردنِ سرورِ ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف گردیدہ

سن ای بھائی سرور کو شام و سحر — تقیید نتھا کوئی کھانے اُپر
جو کھاتے تھے اہلِ مدینہ سگل — وہی نوش کرتا اتھا وہ نول
غذا اُس شہنشاہ کا سال و ماہ — اتھا نانِ جو گیہون بھی گاہ گاہ
بھی کہ ... شہد و شیرین ای یار — اتھا بھوت دونون اپر اُسکا پیار
دو وقت مین ایک وقت ای جسور — وہ سرور کے سفر پورے یتے کھجور
بہم شہد و ستو کو عثمان کہ — دیا بھیج سالارِ عالم کے گھر
کہ بھیجا تھا عثمان بارِ دگر — یہہ دو چیز گئی ساتھ سرور کے گھر
وہ ہاندی جب اُتری ہی چولے ستی — کہا اپنے یاران کو وہ جگت ستی
بھی کھایا ثرید وہ امامِ ہمام — اتھا اُس کنے او احب الطعام
ہی ہندی مین نام اُسکا ستریان گھر — یہہ تعریف ہوتی ہے سچ اُس اُپر
پکاتے ہین گندم کے آتے ستی — ہریسے طرح اُسکو ای لک ستی
جو سلمہ تھے خادمانِ شاہ کے — اتھے بخت پر اُس نول ماہ کے
گئے ملکو سب اُسکے گھر ایک روز — کہے اُسکو ای مادرِ دلفروز
کہا ای خوزادے سنو یہہ کلام — نہ خواہش کرینگے تمھین وہ طعام
لئی ہین کر جو کا آتا اُنے — بھی ڈالی اُسے ایک ہاندی مینے
پکا کر رکھی اُنکے نزدیک لا — کہی اُنکو ای پوت ہی یہہ غذا
بھی کھایا ہی لحم او سراجُ الانام — اتھا گوشت اُس کن احب الطعام
تناول کیا گوشت بکر بکا شاہ — ولیکن نہ ہر روز بل گاہ گاہ
پھر پکا اتھا گوشت شہ کو پسند — کہا یون ابورافعِ ارجمند
سنو لیتے مین آیا وہ سالارِ دین — کہا کیا ہی یہہ مین کہا ای امین
کہا شاہ دے مجھکو اُسکا پھرا — دیا اُسکو تب شاہِ ہر دوسرا
کہا دے مجھے پھر پھرا دوسرا — کہا مین تب ای شاہِ ہر دوسرا
اگر تو نہ دیتا مجھے یہہ جواب — تو دیتا مجھے تو پھر بیحساب
پھر اُسکے رغبت سے جب تھا نہال — دیئے تھے یہود اُسکو زہر اُسمین ڈال
کہ کاتی تھی ایک روز بکرا اُنے — دئی بھیج لحم اُسکا ہر گھر منے
کبھی کچھ نہ لحم اُسکا باقی رہا — مگر لحم گردن نہ مجھے ہی حیا
کہ جانوں اُسے یہہ سخن دلنشین — کہ ہی گوشت گردن کا خوب و گزین
بھی آیا ہی یون در حدیثِ ضعیف — کہ گردیان کو کھایا نہین وہ شریف

تکلف نہین سکے تھا گرم جوش — جو پایا اتھا اُسکو کرتا تھا نوش
بیان کرتا ہون بھائی اُسکی تفصیل اب — تو سن شوق سے یاد رکھ اُسکو سب
کبھی تالنا بھوک خرمے اُپر — کبھی دو و پرائے گرامی گہر
بھی کھایا ہی خرمے کتین تھو بار — بہت اُسکو چہتا تھا او نامدار
بھی آیا ہی یون در حدیثِ دگر — کہ تھا پیار بہوت اُسکا مسکے اُپر
تناول کیا اُسکو وہ ارجمند — بھی دوسری خبر یون ہے ای دلپسند
دعا کر برکت کی وہ باکمال — رکھا اُسکو جو لے یو مائدہ مین ڈال
کرو نوش اُسے ہی یہہ حلوا وہ شی — خبیص اُسکا فارس کنے نام ہی
وہ یہہ ہے کہ آتے کے تکرے بنا — پکاتے اُسے گوشت مین باصفا
بھی کھایا ہی سرور خزیرے کتین — حدیثون مین یہہ بات پایا ہون مین
کہے بعضون نے گوشت کو دے کو مال — پکاتے اُسے اُسکے شوربہ مین ڈال
امامِ حسن وہ شہِ پاک ذات — لے فرزند و عباس و جعفر کو سات
ہمارے لئے تو پکا وہ طعام — کہ مرغوب تھا نزدِ خیر الانام
کہے تب اُسے جد سے بارِ دگر — تو البتہ اب اُسکو تیار کر
بچھے ڈالی زیتون کا تیل اُس بھتر — بھی فلفل مصالح کتین کوٹ کر
کہ سالار کے منکو بھاتا اتھا — بہت پیار سے اُسکو کھاتا اتھا
بھی بولیا کہ ہی گوشت بے اشتباہ — بدنیا و عقبیٰ طعامان کا شاہ
کہا یون کہ گر مانگتا حق سے مین — کھلاتا مجھے روز و شب اُسکتین
کہ ایک روز بکرے کتین کا متین — پکاتا اتھا دیگ مین اُسکتین
مجھے کوئی بھیجا تھا بکرا کتین — اُسے دیگ مین اب پکایا ہون مین
کہا لا دے مجھکو پھرا اُسکا پھیر — دیا مین لجا اُسکو کچھ نہ دیر
نہین بکرے کتین مگر دو پھرے — کہا اُسکو سرور کہ ای گن پھرے
یہی قصہ گذرا ہی با بوعبید — شہنشاہ اُسکو کہا بھی یہہ بھید
تھا مرغوب اُسے گوشت گردن کا پھر — خبر ہے ضباعہ سے بنتِ زبیر
اُسے بول بھیجا شہِ دوسرا — کہ بکرے ستی تیرے ہمکو کھلا
کہ بھیجون اُسے شاہِ عالم کتین — کہا سرورِ دین اُس آدم کتین
بھی بولا ہی وہ خلق کا تاجِ سر — کہ ہی پشت کا گوشت بھی خوب تر
کہ ہر دو مثانے ستی ہین قریب — نکھایا اُسے اس لئے وہ حبیب

روایت ہی جو ہاتھ پر گوشت تھا / وہ سالار دانتون سے کرتا جدا
نہین کاٹتا تھا چھوری سے اُسے / بھی ارشاد وہ یون کیا ہر کسے

نہ کاٹو تم اُس گوشت کو جو پکا / چھوری سے کہ یہہ طور ہی فارس کا
مگر ہو ینگا کوئی ٹکرا برا / تو جایز ہی کرنا چھوری سے جدا

بھی کھایا ہی شہ لحم بریان کہتین / بھی کھایا کلیجی کے ڈلیان کہتین
بھی کھایا قدید وہ معلّی جناب / کھین جسکو دکھنی مین ہو کا کباب
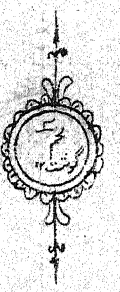
بھی کھایا ہی وہ اونٹ کے گوشت کو / سفر ہو جعفر مین یہہ سن بات کو
بھی لحم و جنازی و مرغی کہتین / وہ سالار کھایا ہی دیکھا ہو مین

بھی خرگوشت کا گوشت کھایا ہی شاہ / احادیث اِس بات پر ہین گواہ
بھی کھایا ہی وہ گوشت از گورخر / بھی دریا سے ماہی و کی جانور

خصوص اُس سے جو تھا عظیم و عجب / کہ کہتے تھے عنبر جسے سب عرب
اٹھا جھوت پیار اُسکا کدو اُپر / تھا لیتا اُسے ظرف سے چون کر

ہی حب کدو سنت ای نیکنام / کہے یہہ سخن شافعیہ تمام
چغندر بھی کھایا ہی وہ پاکذات / ولیکن پکایا ہوا جو کے سات

وہی وہ دکھایا ہے بھی اُو بسیر / بھی کھایا ہی وہ سرور دین منیر
بھی کھایا ہی وہ بسر و تمر و رطب / مین کرتا ہون تفصیل اُسکی اب

اُسے بسر کچے کھجور ای پسر / پکے خرمے کا نام ہیگا تمر
رطب کو کہین پد کھجور ای گھنیر / بھی کھایا ہے خربزے کا انکو چیر

بھی کھایا کباث وہ امام اجل / ہی نام اُسکا ہند مین پیلو کا پھل
بھی ککڑی و خربزہ کو کھایا ہی شاہ / اتھی خربزے کے اُپر اُسکی چاہ

فایدہ

وہاں مبارک کو خوشہ لگا / وہ انگور کے دانے کھاتا تھا

شمائل [illegible] / بہی مضمون [illegible] / شاول [illegible] / سو یک [illegible]

یہہ تعداد کا کچھ نہ اعتبار / سراسر غلط ہو ج اُسکا شمار

در بیانِ آمیختن خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام طعام را باچیز دیگر و دیگر احکام

ترا اُس سے کیا [illegible] تو قربان جاؤ / کہ بولیا ہی روتا انکو جو تھے شاد
برکت ہو نگی تب اسمین زیاد / یہہ بات [illegible]

نہ کھاتا تھا دو قسم کا وہ طعام / عمل اُسکا یک نوع پر تھا مدام
نہ رکھتا تھا کھانے اُپر کچھ وہ عیب / نہ کرتا تھا فرمایش اور غیر ریب

اگر من کو بھاوے تو کھاتا اتھا / وگر نین تو وہ ہات اٹھاتا اتھا
کبھی روٹی کھاتا اتھا گوشت سات / کبھی ساتھ تر کے ای نیکذات

کبھی ککڑی ساتھ کھاتا کھجور / ہوین دو نو تا معتدل بالضرور
کبھی خرما کھاتا تھا مسکے کے سات / دے اُسکی گرمی کے تا کچھ صفات

کبھی جو کے نان ساتھ کھاتا کھجور / کہ بارو ہی جو اور خرما حرور
مدینے کا جب میوہ لاتا تھا بار / نہ کرتا تھا پرہیز وہ شہریار

بل اُسکو وہ کرتا اتھا نوش جان / کہ اسباب صحت کا ہی یہہ نشان

در بیانِ کیفیت خوردن آنحضرت طعام را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآداب آن

ہی اجماع اسبات اوپر کہ شہ / شروع کرتا کھانے کو بسم اللہ کہہ
بھی آگے ستی اپنے کھاتا اتھا / سبھوں کو یہہ سنت سکاتا اتھا

بھی کھاتا تھا و تین انگلیوں سے جان / بجز خنصر و بنصر یہہ بات مان
کبھی پانچ انگلیان سے کھایا ہی شاہ / بنا در رکھ اسبات کہتین نگاہ

تجھے کھلنے کے انگلیان چوس کر / دلون سے تکبر کو کرتا بدر
بھی کھاتا تھا باسنکو پونچھ او نظیف / ولیکن حدیثان ہین سکے ضعیف

بھی بولیا کہ لقمہ و ریزہ اگر / گرے تو اٹھانا اُسے سربسر
کبھی پیٹ بھر کر نہ کھایا طعام / مگر گاہ گہہ یاد رکھ یہہ کلام

بھی ہے ایسی سیری کستی یہہ مراد / کہ کھایا ہی معمول سے کچھ زیاد
بھی جب قوم کے سات کھاتا تھا مل / تو آخر کو اٹھتا تھا ای اہل دل

مبادا اچھے کسکتین اشتہا / اٹھینگا وہ خجلت سے جب شہ اٹھیا
بھی اُمت کو بولیا وہ شاہ انام / کہ آخر اٹھے سبکے سیر طعام

بہا کھانے کے وقت اپنے پاران گات / وہ سالار کو نین کرتا تھا بات
بھی جلسہ وہ سرور کا وقت طعام / اٹھا اسطرح سے سمجھ یہہ کلام

بیٹھے دونون پاؤن کے انگلیان اُپر / دیا اکڑو بیٹھے سمجھ یہہ خبر
کہا اسلئے وہ امام الہدیٰ / نہ کھاتا ہون ہرگز مین تکیہ لگا

ہی دوسری حاجت اسطرح کی امام　　مین بیٹھونگا جون بندہ بیٹھے مدام
کہے اہل تحقیق بھیجان یہہ بیان　　مراد ان حدیثون کی یوہین بھجان
فراغت تی بیٹھنا نہین ہونہین　　کبھی ذوق کھانا کھائے کنین
دگر عالمون نے کہے یہہ خبر　　ہی محمول ظاہر کے تکیہ اوپر
کہے بعض تکیہ سے ہی یہہ مراد　　کہ یک شق پو تنکی کرے اعتماد
سر زانو پہ بیٹھ کر اپنے شاہ　　لگا کھانے او گوشت بے اشتباہ
کہا حق کیا مجھکو بزم و کریم　　نہ جبار و سرکش سین ای مستقیم
نہ تکیہ بھی وہ دو سرہانے کو　　زمین پر تو رکھہ یا واس بات کو
مین کھاتا ہون جون بیٹھ کھاوے غذا　　کھاتا ہون تکیہ لگا مین سدا
نہین بیٹھتا ہون مین کھانے اوپر　　دو زانون پہ پایا الکھت مار کر
ہی جلسہ مرسلین سرسری　　نہین کھانے سے مجھکو الفت ذری
لگا بیٹھ کو تکیہ پایات تل　　ہی مکروہ کھانا سمجھ ای نول
خبر ہی کہ نزد شہ ارجمند　　کوئی ہدیہ بھیجا یکا گوسپند
کہا ایک بدوی کہ حاضر اتھا　　یہہ کیسا ہی جلسہ امام الہدی
وہ سرور نے یون حکم ہی در خبر　　نہ کھاوے کوئی اوندھے مون لیٹ کر

دربیان آنچیزہا کہ بخوردن سرور دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف نشد

سن اسبات کو تو ای شاہ انام　　نہ کھایا کبھی گرم ہرگز طعام
دو مسہل دو قابض دو گرم و دو سرد　　نہ کھایا کبھی وہ شہنشاہ فرد
نہ کھایا اسے ہرگز او شاہ دین　　نہ کچا نہ پکا سمجھ بالیقین
الہی نہ دے مجھکو کھانیکا حرص　　مجھے دے سدا اپنے پانیکا حرص
نہ کھایا کبھی دود وہ پاک ذات　　نہ کھٹے نہ انڈے نہ مچھی کے سات
اچھے جسمین بدبو تو جیسے پیاز　　یوہین مولی ہو لہسن ای اہل راز
نہ کھایا کبھی میز پہ بیٹھ کر　　نہ تھا مگر نادر ای باخبر
سب احوال مین لے قدیر قوی　　مجھے دے وہ سالار کی پیروی

دربیان کیفیت آب وشربت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لے آتے تھے اس سرور دین بجل　　بہت دور سے آب شیرین بجل
پانی تو چھو نکا شہ دین دم　　بھی پیتا اتھا اسکو لے تین دم
سب حال مین در سفر در حضر　　وہ پیتا تھا پانی کنے بیٹھ کر
کبھی شہد خالص کو پانی مین ڈال　　وہ شربت کو پیتا تھا وہ باکمال
بھگاتے اتھے بہر خیر الانام　　کبھو رانکو پانی سے وقت شام
ہو آتا اتھا تیسرا روز جب　　نہ پیتا وہ شربت کو شاہ عرب
کوئی باندی کو وہ پلاتا اتھا　　دیا پھینک یہ اسکو ستاتا اتھا
تھا دوسرا قدح چوب کا ای گری　　لگی تھی اسے ایک لوہے کی کڑی
دو پتھر پیان اتھے روپے کے اس پر　　تھا سر دنتھے ابن مالک کے گھر
یہہ تبدیل کرنا ادب سے ہی دور　　گہ تھی وہ کڑی شاہ دین کے حضور
کہا یون بخاری کہ بصرے مین مین　　پیا اس پیالے مین پانی کتیبن
یہہ سیرت کے صدقے سے ای ذوالعطا　　مجھے عشق کا اسکے شربت پلا
جو پانی کہ ہو سرد شیرین و صاف　　تھا مرغوب سرور کے نہ بخلاف
نہ یکبار کی اسکو پیتا اتھا　　یہی حکم امت کو دیتا اتھا
بہ ندرت برائے بیان جواز　　پیا ہی کھڑا ہو کے وہ سرفراز
کبھی ڈال پانی بشیر حلیب　　بھی کرتا اتھا نوش جان حبیب
وہ پیتا اتھا اسکو وقت سحر　　بھی شب کو بھی وقت روز دگر
مبادا کہ وہ شربت ای خوش نصیب　　ہوا ہوئیگا کیف سے تک قریب
پیالہ اتھا ایک شیشے کا صاف　　وہ سالار دین پاس ہے اختلاف
بھی رنگ اسکا مائل تھا زردی پہ　　اتھا چھا و یا نبع کا یادھر
وہ چاہا لگا دے سونے کی کڑی　　ابو طلحہ نے بولیا اسے اس گھڑی
کہا ابن سیرین ای اہل کمال　　تبرک سو پیتے تھے آب اس مین ڈال
بھی تھا ایک قدح نزد شاہ انام　　اتھا اسکا ای بھائی ریان نام
ملا دے اسے یون مرے من منے　　سرایت کرے آب جیون تن منے

دربیان لباس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لباس اس شہنشاہ کا ای میان　　تھا اوسط نہ ارزان بہت گران
تھا اوڑتا اکثر وہ دن رین　　بڑی چادر ایسی کہ ڈھانپے بدن
نہ ہرگز وہ کپڑیان مین وسعت کرے　　بقدر ضرورت اپر من دھرے
اوڑتا دھوپ کے وقت وہ نامور　　تہبند مار چادر کو سر کے اپر

کیا اکتفا اکثر اور اہی بسر
بیک چادر و لنگ موٹے اوپر

بھی پہنا ہے منہ کے کپڑوں کو شاہ
بھی پہنا ہے کتان وہ دین پناہ

اتھی آستین اسکی پہنچے تلک
دراز اسکا دامن اتھا ساق لک

کیا پاسے جامہ کتان شہ خرید
یہ ہی بھیجنے مین خلاے سعید

اتھا چار گز اسکی لنگی کا طول
دو و نیم گز عرض تھا کر قبول

تھی یک چادر اسکی مرحل لقب
کجاوے کے نسکلاں اتھے منسوب

بھی تھی ایک چادر ہری نزد شاہ
وہی عرض و طول اسکا تھا کچھ نگاہ

بھی عیدین و جمعہ کی کرتا نماز
اسے اوڑھ کر او تو شہ سرفراز

جدا اور لنگی کہ تھے ہر دو سخت
کبھی اس مین مر گی شہ عرش تخت

کہے جابر و ابن عازب بھی عون
کہ تھے سب یہ یاران سالار کون

اتھا اسپو تب حلہ سرخ خط
تھا چاند واللہ اسکے منط

تھا یک جبہ خسروانی اسے
کہ تھا چاک جیب اسکا دیباج سے

وہ جبے مین پایا ہے سرور وفات
تھا وہ عایشہ پاس ای نیک ذات

مریضاں بہت اسکے آتے تھے گھر
وہ جبے کو دھوتی تھی وہ خوش سیر

خبر ہے کہ بھیجا کوئی نذر کسر
اسے ایک جبہ بوقت سفر

وہ جبے کو پہنا حبیب صمد
کہ کرتا تھا کسکے بدنے کو رد

اتھا دور سکا نکالا اسے
بھی یک شخص کو جلد بخشا اسے

بھی بندتا اتھا ناف پر آستین
حدیثا مین یہ بات دیکھا ہوں مین

اتھے گنڈیاں شکے جبے اوپر
لگاتا اتھا اسکو وہ ناموس

گریبان منے اسکے ڈال پیا ملات
مین مہر نبوت چھپا خوب ذات

کہے ہیں اتھاسات گز اسکا طول
کر اس بات کو جان و دل سے قبول

لیتا اتھا شاہ بکری کنین
وہ کیون کر لیتا سو معلوم نین

کبھی سکو بندتا اتھا توپ پر
لڑایان مین وہ سرور نامور

حدیثوں سے ثابت ہی یہ بات پھر
کہ گردن پہ لیتا تھا بکری کے پھیر

پڑا خطبہ سکے کو جب فتح کر
تھی بکری سیہ اسکے تب سر اُپر

بھی یک بکری تھی نزد شاہ انام
رکھا تھا وہ سرور سحاب اسکا نام

نہ انکے تھے او ٹوپیاں سربسر
ولے سب وہ جبیاں اٹھے سر اُپر

لگاتا تھا جب تیل وہ خوش سیر

بھی پہنا ہے پیراہن او مستطاب
اتھا اسکے او احب الثیاب

بھی پہنا ہے وہ شاہ کہنہ لباس
بھی پیوند تھا اسپو ای حق شناس

درازی بھی تھی لنگ کی اسکی یون
ہی لازم کریں سب کیا شاہ جون

ہے قول اصح یوں کہ پہنا اونین
حضور اسکے پہنے بہت آستین

چھے گز اسکی چادر کا تھا طول جان
سہ گز اسکا تھا عرض یہ بات مان

وہ چادر بنی تھی سیہ پشم سو
لبادہ بھی تھا صوف کا شاہ کو

جماعت عرب کے آتے تھے جب
شہنشاہ اوڑھ اسکو آتا تھا تب

روایت کیا اشعری یوں بسوز
کہ لائی پھر عایشہ ایک روز

بھی شرکن تھے یک چادر و پیرہن
کہ دو تو بنے تھے تملک مین

ہمین دیکھے یک چاندنی رات کون
سمجھا اس تجلی اول کا ہون

یہہ حلے کی معنی کو کہتا ہوں مین
کہ کہتے ہین لنگی و چادر کتین

گریبان کے بھی رو برو ای عزیز
اتھا رقعہ دیبا کا کر یہہ تمیز

لئی بھاں سے اپنے اسما اسے
گئی آپنے جی مین جاگا اسے

پلاتی وہ پانی کتین جون دوا
تو سارے مریضاں کو ہوتی شفا

اتھا خوب اسکا قماش اور رنگ
ولے آستین تھے بہت اسکی تنگ

وضو کا کیا قصد جب شاہ دین
تو ہرگز چڑے نین ہین وہ آستین

پہنیا کوری لنگی کتین شاہ نے
کہ ہوتا اتھا گھر کھرات اس منے

دراز اسکو رکھتا اتھا رو برو
چڑھاتا تھا تک اسکو پیچھے سے او

کبھی چھوڑ دیتا اتھا اسکتین
کہا یک صحابی کہ بکر وز ہین

بھی بکری وہ سرور کی ای باشیا
نہیں جھوٹ کوتاہ نا لئی دراز

نہ شکل اسکی آتی کہیں در نظر
و لیکن یوں آیا ہی حدیث خبر

کبھی صرف دستار بندتا تھا شاہ
بھی ٹوپی پہ بندتا اتھا گاہ گاہ

بھی شملے کتین چھوڑتا شاہ نے
مبارک دو نون اپنے شانیان منے

عربی مین تحنیک ہی اسکا نام
ہی یوں باندنے ہین حقائق تمام

اتھا فتح کے وقت ٹوپی اسکے سر
گئے ہین یہہ تحقیق اہل خبر

بھی تھی شاہ کو ایک ٹوپی سفید
دگر ہین تو ٹوپیاں تھے ای با امید

خبر مین یوں آیا ہی ای حق شناس
کہ اور ایک کپڑا اتھا سر کے پاس

اسے ڈالتا اپنے سینے پر

در بیان آنچہ از لباس نزد آن خیر الناس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دوستر بود

اتھا پیغمبر کنے دو دستر — بھی کپڑے سفید ای گرامی گہر
بھی کہتا تھا اگر وہ کل کا امید — کرو لازم اپنے پو کپڑے سفید
ہی پاکیزہ و خوبتر وہ لباس — پہنو تم بشام و سحر وہ لباس
بناؤ اسے اپنے احیا کتین — بھی تکفین کرو اسمین موتی کتین
بھی پاکیزہ کپڑے اچھے دو دستر — نہ ہو میل کا انمین ذرہ اثر
نہ ہوتا تھا میلا کبھی وہ لباس — نہ جون کو گذارا اتھا اسکے پاس
خبر ہے کہ فرمائے ہین مصطفی — کرامت سے مومن کے نزد خدا
ہی پاکیزہ رکھنا وہ اپنا لباس — بھی بھتوے یہ راضی رہنا بابیاس
خبر ہے کہ یک شخص کو وہمام — دیکھا اسکے کپڑے ہین میلے تمام
کہا تب کہ آیا بنایا ہے یو — کہ کپڑیان سنو اپنے ستے میل دھو

دربیان آب آن هادی اناس نزد پوشیدن لباس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھی جب پہنتا تھا وہ کپڑے نوا — تو نام اسکا رکھتا قمیص یا ردا
بھی کرتا تھا اسوقت وہ یہ دعا — احادیث مین دیکھ یہ مدعا
بھی پگڑی کے کھولے وہ یک یک پھیر — نہ جلدی وہ کرتا تھا اسمین دیر
کھڑے رہکو بندتا تھا ازار کون — کہا بیٹھ کر پہنو شلوار کون
بھی شوزون کتین منجھہ کر بیٹھنا — یوین اپنے نعلین وہ مقتدا
سیدھے پاؤن کے بیچ پہنے اول — نکالین وہ ڈاوین سنی ای نول
خبر ہے کہ وہ حق تعالی کا دوست — تیامن کتین بہوت رکھتا تھا دوست
یعنے سیدھے جانب سے کرنا شروع — سبھی خوب کامان کو ای باخشوع
جو کامان کہ نا ہووے جسمین شرف — اتھا واسطے اسکے ڈاوان طرف
بھی فرمان کیا یون وہ امت کتین — کہ لاوین بجا سب یہ سنت کتین
تصدق ہو سو اس خو کے ای دادگر — مجھے دے قناعت ضرورت ابر
مرے دل مین اسکی محبت بھا — مرے جی سے دنیا کی خواہش اٹھا

دربیان خاتم سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انگوٹھی بھی سرور کی روپے کی جان — اتھی کم ز مثقال یہ بات مان
نگینہ اتھا اسکا روپے سے بھی — یہ باتان حدیثان مین ہین سبھی
اتھا اس نگینے کا نقش اے میان — محمد رسول اللہ سن یہ بیان
تھا اللہ یک سطر و دیگر رسول — محمد تھا سطر سیوم کر قبول
لکھا نامہ سالار شاہان کو جب — کیا ختم اس مہر سے اسپو تب
وہ خاتم تھی بعد اسکے صدیق پاس — وہ کرتے اتھے مثل جان اسکا پاس
بھی لکھتے تھے جب بادشاہان کو خط — تو مہر اس سے کرتے اتھے خوش نمط
وہ خاتم تھی عثمان کنے چھے برس — خلافت کو اسکے تھا قوت سرس
یہہ مدت پچھے وہ انگوٹھی نفیس — پڑی چوک ستی یہ بئیر اریس
تمام آب کھینچے وہ مقصد جہد کر — وہ خاتم کا ہرگز دسیا نین اثر
ہوا تب ہے امت مین شر و فساد — اتھا فتنہ ہر روز دراز دیاد
مگر اسم اعظم تھا منقوش وہان — ہوا اسکے جانے سے فتنہ عیان
سلیمان کی خاتم سے تھی وہ بری — نکیون اسکے جانے سے ہو گر بری
مسلط ہوئی دیو و غول عنید — کئے آخر عثمان کتین شہید
یہہ قصے کا طومار ہی بس دراز — یئن کہتا ہون اب اصل مطلب کو باز
بھی سالار عالم کے پاس ای پسر — اتھی روپے کی یک انگوٹھی دگر
نگینہ وہ خاتم کا تھا از عقیق — لکھا ہون یئن تحقیق کر ای رفیق
خبر ہے کہ بندتا تھا از بہر یاد — انگوٹھی پو یک رشتہ ای باوداد
بھی ہے یک روایت مین ای باخبر — کہ بندتا او رشتے کو انگشت پر
وہ خاتم کے صدقے سے ای دادگر — مرا خاتمہ کر تو ایمان پر

دربیان موزۂ آنجناب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھی سرور کنے تھے دو موزے سیاہ — دیا بھیج حبش کا اسے بادشاہ
اسے پہنیا تھا وہ خیر البشر — بھی کرتا تھا مسح اسکے اپر
دو موزے تھے بھی شک نہین ای سرفراز — کہ ہدیہ کیا انکو اسکے نیاز
بہت انکو پہنیا وہ ہادی الانام — پورانے ہو آخر پھٹے وہ تمام
سوای انکے تھے چار موزے دگر — احادیث سے ہی یہہ ثابت خبر

دربیان نعلین آنصاحب قاب قوسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھے نعلین اس شاہ کے بے مثال — ہی لعلی رگ جان کی انکو دوال
بہت حسن و خوبی مین انکے بھی — کیا ماہ نو غم سے قالب تہی

نقش کردہ خاک نعلین سرور عالمیان محمدی میان عفی اللہ عنہ
نقشۂ نعلین مبارک
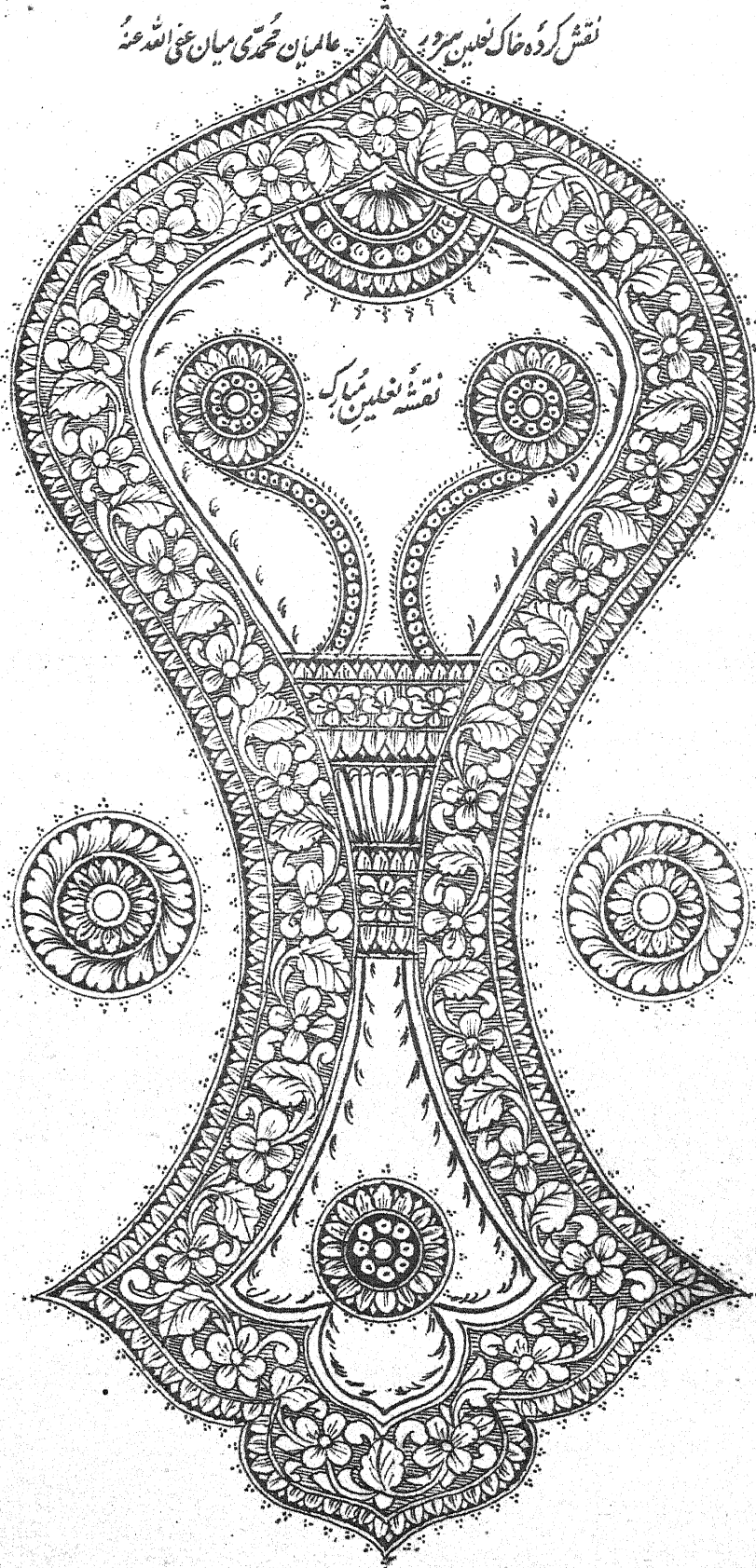
در بیان کیفیت جلسۂ سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیثون مین آیا ہی ای باسح / کہ جلسہ وہ سرور کا تھا اسطرح
کہ مجلس مین جا گالے اسکو جان / تو وہان بیٹھہ جاتا اتھا در زمان

کبھی احتبا کرکو وہ پاک ذات / بیٹھے مسجد و گھر مین یاران نگات
کبھی احتبا اسکا تھا ہاتھہ سون / کبھی تھا چادر سون اِسبات کون

بدکھنی زبان معنے احتبا / کہے ہین بچنگ مار کر بیٹھنا
کبھی باندھہ کپڑا دو زانو اوپر / رہے بیٹھہ وہ ہاتھہ کو چھوڑ کر

کبھی تکیہ کرتا تھا دیوار اوپر / کبھی تھام پر یاد رکھہ یہہ خبر
کبھی ایک جانب اوپر تکیے شاہ / کرے تکیہ کوئی تو بھی گاہ گاہ

کبھی وہ امام ملک ہو بشر / اتھا تیکتا ہات تکیہ اوپر
کبھی رکھہ وہ یک پاؤن دوسرے اوپر / اتا تا ہو لیتا ہی ای باخبر

تعجب مین جب شاہ آتا تھا / کف دست اپنا پھراتا اتھا
یہہ سب سیرت کے صدقے ستی ای کریم / مجھے رکھہ وہ آداب پر مستقیم

در بیان مزاح آن زبدۂ اجسام وارواح صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھی کرتا تھا وہ سرور دین مزاح / مزاح اسکی تھی محض حق ہو صلاح
انس کا اتھا ایک برادر صغیر / اتھا ابو عمیر اسکا نام ای خبیر

اسے ایک دن سرور با کمال / کہا کیا ہوا تیری چڑیہ کا حال
کہا ایک بڈھی سے شہ یہہ سخن / نجاوینگی جنت مین کوئی پیرزن

لگی رونے وہ یہہ سنی بات جب / کہا اسکو تو لو کہ قرآن مین رب
کہا یون کہ بڈھیان کیتین کر جوان / کرونگا مین جنت کے اندر روان

سب اصحاب سرور کی ای با سرور / بھی کرتے اتھے طیبت اسکے حضور
تبسم وہ طیبت ہو کرتا تھا شاہ / کہ تالیف پر انکے رکھتا نگاہ

تصدق سے یارب اس اوضاع کے / مرا قبض کر دور ہو بسط دے

در بیان فراش سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

بچھانا وہ سرور کا ای با شعور / اتھا بے تامل بقدر ضرور
کبھی عایشہ یون کہ سرور کا فرش / کہ سوتا اتھا جس پو وہ شاہ عرش

اتھا پوست کا اور اسکے بھتر / تھا خرمے کا نارہ تو سن یہہ خبر
بھی یون عایشہ سے ہی دوسری خبر / کہ آئی یک انصاریہ میرے گھر

بچھانے کو سرور کے وہ دیکھہ کر / بھیجی یک نہالی اُنے جلد تر
بچھائی اتھی نرم صوف اُس منے / شہنشاہ جب آئے میرے کنے

کہا کیا ہی یہہ مین کری عرض تب / فلانی مرے پاس آئی تھی اب
بچھانا ترا دیکھہ کر وہ سندر / دئی بھیج یہہ توشک ای نامور

کہا شاہ ای عایشہ کر نہ دیر / یہہ توشک کیتن اُسکنے بھیج پھیر
قسم ہے خدا کی اگر چاہو مین / تو سونے روپیے کے پہاڑ آکتین

روانہ کرینگا مرے ساتھہ رب / مجھے فقر سے کام ہی روز و شب
کہی حفصہ وہ مادر مومنان / کہ یک فرش تھا ٹاٹ کا شاکیان

بچھاتی تھی مین اسکو دو تاہ کر / وہ سالار سوتا اتھا اس اوپر
بچھای اسے چار تہ ایک رات / سویا اسپہ وہ سرور پاک ذات

کہا صبح کو مجھ سے اس بات کون / بچھائی تھی کیا مجھ پہ دل رات کون
کہی مین یہی فرش ای دین پناہ / مگر یہہ کہ اسکو کری چار تاہ

کہا پھر اُسے حال اول پہ لاؤ / مرے واسطے مثل سابق بچھاؤ
کہ نرمی او بستر کی ای بانیاز / مجھے شکو رکھتی تھی باز از نماز

عمر ابن خطاب ای نامور / شہنشہ کے آیا تھا یک روز گھر
وہ مختار لیتا اتھا بر حصیر / نشان اسکا پہلو اوپر تھا کثیر

عمر دیکھہ بولیا کہ ای شاہ کاش / تو لیتا ایس واسطے یک فراش
کہا مجھکو دنیا سے نسبت ہی کیا / مجھے اسطرف میں دا انت ہی کیا

مرا اور دنیا کا نین ہی مثل / مگر جون وہ راکب کے گھر سے نکل
چلا دھوپ مین پھر وہ ماندہ ہوا / وہ تک جھاڑ کے سائے مین اکھرا

روانہ ہوا اسکے بعد اسکو چھوڑ / تو ای بھای اسبات کچھہ نہ موڑ
بھی یون ابن مسعود سے ہی خبر / کہ یک دن مین آیا شہنشہ کے گھر

اتھا شاہ تب ایسے حجرے کے بھتر / کہ مانند حمام تھا گرم تر
ہو اسوقت لیتا تھا حاصر اوپر / اتھا اسکے پہلو پو اسکا اثر

مین رونے لگیا تب کہا شہ مجھے / رولاتی ہی عبد اللہ کیا شی تجھے
کیا عرض مین ای رسول خدا / اچھو تجھ پو مان باپ میرے فدا

ہی کسریٰ و قیصر کو فرش حریر
کہاروں کو انکو دنیا ہی یہان
کہی عایشہ یون سُن یہہ بات یقین
بچھائی تھی اُسپر گلیم سیاہ
بتیا اُٹھہ کو جب سرورِ کُن
تجھے یہہ پلنگ اور ایسی گلیم
کہا شاہ وُہ فرش ہے نار مین
خبر ہی کہ وُہ خازن گنج غیب
گر نہین تو سوتا اتھا بر زمین

تو سوتا ہی اسطرح بر این حصیر
ہی عقبیٰ ہمارے لئے جاودان
کہ یک چارپائی بھی تھی شاہ کون
بھری تھی بھی بڑی کا اُسمین گیاہ
وُہ دیکھے کہ اُس شہ کے پہلو منے
بہت دیتے ہو وینگے رنج ای کریم
مرا فرش جنت کے گلزار مین
رکھا نین کبھی کوئی بچھانے عیب
فدا خاک پر اُسکے چرخ برین
تصدق ہو اس خو کے ای ذو العطا

اتھا ہی وُہ جامہ کا نقش و اثر
بھی تکیہ تھا سرور کو یک پوست کا
نے اُسکو یک بات کو بانت کر
شہنشاہ سوتا اتھا اُس اُپر
نمایاں ہے کثرت ستی نقش یان
ہی کسریٰ و قیصر کو سونے کے تخت
روایات ایسے بہت آئے ہین
بچھانے اگر واسطے اُسکے فرش
بھی اوراہی اُو سرور دین لحاف
مجھے فرش گھر رہ مین اُسکے سدا

ترے نرم پہلو مبارک اُپر
اتھا اُس مین خرمے کا نار ابھرا
عرب مین ہی نام سکا بڑی گر
کہ آیا ابو بکر یا عُمر
کہی تب کہ ای خسروِ انس و جان
بھی ریشم کے ہین انکو فرش اور رخت
کیا یا نبین اہل خبر لائے ہین
تو سوتا اُپر اُسکے وہ شاہ عرش
نہین اس سخن مین ذرا اختلاف

دربیان حُجرات نُہ گانۂ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مین کہتا ہون اب اُسکے گھر کا بیان
یہہ دونون بدل وہ شہ نامور
بنداکا ہی باقی گھران اُسمین تب
ہے خرمے کے اُن کچے تھے سقف
بہر اُن گھران کے اتھا ایک در
ریاست مین اپنے وہ باشور و شور
لگے رونے اہل حرم زار زار
کہ تا دیکھتے اُسکتین خاص و عام
وُہ رہتا اتھا اُسمین با زیب و زین
الٰہی ہمیشہ بشام و سحر

سنو جیو سے اسکو ای دوستان
بنایا ہی مسجد کے بعد از دو گھر
اُتھے نہ گمان نو وُہ حُجرات سب
بھی باندھے اتھے اُس نو تا ای بسیر
اتھا بر وہ یک تا تکا اُس اُپر
کیا اُنکو مسجد مین داخل بزور
تھا ہر گھر مین ماتم کا شور و پکار
کیا اُنہین کیون زندگی وُہ ہمام
لے بی بی کو ساتھ اپنے بنت حسین
مرے دلکو کر شوق کا اُسکے گھر

کیا شاہ ہجرت مدینے کو جب
تجھے حارثہ وُہ رفیق گزین
تھے دیوار اکثر کے از گِل تمام
بلندی تھی ہر گھر کی ای نیک ذات
ولید وُہ کہ مردان کا تھا پوترا
وُہ بدبخت حجریان کو توڑا جب
کہا یون حسن وُہ جو بصری اتھا
بھی حجریان کے نزدیک زہرا کا گھر
وُہ گھر اُنسے بھی چھین لے وُہ بچیا
سدا رکھہ مجھے دل کے تعمیر مین

تھی سودہ و صدیقہ اُس پاس تب
کیا نذر اُس شہ کے اپنی زمین
تھے دیوار بعضون کے از خشت خام
بمقدار یک قامت و ایک بات
ضلالت مین فرعون تھا دوسرا
اتھا شور محشر مدینے مین تب
کہ کاش وُہ یہہ حجریان کو نا توڑتا
حسن بن حسن پاس تھا ای پسر
بجز اُسکو مسجد مین داخل کیا
پھنسا مت مجھے گِل کے زنجیر مین

دربیان منام حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

نہ سوتا تھا جب وہ سراج الانام
بھی سُرمہ لگاتا تھا سالار تب
کرو سُرمہ لازم تم اپنے اُپر
وُہ کرتا اتھا ذکر حق جیو بھک
کہ ہی دل کتین جانب چپ مقر
کر سونا بھلا جانب چپ اُپر
بھی سوتا تھا وہ سرور نامور

نہ کرتا تھا ترک اُسکو بالکل تمام
مین کرتا ہون سُن اُسکی تفصیل اب
کہ دیتا ہی سرمہ جلاے بصر
بچھانے اُپر نیند آئی تلک
معلق وُہ رہتا ہی یون سوئے پر
کہ آتی ہے نیند اسطرح خوب تر
زمین پر کبھی شو کبھی فرش پر

کرے میل جسوقت شہ خواب کا
اوّل سیدھے اکھی منے تین بیر
اوّل شب مین صبح کر وُہ خیر البشر
ہو خالی شکم از طعام و شراب
نہین خواب آتا ہی خوب اِسلئے
بھی رکھتا تھا سونے کے وقت نول
بھی توشک پو خرمے کے پو کھات پر

وضو کر کو سینے وہ کرتے جدا
یوین قراوین مین ہُو کہا سکو پھر
اُٹھا جاگتا دو پہر تا سحر
وُہ کرتا اتھا راست پہلو بخواب
حکیمان اسیو اسطے کہہ گئے
سیدھے ہاتھہ کو سیدھے رخسار تل
کبھی بر حصیر اور کبھی تات پر

بھی کرتا تھا اُسوقت وہ کی دعا
مین یہان حاشیہ پر اسے کچھ لکھا

پیچھے اُسکے کرتا تھا ہاتھ منھ و دم
پھر آتا تھا اُنکو زسر تا قدم

بھی سوتا تھا جب نیند مین مشتغل
تو بیدار رہتا تھا اُسکا دل

اُترتا تھا کر رات کو وہ سفر
تو سوتا تھا جانب راست پر

کف دست پر اپنا رکھتا تھا سر
کرنے تا جس وہ نماز سحر

ہی سوتا اتا نے ہنوز گروہ جان
ہوا و نہ جھے ہنوز گروہ تر اُسکو مان

کہا مار پاؤن اُسکو اٹھ منتبہ اب
کہ اس نیند مین دوزخی کا تھی ہب

بھی پڑتا تھا قل ہو اللہ احد
بھی پڑتا تھا و قل اعوذ او سند

کبھی گھورتا تھا وہ تک نیند مین
اگرچہ دل اُسکا تھا بیدمین

نہ تھی کبھی سونے سے اُسکے وضو
اسی واسطے تو جای نیک خو

اُترتا اگر صبح کے وہ قریب
تو کونیان کتین تنبک کر وہ حبیب

بھی کرتا تھا قیلولہ وہ دن پناہ
بہت کم رکھا اسبات کو در نگاہ

خبر ہی کہ گذرا وہ یک مرد پر
کہ سوتا ہی اوندھا او مسجد پھر

کیا منع بھی سبکو وہ جگ پتی
معا کھانا کھانے کے سونے ستی

بھی بیداری خواب ای ذو العطا
چلن پر مجھے اُسکے رکھ تو سدا

در بیان عادت سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ تعلق به بیت الخلا دارد

وہ جب پاخانے کو جاتا اتھا
تو رکھتا تھا داوان قدم ابتدا

نکل اُسکے غایت کو جاتی زمین
تھی خوشبو سے وھان ملکانی زمین

کہا یک صحابی کہ مین در طریق
اتھا ایک سفر مین نبی کا رفیق

کیا جا کو جب اپنی حاجت قضا
ستابی سے مین دیکھنے وھان گیا

دلے بول پاک اُسکا دیکھے مین ہوت
دوے اُسکے پینے ستی دلکو جوت

کیا تھا وہ لوٹے مین بکرات بول
کہا ام ایمن کو صبحی یہہ قول

قسم ہے خدا کی اتھی مجھکو پیاس
پئی مین وہ سب بول کو بے ہراس

بھی دوسری تھی برکہ لگا ایک زن
پئی بول کو اُسکے وہ خوش لچھن

بھی یک شخص شہ کے پیا بول کون
اٹھی مکتی خوش باس اس شخص سون

ولے بول کرتا تھا جب خاک پر
تو ہرگز نہ دستا تھا اُسکا اثر

دگر اُسکے عادات کا تک بیان
بلاشبہ اُسکو عبادات جان

تصدق ہے یا رب اس عادات کے
عمل کی مجھے اُسپو توفیق دے

جب آتا تھا بیت الخلا سے بہر
تو رکھتا تھا سیدھا قدم بیشتر

وہ غایط کو دیکھا نہیں کوئی بشر
ہی ثابت احادیث سے یہہ خبر

مین یک وقت دیکھا کہ شاہ نبول
گیا ایک جا گے مین غایط بدل

نہ غایط کا ہرگز نہ تھا وھان نشان
اتھا بوئی خوش سے بھرا وہ مکان

تلے چارپائی کے اُس شاہ کن
رہتا ایک لوٹا دھرا ہر رین

لجاست جو کچھ ہے سو لوتے بھتر
کبھی وہ کہ ای سرور بحر و بر

ہنسا اور کہا وہ شہنشاہ فرد
نہ ہرگز کریگا ترا پیٹ درد

کہا شہ نہوونگی تون دردمند
کبھی اُسکو پہنچا نہین کچھ گزند

بھی خوش باس تھی اُسکے اولاد مین
یہہ باتان ہین ثابت احادیث سین

ہی وہ غایط و بول پاک و طہور
کہے یہہ سخن عاملان بے قصور

کیا ہون بشوق دل ای باصفا
شمایل شور اخلاق مین جا بجا

مجھے محو کر اُسکے آداب مین
رکھ اُس پاس بیداری خواب مین

در بیان خاتمہ کتاب سراسر صواب و مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات جل شانہ

ہین اخلاق و آداب سبھکے اپار
کرے کوئی کیونکر انون کا شمار

عدد انکا کرنا ہی طاقت سے بہار
ہین اسواسطے یہان کیا اختصار

نہ دقت ہی کچھ اُسکے بیان مینے
نہ فہم اُسکا دشوار ہی کس کنے

ہی شکر و سپاس اُسکو ہر صبح و شام
کہ بخشیا یہہ نسخے کتین انتظام

ہزار اور ایک سو ہو ہشتاد و پنج
تھے ہجر تکے برسان ہوا تب یہہ گنج

محمد کے صدقے سے ای ذو الجلال
دے باقر کو ہر وقت اُسکا خیال

نبی کے محبت کا دے راج اُسے
نکر کسکا دنیا مین محتاج اُسے

لکھین سو کتابان گرامی نیک نام
وہ اخلاق و آداب نا ہو تمام

یہہ نسخے کا آسان کیا ہو بیان
کرنا اُسکو سمجھین سگل امیان

یہہ نسخہ کہ اُس فن مین یاد رہوا
نبی کے تصدق سے آخر ہوا

کیا اُسکے بیتون کو مین جب عدد
ہوئے یکہزار و پچاس و دو صد

پڑھیگا جو کوئی اسکو بہر خدا
کرے مجھ بچارے کے حق مین دعا

دل اُسکا دو عالم سے آزاد کر
اسی یاد سے اُسکے نت شاد کر

دل اُسکا ہی اُس فکر مین جو چور
نکال اُسکو اس غم ستی ای شکور

شفا ہور قوت دے اسکو بتن — مسرت سے بھرپور رکھ اسکا من
نکر کسکے احسان مین اسکو بند — سدا رکھ اسے سب سے سر بلند

الہی طفیلِ محمد نبی — نکر کسکا محتاج مجھکو کبھی
بحقِ بنی فاطمہ ای خدا — مرا قوت بنواسطے کر عطا

الہی بحقِ صحابِ رسول — کرم سے مری یہہ دعا کر قبول
بحقِ امامانِ اثنا عشر — لجامت مجھے کین تو محتاج کر

بحقِ شہِ اؤلیا محیِ دین — بحقِ ہمہ اہلِ کشف و یقین
دے اپنے خزانے سے مجھکو زکات — نکو لکھ مری کسکے اوپر برات

لگی کیا ہی تیرے خزانے بھتر — کہ مجھکو پھراتا ہی لوگان کے گھر
خزانے زمین اور اسمان کے — ترے ہت ہین ای مدعا جان کے

کہا تو مین بندے ستی ہون قریب — دعا گر کیا تو ہون اسکا مجیب
ہین دن رین کرتا ہون یارب دعا — ولیکن نہ دستا ہی کین مدعا

اگرچہ گنہ پہ گنہ ہین کیا — ولے لطف و احسان ترا کان گیا
ترے بحرِ رحمت کو نت جوش ہی — ولے ہم تو غفلت کا سر پوش ہی

خدایا تو کر بر طرف سب بلا — و یا تیرے رحمت سے پردہ اٹھا
اچھے تا کی مجھپہ نہ پیچ و تاب — اچھون کب تلک یون بنج و عذاب

اگر تن اگر دل اگر جان ہے — اذ ہر یک ستی مجھپہ طوفان ہے
جدہر دیکھتا ہون مین حیرت سے — بحق تیرے یہہ حال تو لون کسے

الہی لطف و رحمت ستی ای غفور — پریشانیان سب مری کر تون دور
الہی بحقِ نبی الہدی — مجھے عافیت بیچ رکھ تو سدا

مرا خاتمہ کر تو ایمان پر — بحقِ محمد سراج البشر

چھٹے رسالے کا نام راحتِ جان ہی اِس رسالے مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص کا بیان ہی

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن | در حمدِ حضرت حق سبحانہ تعالی جلّ جلالہ | چھٹوین رسالے کے بیتون کا وزن یہہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدِ بے حد ہور ثنا بے عدد — ہی سزاوارِ خداوندِ صمد
عرش و کرسی سات دھرت و سات کھم — علم مین جسکے ہی یک ذرہ سو کم

جس کا ہر مخلوق ہی سرِّ عظیم — کیا کرے کوئی وصف اسکا ای سلیم
جسکا دریاے ثنا ہی بے کنار — کیون کرے واہان اس قلم کا خس گذار

حکم جسکا سن عدم موجود ہوئے — ناؤن جسکا سن جبل نابود ہوئے
وصف اسکے ذات کا کوئی کیا کرے — انبیا یہان عاجزی سو سر دھرے
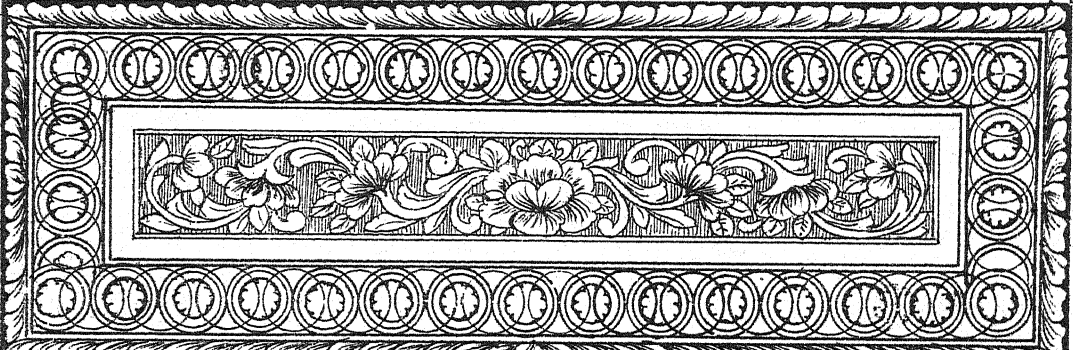
جسکے ہین وصفان مین حیران انبیا — ہم سو کیونکر ہو سکے اسکا ثنا
وصف اسکا نا کرے کوئی اس بنا — جب کہا احمد کہ لا احصی ثنا

در نعتِ سید عالم و سرور بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جون حمد کے احمد مین حیران ہی عقل — یون نبی کے نعت مین نادان ہی عقل
احمد مرسل شہنشاہِ رسل — سرورِ عالم امامِ جزو و کل

وحدتِ مطلق کے گھر کا آفتاب — خلق جسکے نور کا ہی اک تاب
جب خلایق کو ہوا اس سے ظہور — اس سبب سو حق رکھا نام اسکا نور

اس سو عالم پایا جب حق کا سراغ — حق کہا اس واسطے اسکو چراغ
حق سو ہر دم سو درود و سو سلام — نت اچھو تربت پو اسکے صبح و شام

اسکے اہلِ بیت اور یاران اوپر — اسکے جتنے اولیا ہین سر بسر

در منقبت سید مقربان و سند محبوبان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ و ارضاہ

خاصۂ ولیہ شہ لولاک پر
ولولہ جس کا ہی نہ افلاک پر
ہر ولی کے سر اوپر ہیں جسکے چرن
حکم میں جسکے ہیں یہہ سب جھون

جسکے درکا جھاڑنا ہر صبح و شام
جانتے ہیں سروران عالی مقام
جسکو سارے اصفیا پر راج ہے
خاک جسکی اولیا کی تاج ہے

جان گیا ہی احمد مرسل کا نام
وصان گیا ہے نام اسکا والسلام
محی دین سلطان عالم شیخ کل
مظہر اوصاف سلطان رسل

حق کا رضوان اور تحیت صبح و شام
اسپو اور اسکے مریدان پر تمام

در مدح شیخی و قدوتی حضرت سید ابوالحسن قربی قادری قدس سرہ

خاص شیخ دین و دنیا بوالحسن
جسکے تھی ہر بات میں شوق لگن
معرفت میں تھا وہ بحر بے کنار (دریا ۱۲)
ہر بچن (بات ۱۲) اسکا تھا در شاہوار

گرچہ تھا اسکو مقام بایزید
مارتا تھا نعرۂ ہل من مزید
مقتدا ہی وہ مرا عرفا میں
آشنا مجھکو کیا ہی گیان سین

خلد میں نت جیو اسکا شاد جیو
ذکر سے اسکے جہان آباد جیو

در بیان شرف ذکر حضرت رسالت مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و سبب تالیف این کتاب

بہترین ذکر و طاعت ای پسر
ہی نبی کا ذکر ہر شام و سحر
ذکر اسکا عین ذکر حق ہے جان
طاعت اسکی طاعت حق پہچان

علوی و سفلی ہی اسکے ذکر میں
جزوی و کلی ہے اسکے ذکر میں
انبیا کو ورد تھا نت اسکا یاد
ذکر سے پاتے تھے اسکے شوق شاد

دیکھہ کر اسکے مقاموں کو رسل
کرتے تھے درخواست از خلاق کل
کر تو ہمکوں ای خدائے مہربان
امت پیغمبر آخر زمان

ہمکو ہے امت ہونے کی لی ہوس
یہہ شرف ہمکو دونوں عالم میں بس
ای مسلمانان کرو شکر خدا
کہ کیا وہ تم کو یہہ دولت عطا

روز و شب منگتے تھے جو خیر انبیا
فضل سے اپنے خدا تم کو دیا
امت احمد ہو پھر چپتے ہو کیا
انبیا کے رشک ہو کہتے ہو کیا

روز و شب اپنے نبی سے لاو لو
اس برابر کون سی طاعت ہی کہو
جو اتھے احوال اس شہ کے تمام
یاد کر کر انکو ہو تم شادکام

تھے کمالان شاہ کے کئی بھانت پر
یاد انکا ہی ضرور ای خوش سیر
میں عقاید میں کیا ہوں ای سجان
اسکے احکام رسالت کا بیان

اور من دینک میں بولا حال نور
مہر ان اندر بشارات ظہور
ہور کہا مولود من ہو سکے بیچ
اور باقی ذکر جگ سنوہن کے بیچ

ہور کہا آرام دلمین ای میان
اسکی شکل و خلق و عادت کا بیان
بولتا ہوں فضل سے حق کے اتا
جو خصایص اسکو بخشا تھا خدا

نین دیا اسکو کسی مرسل کتیں
خاص تھے اس سرور اکمل کتیں
تھے خصایص اسکے چار اقسام
سن بیان انکا تو دل کے کان سے

قسم اول جو اتھے فرض اس اپر
نین اتھی امت کو شرکت اس بھتر
قسم ثانی جو اتھے شہ پر حرام
ہور اتھے امت پو جایز ای ہمام

قسم ثالث جو اتھے اسپر حلال
ہور تھے امت پر حرام ای جگ جمال
قسم چوتھے میں فضایل ہیں تو جان
کہ دیا ہی حق اسے کر مان بیان

بعضے اسمیں خاص تھے اس شاہ پر
شرکت ہی امت کو معصوموں کے بہتر
کوئی خصایص آج لگ بولیا نہیں
نظم میں اسکے زبان کھولیا نہیں

ہی عربی میں خصایص کا بیان
فارسی میں بھی ہے ای روشن روان
عورتان ہور امیان سب ای فنا
نیں ہے ان دو تو زبان سے آشنا

اس سبب دکھنی کیا یہہ نظم میں
فایدہ تا اسکا ہو تجھے سب کتیں
اس رسالے کا بیان ای خوش سیر
ہی نمونہ سے کہ ہی بس معتبر

راحت جان اس رسالے کا ہی نام
اہل دل کو اس سے راحت ہی مقام
ای خداوند کریم کارساز
لطف سوں اپنے توں ذاکر کو نواز

دم بدم اسکو تو اپنے ساتھہ رکھہ
ولیکن اسکے اپنا عشق ذات رکھہ
مصطفے کی پیروی دے اس کتیں
عشق کا جذبہ قوی دے اس کتیں

ظاہر و باطن کو اسکے کر فنا
مصطفے کے عشق میں ای ذوالعطا
رکھہ اسے با صحت و قوت سدا
رکھہ اسے با عزت و حرمت سدا

مت لجا اسکو کسی کے در اپر
مت کسیکا اسکو تو محتاج کر
روز و شب بستا ہی تجھہ دل میں یہہ راز
کہ نجاؤں کسکے گھر ای کارساز

روز و شب اس فکر مین گلتا ہی دل
لطف سے اپنے مجھے مت کیجیو خجل
گوشۂ خلوت مین کر جا گاہرا
اب خصایص مین شروع کرتا ہون ہان

روز و شب اس غم سے تلملاتا ہی دل
روز و شب منگتا ہون تجھ سے یہہ دعا
تا رہون مین روز و شب مشغول ترا

ای خداوند زمین و آسمان
یا الٰہی از طفیل مصطفٰے
خاتمہ آخر ہوا ایمان پو کر

حکم مین تیرے ہی پیدا و نہان
کر کرم اپنے سے یہہ حاجت روا
از طفیل مصطفٰے خیر البشر
شوق دل سے سن اسے ای مہربان

دربیان خصایصے کہ بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرض بودند

فرض تھی شہ پر نماز چاشت جان
بھی اتھی مسواک اس مہتر پو فرض
مشورت کرنا ان یاران سنگات
گر شروع کرتا نفل او نیکنام

بھی تہجد فرض تھی یہہ یاد مان
جون اتھی قربانی اس سرور پو فرض
فرض تھا بھی شاہ پر ای نیک ذات

بھی نماز وتر تھی فرض اس پر
ثابتی بھی جنگ مین ای باصفا
کوئی گر مرتا ادا نا کر کو قرض

فجر کی بھی سنت ای نیکو سیر
گرچہ ہووین کافران بے انتہا
تھا ادا دے دین کا شہ پو فرض
فرض تھا اس پر اسے کرنا تمام

دربیانِ چیزہائیکہ بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرام بودند وبر امت حلال

مال کفاری کا تھا شہ پر حرام
جس مین بدبو آ چھے مثل پیاز
شعر اور لکھنا نتھا اسکو روا
بھی نظر دنیا کی راحت کے طرف
اسیہ تھا تریاق کا کھانا حرام
ہو غنیمت مین کوئی خاین اگر
ہو رہو جسپر قرض ای اہل نیاز
آپ ادا کرتا قرض او سرفراز

ہو بچہ صدقہ اور زکواۃ ای نیکنام
اور موُلی اور لہسن ای اہل راز
سب کتابان بیچ ہی یہہ مدعا
تھی حرام اس شاہ پر ای باشرف
باندنا تعویذ کا بھی ای ہمام
ہور جو ہووے قاتل النفس ای پسر
تھے حرام اسکو یہہ چارون پر نماز

ہین یہہ تینون چیز اسکے آل پر
شاہ پر کھانا اتھا اسکا حرام
واسطے اسنے کے جب بند تا تھا سا
تھا حرام ای قابل فہم و خطاب
ہدیہ کا فر کون بھی کرنا قبول
ہور جو رکھتا ہی بدی مین اہتمام
جب ہوئی اس شہ کو وسعت ای خبیر

بھی حرام اور نار وا ای خوش سیر
سب کتابان مین لکھے ہین یہہ کلام
کھولنا مین تھا اسے بے جنگ جواب
شاہ پر کرنا زن اہل کتاب
استعفا اس سے بھی ای باحصول
زشت کہتے ہین اسے سب خاص و عام
ہو گیا منسوخ یہہ حکم اخیر
ہو رہی اسکے جنازے پر نماز

دربیان چیزہائیکہ بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مباح بودند وبر امت حرام

بیٹھنا مسجد کے بھیتر ای سجان
چار عورت پر زیادہ بھی نکاح
بھی اتھا جایز اسے ای خوش چلن
بھی میان عورتان ترک قسم
بخشنا جاگیر دینا مال کا
ہور یون دیتا تھا بات او نیکنان

در جنابت شہ کو جایز تھا بچھان
تھا بلاشک اس شہنشہ کو مباح
دیکھنا عورات نامحرم کدن
لیک او کرتا تھا قسمت اکرم
فتح کے اول تھا سرور کو روا

اسکی نین تھتی تھی شہ کو سے و منو
تھا بلا شاہد نکاح اسکو جواز
بھی اتھا جایز اسے صوم وصال
غیر کے دختر کو کر دینا نکاح
واسطے اسکے کہ رب العالمین

زن کے چھپنے سے بھی ای پاکیزہ خو
بھی بلا مہر ای رفیق دل نواز
ہور روا اتھا اسکو نکلے بیت مال
تھا لولی ہوتے او سرور کو مباح
ملک مین اسکے دیا ہی سب یقین
جنت الماوا مین باغان اور گھران

دربیان خصایص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از فضایل وکرامت

حق اسے پیدا کیا سب سے اول
ناون اسکا حق اپسکے ناون سات
عہد سب پیغمبران سے حق لیا

ہور دو عالم کو کیا اسکے بدل
عرش و کرسی پر لکھا ای نیک ذات
کہ جب آوینگا جہان مین مصطفٰے

عہد الست و نعم کا ای بتول
بھی لکھا سا تو گگن پر اسکا نام
تم سب اس سلطان پر ایمان لاؤ

اس شہنشہ سون لیا اسکے بدل
خلد مین بھی نام اسکا ہر مقام
جان و دل سے اس اپر بلہار جاو

دل سے اسکے دوستداری مین ہو
جب ہوا پیدا وہ شاہ کاف و نون
بھی کیا تب حق کو سجدہ شاہ دین
جان اشارت ہے سکو کرتا تھا وہ شاہ
ورنہ آسمان اوپر جاتے اچھے
جب ہوا پیدا جہان مین شاہ دین
آگ گبر انگی ہوئی اوسوقت چل
سینہ پاک اوس شہ عالم کا جنیر
چشمہ جنت ستی لا صاف نیر
ابر شہ کون سایہ کرتا تھا ابر
بیٹھتی نین تھی مکھی شہ کے اوپر
بھی نتھی کچھ بوی ناخوش اوس منے
دیکھتا تھا راتکون وہ خوش سیر

بھی جو کچھ آواز سنتے شہ کے کان
نین دیا ہرگز جمائی بھی نبی
بھی لعاب اوس شاہ کا کرتا اچھا
مشک اذفر سے تھی خوشبو مین یاد
تھے فرشتے اوس شہ عالم کے سات
بھی دیا حق اسکو قرآن کریم
بھی رکھیا تحریف سے اسکو حق نین
تاکرین تغیر و باطل اسکے تین
ذکر سے قرآن کے عالم بوجھو
حق دیا اسکو سخن مین اختصار
قسم اول وحی تھی سو خواب رات

پھر کبھی لاتا تھا وحی اپی جمیل
یہہ دو تن شہ پر اچھی دشوار بہوت
زید بن ثابت کہا سرور اوپر
بھی کیا ادہی نے اوس سرور کی ران
بوجھ میرے ران پہ بے حد ہوا

روز و شب نت اسکے ہاتھین مین ہو
ہو گئے دنیا کے سارے بت نگون
بھی اٹھایا تھا وہ انگشت مبین
اسطرف جاتا تھا فی الحال ماہ
وہان کے ہاتھ نکو جبرا لاتے اچھے
رہ گئے جانے سے وہان کے سب لعین
جیو گبران کا گیا اوس غم سے جل
دل بجھائے اسکا ہمت مین ہی گھنیر
اوس دل روشن کو دھوئے ہی گھنیر
سایہ نین پڑتا تھا اسکا بھین اوپر
تا اتھا اوس تن پو مچھر کا گذر
بو ہی مشکل تھی اوس سو سب کنے
دیکھتا تھا جون اجالے کے بھتر
کانمین کسکے ندا تا ای سجان
احتلام اسکو ہوا نین بھی کبھی
کھارے پانیکو میٹھا نابات سا
خوے اوس سرور کی ای روشن نہاد
بیٹھ پر چلتے تھے اسکے دلیس رات
جس کا ہر ہر حرف ہے بحر عظیم
آپ ہوا اسکا نگہبان ذوالمنن
بل کرین دنیا سے زایل اگر سکتن
تب دل انکا غم سے چکنا چور
کہ اچھے لفظ ایک معنی بیشمار
جون دیکھا ہوتا تھا نقصان کا
آدمی کی نے کو صورت جبرئیل
دل اوپر ہوتا تھا اسکے بار بہوت
اسطرح کی وحی آتی تھی اگر
ران پر میرے اتھی ای ایل گیا ران
زور سے میرے پاؤن کا بالکل گیا

جو کتابان کو کیا ہی حق نزول
شاہ جب پیدا ہوا تھا پاک و صاف
اسکا گہوارہ ہلاتے تھے ملک
جب ہوا پیدا وہ سرور خلق مین
کاہنان کو بولتے تھے اکو سب
ہور گری کسری کی محل اوپر سجان
عمر اوس سرور کی جب ہو چار سال
نقطہ کالا جو تھا اوس دل بھتر
پھر رکھے اوس دل کیتن سینے بھتر
پاؤن سے سر لگ تھا وہ نور پاک
بھی نہتے نعلان مین اوس سرور کو ہات
دیکھتا تھا روبرو سے شاہ جون
شاہ کا آواز جان جاتا اتھا
گر انکھیان رہتے تھے شہ کے نیند مین
کوئی بچہ گر جاتا تھا شہ کا تھوک
راتکون سوتا تھو کا گرا د امام
لوگ مین چلتا تھا جب افزاز حمند
ساتھ اسکے ہو لڑے کفار سون
معجزے باقی کیا بیشک اوسے
سب یہود و ملحد و نصرانیان
نین سکے یکحرف کرنے اوس سے دو
اب اگیا راسو بوہی ہشتاد و پنج
وحی سب انواع سے اوسر کیا
قسم ثانی دالتا تھا جبرئیل
پھر کبھی ہوتے اچھے ای من بہرن
اودنت پر اوسوقت رہتا شہ اگر
خوے کرتا تھا ادہر سرور بیشمار
آئی وحی اوسوقت پیغمبر اوپر
ہین کہا اوسوقت اپنے دل بھتر

انھین بولیا ہی سگل ذکر رسول
بھی اتھا مختون اور مقطوع ناف
بات کرتا اوس سے تب ماہ فلک
دور ہوے شیطان سب اسمان سین
خلق مین سبحات کا غوغا تھا تب
ہور سکی ساوی کی ندی رزمان
دو فرشتے آئے تب ای جگ اجال
کاتر کر اسکو دیئے ست دہمین اوپر
ہو گیا جون تھا اول ہمیر خوبتر
نور کا سایہ پڑے کیونکر بخاک
تا سیاہی مین تھی ای جگ اجال
دیکھتا پیٹھ کے پیچھے سے وو لال
کسکا بین جاتا تھا آواز ای فنا
دل رہتا بیدار حق کے دیدار مین
نین اسے لگتی تھی اسدان پیاس بھوک
حق کھلاتا اسکو جنت سے طعام
سارے لوگان نیچ رہتا تھا بلند
ولیکن اپنے یاد رکھ اس بات کون
اس سخن مین نین ہے اندیشہ کسے
واسطے اسکے کئی کوشش بجان
دل ہوا اوس غم سے انکا چور چور
ہی سلامت ہاتھ سے انکے یہہ گنج
پاے نین یہہ مرتبہ سب انبیا
وحی شہ کے دل منے بے قال و قیل
وحی ایسی آواز گھانٹی کے نمن
بیٹھ جاتا اودنت بیطاقت ہو کر
گرچہ تھا جاتا مدینے مین اپار
بیٹھ آئی خوے اوس سرور اوپر
چل سکون گا نین میں ہرگز پاون

وہی بھی لاتا تھا شہ پر ای خلیل
بھی کیا حق وحی اُسے بے جبرئیل
بھی خصیصہ شہ کا تھا ای باصفا
معجزات اُسکے ہین بیحد و شمار
سر کے انکھیان سے دیکھا حق کا جمال
عُمر پر اُسکے خدا کھایا قسم
دُوسرے پیغمبران کون سر بسر
مین پکاریا اُسکو ای صاحب قبول
بھی کیا اُمت اُپر اُسکے حرام
یا رسول اللہ کہو تعظیم سون
رزق ظاہر رزق باطن خلق کون
ہی محبت افضل از خلت پچھان
رحمت اُسکی عام ہی سب خلق پر
بھی اتھا مرسل ملک اور جن کون
اور اُسکے روضۂ پر نور کن
جو کرے اُسپر سلام ای مستطاب
انکو استغفار وہ کرتا ہی نت
ہور رہتی درمیانے یک مہینے کی راہ
گر مصلی کون پکارے وہ جناب
تھا حرام آواز کا کرنا بلند
تا ابد توبہ نہین اُسکا قبول
بیگمان ہوتا ہی کافر وہ شقی
وہ نہین مانگیا اجازت کوئی زمان
اور یا نا عزت اُسکے نام سین
ہور جنازے پر پڑا اُسکے نماز
بھی ہوا جایز اُسے ای نامور
جون کیا صدیق پر لطف اقتدار
اور شہ اُس سے کیا دور یہ خطر
ہور خزیمہ کے شہادت کون وہ فرد

صورتِ اصلی سے اپنے جبرئیل
آسمان اور زمین اُپر بے قال و قیل
کہ سرافیل اسکو اُتریا بے خلاف
بھی خصایص اُسکے ہین گنتے سے باہر
کان سے سر کے سنیا حق کا مقال
کوئی مرسل پر کیا نین یہ کرم
ناون لے لیکر پکاریا ای بسر
حق بغیر از یا نبی و یا رسول
کہ پکارین اُس شہنشہ کون بنام
یا نبی اللہ کہو تکریم سون
پوچھتا ہی روز و شب اُسکا شان سون
بول گئے ہین یہ سخن سب اہل کمال
عرش سے تحت الثریٰ لگ ای بسر
بلکہ اُمت اُسکے تھے سب تو ہون
یک فرشتہ ہی موکل دن رین
اُسکون وہ سالار دنیا ہی جواب
لطف بیحد اُنپو وہ دھرتا ہی
بھاگ جاتے ڈر سے سب وہ روسیاہ
فرض ہے اسپر اُسے دینا جواب
زور بر اُس شاہ کے ای ارجمند
یاد رکھ اس بات کون ای با حصول
اتفاق اس بات پر ہی ای تقی
بیشتر اُسکے کسی سے بیگمان
نافع و میمون ہے کونین مین
یعنے لی رحمت کیا ای بانیاز
حُکم کرنا ظاہر و باطن اُپر
کہ دریچہ یک رکھے مسجد بھتر
کر جنابت سے رہے مسجد بھتر
کر دیا مثل گواہی دو مرد

تھے اُسے چھے سو پران ہر ایک پر
بھی کیا حق وحی اُسکون زور برو
بھی کیا حق اُسکو ختم الانبیا
حق لجایا اُسکو با جسم ای بسر
بھی کیا قرآن سے حق سو بسر
نین پکاریا اسکو بھی حق نام سین
بس کہا یا آدم و یا نوح کر
یا مزمل یا مدثر بھی کہا
مت پکارو نام لے اُس شاہ کا
جان تلک گنجان ہین پیدا و نہان
بھی خدا اُسکو حبیب اللہ کیا
بھی کیا حق رحمت عالم اُسے
سب بنی آدم طرف تھا شہ رسول
سرور اولاد آدم تھا وہ شہ
تا اُسے پہنچاے صلوۃ و سلام
بھی ہوے ظاہر مفصل اُس اپر
کافران آتے تھے جب کرتے جدل
بھی کیا تائید حق اے باصفا
گر کہے لبیک باشیا پاس جاے
اور کہا جھوٹ اُسپر ای سبحان
بھی کرے وہ شاہ دین کوئی حکم اگر
اور عزرائیل ای صاحب فتوح
بالیقین اُسکے حدیثون کی قرات
جب تلک پوری ہووے ہور کی رضا
ہور پڑے اُس پر نماز ای باشرف
بھی تھا جایز اُسکو ای با اختصاص
پوچھ وہ حیدر کون بخشیا امتیاز
در نماز میت اہل بدر کون
ہور کیا جایز ابو بردہ عدل

مشرق و مغرب کون گھیر ای بسر
راتکون معراج کے ای پاک خو
ہوی رسالت ختم اسپر ای فتا
آسمان ہور عرش و کرسی کے اُپر
اُسکے ہر ہر عضو کا ذکر ای بسر
یا محمد کر کہین قرآن مین
یو کچھ سب پیغمبران کون ای بسر
یہ لقب اُسکا ہی نانا ون ای فتا
ہی ادب اُسکا ہے درگاہ کا
ہاتھ مین اُسکے ہین اُسکے کنجیان
گرچہ ابراہیم کون خلت دیا
نین دیا یہ مرتبہ ہر گز کسے
فرض تھا سب پر اُسے کرنا قبول
ہی تمامی خلق کون اُسکا پناہ
اُسکی اُمت سے سدا ای نیکنام
اُسکے سب اعمال اُمت ای بسر
یا نجا کون آپ شہ جاتا تھا چل
اس شہر عالم کون از باد صبا
اُسکی ہاتوتے تا ز ای نیک راے
اکبر عصیان بل ردت ہی جان
اور کوئی راضی ہووے اُس اپر
حکم ہن اُسکے کیا نین قبض روح
مثل قرآن ہی عبادت اور کتاب
تب تلک اُسپر کرینگا حق عطا
سب ملایک بے تردد صف بصف
کہ کرے یک حکم سے اوس یک کون خاص
کہ رکھے مسجد مین یک دروازہ باز
چار تکبیر دگر کرنا فزون
بچہ بکری سے قربان ای نول

عبد رحمٰن کے لئے لبس حریر
اور بہینا وہان رب جمید
عورتان سب شاہ کے ای اہلِ دین
فاوف انکا ہی سزاوار عذاب

دختر انکو اُسکے جیہر مثل ہین
ہر ولادت مین سے ای خوش شناس
بھی نہین جایز اتھی ای خوش سیم
سہ کی بیتی جب تلک ہووے حیات
نام اسکا تھا حویر یہ کہ کر
جنت الماوا کے سارے عورتان
سب تمھاری قوم ای شاہ زمین
دختر بوجہل کر تا ہی علے
مین دیا زینب کنین بوالعاص کون
جو کرے خوش اسکو مین یون اس سے خوش
یہہ سخن سنکر علے با کمال

بولتا تھا یون کہ ہاشم کے پسر
نا دیونگا نا دیونگا مین رضا
پس نکاح مین لاوے اس دختر کتین
ہی خوشی مجھکو خوشی سے اسکے جم
ہو پشیمان ہور خجل گئے گھر کدن
ہر نسب ہور ہر سبب روز جزا
ہی عیان معنی نسب کا ہور سبب
شیخ و شیخانی کو دیوینگا خدا
آل پاک آن رسول اللہ و جان

جو رکھیگا بغض انسے ای میان
جو کرے انسے سلوک ای باصفا
پہنچی ہے انکو یہہ بات ای ہمام
گر کیا کوئی انستی بندیکو بیاہ
ہین وہ سب اخبار و آثار صفا

واسطے سالم کے ارضاع کبیر
چار وزرا سے کیا اسکو عدد
ہین مسلمانان کے ماوان بالیقین
حکم اسکا قتل ہے بے ارتیاب
کہ نہین عورت مین مثل انکے تین
تھا بلا وسواس یک ساعت نفاس
بیتیان پر اسکے شادی کر
ہین اتھا جایز نکاح دوسرے کے ساتھ
اہل ایمان تھی وہ زن ہور خوش
ہین اصیلان جسکے بیشک و گمان
بولتے ہین یون اسیتین یہہ سخن
یہہ سخن ہین ہی خفی پس جلی
وہ رکھا خوش مجھکون ہے طور یون
جس ستی وہ ہی ترش ہین ہو ترش
دکھو ستیا خواطر سے اپنے وہ حیا
آ منگے مجھ سون اجازت حیدر
تین بار یہہ بات بولیا مصطفٰے
ورنہ ہر گز کام یہہ ہوونگا نہین
نا خوشی اسکی ہے میرے دل کو غم
ہی عیان ہیچ ثابت یہہ سخن
کچھ نہ کام آویگا ای اہل صفا
ہی قرابت بیاہ کی ای بااد
اس سبب سے روز محشر کون شفا
سب رسل کے آل سے افضل ہین جان
ہووینگا دوزخ مین داخل بیگمان
جد پاک انکا دیوے اسکون جزا
کہ کرین نا کسکو تعظیم و قیام
تو ولد اسکا ہی حرہ بے اشتباہ
ہی عدد انکا قریب انبیا

ہور انکو تھی طلا ہر بار
دو ہین میکائیل جبریل امین
ہی حرام انکا نکاح امت اوپر
انکون ہور بیتیان کو اسکے ہی روا
ہور نہین ہوتا اتھا غدر زنان
ہی خبر مین یون کہ زہرا بتول
جو اتھا داماد اس سلطان کا
صاحب دلدل شہ عالی مقام
حضرت خیر النسا بنت رسول
یہہ سخن لوکان کے منہہ سے جب سنے
کہ تجھے بیتیان کی اپنے چار ہین
یہہ سخن سن جلد اتھا شاہ جہان
بیگمان ہے فاطمہ میری جگر
ہی قسم حق کی نہ ہوگی ایک جا
مسور ابن مخرمہ بولیا کہ مین
تا دیون بیتی اپس کی جلد تر
مرتضی کون گرچہ شوق و اشتیاق
فاطمہ بیتی مری میری ہے جز
لوگ جو آتے تھے منگنے کون رضا
بھی خصیصہ شہ کا تھا ای باشرف
کام آوینگا وہان اسکا نسب
کوئی کیا گر بیاہ سیدانی کتین
بلکہ اور دو تو بھی اہل بیت مین
پکرے جو دامن کو انکے خوب تھات
دوست انکو نا رکھیگا بشر جو
جو کرینگا ان ستی جنگ و جدال
کفو انکا کوئی نین ہے در نکاح
بھی سب اصحاب امام خیر و کل
جو رکھیگا دوستی انکی نگاہ

انہیے خاص احکام ہین بے انتہا
دو ابوبکر و عمر فاروق دین
یہہ سخن ظاہر ہے قرآن کے بھتر
کہ جنابت مین کرے مسجد مین جا
اسکے بنت پاک کیتین بیگمان
آدمی اور حور ہی ای با قبول
تھا حرام اسپر نکاح دوسرا
دختر بوجہل کون بھیجا پیام
ہین غلامان جسکے سب اہل قبول
انکو بولے آپ ہے بابا کنے
نا کبھی کرتا ہی پشتی ان کتین
کر اعلی حمد خدا بولیا بزاں
بلکہ میرے چشم دل کی ہی بصر
فاطمہ ہور دختر خصم خدا
ایک دن منبر پو دیکھا شہ کتین
حیدر کرار کے تین بیاہ کر
دیوے بیتی کو میرے اول طلاق
راحت دل نین ہی مجھکون انس بخن
یہہ بچن سن سرور کونین کا
کہ بچے بیتی کے پوچھین اسطرف
فایدہ ہوویگا وان اسکا سب
یا کیا سید نے شیخانی کتین
ہووینگے محشو حق کے فضل سین
دین ہور دنیا مین وہ پاوے نجات
نا ہوا اسکے دل مین ایمان کو گذر
ہووینگا وہ ہمرہ دجال ضلال
شک نہین سب ہین ای باصلاح
ہین بلا شک خیر اصحاب رسل
جنت الماوا مین او پاوینگا رہ

جو رکھینگا بغض انکا یک رتی
وہ پڑینگا نار دوزخ پرستی

کوئی ہی انمین شبیہ جبرئیل
کوئی میکائیل سے بیشک مثیل

کوئی نوح و کوئی ابراہیم وار
کوئی موسی کوئی ہی عیسی کے سار

کوئی ہی رتبے مین ہارون منزلت
کوئی ہی صورت مینے یوسف صنعت

اور ہی کوئی انمین ایسا با وقار
رہ دئی دریا جیسے موسی کے سار

کوئی انمین ہی ملایک کا غسیل
کوئی ایسا ہی کہ عرش بے عدیل

شوق مین آکر گیا ای اہل راز
اسکے روح پاک خاطر اہتزاز

کوئی ایسا ہی کہ اسکے نقش سم
از ملک ستر ہزار آیے اتر

کوئی ایسا ہی کہ لیگئے ہین ملک
معرکے سین لاش اسکی بر فلک

ہور ہین ازواج اسکے سب ای نیکنام
خیر ازواج رسولان کرام

دین اسکا ناسخ ادیان ہی یار
ہور قیامت لگ ہی بیشک پایدار

امت اس سرور کی ہی خیر الامم
ہور کتاب اسکی کتب سے محترم

اسکا شہر افضل ہے شہرون مین تمام
ہور غبار اسکا شفا ہی از جذام

ہور نہوی طاعون و حمی اس سے دور
ہور نہوی دجال کون انمین عبور

در بیان خصایص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ تعلق با آخرت دارد

حشر مین جب خلق اٹھینگے بالیقین
قبر سے اول اٹھینگا شاہ دین

ہوینگا محشور سب وہ تاجدار
ہون گے ساتھ اسکے ملک ستر ہزار

سب پیادہ ہو اٹھین ای باوفاق
وہ اٹھینگا ہو کر راکب براق

نام کون اسکے خداوندا جل
اہل محشر کون سناوینگا سکل

ہور پناوینگا اسے ایسا لباس
کہ نہووینگا کسے ای حق شناس

اصفیا ہور انبیا ہور مرسلان
اسکے جھنڈے تل رہینگے بیگمان

ہور لوای الحمد اسکا نام خاص
حامل اسکا ہی علی با اختصاص

ہوینگا اول کھڑا وہ باشرف
لے وہ جھنڈا عرش کے سیدھے طرف

ہین جہان لگ امتان ای بانوید
ہو کون سب پیغمبران سے ناامید

آوینگے خدمت مین اسکے یکبیک
مانگنے اس سرور دین کے کمک

دیوینگا انکو تسلی وہ امام
ہور شفاعت کو اٹھینگا والسلام

ہی یہی بے شبہ محمودی مقام
سن توکچھ تفصیل اسکی ای ہمام

وہ مقام یہہ ہی کہ شاہ حق گذار
حق کے تعریفان کرینگا بے شمار

ایسے تعریفان کہ کوئی عالم سنے
انکتین دیکھے نہین ہور نین سنے

ہور نہین جانیا تھا دنیا مین کبھی
اس ثنا ہور حمد کون وہ شاہ کبھی

ایسے تعریفان ادا کر شاہ دین
کھولینگا باب شفاعت بالیقین

سارے امت کو چھڑاوینگا وہ شاہ
اس سخن مین ہے ذرہ اشتباہ

بھی بدل سب امتان کے وہ کریم
حق سے مانگینگا سلامت ای سلیم

بلکہ سب ذرات عالم کے بدل
ہوینگا حق کن شفیع اوے بدل

ہی شفاعت اسکی سب عالم نو عام
جون ہی رحمت اسکی ہر خاص و عام

رحمت سب خلق تھا جب وہ نول
ہور ہوا سب خلق پیدا اس بدل

واسطے سب کے شفاعت ہی ضرور
اس شہ عالم ابرای باشعور

سارے عالم حشر مین اس شاہ کون
اس رسالت کے گگن کے ماہ کون

سب کرینگے مدح و نعت بیشمار
جانتا نہین کوئی عدد جز کردگار

ہوینگا بیشک عیان تب ای پسر
فضل اس سرور کا سب عالم اپر

دوستان اس شہ کے ای دشمن داغ
ہوینگے خوش طرب سے باغ باغ

جان ملک مین منکران اس شاہ کے
ہوینگے حسرت سے صورت آہ کے

ہین مفصل تر لکھا ہون یہہ بیان
در عقاید جائی پھیر دیکھہ وہان

ہور وہ سرور کی شفاعت ای ہمام
حشر کے سارے مواقف مین عام

بھی شفاعت اسکی ہر گز یک نہین
بلکہ ہے چندین شفاعات گزین

سارے اصحاب کبایر کے بدل
مانگینگا حق سے خلاصی ای نول

بھی کرینگا وہ شفاعت ای ہمام
از برای رفع درجات کرام

بھی کرینگا وہ شفاعت بیگمان
واسطے کفار کے سن یہہ بیان

تا ہوے تخفیف کچھ انکا عذاب
ہور اٹھاوے ان کے طفلان سے عقاب

حشر کے سارے مواقف کے بھتر
جو ملایک ہین موکل کام پر

حکم یون ہوینگا انکون از خدا
کہ جو شہ فرماے سب لاوین بجا

ہور بدن مین اسکے جتنے ہین مسام
اتنے ہین انوار اسکون لاکلام

ہر نبی کو حشر مین ہوینگے دو نور
ہی خبر مین اسطرح ای باشعور

جملہ اہل موقف حشر ای میان
ہوینگے مامور حق سے بیگمان

کہ سب اپنے انکھہ موچین سر بسر
تا صراط اوپر کرے زہرا گذر

جاوینگا جنت مین وہ شاہ نول
انبیا و رسل سے بیشک اول

اسکے پیچھے اسکی بنت بے مثال
فاطمہ جسکا ہی نام ای جگ جمال

ہووینگا بے شبہ طوبی کا شجر
شیخ اکبر قدوۂ ارباب حال
مصطفی اور اولیا کے درمیان
اُس وساطت کو یہان ہی اکتمام
نکل کر ہنیگا خانۂ زہرا ستی
ہور سب اہل بیت سالار انام
بھی گواہی دیگو شاہِ کاف و نون
ہووینگی یہہ عرض مقبولِ خدا
جب کرینگا اگ سے حق امتحان
واسطے اُسکے کہ شکلِ آدمی
جتنے ہین جنت کے درجات ای سجان
ہی صحیح اخبار مین یہہ مدعا
مرتبون کو اپنے سب جا دینگے بھول
دیونگا بھی شہ کتین قیوم حی
ہووینگا دعاوہ شہِ روشن ضمیر
جس کو جو چاکرین گا وہ عطا
بولتا ہون مختصر اب بھائی جان

اُسکے دختر کے محل مین ای پسر
اور وشطوطی کہ تھا صاحب کمال
واسطہ ہی روح خاتونِ جہان
ہونگی ظاہر وہان بر خاص و عام
عرش ہے عظمت مین جیسکے بکرتی
ہووینگے جنت مین اعلی مقام
کہ رسل پہنچائے حق کے امر کون
جب شہادت کو کرینگا شہ ادا
وہ کرینگے سب اطاعت ای میان
شکل سے شہ کے رکھی ہے محرمی
ہین وہ سب مقدار کلمات قرآن
اُسپو تون بے کیفیت ایمان لا
آرزو اُسکی کرین نا ہو ملول
ایک درجہ کہ وسیلہ نام ہے
حق تعالی پاس مانند وزیر
سلطنت ہی اُسکے وہان بے انتہا

پہنچیگی شاخ اُسکی ہر مومن کے گھر
یون کئے معنی کہ وہ زیبا شجر
بے وساطت اُسکے ہرگز کوئی ولی
یعنے عرفان خدا اے نامور
ہور علی جو مصطفی کا عین ہے
ہونگے سب اصحاب جنت کے امیر
یعنے جب ہو لینگے سارے انبیا
بھی اقارب اُسکے سارے ای رفیق
ہور جتنے کفار ہین درکات مین
بات اُسکی اہل جنت کی ہی بات
بھی بیٹھا دینگا خداوند کریم
سب ملایک ہور رسل ہور انبیا
حوضِ کوثر دیوینگا مولا اُسے
ہی وہ سب جنات سے برتر مقام
جنتان ہور جو ہین سب جناتین
اس خصیصے پاس جب پہنچا کلام

اسطرح ثابت ہوا ہی در خبر
حدیث
معرفت کا ہی مثال ای نامور
پوچھنا مین ہے بحق ای مہبلی
ہو ممثل در لباس آن شجر
بیگمان جنت مین ذوالقرنین ہے
حق کے نزدیک انکو ہی شان کبیر
اُمتون کو ہم کہے جو حکم تھا
کہ مرے ہین وقتِ فرقت وہ فریق
مسخ ہووینگے شکلِ حیوانات مین
یعنے ہو لینگے عربی خو بدعات
ساتھ اپنے اُسکو بر عرشِ عظیم
دیکھ کر یہہ عظم و شانِ کبریا
وسعت و خوبی مین نین کرتا جسے
ہووینگا اُسکا مقام اُسمین مدام
ہووینگے بے شبہ اُسکے ہاتھ مین
مین کیا شبہ کے خصایص کو تمام
اُسکے اُمت کے خصایص کا بیان

در بیان خصایص اُمتِ آنحضرت ختمیت مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاص ہوی اُنکو وضو ای باشعور
بھی خدا کے فضل سے اُنکے بدل
حکم اگلے اُمتان پر یون اتھا
بھی ہی جایز اُنکو استنجا بسنگ
بھی کئے گئے جمع ای گنجور راز
بھی عشا ہور بھی اقامت بھی اذان
ہور ادا کرنا نماز ان باندہ صف
عیدِ اضحی ہور نمازِ ہر دو عید
بھی سفر کے بیچ کم کرنا نماز
روزۂ رمضان بھی ای ارجمند
بھی ہے روزہ دار کی بو بھی حسن

ہوئے تا روزِ قیامت انکون نور
ہوئی زمین سب مسجد ای با رنول
کہ کرین شہری ادا مسجد مین جا
جمع کرنا اُسکون بھی پانی کے سنگ
واسطے اُنکے ہمیشہ پنج نماز
انپو یہہ تینو ہوئے مخصوص جان
مثل صفہای ملک ای باشرف
اور بھی وتر و تہجد ای سعید
بھی نمازِ خوف ای اہلِ نیاز
بھی شیاطین اُسمنے بیترنا یہہ بند
حق کنے خوشبو تر از مشکِ ختن

بھی تیمم اُنکتین جایز ہوا
یعنے جس جاگے ہوا وقتِ نماز
گر مسافر ہو دیو لیجا سات
ہور نجاست پڑنے سے آب کثیر
اُنکے فیما بین جو ہوتے گناہ
بھی ہوے تکبیر و آمین در رکوع
بھی نمازِ صبح ساعت اُسکے بھی
بھی نمازِ چاند اور سورج گرہان
جمع کرنا بھی دو وقت اندر سفر
بھی بہشتیان اُسمین پایا زیب و زین
ہور ملک کرتے دعا مغفرت

کوئی اُمت کو نہین تھا یہہ روا
وہان ادا کرنا اُنوکون ہی جواز
یک مصلا دن رہے پایا ہو ورات
نین نجس ہوتا ہی اُن پاس ای خبیر
محو کرتے ہین اُسے بے اشتباہ
خاص اُن پر یاد رکھ ای باخشوع
رد نہین ہوتی دعا جسمین کبھی
اور استسقا کی خاطر ای سجان
ہور یہہ بیماری واز عذرِ مطر
ان پو یہہ سب خاص ہین بے ریب و مین
تا کرے افطار وہ ای خوش صفت

اوْر بخشے جاتے ہیْن اُسکے گناہ
رُوزے ہیْن جایز ہوا اُنکو کلام
صوم نفی عرسے کیا اُنکو نہال
ہیْو مُصیبت مین رجُوع کرنا بحق
اوْر بخشا اُنکو قربانی صمد
جلد تر پڑنا نمازِ صبح و شام
بھی کیا حق اُنکے تین خیر الامم
نین ہوی ہر گروہ رُسوا مسخ سے
قومِ نوح و آلِ فرعون ای رفیق
قومِ صالح اوْر سب انطاکیان
یو نچہ ہر ہر اُمّت ای نیکو خصال
پایے بھی اسلام سے وہ اتصاف
بھی غنیمت اُنکے اوْپر ہوی حلال
بھی ہوی چربی و بطا اُنپر حلال
دین پاک اُنکا بہت آسان ہی جان
دیْونگا دس اجر سے تا سات سو
گر کرے عزمِ بدی کوئی امین
قتل کرنا توبۂ عصیان ہین
بیٹیونکو آزاد کرنا ای نول
اُنسے یہہ چیزان کیا حق برطرف
روزِ جمعہ فضل و احسان سے خدا
صاحبِ وُہ مال بیشک ای ہمام
رحمت و احسان سے اپنے کردگار
ہی روا حایض سے اُنکون اختلاط
بھی کیا اُنپر حرام ای نیک ذات
ظرف سونے ہوْر روپیکے ہوْر حریر
بھی ضلالت سے ہوئے معصوم اوْ
ہی شہادت اُنکو طاعون و وبا
کھاوینگے صدقات اپنے بیگمان

وقتِ افطار و سحور ای نیکخواہ
ہوْر ہوا صوم وصال اُنپر حرام
بخشتے جاوین جس ستی جرمِ دو سال
ہر دم استرجاع کا بڑا سبق
ہوْر دیا اموات کون اُنکے لحد
ہوْر ادا کرنا عقیقے کو مدام
بھی کیا آخر سبون سے از کرم
نا صباح و قلب و غرق و فسخ سے
ہوْ گئے طوفان و دریا مین غریق
نعرۂ جبریل سے پایے زیان
ہوْ گئے قہرِ خدا سے پایمال
ہی خطا ہوْر سہو سب اُنکون معاف
کوی اُمّت کو ملا نین یہہ کمال
بھی دو خون اوّل جگر دو سر طحال
کچھ حرج اُسمین نہیں ہے بھائی جان
حق تعالی فضل سے ای راہ رو
ہوْر عمل مین اُسکتین لایا نہین
کاٹنا جا نجاست ثوب سین
ہوْر خصی ہونا عبادت کے بدل
بھائی میرے دیکھ یہہ عز و شرف
رحم کر ہم سے اُٹھایا یہہ بلا
جوْر کے تین آپنا کرنا غلام
دور ہم سب سے کیا یہہ رنج و عار
وطی سے اُسکے کرین گر احتیاط
کشفِ عورت اوْر اکل مسکرات
اوْر نوحہ میّت اوپر ای کھنیر
اہلِ باطن کے نہین محکوم اوْ
اگلے اُمّت پر تھے یہہ دو نو بلا
اجر اُسکا پاینگے یہان اوْر وہان

انا لله وانا الیه راجعون ۱۲

بھی ہوا مغرب سے تا وقتِ صباح
لیلۃ القدر اُنکون بخشا ہی خدا
خاص ہے اُنکی تحیت السلام
بھی دیا پروردگارِ عرش و فرش
اوْر فرقِ شعر یعنے موی سر
اوْر رہنا ہو خموش اندر قراۃ
سُن لون گوشِ ہوش سے ای ذو فنون
دوسرے کل اُمّتان ای نیکنام
بعضے قومِ لوط پر برسے پتھر
مال و زر کے ساتھ قارونِ لعین
اور اُس اُمّت کو ہین ای مردِ راہ
گر ملے گنج اُنکون ای عالی صفات
ہی حلال اُنکون شترِ مرغ و شتر
بھی دو مردے یعنے مچھی ہوْر جراد
گر کرے کوئی قصد نیکوئی اُبر
ہوْر او قصد اوْپر کیا نین گر عمل
تو اُسے دیونگا ہوْ لی ایک جزا
پھوڑنا انکھونکتین ای باشرف
ہوْر سیاحت ہوْر بکر بیراگ بین
ستنے کون کرتا یہود ہی کوی اگر
اوْر اگلے اُمّتان ہین ای پسر
اوْر اُنپر شاہ لو ہوتا تھا جب
بھی ہوا ہی چار عورت سے نکاح
بھی دیا رحمت ستی پروردگار
اوْر آلاتِ ملاہی در سماع
سجدہ غیرِ حق نہین اُنکون مباح
حجتِ اجماع اُنکا ای سجان
حجِ بیت اللہ وُہ کرتے ہین مدام
یعنے دیونگے جو خیرات اغنیا
توانگران

اکل و شرب و وطی سب اُنکو مباح
جسکون الفِ شہر سے افضل کیا
اوْر دہونا ہر دو کف بعد از طعام
انگلیان لا اُٹھو جو ہی گنجِ عرش
ڈالنا آدھے ادھر آدھے اودھر
ہاتھ کون نا ٹیکنا اندر صلوۃ
مِن نحنُ الآخرونَ السابقون
ان عذابان سے ہوئے رُسوا تمام
بعضے اوْپر ہوی زمین زیر و زبر
ہوْ گیا زیرِ زمین خلوت گزین
مسلم و مومن زر اسمای الٰہ
ہی مباح اُنکو دیئے بعد از زکات
بھی خرد شستی بھی قمار ای مردِ حُر
یاد رکھہ اسباب کون ای ہمراد
ہوْر اُسے لاوے عمل مین ای پسر
تو اُسے دیونگا یک جزای نول
گر کیا اُسپر عمل تو یک سزا
دیکھنے سے اجنبی عورت طرف
روز و شب کرنا وطن در کوہ بن
کام دنیا کا تو چھوڑنا دار بر
مال کون کسکے چرانا کوی اگر
شرط لیتا یون کہ وہ بندہ مین سب
حکم سے حق کے اُس اُمّت کو مباح
در قصاص و دیت اُنکو خیار
اوْر تصویران بنانا ای شجاع
ہوْر دو خواہر جمع کرنا در نکاح
اختلاف اُنکا ہی رحمت بیگمان
دو زمین ہوتے ہین اُس سے یہہ کرام
اُنمین جو فقرا ہین کھاوینگے سدا

برخلاف سب اُمم ای نیکنام
دہو وے جُرم اُنکا وضو ای پُرفراز
جب اُنو باذکرِ حق ای باشعور
بھیجتا ہی بھی درود اُن پر خدا

فرش پر مرتے ہین اپنے وہ کرام
بھی جب وہ کبر یکون اپنے تیہن لاتین
گر ہو مقبول نزدِ کردگار
اُنمین جو صدیق ہے مولا کنے
انکتین از بس بزرگیان حق دیا
مومنان پر نرم و آسان کارہین
تاکرے دشمن سے استیصال انھین
بھی دیا انکون مصیبت مین خدا
بھی دیا اسناد و انساب انکتین
بھی دیا تفریع و تاصیل انکتین

بخش کر ہر علم مین پورا سواد
بیگمان بہ ہا دیان جز و کل
ہر سر صد سال پر ای باصفا
اُنسنے یک ہووینگا علیکا امام
ہور کرین دجال سے بیشک جہاد
ہر بلندی پر کہین تکبیر کون
اور جب آتے ہین وہ اندر غضب
جب وہ ہوتے ہین سوار ای اہلِ خیر
مہر و مہ کو دیکھتے ہین و نیز رات
حق ملایک ساتھ در ہفت آسمان

اور سارے اُمتان کیتین خدا
کم ہین وہ سب اُمتون سے در عمل
اور اکثر ہین سبھون سے در عدد
اُنکے پیغمبر ہین تھے جتنے کمال
لیو بچہ ہین ہے وہ سارا کسی الحمل کنین

کہ اُنو پر اُسکا کھانا تھا حرام
پہنچ رہے اُنکو ثواب ہر نماز
بر درخت و کوہ کرتے ہین عبور
یعنے رحمت اُنکو کرتا ہی عطا
ہور شہید انکا طے انکون مقام
اُسکو ہین جھتکے تلک وہ بخشنے جاتین
ہی وہ نا مقبولیت در ہستام
بیگمان افضل ہے صدیقان منے
تھے قریب اُسکے کہ ہووین انبیا
کافران پر سخت ہور دشوار ہین
ہاتھ سے نا غیر کے پامال انھین
رحمت و صلوات بے حد ہور بدا
ہور دیا تصنیف و اعراب انکتین
بھی دیا تبئین و تفصیل انکتین
انکون بخشا ہے کمالِ اجتہاد
ہین رسولان شہنشاہ رسل
بھیجتا ہے یک محمد کو خدا
مقتدی ہووینگا عیسیٰ لا کلام
دیتو ہین دین حق کا جون دنیا بھی باد
ذکر بستی مین کرین تسبیح سون
بولتے ہین جلد تر تہلیل تب
حمدِ مولیٰ کر ادا کرتے ہین سیر
از برائے حفظ اوقاتِ صلات
اُنسے کرنا ہے مباحات ای میان
یا مساکین کر کیا بیشک ندا
عمر مین بھی کم ہین سب سے ای بغل
پی بہ پی اُن پر ہے مولا کا مدد
انکتین وہ سب ملے بر قدرِ حال
نا ملک ہونا کوئی مرسل کتین

رکھتے تھے خیرات و قربان کو وہ سب
ہی جزا اُنکے عمل کا سب و یان
ہوتے ہین خوش اُنسنی سنگ و شجر
ہور فرشتے واسطے اُنکے سدا
جب بچھے سفرہ اُنوکن خوش صفت
ہر زمان قربانی اُنکی ہے نماز
ہوتے تھے رسوا جو گذرے پیشتر
ہین وہ حکما اور علما ہور خیار
پاس حکم حق ہے لِسنِ اُنکے پاس
مطمئن ہین وعدہ حق پر مدام
ہور گواہی دیوے اُن سے ذوالکرم
اولین و آخرین کا علم سب
بھی دیا تحریر و تدقیق انکتین
بھی کیا اُنکو نگہبانِ حدیث
ہین وہ اُس اُمت مین ای اہل صفا
یک جماعت اُنسنے ہر وقت ای ہمام
کہ اواُس اُمت بدل اے نیکنام
بعضے اُنمین جون ملک از حکمِ رب
سب ہین حمادان حق فی کل حال
قصد جب کرتے ہین وہ کوئی خیر کا
اور جب چہتے ہین کرنے کوئی کام
ہین کتابان اُنکے سینوں مین تمام
جب او کرتے ہین جہاد اگر ملک
ہور پکار رب اُنو کون در کتاب
ہین وہ سب حق کے گواہی سے عدول
ہین وہ لیکن اجر مین سب سے زیاد
جو بزرگیان پائے حق سے انبیا
خاص اسرار و رموزان مقام
وہ مقام عالی و با اختصاص

الجاتی اُسکون آتش ای بسیر
باوجود اُسکے بھی ملتا ہی یہان
بھی تلک ہوتے ہین مسرور ای بسیر
مغفرت چاہتے ہین اور کرتے دعا
نین اُٹھے تک وہ ہو انکون مغفرت
کیا بروز و کیا بشب ای بانیاز
اُنکے قربان کو نہ کھاتی آگ کر
علم و دانش کو نہین اُنکے کنار
کوئی ملامت گر سے نین ڈرتے ہرابر
تک کرے او نا ہلاک انکون تمام
جسکون جنت کی تو دھایا وین مقر
انکون بخشا ہی خدمت کر عجب
ہور دیا تہذیب و تحقیق انکتین
کہ سمجھتے ہین وہ وضع ہر خبیث
آل اسرائیل مین جون انبیا
حق اُپر قایم ہین تا روزِ قیام
دیوے قوت دین کو بر وجہ تمام
کھانے پانی سے غنی ہووینگے سب
ہی نظر مین اُنکے نت اُسکا جمال
بولتے ہین تب اگر چاہے خدا
استخارہ کرتے ہین ای نیکنام
یعنے اُنکو یاد ہی حق کا کلام
حلم حق سے اُنکی کرتے ہین کمک
الذین آمنوا سے کر خطاب
کر تو مت اسبات سے ہر گز عدول
فضل حق دایم ہے اُنپر مستزاد
وہ بزرگیان سب خدا اُنکو دیا
جسکتین قرآن مین او ادنی ہی نام
اُسپہ ہور اُسکے غلامان پر ہی خاص

کچھ اُسے سمجھے گا تو ای اہل جب
ای گروہ انبیا ہور رُسل سب
ای عظیم الجاہ او ادنی مقام

گر پڑیگا تو حقایق کے کتب
تم دیے گئے ہین نبوت کا لقب

اِس لئے بولا وہ محبوب قدم
ہم دیے گئے ہین وہ حیران جاودان

اولیا کے سر نو ہین جسکے قدم
کر دیے گئے ہین تم انکون بیگمان
دے مجھے اُس راز مین بہرہ تمام

دربیانِ خصایصِ اُمّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ تعلق باخرت دارد

بھی خصایص اُنکے در یوم القیام
سب وہ آثارِ وضو سے ای سجان
ہو کھرے یک تیک ای ارجمند
بھی اُنوکے مُنھ پو سجدے کا اثر
ہور صحیفو نکو وہ سیدھے ہاتھ مین
اُن سَتی ہوتی ہے صادر جو گناہ
بعضے استغفار سے اور از دعا
آوینگے جب حشر مین ای نامور
بھی ثواب اُنکو ملیگا بے گمان
ہور ہی اُنکا پلۂ میزان گران
بے شہادت اُنکے ای فرخندہ رای
بعضے ہر عاصی کون فیاض ازل
اُنمین جو ہین سابقان مستطاب
ہین جو واسطے اُنمنے ای کامیاب
بھی جتنے نیکان ہین اُنمین ای فہیم
کیا کہون اُنکا شرف ہین ای خلیل
ہوئینگے چالیس صف سب اُمتان
متفق اُس پر ہین سب ای سینہ صاف

ہین بہت کچھ اُسکون ای نیکنام
ہووینگی غر محجّل بے گمان
ہوئینگے سب اُمّتان سے وہ بلند
ہوئینگا رخشندہ مانندِ قمر جاندار ۱۲
یاوینگے کچھ شک نکر اِسبات مین
اُسکا یہان یا نیز ابے اشتباہ
بعضے درد و غم سے بعضے از بلا
نا رہینگا جرم کا اُن پر اثر
واسطے اُنکے کرین گر دیگران
مرتبہ اُنکا ترا ہے ہور مکان
اُمّتان کی بات کچھ نا پیش جائے
بولینگا روزِ جزا یون ای نول
ہوئینگے جنّت مین داخل بیحساب
جاوینگے جنّت مین دیکھو جیسا آب
ہون گے بدکاران کے یہ شفیع
جب اولو العزم اُنکے صفہا مین جلیل
ہوئینگے اَسّی صف یہ اُمّت بیگمان

(حاشیہ: یعنی انبیا ... اُمّت یہ کلمات ۱۲)

وہ اُٹھینگے قبر سے سبکے اوّل
یعنی مون ہور ہاتھ ہور پاؤن اُنکے سب
ہوئینگے ہر کسین بیشک و نور
ہین جہان لگ اُن کے اولادِ صغار
ہور وہ گذرینگے صراط اوپر صحیح
یعنی بعضے جرم اُنکے ای میان
ضغطۂ قبر اور اُسکا پیچ و تاب
بھی ہے اُنکے واسطے ای باصفا
لغزشان سب اُنکے ہووینگے معاف
اور سارے اُمّتان پر برملا
اُنکے مذہب پر کرین گا بھی خدا
یہہ یہودی اور یہہ نصرانی خام
سابقان ایسے ہین کل ستر ہزار
جو انومین ظاہر سے مشہور ہین
ہون گے ابراہیم والیاس و مسیح
اولین و آخرین ای باشرف
ہور تجلّی وہان کرینگا اُنپو رب

اِس سخن مین نین ہی ہرگز کچھ خلل
ہوئینگے تابان زا نوارِ عجب
جسطرح ہے انبیا کون بے قصور
رو برو اُنکے چلینگے یوج یار
مثلِ برقِ خاطف و مانندِ ریح
محو ہوتے ہین عبادت سے بچھان
کھوتے ہین باقی گناہانکو شتاب
جو عبادت خود کئے ہین وہ ادا جلد ۱۲
پاوینگے سب فضلِ حق سے انصاف
وہ گواہی دیونگے نزدِ خدا
ایک ترسا ہور یہودی کو فدا
فدیہ تیرا ہوکرے دوزخ مقام
ہونگے ہر ہر سات ستر الف یار
سب خدا کے فضل سے مغفور ہین
صف ہین اِس اُمّت کے محشور ای فصیح
ہوئینگے جنّت مین یکسو بیس صف
دیکھ کر اُسکون کرینگے سجدہ سب
رویت دیگر اُمم مین ہے خلاف

دربیان اختتام این رسالۂ بابرکات و مناجات بحضرت قاضی الحاجات

ہین خصایص شہ کے اُمّت کے اپار
اُسکے صدقے سے کریم ذو الجلال
لیکن وہ شیخ الحدیثِ نامدار
اصل و فرع دین مین ای باالتحاق
سب علومِ دین مین ہے بیمقرین
اُسکو نت ملا اتھا ای باشرف

لیکن اُنکون ہین لکھا بااختصار
اُن خصایص سے کیا اُنکون نہال
مقتدا حفّاظ کا ہور افتخار
ہین کتابان جسکے چھپے سو زیاد
قرن تاسع مین کیا تجدید دین
سرورِ عالم کے رویت کا شرف

فی الحقیقت یہہ خصایص ہای جان
ہین حدیث و فقہ کے سارے کتاب
ہی جلال الدین جیسے زیبا لقب
سالکانِ شرق و غرب بحر و بر
باوجود اِس علم کے وہ مقتدا
رحمت و رضوانِ خلاقِ انام

اُس شہ کو ہین کہے ہین بیگمان
پور اُنکے ذکر سے ای باصواب
جو طرف اسیوط کی ہی منتسب
جسکے تصنیفات سے ہین بہرہ ور
تھا تصوّف مین جنید دوسرا
ہووے اُسکے روح پر فائض مدام

(حاشیہ: جاودان / ہمیشہ ۱۲ — گران / بھاری ۱۲ — اپار / بہوت ۱۲)

وہ خصایص مین لکھا ہی دو کتاب
یک مطول ہور دگر لبّ لباب
مختصر مین یون کہا ہی وہ حبیب
نام جسکا ہی مُوفَج اَی لبیب
اِن خصایص کو لکھا ہون با سند
ہی ہزار و آٹھ سو اُن کا عدد
بھی جو نسخے تھے شمایل مین سند
وہ بھی ہین یہان درنظر اَی مستند
لیکن اس نسخے مین جو ہی ماجرا
ہی مُوفَج سے تمام اَی باصفا
اس رسالے مین لکھا ہون بصفات
تا اُسے ہر کوئی سمجھے بخلاف
سب خصایص اُسکے اَی عالی نہاد
ہین شونو ہین رکھو یہ بات یاد
یا الٰہی اس خصایص کے بدل
ہور بدل اُسکے کہ تھا وہ بے بدل
محی دین غوث معظم کے طفیل
ہین جگت کے اولیا جسکے خیل
ہور کر اپنے لطف سے اَی کارساز
با قر آشفتہ دل کون سرفراز
غیر کی صحبت سے مجھکون دے نجات
تلخ ہے اس دکھ سے میری حیات
کیا لکھی تیری ثنا ہی اَی پروردگار
کہ منگو نہین دو سر شون ہت ہسیار
مصطفیٰ کے واسطے اَی کارساز
مصطفیٰ کے واسطے اَی بے نیاز
اس پناہِ بیکسان کے واسطے
اس دو ابے خستگان کے واسطے
کر کرم اور لطف سے اَی کارساز
صحبتِ دُنیا سے مجھکون بے نیاز
ہوو شہادت پر مرا انجام کر
ہور مدینہ مین پہنچ میرا کر مقر

ہین وہ دونون عجیب و خوب تر
نہین ہے مانند اُن کے کوئی نسخہ دگر
سالہا تفتیش کر ہین بے حساب
لا مطالعہ مین ہزارون ہے کتاب
ہین جو اس دکھنی مین بولا ہون بیان
ہی سند میرا مُوفَج اَی میان
از فتوحات و لواحق بجای جان
بھی کچھ اس نسخے مین لایا ہون بیان
جو عوام الناس ہور عورت کون
تھے قریب الفہم چار و قسم سون
اس کتاب خوش کے ہین مبتلا تمام
چھپے شو اور ایک دوای نیکنام
جو پڑے اُسکون کرے بہر خدا
مجھ پریشان دل کے حق مین یک دعا
اُسکے اہل بیت و یاران واسطے
اُسکے سارے دوستداران واسطے
کر کرم سے اس رسالیکو قبول
ہور اُسے مقبول کر نزد رسول
صحبتِ دُنیا سے مجھکون دور رکھ
فیض سے اپنے مجھے معمور رکھ
جو مرے دل پر ہی محنت کیون کہون
سب تجھے ظاہر ہے یا رب کیا کہون
گرچہ ہون جرم و گنہ مین مبتلا
لطف کر مجھ پر بحقِ مصطفیٰ
اُس شفیع المذنبین کے واسطے
رحمۃ للعالمین کے واسطے
واسطے اُسکے کہ جس کا لطف عام
عاصیان کا زاد ہی روزِ قیام
دل کو میرے کر تری اُنسیت نصیب
تنکون مِرے قوت و صحت نصیب
راحتِ جان یہان ہوا پورا تمام
از طفیلِ مصطفیٰ شاہِ انام

مطول

لطف مہربانی ۱۲

مولا صاحب ۱۲

فہرست مطالب رسالہ من درین بہ تفصیل ذیل است

ساتوین رسالے کا نام من درپن ہی اس رسالہ مین حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اقسام معجزات بیان کوین

در حمدِ حضرت باریتعالیٰ و نعتِ سیّد ہر دو سرا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم و منقبتِ خلفاءِ راشدین و اہل بیت کرام و اصحابِ عظام رضی اللہ عنہم اجمعین

ساتوین رسالے کا وزن یہہ ہے — فعولاتن فعولاتن فعولن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی کیا کہوں اوصاف تیرے — کہ عقل و فکر یہاں حیران ہیں میرے
ہی کیا طاقت مرے عاجز زباں کوں — کہ کھولے حمد میں تیرے زباں کوں
کہاں ہمت ہی کلکِ نارسا میں — کہ بولے یک سخن تیرے ثنا میں
دلِ افسردہ یہہ قدرت نپاوے — کہ تیرا شکر اندیشے میں لاوے
تری عظمت کا دریا جب ہو زخار — زباں گنگی ہو ساحل پر صدف وار
جگر کاغذ کا ہووے موج سا چاک — اڑے اوسان قلم کے مثلِ خاشاک
نہیں تری عنایت کوں کنارا — تو کیونکر شکر کا اسکے ہو یارا
نہیں ہے نعمتوں کو تیرے غایت — یہ یک نعمت ہی تیری بے نہایت
کہ ہمکوں امتِ احمد کیا توں — عجب عزّ و شرف ہمکو دیا توں
اگر عمرِ ابد ہم سب کریں صرف — ادا اس شکر سے نا ہووے یک حرف
ہم اس نعمت سے پائے نعمتاں سب — ہم اس رحمت سے دیکھے خوبیاں سب
غرض ہم اس سے وہ کچھ فیض پائے — کہ گنتے میں حساب اسکا نہ آئے
تو جیسا ای خداوندِ سبب ساز — کیا ہی ہمکوں اس نعمت سے ممتاز
تو ویسا ہی عطا کر شوق اسکا — کہ جان و تن کوں ہو جا ذوق اسکا
شناسائی دے اس نعمت کی ہمکوں — قدر دانی دے اس رحمت کی ہمکوں
جہاں پاویں ہم اسکے کچھ اثر کوں — ملیں یہاں آ اپنے ہم چشم و سر کوں
اگر ہم اسطرح ہوویں عجب کیا — کہ یکسر اصفیا ہیں اسکے شیدا
ملایک مقتدا کر جانتے ہیں — رسولاں پیشوا کر مانتے ہیں
اسے ملک و ملک اوپر ہی شاہی — رسالت اسکی ہے مرتبا ماہی
ہی گنجِ غیب کا مفتاحِ اسرار — ہی بیت القدس کا مصباحِ انوار
بہارِ حسن کا ہے صبحِ اوّل — فروغِ عشق کا ہی نورِ اکمل
ہی حسن و عشق کا وہ ورقِ منشور — کہ جس کا عرش ہے یک آیت النور
ہی وہ ام الکتاب و نورِ قدسی — کہ جسکی آیت الکرسی ہے کرسی
حروف اسکے ملایک ہو رسل ہیں — نقاط و صفر اسکے جزو و کل ہیں
ہی جسکا خوابگاہِ خاص وحدت — ہی بارِ عام جسکا واحدیت
مقامِ خاص او ادنیٰ ہے جسکا — خدا بن کوئی نہیں دانا ہی جسکا
تھے جسکے پیشکاران انبیا سب — تھے جسکے مژدہ گویان اصفیا سب
ملایک جسکے تھے فوجِ معظّم — نقیب اس فوج کا جبریلِ اکرم
تھی جسکی دخترِ فرخندہ اختر — ملاذِ اولیا در قربِ داور
تھے جسکے آل پاک و صحبِ اکرم — الوالعزموں سے مانند و ہمدم
اول صدیق اکبر یار جانی — کہ تھا ہر باب میں سرور کا ثانی
امینِ وحیِ حق فاروقِ اعظم — شیاطیں جسکے سایے سے کریں رم
خلیل العصر ذوالنورین عثمان — فرشتے شرم سے جسکے ہیں پنہاں
علی وہ علم حق کے شہر کا در — ہوا جنت کا ذوالقرنین اکبر

جوانمردان جو ہین جنت مین مان / سو ہین سلطان کے خدمتگاران
بھی ہین علی کا امت جسکی ای خوب / شبیہ انبیا سے آل یعقوب
بھی سر سر شیخ اپنے قوم اندر / تھے اگلے انبیا مین جیون پیمبر

در منقبت سید اولیا و سند اصفیا حضرت ابو محمد محی الدین عبد القادر حسنی الحسینی جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ

خصوصاً پیر پیران میر میران / ہوا جس کا لقب محبوب سبحان
سر محبوبیت کا درۃ التاج / قدمبوس اسکا محبوبان کا معراج
کھڑے ہین اولیا سب پر جسکے / قدم ہین اصفیا کے سر پہ جسکے
تھے ولیان سب رسولان کے قدم پر / قدم تھا اسکے جد کا اسکون منبر
ہی یون محبوبیت مین اسکا پایا / کہ ہرگز کوئی غوث اسکو نپایا
قسم دے حق اسے کپڑے پناوے / قسم دے اسکین کھانا کھلاوے
طریقت مین جو اسکا ابتدا ہی / وہ سارے اولیا کا انتہا ہی
وہ دیکھ اپنے مقامات عجب کون / کیا اُس حرف سے آگاہ سب کون
کہ ای پیغمبران از بخشش رب / ہوے ہین تم نبوت سے ملقب
ولیکن ہمکون وہ چیزان دیا حق / کہ نین تم کو دیا کچھ اس سے مطلق
سن اس ارشاد کی معنی تو مجمل / کہ خاتم کے جو ہین اتباع کمل
طفیل اسکے بباطن ہور بظاہر / ملے انکون فیوض خاص نادر
کہ نین پایا وہ نعمت کوئی مرسل / اگرچہ ہین رسل بے شبہ افضل
کہ اسواسطے وہ سب تمنا / کہ ہوتے کاش اُس امت مین پیدا
ہین اب مقصود سے تا ہوون ہمدم / کہ قطب ہر دو عالم غوث اعظم
بلا شک یون ہیے سب لیو ممتاز / ہی جیون جد اسکا سب نبیون مین ممتاز
کرامات اسکے ہین تعداد سے بھار / مثال معجزات احمد ای یار
جہان لگ اولیا کے ہین سلاسل / گئے ہین اس سے بیشک فیض حاصل
مدام اسکے مریدان سے بہر جا / نظر آتا ہے قدرت کا تماشا

در مدح شیخی وقدوتی سید ابو الحسن قرنی قادری قدس سرہ

اتھا بھائی بو الحسن گنجینۂ راز / شریعت ہور طریقت بیچ ممتاز
کیا یون جمع او دونو کو باہم / کہ ہر دو ہوگئے مانند توام
قلم اسکا تھا نخل شعلۂ طور / دم اسکا پرتو نور علی نور
طریقت مین اتھا او شیخ میرا / ہی احسان اسکا میرے پر گھنیرا
ز انوار فروغ جلوۂ ذات / اجھونت قبر اسکی چاندنی رات

در ذکر تصنیف این رسالۂ بابرکات کہ در بیان معجزات است

سمجھ اس بات کون ای باسعادت / کہ ہی ذکر نبی افضل عبادت
نہین اسکے برابر خوب کوئی کام / ہی خوبی اسکی در آغاز و انجام
ہی ذکر پاک اسکا ذکر حق کا / ہمیشہ کر تو تکرار اس سبق کا
ہمین کیا چیز ہین جب رب علام / رکھا ہی اسکا ذکر العالمین نام
زبان کو ذکر مین کر اسکے جاری / کرے ہی عرش سے جنت دو رہاری
قلم ہور لوح ہور جنات و کرسی / سبھی کرتے ہین اسکا ذکر قدسی
فلک انجم کی لے تسبیح رخشان / ہی اسکے ذکر مین تسبیح گردان
ملایک ذکر پر اسکے ہین قایم / رسولان ذکر مین اسکے ہی دایم
غرض ملک و ملک مین جو ہین اشیا / ہین اسکے ذکر سے سرمست و شیدا
ہین جب اسطرح سب ذرات آفاق / رہت اسکے مہر سے بیتاب و مشتاق
ہمین تو ہین غلامان اسکے گھر کے / یہان ہور وہان بھکاری اسکے در کے
ہی واجب ہم پو رہنا اس پہ قربان / نثار اسکے اپر کرنا دل و جان
رہنا دن رات اسکے ذکر کے بیچ / ہونا سرشار اس ہی فکر کے بیچ
سب اشغال جہان سے ہاتھ دھونا / ہور اسکے عشق مین اپنے کو کھونا
ہمیشہ دیکھنا اسکے سیر کون / چلا اس نور سے دنیا نظر کون
ہین من جملہ مین ای یار نیکو فال / لکھا ہون اندک اسکے نور کا حال
لکھا ہون من برن مین ای برادر / بشارات تولد اسکے خوشتر
لکھا ہون اسکے بعد ای باسعادت / ہین من سو ہین مین احوال ولادت
ہین جک سو ہین من بعد اسکے باجمال / لکھا ہون اسکے بچپن سال کا حال
کیا آرام دل مین با صد اشوق / بیان اسکے شمایل اور اخلاق
لکھا ہین اسکے پیچھے راحت جان / خصایص کا ہی اسکے جس مین بیان
دل و جان شوق سے کر کر مرتب / بیان کرتا ہون اسکے معجزات سب

تمامی معجزات اُسکے ہین بے حد
کسے طاقت ہی کرنا انکتین عد

دیا تھا معجزے نبیون کو کرتار
کسے یک دو کسے تین اور کسے چار

کسے پانچ اور کسے چھ اور کسے سات
بو با موسی کتین وہ تسع آیات

ہمارے شاہ کون از بس عنایت
دیا حق معجزات بے نہایت

سب ایجاد حدیث ای نیک کردار
لکھے ہین انکون کر تحقیق بسیار

علی التخصیص سیوطی و سبکی
کہ اس بحر صفا مین مار ڈبکی

جواہر معجزون کے بھار لائے
اُسے سلک کتابت مین پرائے

ہوا ہی تین الف انکا عدد جان
جزائے خیر دیوے انکون رحمان

بھی یہہ سب معجزے قرآن سوا ہین
کہ اُسکے معجزے بے انتہا ہین

بحول و قوت پروردگار اب
مین لکھتا ہون اُسے با اختصار اب

بترتیب لطیف و حسن اسلوب
کہ جو دیکھے سو بولے ہین بہت خوب

اگرچہ معجزون کے ذکر اندر
ہین نسخے جھوٹ دکھنی ای برادر

ولے اکثر غلط اُسکا بیان ہے
محدث پاس جھوٹ اُسکا عیان ہے

حدیثون مین ہوئے جسکو ٹھکانا
حرام ہے اُسکا پڑھنا اور پڑانا

لکھا ہین اس لئے یہہ نسخہ خوب
بائین بہین د وجہ مرغوب

ہین من درپن رکھا ہون نام اسکا
جلا دینا ہی دل کون کام اسکا

جب اس سے حسن مطلق ہی ہُوا
ہوا یہہ نام اُسکے تئین سزاوار

کتابان خوب سند تھے درشمایل
سنو وہ ہین بھایان سند ای با عاقل

سوا اُنکے کتابان معتبر جھوٹ
بجھایا غور سے شام و سحر جھوٹ

نکالی انکا خلاصہ ای برادر
لکھا ہون اس رسالے مین سراسر

جو اُس ہین ذکر اُس سالار کا ہی
بلا شک ترجمہ اخبار کا ہے

جب یہہ نسخہ کہ بس نادر ہوا ہے
عوام الناس کے خاطر بنایا ہے

بطور صاحبان علم و تحقیق
کیا ہین اُسمین ہین کچھ بحث و تدقیق

کرو وہ تدقیق و بحث ای اہل اخلاص
عربی فارسی کے بیچ خاص

ہین صاف اسواسطے اسکون لکھا ہون
کہ تا معلوم ہووے خوب انکون

پڑے تا اعیان ہو وعجوبان سب
بلا دقت اُسے ہر روز ہر شب

کرے لفظون کو اسکے اپنا گلہار
رہین معنی پو اُسکے دل سے بلہار

کرین تعویذ بازو اس بیان کون
تسلی اس سے دیوین اپنے جان کون

کرین اُس سے بیابان جان کا گلشن
کرین اس سے چراغ ایمان کا روشن

لگا دین اپنے پیغمبر سے نت ہیان
کہ ہی یہہ دھیان اصل دین ایمان

در بیان آنکہ ہر معجزہ کہ از پیغمبران پیشین ظاہر شد مثل آن و زیادہ از آن از پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وآلہ وعلیہم وسلم بوقوع آمد

سمجھ اس بات کون ای بھائی میرے
کہ بخشے حق گنہ میرے و تیرے

کہ رب العالمین اپنے کرم سون
دیا جو معجزے سب انبیا کون

ہمارے شاہ کون وہ سب دیا حق
عجب فضل و کرم اس پر کیا حق

اگر آدم کتین قیوم داوار
سکھایا علم سب اسما کا ای یار

ذوات علم و اسرار حقایق
ہمارے شاہ کون بخشا ہی خالق

کہا اسواسطے وہ شاہ [illegible]
کہ علم اول و آخر ہے مجھکون

کیا گر اُسکون مسجود ملایک
تو بیشک حق نہین تجھین تبارک

ہمارے شاہ پر بھیجا درود اب
ہمیشہ اُسکون دیتا ہی یہہ جواب

بھی فرمایا ملک کون رب عالم
کہ بھیجین اس پر صلوات ہر دم

بھی بھیجین اُسکی امت پر درودان
دعا انکی کرین حق مین ہر آن

اپے بھی بھیجتا ہی انپو ہر دم
درود ان فضل سے خلاق عالم

وہ تشریف و عنایت ای نکوکار
کہ جسمین آپ داخل ہووے کرتار

ہی اس تشریف سے بے شبہ اولی
کہ داخل اس مئے تا ہو وے تعالی

ملایک کا سجود اندر حقیقت
اتھا سجدہ تحیت نا عبادت

تھا آدم مثل کعبہ یا چو محراب
وہ سجدہ حق کون تھا یہہ رمز دریاب

سجود اسطرح کا بھی ای صفاکیش
اتھا نور نبی کون بے کم و بیش

کئے ہین بھی ملک اس شہ کی خدمت
سپاہی ہوئے ہین اسکون نصرت

اگر ادریس کون خلاق اکبر
لجایا زندگی مین آسمان پر

ہمارے شاہ کون رب السموات
لجایا عرش پر اس جسم کے سات

دعا گر نوح کی کر حق اجابت
کیا کفار کون طوفان سے غارت

ہوا اُسکون باتوابع او تعالی
چڑھا کشتی مین طوفان سے بچایا

ہمارے شہ کی دعوت کر اجابت
دیا ہی قوم کون اُسکے ہدایت

جو اینین سرکشی سے سر اُٹھایا
سو آب تیغ مین اسکون ڈبایا

ابھی سنگ کلان کو حق تعالی
ترا کر آب مین اُسپاس لایا

تھہرنا چوب پانی پر ہی معمول
نہین ہے تیر تا پتھر کا معقول

دبوتر ہود پیغمبر کا منقاد
دیا گر عاد کے خرمن کو برباد

اگر اس شہکی صبا خدمتگذاری　　دیا ہی دشمنان کون اسکے خواری
ہمارے شہ کے خاطر حق کرم سون　　بجایا تار جنگ کافران کون
دیکھایا خصم کے تین اژدہا یک　　وہ ملعون خوف سے بھاگا ہی بیشک
تجلی ہووی اسے گر طور اوپر　　تجلی ہووی اسے بر عرش انور
پھٹا اسکے لئے بدر جہان گیر　　تو انشق القمر کی بوجھ تفسیر
اگر اسکے لئے از سنگ خارا　　نکل آیے جھرے پانی کے بارا
اگر یوسف نے نصف حسن پایا　　ملیا ہی حسن کا سب اسکون مایا
پہاڑان تھے اگر اس سے ہم آواز　　پتھر تسبیح سے اس کن تھے دمساز
اگر سمجھا سلیمان منطق الطیر　　بھی تھے فرمان مین اسکے سب سیر
سنا وہ شاہ دین حرپہ کی زاری　　کیا مطلب کون اسکے جلد جاری
سنا ہین تون سفینہ کی حکایت　　کہ باگ اسکی کیا تھا کیون اطاعت
ہوا اندھون کے دیا آنکھو نکو وہ نور　　کیا کی کوڑیون کون کوڑ سے دور
ہزارون سے مریضان کون یکدم　　کیا انواع بیماری سے بیغم

اگر ہو آتش نمرود سے یار　　خلیل الله کے اوپر سرو گلزار
اگر موسی عصا اپنا کیا مار　　ہمارا شہ کیا لکڑی کون تلوار
اگر اسکون ید بیضا تھا جون نور　　کیا شہ چوب کون جون شعلہ طور
اگر اسکے بدل بہت کر سکے نیل　　کہ تا اسیر جلین آل اسرائیل
ہوا اسکے جاکران خاص اوپر　　بلا اسکے کے ہوئی بحر جون بر
مرے صاحب کے انگلیون سے ابل آب　　ہزارون کون کیا کی بار سیراب
بدل داود کے گر تھا لوہا نرم　　یہہ سرور کے لئے پتھر ہوا نرم
تلے اسکے قدم کے کوہساران　　ہوئے ہین وجد مین جون بیقراران
مرے مولی کے بھی تھے سب وہ منقاد　　کئے اونٹ و ہرن اسپاس فریاد
اور ایمان لاے اس پر جن ہو شایق　　اطاعت مین اتھے سب اسکے صادق
اگر عیسی نے مردون کو جلایا　　بھی سبکون غیب کے باتان سنایا
مرا ہوا بھی مردون کو دیا جان　　خبر سے غیب کے سبکے بھرا کان
یہان یہہ معجزے بولا ہون مجمل　　ہین آگے انکو بولون گا مفصل

در بیان تحقیق معجزه وکرامت ومعونت واستدراج واهانت

تو بوجھ اب معجزے کی معنی یار　　رکھ اسکون یاد لین کر کو تکرار
تو معنی اصطلاحی اسکے سن اب　　نبوت کا کرے دعوی نبی جب
کرے یعنے خلاف عادت کا یک کام　　کہ کوئی نا کر سکے اسکا سرانجام
نہ ویسا کام ہووے سر کسی تب　　بھی ہووے جون کہے پیغمبر رب
جیسا مہتاب کا ہونا دو پارا　　نکلنا اونٹ کا از سنگ خارا
اگر ہووے ولی سے خرق عادت　　تو اسکا نام ہی بیشک کرامت
اگر یہہ فعل ہے اہل مفاخر　　ہووے کافر سے یا فاجر سے صادر
ہی برعکس اسکے گر وہ خرق عادت　　تو اسکون بولتے ہینگے اہانت
کہ وہ ملعون سنا تھا یہہ سرور　　ستیا یک چہ مین اپنا تھوک اطہر
خبر یہہ سنکو وہ کذاب بے باک　　ستیا یک چہ مین اپنا تھوک ناپاک
کیا کلی نیکے خاطر وہ دعا جب　　تو دوسری آنکھ بھی اسکی گئی تب

لغت مین معجزے کا لفظ معنی　　ہی عاجز کرنے والا ای مصفا
ہوا اس دعوے پر لاوے وہ حجت　　تحدی سے بطور خرق عادت
اور یہہ دعوی کرے اس کام کی بات　　کہ کوئی دوسرا کرے یہہ کام اسے ہات
یہہ چارون شرط جب اسمین ہین یکجا　　تو اسکون معجزہ کہتے ہین علما
پھرانا سور کا غایب ہوے سیر　　ابلنا نیر کا انگلیون کے اندر
اگر صالح سے صادر ہووے یہہ کام　　تو ہے شبہہ معونت اسکا ہی نام
ہی گر بر حسب خواہش اسکے وہ کام　　تو ہے ریب اسکا استدراج ہے نام
ہوئے تھے جون مسیلم کون اہانت　　خبر ہے اسطرح ای باد یانت
وہ پانی ہو میٹھا تھا جوش میانے　　لگیا بھی تو بخوش سے ملکمکانے
ہوا آب اسکا گندا اور کھارا　　بھی سکنے کون لگا مانند بارا
ہین یہہ احکام بولیا مختصر یہان　　عقاید مین ہے تفصیل اسکی ایجان

در بیان کیفیت اعجاز قرآن مکرم کہ اعظم معجزات سرور عالم صلی الله علیه وآله وسلم در قرآن مجید هفتاد هزار معجزه است

بہت ہین معجزات شاہ عالم　　ہی افضل سب سے قرآن معظم
تھی عہد ہر پیمبر ہیچ یک چیز　　کہ تعظیم اسکی کرتے اہل تمیز
بہت کرتے تھے سب اسکی تکریم　　بھی رکھتے اس سے سب امید ہو بیم

ہی لازم ایک تمہید اسکے اول　　کہ تا معلوم ہو سبکون مفصل
اتھا جون دور مین موسی کے جادو　　مقدم سب کمالان مین بہر سو
کرم سے اپنے قوم سب ساز　　دیا موسی کتین ویساہی اعجاز

عصا کو اُسکے وُہ اژدر بنایا
مسیح اللہ کے وقت ای نکوکار
جو کوئی اُس فن مین ہوتا خوب ماہر
کیا کور ہی کہتین وُہ کور سے دور
وبیر اُسوقت کے تھے بس مؤدب
تھی وُہ نو فنین پوری اُنکون قدرت
سلاطین مدح کے اُنکے تھے خواہان
رہے مدت لگ اُوسا تو معلق
بنا ابیات کا اُسکے تھا بالا
متانت مین تھے گرچہ کوہ والا
کبھو عشر کتاب اللہ سے مرعوب
غرض جسوقت وُہ قرآنکو لایا
وہان پڑتے تھے خطبہ اور ابیات
لگے انکے ستان کو ذم سے معیوب
اول کہتا تھا یون اُنسے وُہ سلطان
کہ تا مانند قرآن وُہ کہین کچھ
اگر قرآن سا نہ لاتے ہین ہرگز
فصاحت آپ ہی گئے سب عرب بھول
پڑے حیرت مین دیوان دُول ہو ب
عرق اُنکے خجالت کا ہوا گرداب
مقابل ہو نسکا اسطرح روئے
کئے صرف آپنے مقدور کہتین
مجال اسبات کی جب وُہ نہ پائے
کیا حق جنگ مین بھی سکون منصور
ہوئے کوئی ہیبت و دہشت سے روپوش
بہت اسطرح کے باتین کہے ہین
اول ہے اُسکا اعجاز و بلاغت
ہین لفظان اُسکے سب جان فصاحت
دوم نظم بدیع و حسن اسلوب

کہ سانپان سحر کے یکدم نگھایا
طبابت کا ہوا تھا گرم بازار
تو تعظیم اُسکی کرتے سب اکابر
دیا مانپیت کے اندھے کتین نور
عطار و کون سمجھتے طفل مکتب
بیان اُسکا ہی خارج از عبارت
مذمت سے اُنو کے تھے ہراسان
جواب انکا کہا ہین کوئی مطلق
کیا ویسے کو جون مکری کا جالا
اُڑایا اُنکتین جون روئی کا گالا
کیا پھر اُن فصیحون کے زبان بیچ
عجب محشر کی دھوم اُنپر مچایا
یکس یو ایک کرتے تھے مباہات
کرے سبکون ضلالت سا منسوب
کہ بولو در فصاحت مثل قرآن
تو ہرگز اسطرح کہہ نا سکین کچھ
تو دس سورون کے مانند اُسکے بولو
پڑی اُنکے دہن مین مہر کی مول
قیامت کی گھڑی اُنپر کھڑی تب
ڈبایا اُنکتین مانند غرقاب
کہ اپنے آبرو سے ہاتھ دہوئے
مثال سورۂ کوثر کہے نین
حسد ہور بغض سے لڑنے پہ آئے
ہوئے آخر وُہ سب مخذول و مقہور
کہے کوئی ہوش تجہہ بن ہے مرگوش
ولے عاجز ہوا آخر سب تکے ہین
کہ نہین ہے اسکتین حد و نہایت
ہی ترکیب اسکی در محض ملاحت
کہ نہین کوئی شعر و نثر اسطرح مرغوب

بھی سارے معجزات اُسکے تھے اسطور
حکیمون کون ہوئی تھی قصور عزت
دیا عیسیٰ کون حق اعجاز ایسا
ہمارے شاہ کے وقت ای گرامی
اتھے جو شعر مین اُس وقت ماہر
اثر اُنکے سخن مین اسقدر تھا
بلاغت سے قصاید سات لکھکر
دیا وُہ معجزہ احمد کون کرتار
وُہ سا تو کا تھا محکم گرچہ پایا
کمند حبل المتین کی لیکو سالار
کبھو لے مد بسم اللہ سے شمشیر
اٹھے عربان کو تب کہتیک مرسم
ہمیشہ شاہدین وہان آپ جاوے
بھی فرماتا کہ مان کے جد و آبا
بھی فرماتا تھا یون وُہ جان عالم
کہا بعد اُسکے وُہ سالار اکوان
کہا بعد ای عرب مبدا منہ آن و
رہی نہین عقل کچھ اُنکے ٹھکانے
مصیبت کے پڑے ظلمت مین سارے
بہا کر چشم سے حسرت کے نالے
فصیحان عرب سارے بہر حال
ہین اُسکے گرچہ تین آیات موجز
سبھی کرتے ہوئے افسوس ہیہات
لگے مجنون صفت کوئی تر ترانے
کہا کوئی بعجز حیا سے اپنے عربان
تو سن قرآن کا اب وجہ اعجاز
ہین الفاظ اسکے کم معنی ہی بسیار
مطالع اسکے ہین نور علی نور
نہ اس ترتیب کا بھی کوئی جریدہ

ذرا اسباتین ای بھائی کر غور
جہا مین ہر طرف تھی اُنکی شہرت
کہ وُہ کرنے لگا احیائے موتا
بلاغت ہور فصاحت ہوئی تھی نامی
نہین لاتے تھے شعراکون بخاطر
کہ ہر گز سحر مین نہین وُہ اثر تھا
وُہ لٹکائے اتھے کعبے کا اوپر
کہ نظم و نثر کون اُنکے کیا خوار
زمین پر اُسکون جون آنسو گرایا
کیا طوق اُنکے گردن بیچ ہی بار
کیا گردن کشی کا اُنکے سر زیر
کہ سب اُسوقت ہوتے جمع باہم
کلام حق کہین اُنکون سنا وے
ضلالت مین پڑے تھے سب برابر
کہ گر ہو وینگے جن و انس باہم
کہ ای جمع بلیغان و فصیحان
چھوٹے سورے کے مانند اُسکے لاو
زبان اُنکی لگی ہے لت پتانے
لگے وُہ دیکھنے دن کون ستارے
وُہ دفتر شعر کا پانی مین ڈالے
باہین بغض و حسد تا بیست و یکسال
ولے کوئی نین کہا مثل اُسکے ہرگز
سفاہت سین سے تے شمشیر برہا
لگے مینڈک طرح کوئی تر ترانے
اگر چاہون تو بولون مثل قرآن
کہ جس سے سب کتابان ہین ہی نسیان
بلاغت اُسکی ہی مقدور سے بہار
مقاطع اُسکے حسن و لطف سے پور
نہ خطبہ نہ رسالہ نا قصیدہ

بطرزِ خاص ہو دمساز ای یار
دیا تھا جون خبر وہ ای نکوکار
دیا تھا وہ خبر بھی اے برادر
دیا تھا بھی خبر دالینگا کرتار
دیا تھا بھی خبر قرآن ہے معجز
دیا تھا بھی خبر ای باسعادت
ہی یون اخبارِ غیبی اسکے بسیار
سبہا باتان ہین اچھے ہرکس پو ظاہر
علوم اسکے ہین افزون از عبارت
ہنوز ہی ہے اسے ہرگز ملالت
مکرر گرچہ سحر آمیز باشد
پڑے بھی حیثیت اندر اسکا سامع
بہت ملحد کئے ہین یہہ ارادہ
نکرنے پاے کچھ اسمین کم و بیش
کیا ہر وقت ظاہر اسکا اعجاز
کہ لاے دیکھ اسے ایمان مردم
ہین رکھتا ہون امیدار فضل داور
ہی دسوان یہہ کہ رب از فضل و احسان
بھی قرآن اور اعجاز اسکا ای حر
تو کافر ہنگیان بے گمان ہوتا وہ خبر
شمار ان سبکا ہی طاقت ستی بہار
ہین لفظان سورۂ کوثر کے سب دس
ہی ان حصون مین یکہ حصہ یہہ سورا
دہ سا تو الف کہتین اے برادر
شمارِ معجزاتِ خاص قرآن

عرب ہور فارس کے ہے وضع سے بھائی
کہ بھاگینگے جماعت ہاے کفار
کہ ہون گی روم غالب فارس اوپر
دلون مین کافران کے رعب بسیار
نہ مانگینگی کتابی موت ہرگز
کہ ہونگے مومنان اہلِ خلافت
لکھا ہین مختصر بھیان انکو ای یار
مگر یک دو کتابی پر سنا در
رموز اسکے ہین بیرون از اشارات
پڑے جتنا تو لذت ہو زیادت
طبیعت را ملال انگیز باشد
نہین ہے اس سخن مین کوئی منازع
کہ تا اسمین کرین کچھ کم زیادہ
جگر انکا ہوا اس غم ستی ریش
کیا تا حشر ہمکون اس سے ممتاز
وہ معجز یعنے آخر کون ہوا گم
کہ میرے تابعان روزِ محشر
کیا ہے حفظ اسکا بھوت آسان
ہی سبکے پاس ثابت از تواتر
ہی امت متفق اثبات اوپر
مین کرتا ہون یہان کچھ اسکا اظہار
تو کر اسکون تمیز ای مردِ با حس
دل و جان مین تو رکھ یاد اسکون پورا
کرے گر ضرب تون اس دس کے اندر
ہوے ستر ہزار اسکون یقین جان
فضایل ہین ہے اسکے عقل حیران

سیوم اخبار دنیا اسکا از غیب
ہوی یہہ بات واقع بے کم و بیش
ہوی یہہ بات عیان ای حق کے طالب
ہوی گی جنگ مین یہہ بات ظاہر
یہہ آیت سنکو خاموشی لئے او
ہوا یہہ امر بے شبہ ہویدا
چہارم وجہ اعجاز اسکا بے قیل
ہی پنجم وجہ اعجاز اسکا ای سور
ہی ششم یہہ کہ قاری اسکا ای یار
نہ ہرگز کوئی کلام ایسا دِسیا کہین
ہی ہفتم یہہ کہ ہنگامِ تلاوت
ہی ہشتم یہہ کہ حق پیدا و پنہان
رکھا تصحیف سے محفوظ اسے حق
ہے نوان یہہ کہ حق ای یار جانی
کیا اسواسطے وہ سرورِ نیک
ہی میرا معجزہ سنو وحی بر حق
سب اتباعِ رسل سے ہون زیادہ
عوام الناس ہور اطفالِ نوخیز
کرے گر کوئی یک آیت کا انکار
بھی قرآن کچھ نہین ہے معجزہ یک
کہ علما پاس سب کلماتِ قرآن
کرین جب انکو قسمت خوب آمین
کلام اللہ کے ہین دس وجہ اعجاز
تو ہو ستر ہزار ای یارِ عاقل
سوائے انکے بھی ہین وجہ دیگر
مین اب لکھتا ہون دوسرے معجزے بھائی

ہوے ظاہر خبر سب اسکے بے ریب
کہ بھاگے بدر مین وہ سب تب کمیش
کہ فارس سے ہوے ہین روم غالب
کہ بھاگے رعب سے سرور کے کافر
نہ ہرگز موت کی خواہش کئے او
ہوے یاران نبی اللہ کے خلفا
ہی رسلِ امتان کی اسمین تفصیل
کہ اس مین سب علوم و فن ہین مذکور
تلاوت سے نہین ہوتا ہی بیزار
تو رکھ جاجی کی یاد اس بیت کی تین
ہوے قاری کون اسکے رعب و ہیبت
ہوا اعدا سے آپ اسکا نگہبان
کیا تحریف سے محفوظ اسے حق
کیا اس معجزے کون جاودانی
دیا حق ہر نبی کون معجزہ ایک
کہ بھیجا ہی اسے میرے اوپر حق
خدا یہہ اسکا بر لایا ارادہ
ہی فیضِ حفظ سے سب اسکے لبریز
دھرے اعجاز زیبا اسکے اقرار
ہزاران معجزے ہین اسمین یکتک
سنو ہر الف ہین تجھمین ای جان
تو ہو وین سبعت الف حصہ تجھ مین
سنا تون انکون سب ای صاحبِ راز
تجھے اس ضرب مین نہ شبہ حاصل
کہ اسنے وہ عدد ہوتا ہی اکثر

دربیانِ معراج سید موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کہ بعد قرآن مجید اعظم معجزات است معجزۂ معراج متضمن معجزات بسیارست

کلام اللہ کے بعد از ہمہ کا معراج
بھی ہی وہ لامکانی ہور مکانی
ہی سارے معجزون کا درۃ التاج
بھی ہی وہ لازمانی اور زمانی
ہی یہہ اعجاز ارضی ہور سماوی
دیکھا یک رات بیداری مین تن سے
ہی قرآن و احادیث اسکے راوی
تماشے سربسر ہفت آسمان کے

چلا کعبے سے جب وہ شاہ اکمل
گیا بیت المقدس بیچ اول
امامت وہاں کیا سب انبیا کون
دیا عزّ و شرف سب اصفیا کون

براق اوپر چڑھا وہاں دیا کر
شتابی سے گیا ہر آسمان پر
کیا یک آن میں طی سب سموات
کیا پیغمبران سے وہاں ملاقات

بھی چھوڑا عرش ہور کرسی کوں وہاں
گیا تب لامکاں کے بیچ جولاں
جمال حق کوں ان انکھوں سے دیکھا
ہوا دیدہ بدن اسکا سراپا

کلامِ حق سنیا اس کان سیں او
پھر آیا گھر کتیں یک آن میں او
جو کچھ وہاں نعمت اپنے رب سے پایا
جزا اسکا بھی امت کوں چکایا

نہیں یک معجزہ معراج ای یار
بل اسمیں معجزے ہیں درج بسیار
ہی درکار اسکتیں لکھنے کوں دفتر
لکھا اسواسطے میں مختصر تر

لکھا ہی اسمیں ہر اک شیخ والا
بہت تفصیل سے دکھنی رسالا
تون پڑ اسکوں اگر چاہتا ہی تفصیل
نکر پڑنے میں ہرگز اسکے کچھ ڈھیل

در بیانِ معجزاتِ کلیہ حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیہ

سن اسکے معجزات کلیات اب
تو رکھ یاد اپنے دلمیں نکات اب
یہہ سر بسر قسم نیں ہے معجزہ یک
ہشت ہیں معجزے درج اسمیں بیشک

در بیان جمال با کمال سید اہل شہود صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ در حقیقت معجزہ بود

جمال بے نظیر اسکا تھا اعجاز
کہ تھا وہ حسن میں عالم سے ممتاز
نتھا اس وصف میں کوئی اسکا ہمسر
اتھا نور اسکا مہر و ماہ پرنور

اندھیرے میں جب آتا شاہ والا
تو اسکے نور سے پڑتا اجالا
اگر کوئی چیز ظلمت میں نہاں ہوے
تو اسکے روئے انور سے عیاں ہوے

اتھا آئینہ نور الٰہی
نظر آتے تھے وہاں اشیا کماہی
نہ ملتی تا مکھن تا جوں نہ مچھر
گزرتا تے نتھے اسکے پاک تن پر

تھا یوں وہ جسم انور نورمایا
کہ نیں پڑتا تھا ذرات اسکا سایا
تھی یوں اس تن منے خوشبوی بسیار
کہ مشک و عطر میں نیں ہے وہ مہکار

بجھا اس چہرۂ تاباں کا جھلکار
بہت کفار ایمان لائے ہر بار

در بیان اخلاق سید انفس و آفاق صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ بیشک معجزہ بود معجزات کلیہ ہشت

بھی سالار رسل کا خلقِ اکرم
بلاشبہ اتھا اعجاز اعظم
کرے اس خلق کی کیا کوئی تعریف
خدا جسکی کیا عظمت سے توصیف

نہ بخشا اسکتیں رسل و ملک کوں
دیا خاص اس شہ ارض و فلک کوں
جب اسکے خلق کوں بے مثل پائے
بہت کفار ایمان اسپر لائے

سبھی آداب ہور عادات سالار
اتھے بے شبہ خرقِ عادات ای یار
ہیں مجمل بھی لکھا تینوں کو بے تفصیل
تو دیکھ آرام دل میں ان کی تفصیل

در بیان فصاحت و بلاغت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ بتحقیق معجزہ بود

فصاحت اسکی تھی اعجاز دیگر
نہیں تھا کوئی اسمیں اس کا ہمسر
اتھی اسکی فصاحت بے نہایت
بلاغت اسکی تھی بے حد و غایت

اتھا یہہ اختصار اسکے سخن میں
کہ نیں آتا تصور اسکا من میں
بلاشک اسکے ہر ہر بات اندر
ہزاروں سے ہیں معنی ای برادر

ہوا اس حرف مجمل پر تون قانع
پڑ اس سرور کے کلمات جوامع
پڑینگا انکوں جب تون اہل دیں سے
تو بوجھینگا اسے عین الیقین سے

عرب کے منشیان ہور شاعران سب
کہ نظم و نثر میں تھے ماہران سب
بیان اس شاہ کا کرتے تھے جب گوش
تو سب ہوتے اتھے حیران و مدہوش

کئی کافر سن اسکا حسنِ گفتار
کئے بے معجزے ایمان کا اقرار

در بیان حشمت و مہابت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی الواقع معجزہ بود

بھی تھی سرور کی حشمت اور ہیبت
بلا انکار اعجاز و کرامت
مہابت اسکی انکھوں میں بھری تھی
دل و جان بیچ اس سے تھرتھری تھی

اگرچہ سلطنت ظاہر کی وہ چھوڑ
اتھا فقر اختیاری سات گلجوڑ
نہ دربار اسکے در پر وہ نہ دربان
تجمل کا نکچھ تھا پاس اسکے سامان

بھی رہتا تھا وہ شاہ عالم دل
ہمیشہ اپنے یاران سات اہل دل
غرض او درا مور حشمت و جاہ
اتھا سب اہل فقر و زہد کا شاہ

ولیکن اسکی ہیبت لیو تھی غالب
کہ نیں کہنے میں آتے وہ مراتب
جنو شاہان کے صحبت میں بیٹھے تھے
بھی جنگو نکی مشقت سب سہے تھے

رسول حق کی جب خدمت مین اتے | تو سب کھا کو سارے تھرلتے

در بیان قوت جسمانی آنجناب نورانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ در نفس الامر معجزہ بود

بھی قوت اسکا تھا ای بھای معجز | کہ نین تھا اسمین کوئی مثل اسکے ہرگز
اتھا بیشک غذا اشتاہ عالم | ہمیشہ بے تکلف او بہت کم
نتھا کھانے کا ہرگز اسکون جھانسا | کہ دایم اسکون تھا حق سے دلاسا
ولے تھا این وہ سالار معظم | اتھا قوت منے مشہور عالم
عرب مین پہلوان تھا ایک نامی | تھا نام اسکا رکانہ ای گرامی
اتھے اس عصر مین جو پہلوانان | تھے عاجز اسکے جون ناتوانان
کوئی کشتی مین نین اس سے مر آیا | کہ تھا قوت مین برتر اسکا پایا
کہا نانہ سے سنا مین یہہ حکایت | کہ تون ایمان طرف کرتا ہی دعوت
اگر او شنگا مجھے کشتی مین تون گر | تو مین ایمان لاؤنگا ترے پر
نت او ہر قوت و قدرت کا مایا | رکانہ کو زمین اوپر گرایا
ہوا او یہہ سمایا دیکھ حیران | بھی لایا جلد اس سرور پہ ایمان

در بیان مزید اشتہار سرور ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بے ریب معجزہ بود

بھی اس سرور کی شہرت ای برادر | اتھی بے اشتباہ اعجاز اظہر
لکھا اسکے مبارک نام کون رب | بعرش و کرسی و لوح و قلم سب
لکھا سا تو نگین پر اسکا ناؤن | بھی جنت مین لکھا وہ ناؤن ہر ٹھاون
تلک نور حور کے سینے کے اوپر | لکھا ہے بھی اسے خلاق اکبر
خبر ہی یون کہ جنت بیچ ہر ٹھار | ہی نام عبد الکریم اس شہ کا ای یار
ہی اہل عرش کن عبد الحمید او | تا ایک پاس ہی عبد المجید او
ہوا ہی عبد وہاب انبیا پاس | تو بوجھ اس بات کون بے ریب و سواس
ہی نزد اہل دوزخ عبد جبار | ہی نزدیک شیاطین عبد قہار
ہی عبد القادر اسکا نام در بر | جبل مین عبد خالق ای برادر
ہی دریا بیچ او عبد المہیمن | کہین عبد الرحیم اس شاہ کون جن
کہین عبد السلام اسکون درندے | پکارین عبد مومن سب چرندے
پرندے اسکون بولین عبد غفار | کہین عبد الغیاث حشرات ای یار
وحوش اسکون پکارین عبد رزاق | کہی وہ شاہد مین مفتاح ارزاق
کہین نت عبد قدوس اسکون ماہی | کہ ہی مہتابا ہی اسکون شاہی
اور اسمانی کتب مین ای نکوکار | ہین نام اس سرور عالم کے بسیار
یہہ اسکا اشتہار معنوی ہے | بھی شہرت اسکی ظاہر مین قوی ہے
سمج ای بھائی میرے رب متعال | دیا اسکون نبوت بعد چل سال
ہوی تر سٹ برس کی اسکی تن جب | وفات اس سرور دین کا ہوا تب
اتھی سب عمر اسکی بیت و سہ سال | وہ اس عرصے مین ای یار نکو فال
بھرا نور ہدایت سے جہانکون | دکھایا راہ ایمان گمرہان کون
دیا عالم کون یکسر روشن آباد | کیا دنیا کا گلخن گلشن آباد
سنے جب زمزمہ اسکے اذان کا | ہوا اول وجد مین کروبیان کا
سنے جب اسکے قامت کے سہانے | لگے ہین عرشیان سب چہچہانے
سنے جب اسکے خطبون کے ترانے | لگے افلاک یکسر چرخ کھانے
تھے جتنے خلق مین محراب و منبر | ہو سب ذکر سے اسکے معطر
خدا کا نام اقدس جان گیا ہی | مبارک نام اسکا وہان گیا ہی
غرض دنیا و عقبی بیچ ہر جا | ہی نام اسکا قرین نام مولا
لکھا جب بادشاہانکو فرامین | رکھے سر بر زمین سب بندگی مین
بہت تعظیم سے انکو لئے مین | بجان و دل ثنا اسکی کئے ہین
ہوئے بعضے مسلمان دیگران سب | اطاعت کرکو بھیجے پیشکش تب
ادب سے اسکے موہنہ پھیرا جو کجرو | خرابی مین پڑا مانند خسرو

در بیان علم بے حد و معرفت بے نہایت سید اہل رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بے شبہ معجزہ بود

بھی علم بے حد اسکا ای برادر | قسم مولا کی ہے اعجاز اکبر
نہین ہرگز پڑا ہو نین لکھا کچھ | نہین علما کے صحبت مین رہا کچھ
بھی تھی اس قوم مین کچھ کی سکونت | کہ نین تھا انکون علم و فضل و حکمت
ہو اپنے ملک سے باہر گیا نین | کسی عالم ستی ہرگز ملیا نین
دیا ہی باوجود اس حال کے حق | اسے پیدا و پنہان علم مطلق
دیا ایسے حقایق ہور معارف | کہ املاک و رسل نین ایسے واقف

گرامی: بزرگ ۱۲
چل سال: یعنی چالیس سال ۱۲
پیشکش: تحفہ نذرانہ ۱۲

غرض وہ علم کا دریای مواج — کہ جسکے علم کے عالم ہین امواج
کیا یون وضع احکام و مسایل — رکھا ایسے قوانین و دلایل
تھے ظاہر اسمین سب امت کی اخبار — تھے معلوم انبیا کے اسکون آثار
دواوین عرب سب جانتا تھا — لغت ہر قوم کی پہچانتا تھا
بھی علم طب و تشریح کتابت — اتھا اس شاہ دین کون بے نہایت
ہین اسکے شرع مین ای یار مشتاق — مفصل اسکے آداب اور اخلاق
جتنے حکمای کامل درزمین ہین — وہان سب عجز سے سربزمین ہین

کیا ایسے شریعت کون ہویدا — کہ ہے جسمین صلاح دین و دنیا
کہ وہ دونون جہانمین کام آوے — قیامت لگ خلل دھارہ نپاوے
تھی ہر ہر کی شریعت اسکون معلوم — سب احوال جہان تھا اسکون مفہوم
بھی اخبار نسب ہور علم امثال — تھا اس سرور پہ ظاہر خوب منوال
فرایض ہور حساب اور علم تعبیر — تھی اسکون باعلوم دیگر ای میر
بھی ہین ایسے ضوابط ہور قواعد — کہ حکمت نین وہان کم اور زاید
ارسطو اور بقراط و فلاطون — اگر ہوتے تو ہوتے اسکے نوکرون
یہہ قانون پر فدا کرتے دل و جان — رہتے خاک عرب ہو چھوڑ یونان

دربیان آنکہ کرامات اہل بیت کرام و اصحاب عظام و اولیاء امت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام معجزات آنجناب بودند

بھی اسکے آل اطہر کے کرامات — ہور اسکے صحب انور کے کرامات
خصوصاً جو کرامتہاے نادر — ہوے لخت جگر سے اسکے ظاہر
وہ ہین سب معجزے شاہ رسل کے — ہین حجت اس دلیل جزو و کل کے
سنا تون معجزات کلیات اب — سن اسکے معجزات جزئیہ سب

ہوا اسکے اولیا سے جو کرامت — ہوے یا ہووین تا روز قیامت
امام ہر دو عالم عبدقادر — محی الدین لقب جسکا ہی فاخر
کہ ہی جو کچھ شرف تابع کون حاصل — سنو ہی مطبوع کا ای مرد عاقل
ہی قسم اول اسیسے ای مفاخر — ہوے ہین جو بسایط بیچ ظاہر
ہوا یعنی برافلاک و عناصر — ظہوران سبکا ای پاکیزہ خاطر

دربیان معجزات سید موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کہ تعلق برسایط دارد و اشہر و اکبر آن شق قمر ست این معجزات بسیط بیست و یک ست

اول ان سبتی شق القمر ہے — کلام اللہ مین اسکی خبر ہے
روایت یون کئے اصحاب ابرار — کہ مکے بیچ یکدن بھوت کفار
ہوے سب جمع شاہنشاہ کے پاس — کئے تب عرض یون وہ اجہل الناس
نہین تیری نبوت مین اگر چوک — تو کر اب چاند کون جلدی سے دو ٹوک
یہہ باتان سنکو شہ جمع عرب سے — کیا شق القمر درخواست رب سے
رہا یک ٹوکرا کوہ حرا پر — رہا ٹکرا دگر برکوہ دیگر
لگے کہنے کون تب یون وہ بدخو — کہ ہی بیشک محمد کا یہہ جادو
کہے بعضون نے گر ہمکون کیا سحر — نہین کچھ سارے عالم کون کیا سحر
تمھین کھوج اس سخن کا ان سے پوچھو — اگر اسبات سے دیوین خبر او
مسافر جو طرفسے آے ہین جب — کئے تحقیق انسے کافران تب
یہہ دیکھے ہور سنے لیکن وہ کفار — نہین ایمان لاے شہ پونہار
بھی جانا سامری کا از ملبوار — جناب مصطفی مین دیکھ یہہ کار

احادیث اسکے ہین متواتر ای یار — نہین اسمائین شبہے کتنین بار
ابوجہل و ولید و ابن وایل — بھی نضر و اسود اور انکے اماثل
اگر دعوے ہین اپنے ہی تون صادق — ہمارے واسطے کرتون قمر شق
کرینگا تون اگر اسکے موافق — تجھے جانینگے ہم بے شبہ صادق
ہوا فی الفور شق ماہ منور — بھی اترا آسمان سے ای برادر
جب اس اعجاز کون کافر نہارے — حسد سون اپنے دلمین تلملاے
کہے کر سحر کا ہم پر سمایا — دو ٹکڑے چاند کے ہمکون دکھایا
جب آوینگے مسافر جو کدن سے — عراق و روم ہور شام و یمن سے
تم اسکا معجزہ یہہ راست جانو — وگرنہ سحر ہی کر اسکو مانو
کہے وہ یونکہ بیشک درفلان شب — دو ٹکڑے چاند کو دیکھے ہین سب
گریبان مین نبی کے چاند جانا — ہور اسکے آستین سے بہار آنا
لکھے ہین گرچہ بعضے قصہ خوانان — ولیکن بالیقین سبکون غلط جان

در ذکر معجزۂ رد شمس کہ وقت مراجعت از فتح خیبر از ان سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بظہور آمدہ

روایت اسطرح کرتی ہی اسما — کہ یک جاگے ہی جسکا نام صہبا
کیا تھا خواب وقت عصر سرور — سر اپنا رکھ علی کے زانو اوپر

اٹھا نین لگٹ سرور لشکر خواب
گیا مغرب مین خورشید جہان تاب
اطاعت شہ کی تھی جب طاعت رب
کیا ہین مرتضی بیدار ستے جب

اس اثنا مین ہوا شہ آپ بیدار
کہا تب مرتضی کون ای نکوکار
ترا یا نین نماز عصر کون تون
کہا ای شاہ عالم نین پڑہا ہون

کہا اسوقت ای خلاق عالم
علی تیرے اطاعت مین تھا اسدم
بھی تھا تیرے نبی کے زیر طاعت
پھرا تون سورکون از محض قدرت

کیا جب یہہ دعا وہ نور اکبر
دوبا سو سور آیا آسمان پر
نجھایا مرتضی یہہ معجزہ جب
نماز عصر جلدی سے پڑھا تب

معجزۂ دیگر

وہ سرور پاس یکوقت اپنے حسنین
رہے خدمت مین اسکے تا ہوے رین
کیا جب والدہ پاس انکون رخصت
بہت شدت سے تھی اسوقت ظلمت

یکایک نور یک جون برق چمکیا
رہا تا پہنچے تلک دونون پہ نیرا

در بیان جوشیدن آب از انگشتان فیض نصاب آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اشہر معجزات است

اور اس سرور کے انگشتان سے ای یار
زلال صاف نکلا ہی بہت بار
ہین اخبار اسکے نزدیک تواتر
نکر اسبات مین کچھ شبہ ای حر

ملا ہین کوئی پیمبر کون یہہ اعجاز
ہمارے شہ کون تھا خاص ای سرفراز
کہے علما کہ یہہ پاکیزہ پانی
ہی ہر پانی سے افضل یار جانی

انس بولا کہ شاہ عرش پایا
طرف اہل قبا کے یکدن آیا
اٹھی تصدیع پانی کی انو پر
لے آئے یکقدح پانی کا اصغر

رکھا چار انگلیان تب سرور یمین
کہ تھین باقی نہی انگشت اسمین
مین دیکھا خوب اپنے انکھیان سے
ابلتا تھا جل اسکے انگلیان سے

بھی سب پیکر اسکون خوب سیراب
پیالے مین ابلتا تھا یون آب
بھی کہتا ہی او مین از بخت و بخواہ
کہ تحقیق اسکی قرآن مین بیان ہی
اٹھی تب دھوپ گرم اور دد بھی ہمراہ
کئے ہین عرض ای سالار اکوان
پیاسے ہین ہمین ہور سب جناور
لے آیا کوئی ذرا پانی چھگل مین
وہ پانی یک قدح مین ڈال سرور
ابلتے تھے جھرے پانی کے بسیار
ہمین سب آب سے سیراب ہوکر
کہے ہم بس ہے ای عین ہدایت
اٹھایا ہاتھ اپنا ظرف سے تب
اٹھے ستر ہزار ای یار سن بات
بھی کہتا ہی او مین یکبار دیکھا
کہ انگشتان سے شہ کے نیر ابلا
روایت اسطرح کرتا ہی جابر
تھا مردم ہور دواب او پر بہت تاب
کہا وہ سرور بے مثل و ثانی
کہ چھوٹی یک چھگل مین نین تھا
بھی بولا لا تون لشکر کا تغارا
رکھا دست مبارک اسکے اندر
رکھا تغرتون سے انگلیان تب
جھرے چشمے کے لگتے جون ابلنے
بھرا پانی سے یکدم مین تغارا
پئے سب ہور ہوئے سیراب یکسر
بھی فرمایا تب او کوثر کا ساقی
نہین ہی آب کی اسکون حاجت
اٹھایا ظرف سے تب دست پرنور
تھا پانی سے تغارا جیو تھا تیون پُر
بھی کہتا ہی کہ مین از بخت بیدار
تھی کمیابی سے اسکے بھو شدت
سب آئے ملکو اس سالار کے ڈھیر
ہی پانی کی بہت تکلیف ہمکون

دو معجزۂ دیگر

تھا در جنگ تبوک اس شہ کے ہمراہ
تھا دشمن سخت اور توشہ نہ ہمراہ
تون ای یاران رحمت اب ہو باور
رکھا اپنا کف دست اسکے اندر
کئے سیراب سب اپنے جناور
وہ پانی کا ابلنا رہگیا سب

مشقت سے کئی سب اب پریشان ہی
غرض اس جنگ مین سرور کے یاران
کہا شہ کچھ بھی ہی آب اس مکان مین
مین دیکھا انگلیون سے شہ کے ای یار
کہا تمکون کیا پانی کفایت
وہ عرض کئے پیچ اس سالار کے سات

معجزۂ دیگر

ہین در جنگ ہوا اس کن حاضر
مجھے جا ڈھونڈ کر لا کچھ بھی پانی
رکھا شہ پاس جلدی مین اسے لا
مین ڈالا جو چھگل مین نیر تھا سب
کیا تب حکم یون سرور ہمارا
کہ ہی پانی کی حاجت کسکو باقی

تھا لشکر مین اسوقت کچھ آب
مین لایا ڈھونڈ کر پانی ذراسا
مبارک لب کتین اپنے ہلا کر
لگیا آب اسکے انگلیان سے نکلنے
کہ اس پانی کو ہوین لوگ اکر
کیا مین عرض کہ ای سالار امت

معجزۂ دیگر

حدیبیہ مین تھا ہمراہ سالار
دیکھے ہین یک چھگل تھا اسمین کچھ نیر
تھی پانی کی بہت لشکر مین قلت
کہے اسطرح اس بحر کرم کون

سپور: آفتاب ۱۲
پایا: مرتبہ ۱۲
آب: پانی ۱۲

نہین کچھ آب کوئی ہمرہ کے پاس
ہوا اُس وقت وہ ملاذِ ہر دو عالم
کہا تب شاہ بسم اللہ لیوو
پوچھا ایک شخص یون جابر ستی تب
ولیکن ہم اٹھے اُسوقت ای یار
کہا یون ابنِ مسعود ای برادر
کہین سے بھی ذرا سا لاؤ تم نیر
تب اُسکے انگلیون سے باصفا نیر
کہا یون جبر امت لب اصحاب
کہا ہی کوئی چھگل تجھ پاس ای یار
تب اُسکے ہاتھ کے نیچے سے ای میر

مگر یہہ آب جو ہی شاہ کے پاس
رکھا اُس قاب مین دستِ مکرم
یہہ پانی خوب سیر ای سے پیوو
کہ کس مقدار تھے اُسوقت تم سب

سُنا جب اُسنے سرور شکوہ جل کا
جھرے یون انگلیون سے اُسکے نکلے
پئے ہم الغرض وہ باصفا آب
کہا جابر اگر ہوتے ہمین لاک

معجزۂ دیگر

اٹھے یکوقت ہم ہمراہِ سرور
رکھے پیدا کر اُسکون شاہ کے ڈھیر

نتھا اُسوقت بالکل آب ہم پاس
وہ پانی ڈال کر یک ظرف اندر

معجزۂ دیگر

کہ شہ یکروز مانگیا از بلال آب
وہ لایا یک چھگل نزدیک سالار
ہوا فی الفور پیدا چشمۂ نیر
ہوا ہی ظاہر القصّہ یہہ اعجاز

کیا تب عرض یون وہ یار گیانی
رکھا اُسوقت وہ دو جگ کا سرور
لگیا پینے کون اُس سے ابن مسعود
وہ سرور سے بہت بار ای سرفراز

لیا اُس قاب مین آب اُس چھگل کا
کہ کار بجنے سے جون آب اُبلے
ہمارے سب کیا لشکر کون سیراب
تو بس تھا سب کتین وہ چشمہ پاک
ہزار اور پانچ سو تین اُسمین تکرار
کہا تب ہمکون یون وہ سیّد الناس
رکھا دستِ مبارک اُسکے بھیتر
لگیا بیشک اُبلنے کر نہ تاخیر
قسم حق کی نہین پایا ہین پانی
ذو دستِ پاک اپنے اُس چھگل سی
وضو کرنے لگے ہین دو سر زود

در بیان باریدنِ باران و بازماندنِ آن از دعای سیّد اکوان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کلّ آن

بھی اُس سرور کے فرمانے سے کی بار
بروزِ جمعہ وہ عالم کا ماموُل
بلا کی یا ہین کھیت اور جنا ور
کرم سے وہ دو جگ کے سر کا سایا
ابھی منبر ستی اُترا نتھا شاہ
غرض تا جمعہ دیگر وہ برسات
گرے اِس میہون سے دیوار و گھر سب
اُٹھا تب سرورِ دین ہاتھ اپنا
جدھر کرتا اتھا سرورِ اشارت
ہوی وادی قنات یکماہ جاری
پوچھا یک شخص اکر یون عمر سے
کہا جنگ تبوک اوپر چلے ہم
ہوا یون ہمکون ظنِ غالب اُسدم
یہان لگ تشنگی کا سخت تھا گھات
رطوبت اُسکی وہ پنیکر سراسر
تجھے مولا سے ہر دم ہو عطا ہی

پڑا مینہہ ہور کھلا ای نیک کردار
اتھا خطبے کے پڑنے بیچ مشغول
ہوئے بھوکے عیال و اہل یکسر
دعا کے واسطے تب ہاتھ اُٹھایا
کہ مینہہ پڑنے لگا اُسوقت ناگاہ
برستا تھا بہت ہر روز خوش ذات
ڈبے پانی مین کھیت اور جانور سب
حوالینا کہا اور لا علینا
اُدھر جاتا تھا وہ ابر از اطاعت

معجزۂ دیگر

تون ہمکون وقتِ تنگی سے خبر دے
اتھا شدت مین تب گرمی کا موسم
کہ ہوونگے ہلاک اس راہ مین ہم
کہ اپنے اونٹ کتین آدمی کات
رکھے اُسکو تب اپنے سینے اوپر
قبول اُسکیان تری دایم دعا ہے

انس بولا کہ اندر عہدِ سالار
سوا تنے مین یک اعرابی اُٹھا ہان
خدا سے مانگ تون اپنے دعا اب
پھرایا نین تلک وہ ہاتھ منہہ تک
مین دیکھا مینہہ کون انکھون سے اپنے
اتھا اُس روز شہ بالای منبر
ہمارے واسطے کر تون دعا اب
خلاصہ یہہ کہ ای خلاقِ اکبر
مدینے سے گیا وہ ابر جب بھانک

ہی ذکرِ ساعتِ عسرت بقرآن
ہم اُترے ایک منزل بیچ آکر
اگر کوئی بھایگے ڈھونڈنے کو جاوے
سب اُسکے آنت ہور معدہ نچوڑے
انہین خاص اُسکا یعنی صدیق
دعا کر تون اب اُس امت کے خاطر

دکال آیا تھا سب لوکان پو یکبار
کہا ای بادشاہ جن و انسان
کہ وہ پانی کرے ہمکون عطا اب
ہوا پیدا سحاب کوہ پیکر
کہ دارے سے لگا شہ کے ٹپکنے
وہی بدوی کہا ای جگ کے داور
کہ تا ہو دفع ہم سے یہہ بلا اب
ہمارے گرد برسا تون نہ ہم پر
اتھی برسات کی چارو طرف تک
جو آیا سو کہا بارش ہے بھاری
تون کر تفسیر اُسکی ہم پہ آسان
بہت پیاسے اتھے ہم سب سراسر
تو ہو تو یہہ گمان پھر کر نہ آوے
ذری اُسمین رطوبت کچھ نچوڑے
کہا ای مرجع اصحاب تصدیق
کہ مشکل انکی ہی تیرے لو ظاہر

آب = پانی ۱۲
دکال = قحط ۱۲
ظن = گمان ۱۲

کہا شہ اسکون تم جتے ہو یہ بات — کہا ہاں ای امام کامل الذات
دعا کے واسطے شہ ہاتھ اٹھایا — ہوا فی الفور تب یک ابر پیدا
برسنے اونگیا لشکر کے اوپر — ہوئے سیر اب مردم ہور جناور
بھرے لشکر کے سب مشک و چھگل تب — اتھا ستر ہزار ای جان و دل سب
عمر بولے گئے لشکر سے ہم بھار — تیاسے میہون کا ہم دیکھا کچھ آثار
تیا او میہون سب لشکر کے اوپر — نہ یک قطرہ پڑا بھار ای برادر

معجزهٔ دیگر

کہا ابن عبید سلمی ای یار — پھر اجب غزوهٔ عسرت سے سالار
تب از قوم فزارہ یک جماعت — مسلمان ہوکو آئے نزد حضرت
شتر انکے بہت لاغر تھے سب — کہ انکے سرزمین مین قحط تھا تب
رسول کردگار از لطف و افضال — پوچھا انکے زمین کا ان سے احوال
کہے دیون کہ ای دو جگ کے والی — ہمارے ملک کے مین ہے قحط سالی
سکے ہین کھیت اور باغان ہمارے — ہین ننگے اہل ہور یاران ہمارے
گئے ہین مر ہمارے جانور سب — تو بول اپنے خدا کون یا نبی اب
سنے تا وہ ہماری آہ و زاری — کرے تا دور یہ کلفت ہماری
تو کر رب پاس ای مولا شفاعت — کرے تجھ پاس بھی حق تا شفاعت
کہا تب کہہ کے سبحان اللہ سرور — کہ واویلا تمہارے دانش اوپر
شفاعت مین کرونگا کسکے نزدیک — شفاعت وہ کریگا کسکے نزدیک
نہیں مانند کوئی اسکے خدا ہے — وہ قدرت مین عظیم الکبریا ہے
کہا بعد اسکے ای قوم فزاری — ہنسی ہے حق تمہاری دیکھ زاری
بھی کرتے ہے تمہارے جلد فریاد — تب انسے ایک بدوی یاد دل شاد
کیا عرض ای حبیب حقتعالی — آیا ہنستا ہی بیشک رب ہمارا
گیا آمرے کہا تب وہ عرابی — جناب خاص مین عرض یہ شتابی
ہم اس رب سے کہ کرتا ہی تبسم — کرینگے خیر ہور خوبی کون نا گم
ہی مقصد یہ کہ ایسے رب سے ہر آن — ہمین دیکھینگے دایم فضل و احسان
ہنسا اس بات کون سن اسکے سرور — اٹھا تب ہور چڑھا منبر کے اوپر
پھرا تب آسنے کہتیک کلمات — اٹھایا اسکے بعد از یہان یک ہات
کہ رنگ اس شاہ کے دونو بغل کا — نظر آنے لگا لوگان کو پورا

دعا کرنے لگا سرور برقت — اٹھا تب بولبابہ کر کو سرعت
کہا خرما مرا ہی سب اتری مین — مرابد بیچ یعنے جھونپڑی مین
کیا سالار پانی کی دعا پھر — کہا وہ تین بار یہ مدعا پھر
کہا تب سرور عالم خدایا — تو دیون پانی کتین قوت سے برسا
کہ تب رہے بولبابہ ہوکو عریان — بہے لنگی ستی مربد کے چھیدان
کہا ہی راوی مولا کی قسم کھا — نتھا اسوقت کچھ بھی ابر پیدا
کیا جب یہ دعا سالار خیار — ہوا ایک ابر تب ظاہر سر دار
جب آیا آسمان کے بیچ پھیلا — رکھاتے تھے اسے سب لوک جا جا
برسنے یون لگا وہ ابر پر آب — کہ یک ہفتہ نہ دیکھے سور کا تاب
کھڑا ہو بولبابہ برہنہ تن — کیا لنگی سے بند مربد کے روزن
کہ تا آخر نہ نکلے اس ستی بھار — بھی پانی کون ہوئے ہمین کچھ بار
وہی بدوی نے بعد از ہفتہ آیا — کہا ای رب تو تجھ رحمت کا سایا
ہلاکی پائے سب اموال و دلبند — بھی راہان ہوگئے ہین یکعلم بند
چڑھا منبر اپر تب شاہ اکمل — اٹھایا ہاتھ اپنے مثل اول
خدایا آسپاس اسکون تون بچا — نہ ہم پر ای ترا عالم کون آسا
شتابی یہ دعا کرتے ہی سرور — مدینے سے نکلا وہ ابر یکسر

معجزهٔ دیگر

سفر مین ادہ حضرمی شہ سے ای یار — ہوا یہ معجزہ ظاہر بہت بار

روایت ہی کہ بوطالب ہو پیاسا — کہا سرور کون ای دو جگ کے آسا
مین ہون لب تشنگی سے سخت رنجور — تو میری یہ مشقت جلد کر دور
سنا تب یہ شکایت اس سے سرور — مبارک پاؤن مارا تب زمین پر
ہوا فی الفور وہان یک چشمہ پیدا — کہ آب اسکا اتھا صاف اور میٹھا
ابو طالب ہوا اس پانی سے سیراب — کہا ای تجھ سے دین و دل شاداب
کئی بار انکھیان دیکھے مین میرے — کہ رب تیرا اطاعت مین ہی تیرے
جواب اسکون دیا یون شاہ عالم — تو دھر اسبات کون یاد ای عم
اگر تون بھی کریگا حق کی طاعت — تو وہ تیری کریگا بھی اطاعت
ہی مقصد یہ کہ قیوم دو عالم — مطیعون کی اطاعت مین ہی ہر دم

معجزهٔ دیگر

معاذ ابن جبل شہ کا ملازم — گیا ملک یمن کا ہوکو حاکم
اتھا اس ملک مین یک چشمہ ای یار — کہ مردم اس ستی پاتے تھے آزار

سنا ہی یہہ خبر جب وہ صحابی — لکھا یہہ ماجرا شہ کون شتابی
لکھا سالار دین نون نامہ اسکون — کہ یول اس اب کون میرے طرف یون
معاذ یہہ حکم جب اسکون سنایا — وہ یانی شاہ پر ایمان لایا

معجزۂ دیگر

عرب مین ایک تھا سردار مشہور
بھیجا اس پاس سرور یک جماعت — کرین حق کے طرف تا اسکو دعوت
خبر دیو و محمد کے خدا سے — کرہی روپے ستی یا ہی طلا سے
عظیم اسکے سخن کون یوج اصحاب — پھر سرور کنے با صد تب وتاب
کہے جو ماجرا گذریا تھا وہان — کہا پھر جاو تم اس پاس یاران
کہا ہین اسکے رب کون جانتا نین — نہ دیکھا اسکون ہو پہچانتا نین
کہے ای بادشاہ ارض و افلاک — کہا اول ستی بتر وہ ناپاک
یہہ جا اس پاس سے کرتے تھے دعوت — وہ کرتا تھا بہت تندی و شدت
لگیا تھا وہ گھٹا کر گڑگڑانے — لگے تھے اسکے بجلیان کڑکڑانے
چلا جس وقت وہ ملعون ابتر — اٹھے بیٹھے ہوئے یاران سرور
ملے رہ مین انوکون او خیار — کہے انکون جلا او زشت اطوار
خداوند دو عالم وحی بھیجا — اسے ہمکون سنایا شاہ والا

معجزۂ دیگر

ہی قرآن و خبر سے ثابت ای یار
اڑایا ہین کیا سرور کی یاری — ہمیشہ حکم مین اسکے تھا جاری
زمین سے اسکے دیرونکون اکھاڑا — ہوا اوندھے کرکو دیگون کو پچھاڑا
اڑایا انکے سر ہو ور چشم پر دھول — لگایا انکے دلمین ہول کی ہول

معجزۂ دیگر

بعزم عمرہ وہ سالار ابرار
وہی یک جا کہ جس ای باہدایت — ہی چھے کوس اکی مکے سے مسافت
جماعت لیکو وہان فرمای سرور — کہ یاران بھی منڈا وین اپنا سر

معجزۂ دیگر

کہا یون ابن مسعود ای نکوکار
ہوا ان پر ہوی تاریک پر دود

معجزۂ دیگر

پھر ا معراج سے جب او مجد — کیے کفار تکذیب اسکی بیحد
اور اپنے کاروان کا حال پنہان — کہ ہین جو سب کہان آوینگے بھیان
تب اپنے پر ابر جبریل اقدس — اٹھایا قطعہ بیت المقدس
لگا کہنے کون او سالار دین تب — نشانیان اسکے اہل شرک سب سے
کہا انکون کہ دیکھا ہیچ یک جا — فلانے کاروان کتنین پری دیکھا

یہان یک نیر ہی ای شاہ برار — کہ ہر دم اس سے تھے ہین گرفتار
ہوے ہین لوگ وہان کے سب مسلمان — کہ تو بھی جلد لا میرے یو ایمان
ہوا ایمان لا کے بعد تو یک یانی — دیا نین کسکون آزار و گرانی

معجزۂ دیگر

اتھا مانند شیطان رند مغرور
سنا جب ان سے حکم شاہ لولاک — کہا اسطرح وہ ملعون بیباک
ہی وہ تانبے ستی یا ہی لہے سے — کیا گمراہ یاتان بہوت ایسے
کئے یون عرض ای سالار فاخر — نہین دیکھے ہم ایسا سخت کافر
کئے جب اسکون دعوت بار دیگر — لگیا بکنے او خر اول سے بدتر
کردن کیون اسکی دعوت کو اجابت — پھرے لاچار ہو اہل ہدایت
شہنشہ انکون بولا پھیر جاو — طرف مولا کے تم اسکون بلاو
ہوا ایک ابر تب ناگہ نمودار — کھڑا آسر پو ان کے سایبان وار
بدان او شعلۂ آتش کون برسا — وہ کافر کون کیا ہی کو لے سا
سب آسے دور کر در خدمت شاہ — کرین تا اسکون اس حالت سے آگاہ
وہ بولے یہہ خبر تمکون دیا کون — کہے وہ یون کہ اب بر سرور کون
وہ آیت جسمین یہہ مضمون ہی مضمر — سوہی در سورۂ رعد ای برادر

معجزۂ دیگر

کہ تھا باد صبا منقاد سالار
خصوصا غزوۂ احزاب اندر — کیا کفار کا لشکر تل اوپر
کیا لشکر کی انکے دہول دھانی — دکھایا انکون محشر کی نشانی
غرض وہ کافران ہو گھبار سے — شتابی سے گئے ہین بھاگ کر تب

معجزۂ دیگر

حدیبیہ تلک آیا تھا یک بار
وہ شاہ دین کتین کفار ابتر — نہین آنے دیے مکے کے اندر
خدا کے حکم سے یک باو آیا — وہ بالان سب حرم اندر لیجایا

معجزۂ دیگر

قریش اسکون دیکھے جب بہوت آنند
ہوے بھی قحط مین سب مبتلا زود

معجزۂ دیگر

لگے آ پوچھنے وہ سارا ابتر — نشانیان بیت مقدس کے سراسر
ہوا اس شاہ کا خاطر مکدر — کہ ہین تھے وہ نشانیان اسکون ابہر
ہو اسکون شاہ کے نزدیک لا کر — رکھا تا خوب دیکھے او نظر بھر
اور ان سے وہ رسول مستجال — سب انکے کاروانون کا کہا حال
او نیک آپنے اشتر کون گم کر — لگے تھے ڈھونڈنے اسکو سراسر

قدح تھا ایک اُس منزل میں اُن پاس
پیا میں اُسمیں پانی مجھکوں تھی پیاس

جب آئے ڈھونڈتے ہمکوں قافلے پھیر
تھا باقی اُس پیالے بیچ کچھ نیر

جب آوینگے تو پوچھو اُنسے یہہ بات
کہے کفار ہی یہہ یک علامات

بھی فرمایا وہ شاہ نور افسر
کہ گذرا میں فلانے قافلے پر

اٹھے یک اونٹ پر اُسمیں دو ہمدم
وہ اُشتر میرے آنے سے کیا رم

زمین پر یک کوں اُن دو سے گرایا
شکست اُس کرنے ہاتھ اُسکا پایا

جب آوینگے تو پوچھو اُنسے یک یک
کہے دوسری نشانی ہے یہہ بیشک

کہے تب قافلہ خاصہ ہمارا
کہاں ہی بول اُسکا حال سارا

کہا تب اُنسے شاہ عرش تعظیم
کہ ہیں وہ کاروان دیکھا بہ تعمیم

دو اونٹ اُسمیں اٹھے خاکستری رنگ
اٹھے وہ قافلے کے پیش آہنگ

اٹھے دو خرجیان دو نو اُپر بار
مخطط تھے وہ سب یعنی پٹی دار

تھے کس مقدار ہر دم کاروانیں
تھے کیا کیا مال اُنکے اُشترانیں

سو آوینگا یہاں وہ قافلہ کب
کہا سرور مفصل اُنکنیں سب

ہوے مبہوت و حیران سب یہہ سنکر
کہے تب پیشوا وقت مقرر

کہ گر وہ قافلہ آوے سحر دم
جھوٹا لیں شاہ کوں سب ہو کے باہم

کہا کوئی صبح کے ہونے پہ یکایک
کہ پہنچے قافلے کے اونٹ بیشک

وہ دو اُشتر کہ تھے خاکستری رنگ
تھے آگے قافلے کے پیش آہنگ

پوچھے اُن قافلے والوں سے اُسدم
نشانیاں جو کہا تھا شاہ عالم

وہ سب بولے کہ ہی تحقیق یک یک
کہے منکر کہ ہی یہہ سحر بیشک

تو آہن سنگیں دلاں نزا ہیں کہ دیدند
بتائید الٰہی نگرویدند

معجزۂ دیگر

طرف موتہ کے جب شاہ یگانہ
کیا اصحاب کوں اپنے روانہ

ہوئے زید اور عبداللہ و جعفر
سوائے اُن کے کتنیک اصحاب دیگر

وہ غزوے میں شہادت سے مکرم
گئے فردوس میں ہو شاد و خرم

ہوا اُسوقت خالد میر لشکر
کیا بر پا قیامت کافراں پر

کیا اُس روز ایسی جانفشانی
کہ محشر لگ ہی باقی وہ کہانی

تھی تو تیغ اُسکے ہاتھ کے بیچ
پڑے کفار سارے گھات کے بیچ

مسلمان پائے آخر فتح بے قیل
کتب میں ہی سیر کے اُسکی تفصیل

زبان سے شہ کے خالد ای موّدب
ہوا اُس دن بہ سیف اللہ ملقب

غرض اُس روز سالار دو عالم
شہادت سے ہوا یاران کے پُر غم

خبر اُس جنگ کی وہ شاہ اکمل
دیا اصحاب کوں اپنے مفصل

ہی وارد یوں حدیث ای اہل ایقان
کہ لیگئے تھے ملک از حکم یزدان

زمین معرکے کیتیں اٹھا کر
ہو اُسکوں لا رکھے نزدیک سرور

اُسے شہ دیکھ کر کہتا تھا سب حال
تو رکھ یہہ معجزے یاد ای نکوفال

ہیں ایسے معجزے سرور کے بسیار
ولے میں مختصر بولا ہوں ای یار

تو سن ای بھائی دیگر معجزات اب
کہ تھا اُنکا علاقہ با مرکب

ہوئے وہ معجزات خاص و نادر
موالید ثلاثہ بیچ ظاہر

ہی معنی موالید ای سخندان
جمادات و نباتات اور حیوان

در بیان معجزات سید ابرار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ تعلق بجبال و احجار دارد درینجا نوزدہ معجزہ مذکور ست

یوں آیا ہی بہت اخبار اندر
کہ کرتے تھے سلام اُس شہکو پتھر

علی مرتضی کہتا ہی ای یار
کہ تھا مکے میں میں ہمراہ سالار

نہ آگے اُسکے آیا کوئی پتھر
مگر کیتا سلام اُس شاہ اوپر

ہی جابر سے روایت یوں کہ سرور
گذرتا تھا اگر سنگ و شجر پر

تو کرتے تھے اُسے سجدہ فی الفور
بھی دوسری یک حدیث آئی ہی اسطور

کہ فرمایا ہی وہ سالار یہہ قیل
کہ جب لایا نبوت مجھ پہ جبرئیل

نہ گذرا میں کوئی سنگ و شجر پر
مگر یوں بولتے تھے مجھکوں بشیر

ہمیشہ تجھ پہ ای پیغمبر حق
ہو صلوات و سلام از رب مطلق

معجزۂ دیگر

بھی وارد ہی روایت یوں کہ یکروز
اٹھا کوہ احد پر وہ دل افروز

ابوبکر و عمر عثمان و ذیشان
اٹھے خدمتمیں سرور کے اُس آن

قدم سے شاہ دیں کے وجد میں آ
ہوا ہی کوہ جنبش میں سراپا

قدم مارا اُس پر شاہ جہان تب
کہا ساکن ہو ای کوہ احد اب

کہ ہیں تجھ پر مگر پیغمبر رب
بھی صدیق گزین و دو شہید اب

معجزۂ دیگر

ہوا وہ کوہ تب فی الحال ساکن
بھی ہے دوسری روایت یوں کہ یکدن

اٹھا سرور یہہ تینوں پاک سیات
ثبیر اوپر کہ ہی یک کوہ خوش ذات

طرب سے وہ جبل جنبش میں آکر
بہت پتھر گرے اُسکے زمیں پر

شہنشہ ماریاؤن اُسکون کہاں تب
بہار اُسوقت مین ساکن ہوا ہی
کہ تھا کوہ حرا اُوپر شہنشاہ
کہا جب ای حرا مین تجھپہ ایس آن
روایت ہی کہ از ایذای کفّار
کہا اوسرور عالم سے اُسدم تب
معاذ اللہ اگر یون ہووے تو رب
ہتو اسرور کا اعدا سے نگہبان
ابوذر یہہ خبر سبکون سنایا
شتابی اُسکی خدمت مین گیا مین
کہا مین یون خدا اور اُسکا مرسل
ہو آیا بعد یکساعت بُعثمت
کہا سرور کون مین جون کہا تھا
تب اوصدیق کے بازو نے بیٹھا
لیا یکمشت سنگریزونکو در دست
اگرچہ شاہ کے نزدیک تھا مین
وہ سنگریزون کیتین اُسوقت سرور
کئے تسبیح اُسکے ہاتھہ مین یون
رکھا بعد اسکے وہ سالار اکوان
لیا اُس بعد انکون ہو رکھا او
روایت یون کئے ہین اہلِ اخبار
کہ ہی مجھکون غرض یک اُسمین ای عم
کیا اُن پر سلام اور وہ وے سب
کہا تم آؤ سارے اب مرے پاس
ہی یہہ میرا اچھا ہو رنا فی اب
درودیوار اُس گھر کے خوش آئین
عقیل اُس شاہ سے یکدن ہو بیاں
بلایا فی تون حسب الحکم شہکے
مین رویا خوف سے یون ہو گیا ہے

کہ ساکن ہو تو ای کوہ ثبیر اب | کہ نین تجھ پر مگر ہادی ثقلین

معجزۂ دیگر

اُٹھے چارو خلیفے اُسکے ہمراہ | بھی طلحہ و زبیر اُسکے تھے ہم سنگ
نبی اللہ و صدیق و شہیدان | بھی مروی کہ تھے اُس کوہ اوپر

معجزہ

اُتر میرے سے جلدی کامل الذات | مین ڈرتا ہون کہ کفّار قریش اب
کرینگا قہر سے مجھکون معذّب | کیا کوہ حرا نے یون ندا جلد

معجزۂ دیگر

کہ مین یک روز سرور پاس آیا | اتھا اُسوقت تنہا او بیک گھر
سلام اُس سرور دین کو کیا مین | دیا مجھکون جواب اور یون کہا تب
مجھے لائے یہان ای شاہِ اکمل | کہا تب بیٹھہ جا مین جلد بیٹھا
ابوبکر اُس سمئے ای باسعادت | سلام اُسکون کیا ہور وہ مکمّل
بھی فرمایا ہی بیٹھہ اُسکون وہ بیٹھا | عمر بعد اُسکے آیا ہور وہ سالار
بچھے اُسوقت کے عثمان آیا | وہ آبیٹھا ہی تب فاروق کے پاس
کئے تسبیح وہ جون عاشق مست | اُٹھائے یون برقّت ذکر کا شور
مجھے چھوڑا او دیا بوبکر کے تئین | کئے بھی ذکر اُسکے ہاتھہ مین یون
رکھا لے ہاتھہ سے اُسکو زمین پر | ہوئے ہین ذکر سے خاموش سب وہ
کئے بوکر کے وہ ہاتھہ مین جون | رکھا لے اُس سے وہ کنکر زمین پر
وہ سنگریزون کیتین در دست عثمان | ابوبکر و عمر کے ہاتھہ مین جون

معجزۂ دیگر

کہا عبّاس کون یکروز سالار | نکل مت کل تون ہرگز گھر سے باہر
بجالایا وہ حکمِ شاہِ عالم | بمیعاد مقرر وقتِ اشراق
جواب اُسکا کہا یون شاہ دین تب | کئے کس حال مین تم صبح یکسر
گئے گھستے ہوے کر حلم کا پاس | اُڑا انکون مبارک اپنی چادر
ہور اولاد اُسکی میرا اہل ہین سب | تو انکون نارِ دوزخ سے بچا یون

معجزۂ دیگر

منگایا پانی تب اوعالم کا آسا | کیا یون حکم اُس یارِ نول کون
کہا تب وہ جبل اسطرح اُس سے | تو کر میرے طرف سے عرض ای بھائی
کہ نین باقی رہا میرے مین کچھہ آب | ہی مقصد سکا یون سُن ای برادر

بھی صدیق و صفا کیش و شہیدین
بھی دوسری یک خبر مین اسو خبا ہی
ہلا اُسوقت یک اُسکا تر اسنگ
بغیر بو عُبیدہ وہ مبشّر
ثبیر اوپر چڑھا تھا شاہِ ابرار
مجھے ماریںگے ہو کر متفق سب
کر جڑھہ میرے نو ای خیر الورٰی جلد
پہاڑان مین ہوئی اُسکی بڑی شان
مین بو جا یون کہ ہی او وحی اندر
مجھے کیا چیز لائی ہے یہاں اب
مجھہ پوچھا مین وہ بھی کچھہ نہ بولا
جواب اُسکا دے تو اسثلِ اوّل
کہا بھی اُسکون مثلِ اوّل ای یار
بچھے اس حال کے وہ سیّد النّاس
کہ گویا تھا وہ شور آوازِ زنبور
کئے تھے ذکر شہ کے ہاتھہ مین جون
رکھا انکون عمر کے ہاتھہ مین تب
ہوئے اُسوقت وہ خاموش یکسر
کئے تھے ذکر یہان سب بھی کئے یون
زمین پر تب رہے سب بے صدا ہو
بھی سب اولاد کون رکھہ اپنے خاص
سدھا اُسکے گھر کون شاہِ آفاق
کہے باخیریت از فضلِ داور
کیا ہی یون دعا ای ربِّ اکبر
مین ڈھانپا ہون جدا سے انکی جون
لگے کہنے کون سب آمین آمین
کہ کہہ میرے طرف سے اُس جبل کون
کہ جب سے اتقوا النار التی آئی
کہ اس آیت مین فرماتا ہی داور

سنگ پتھر

جبل پہاڑ ۱۳

کہ ای لوکان کرو دوزخ سے پرہیز
پہاڑ ان دونوں ہیں اس آتش سے گریان
بھی وارد ہی خبر توں ای برادر
اگر پیغمبری ہیں تو ہی صادق
کیا اسکے طرف تب شہ اشارا
ہوا ایمان عکرمہ لایا ہی بے قیل
مدینے پاس اندر جنگ احزاب
نہ توڑا کوئی اس پتھر کون آخر
تب اسکا تیسرا حصہ ہوا چور
خداوند جہان کر فضل و انعام
بھی چمکیا اس ستی تب ایک بارق
پچھے اس حال کے وہ جگ کا والی
یمن کا ملک دیکھا اس سے سرور
عرب کے ملک ہیں تھا ایک نامی
کر اپنے دل منے یک بت کے اوجا
نبوت حق سے پایا ہی محمدؐ
ہی صادق اپنے دعوی میں وہ سالا

سنگ پتھر ۱۲

کہ تھا یک بت برادر قوم مازن
کہ سن اس بات کون ہوا ہوئی مسرور
تو اب چھیلے ہوئے پتھر کتین چھوڑ
بنی عذرہ ہیں تھا یک دیو شہر
کہا اس قوم سے یکدن وہ اسد حات
اٹھایا شرک کون اسلام ظاہر
اتھا یک دیو نزدِ ابن مرداس
دیا وہ بھی خبر سرور سے اسد حات
اتھا قوم سلیم اندر بھی یک دیو
ثنا ہیں شاہ کے اوّای نکو کار
بنی خثعم کتین بھی یک بت ای یار
سنی تعریف ہیں سرور کی کی بار

کہ شعلہ اس اگن کا ہی تر اتیز ‖ کہ در روز قیامت سنگ و مردم

معجزۂ دیگر

کنارے پر تھا یک پانی کے سرور ‖ کہا تب عکرمہ با شاہِ عالم
تو توں اس سنگ کتین اس موافق ‖ کہ آوے تیر تا مانند ماہی
اکھڑ جا کے سے اپنے سنگ خارا ‖ چلا ہی تیر تا نزدیک سالار

معجزۂ دیگر

لگے جب کھودنے خندق اصحاب ‖ نکل آیا ہی ایسا یک بڑا سنگ
دئے جا کر خبر سرور کون آخر ‖ تب اوسالار دین خود آپ جا کر
ہوا اس تیئنے ستی چمکیا ہی یک نور ‖ کہ شام و روم کون دیکھا اس سے سرور
دیا امت کون میرے روم ہور شام ‖ کیا یک ضرب اس پر پھیر سالار
نظر آیا ہی اس سے ملکِ مشرق ‖ کہا سلطانِ دین اللہ اکبر
پھر اس خارا پو مارا ایک کدالی ‖ ہوا بالو من وہ سنگ سب چور
کہا اصحاب سے اللہ اکبر ‖ دیا ملکِ یمن امت کون میرے

معجزۂ دیگر

شب و روز اسکا نت کرتا تھا پوجا ‖ کہا یک روز وہ بت اسکون اے صاحب
کتاب اللہ کون لایا ہی محمدؐ ‖ وہ اب مکے منے کرتا ہی دعوت
نہیں اس کے سخن ہیں جھوٹ تکون بار ‖ ذباب اس بات کون سنکر اسی آن

معجزۂ دیگر

کہ نیکی ہوی عیان اور شر ہی مستور ‖ ہوا ظاہر مضر سے یک پیمبر
پرستش سے بتوں کے لیئے مکہ ہوتا ‖ تو ایمان لا بچا اپنے کون از نار

مقرّ

معجزۂ دیگر

کہ ای جمع بنی عذرہ سنو بات ‖ کہ حق ظاہر ہوا ہی اور ضمام اب
پرا بعد اسکے وہ بت ہو نگون ہیر ‖ زبل اس معجزے کون جب نجھایا

معجزۂ دیگر

سنایا وصف ہیں اس شہ کے ابیات ‖ وہ فی الفور اس گھڑی ایمان لایا

معجزۂ دیگر

سنایا ہی عمر کون بھوت اشعار ‖ کیا اسلام پر بھوت اسکون رغبت

معجزۂ دیگر

وہ قوم اس بت ستی ابیات بسیار ‖ ہیں اپسے معجزات اس شہ کے بسیار

وقود اسکے ہیں پتھر خود ہیزم
تجھے کچھ خوف اسکا نہیں ہی یک آن
کہ اس کرتے کے پوجو ہی سنگ عظیم
نبوت پر ترے دیوے گواہی
رسالت پر کیا ہی اسکے اقرار
سیر ہیں اسکے ایمان کی ہی تفصیل
کہ اسکے توڑنے ہیں سب ہوئے تنگ
لگایا یک کدالی اس پتھر پر
کہا یاران ستی اللہ اکبر
تو تا اس سنگ کا یک حصہ ای یار
دیا مشرق مری امت کون داور
ہوا اس سے اس گھڑی چمکیا ہی یک نور
کیا وہاں شہر ملت کون میرے
ذباب اسکا اتھا نام ای گرامی
کہ سن تو ای ذباب اب یہ عجب بات
نہیں کرتے ہیں لوک اسکی اطاعت
گیا مکے ہیں ہور لیا ہی ایمان
کہا مازن کون وہ اس طرح یکدن
کہ لایا ہی او دین رب اکبر
مسلمان تب ہوا ہی مازن ای یار
ضمام اسکا اتھا نام ای برادر
ہوا خوار او رکھویا ننگ و نام اب
شرف اسلام کا جلدی سے پایا
کہ رہتا تھا شب و روز اسکے وہ پاس
بھی جلدی شاہ کے خدمت میں آیا
دیا او بھی خبر سرور سے ہی ریو
اتھا ایمان کا اسکے یہ ہدایت
نبوت سے کیا شہ کے خبردار
کہ ہی تعریف ہور تحریر سے بھار

در بیان نالیدن استن حنانہ در فراق سرور عالم یگانہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اشہر معجزات است

یون آیا ہی سیر مین ای برادر
کہ مسجد مین تھا جس وقت منبر
ہمیشہ خطبہ جب پڑتا تھا سرور
تو تکیہ اس اپر کرتا تھا سرور
بنا تا یون ترے خاطر مین منبر
کہ تون خطبہ پڑے بہتر اسکے اوپر
پسند اسکی کیا یہہ عرض سالار
کیا تب جلد وہ منبر کون تیار
پڑھا جب سو شہ اس جذع کون چھوڑ
بہت رونے لگا چلا کو وہ کھجور
ہوا اسطرح وہ حسرت سو گریان
کہ مرنے سے بتر کے رو کے جون ان
کیا یون شوق سے نالے وہ باول
لگی مسجد گرجنے مثل بادل
خبر ہی دوسری اسکی صفت مین
پکاری او تنی جتنیا جنت مین
کہ اس سے اسکے بچے کون کرین دور
بھی دوسری یک خبر مین یون ہی مذکور
عرض یون دیکھ کر اسکا تب و تاب
لگے رونیکون ہو بیتاب اصحاب
وہ آیا شہ کنے اٹھا او ترتا
زمین کون چیرتا غم سے ترپتا
دبیا جوش و خروش اس کھجور کا تب
سکنے کون لگیا ہی طفل سا تب
تو رہا حشر لک وہ جذع حیران
ہمیشہ اسطرح نالان و گریان
ہوے سر سبز تا تون مثل اول
لگین تجکون بہت سے پھول پھل
پڑیگا پتا سب اولیا آمین
ترے میوہ یان کو اصفیا کہان
کہا سرور نے تب وہ کچھ نکر دیر
مجھے جنت منے ای شاہ دین پیر
کہا سالار دین یہہ جذع گیانی
لیا باقی کون تجھ کر دار فانی
حسن کرتا اتھا جب یہہ روایت
تو روتا تھا بہت بیحد و غایت
جدائی سے کیا اسکے فغان یون
ہوا اس غم سے بیتاب و توان یون
جھڑے آنسو کے کرتے سو سو کے
بہا وین چشم سے چشمے لہو کے
بلا شک ہر محدث پاس ای یار

تر ایک کھجور کا خرمی کا تھا بن
ہی نام اسکا عرب مین جذع حنان
کہا سرور سے یکدن یک صحابی
اگر چہا ہی یون ای شہ شتابی
سنگے وعظ تیرا خاص ہور عام
تجھے بھی ہوویگا ای شاہ آرام
تجھے درجے مین اسے اچھی ہی معمول
ہوا شہ پاس یہہ کام اسکا مقبول
جدائی سے ہوا اسکے سو گواری
بلانے کون لگا بے حد بزاری
وہ کھجور یون یہان تلک اس غم سے بلبلیا
کہ آخر تا اب نالا اسکا تر کا
خبر یک اسطرح آئی ہے رکھ یاد
کیا ہی گاؤ کے مانند فریاد
ہی دوسری یک روایت ای خردمند
کہ چلایا وہ اس بلقے کے مانند
لے مثل طفل ہیبت سے سینہ پھوٹ
لگا ہنک ہونک کرنے کو وہ کھجور
اتر منبر ستی سالار آیا
ہور اسکون پاس اپنے تب بلایا
کرم سے شہ گلے اسکون لگایا
اور اوپر اسکے ہاتھ اپنا پھرایا
کہا اسوقت یون وہ سرور دین
مندیا یہن اگر یون اسکو تسکین
کہا تب اسکین چہاہی گر تون
تو تھا جس باغ مین ہان تجکو پہرون
رضا مندی اگر ہی تیری اسیر
تو بوونگا تجھے جنت کے اندر
یہہ کھجور شہ کہا اسکے طرف گوش
کہ تا کہتا ہی کیا بارے وہ باہوش
جو تھے نزدیک شہ اصحاب اخیار
سنے جب اس ستی یہہ بات ای یار
کیا دفن اس شہید عشق کون شاہ
ہی بات اسکی بہت پرسوز و پر آہ
بھی فرماتا تھا سب کون نبی کر
محبت اسطرح سرور سے پکڑا
تمین امر دمان اولا ہین سارے
کہ ہووین ہجر سے اسکے دکھیارے
روایت اس خبر کی ای برادر
کئے ہین بھوت اصحاب پیمبر
تواتر مین نہین کچھ اسکے تکرار

در بیان معجزات سرور اخیار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق باشجار دارد معجزہ ذکر استن حنانہ

دئے ہین یون خبر سب اہل اخبار
کہ کرتے تھے سلام اس شہ کون اشجار
لکھا ہو تھوڑے ورقون کے بیچ اول
احادیث اس بیان کے ہو تجمل

معجزۂ دیگر

گیا طایف کون جب سالار ابرار
بہت پایا وہان اندوہ و آزار
پھر اوہان سے اکیلا غم کے ہمراہ
تہا ماندہ ہر اہ ہوا یک جا شاہ
تب آیا جبریل از حکم مولا
جفا اس قوم کا شہ اس سے بولا
کیا وہ سرور دین کو تسلی
نہ کچھ غم کھا تو ای سر تجلی
یہہ اندھے کافران ناآشنا سا
نہ سمجھے قدر تیری گر ہوا کیا
ترے نزدیک حق عظمت تیری
تجھے آگے ترقی ہر گھڑی ہی
ہین موجود اب تجھ امر کے بیچ
نہین شک کسکون تیرے قدر کے بیچ
دلیل اس بات کی دیکھ ای مکمل
بلا اس جھاڑ کون تا ہی وہ چل
بلایا شاہ دین اس جھاڑ کون جب
وہ آیا جلد تر چلتا ہوا تب

ادب سے اُسکے خدمت مین کھڑا تب
گیا وہ جھاڑ آیا تھا جہان سے
کہا ابن عمر یہہ حرف دل خواہ
ملا وھان ایک بدوی آکو نہ سون
کہا وہ کیا ہی وہ خیر و سعادت
اٹھا وہ جھاڑ وادی کے کنارے
کھڑا خدمت مین آمانند چاکر
شجر کی جب سنا بدوی گواہی
بریدہ جو تھا نامی صحابی
بلاتا ہی تجھے پیغمبر رب
شتابی شاہ پاس آکر کھڑا ہی
کہا تب حکم اُسکون شاہ اکوان
کہا شہ کسکون فرماتا اگر مین

کہا یون ابن عباس ای برادر
کہا کس چیز سے بوجون مین یہہ بات
رسالت پر مرے دیوے گواہی
دئی اُسکے نبوت پر شہادت
سنا یا سب کتین یعلیٰ نے یہہ بات
ہم اُترے ایک منزل بیچ آکر
کھڑا خدمت مین اُسکے ایک ساعت
کہا یہہ جھاڑ مانگا اذن داور
روایت اِسطرح کرتا ہی جابر
چلا مین لیکو بدنا اُسکے ہمراہ
پکڑ یک جھاڑ کی ڈالی کہا تب
کیا دوسرے شجر کے ساتھ بھی یون
ملو باہم باذن رب عالم
کہا ہی بھی اسامہ یون روایت
نپایا ایکدن ایسی جگا او
کہا مجھکون کہ جا بول انکون تو اب

وہ روح پاک سرور سے کہا تب
تون بول اُس جھاڑ کون تا جاوے پھر
ہوا مسرور سرور اُس نشان سے
ہوا فی الجملہ تک اُسکون دلاسا

معجزۂ دیگر

کہا سرور اُسے جاتا کہان تون
کہا کرتا ہون اپنے گھر طرف سیر
کہا شہ بول تون کلمۂ شہادت
کہا اِس بات پر ہی کوئی شاہد
بلائے اُسکتین سرور ہمارے
اشارہ شہ کا جب وہ جھاڑ پایا
گواہی اُس سے شہ چاہا مکرر
زبان صاف سے وہ جھاڑ سہ بار

معجزۂ دیگر

کہا شہ پاس آکر یک عرابی
کہا دکھلا نبوت کی نشان ایک
اکھڑ چارو طرف سے جھاڑ تب وہ
زمین کو زور سے کرتا اٹھا چاک
ادب سیتی سلام اُسپر کیا ہی
کہا بدوی شہ عالی گہر سے
وہ آیا تھا جہان سے پھر گیا وھان
اجازت شاہ سے مانگا عرابی
کرے تا سجدہ کوئی شخص کے تئین
توکرتا بے توقف حکم یون مین

معجزہ

کہ بھیجا ہی تجھے رب السموات
کہا سرور اگر یہہ شاخ خرما
تو بھیجیگا مجھے خواہی نخواہی
وہ ڈالی کو بلایا جب وہ سرور
کہا تب اُسکون شاہ باکرامت
کہ پھر جا تون وہ گئی یہہ دیکھ بدوی

معجزۂ دیگر

گیا وھان خواب مولا کا پیمبر
یک آیا جھاڑ نزد شاہ مطلق
کیا بعد اُسکے وہ جلدی سے رجعت
اُٹھا جب استراحت کر شہنشاہ

معجزۂ دیگر

ہوا ہمراہ سرور مین مسافر
جب اُترے ایک منزل بیچ ہم
نپایا کوئی جاگا ستر کا شاہ
وہ میدان کے کنارے تھے دو شجا
باذن حق اطاعت کر مری اب
درخت اُسوقت ہو سرور کا منقاد
چلیا اوبھی اول کے جھاڑ کے تیون
گیا جب انکون لے میدان کے بیچ
وہ دونو مل گئے اُسوقت باہم
کیا حاجت کتین اپنے قضا جب

سہ معجزہ

کرے تا اپنی حاجت وھان قضا او
نظر آئے ہین تب یک جا جھپر
کہ ہووے مجتمع باکید گر سب
کرے تا اپنی حاجت کو قضا او

شہنشہ اُسکون فرمایا بلا دیر
ہوا دور اُسکا قبض دل ذرا سا
کہ تھا مین یک سفر مین شہ کے ہمرا
کہا رکھتا ہی تون کچھ خواہش خیر
کہا وہ جھاڑ ہی میرا مساعد
زمین کون چیر تا خدمت مین آیا
کیا پیغمبری پر اُسکے اقرار
ہوا فی الفور ایمان سے مباہی
کہا اُسکون کہ بول اُس جھاڑ کون یک
بھی ڈالیان کھینچتا تھا اپنے بر چاک
کہ بول اُسکون تو جا آیا جدھر سے
کہتا اُسکون کرے سجدہ شتابی
کرے زن سجدہ اپنے مرد کے تئین
کہ آیا یک عرابی نزد سرور
کرے تصدیق پر میرے زبان وا
اُترا ائی شتابی سے زمین پر
مسلمان ہو ہوا سرور کا فدوی
کہ تھا مین یک سفر مین شاہ سات
زمین کو زور سے کرتا ہوا شق
کئے ہم اُسکون اِس حالت سے آگاہ
کرے تسلیم تا مجھ پاس آکر
چلا غابط بدل سالار عالم
گیا نزدیک اُن کے شاہ اخیار
چلیا ہمراہ اُسکے اونٹ کے ناد
کیا حکم انکتین اُس آن کے بیچ
کیا اُنکون روانہ تھے جہان سب
سفر مین سرور اہل رسالت
شجر خرمے کی ہور بھوت پتھر
کیا مین حکم انکون جون کہا او

قسم حق کی کہ صاحب کبریا ہی
وہ جھاڑ ان مل گئے سب ایکجا ایک
مجھے بعد اسکے فرمایا وہ اکمل
گئے سارے درختاں اور پتھر
بھی دوسری یک روایت یوں ابی یار
کیا دعوت میں انکے شاہ دین جب
بلایا اس شجر کوں شاہ مطلق
کھڑا آ روبرو سرور کے وہ جھاڑ
خبر ہی جنگ طایف بیچ یکرت
تھا ایک جا بڑا کالا ایسا بڑا جھاڑ
وہ دونو تھا انک پھٹا میں بہت دور
بھی وارد ہی کہ سرور کر غزا را
تھا خرمے کا بہت سوکھا شجر او
خبر یوں ہی کہ عکاشہ کی تلوار
دیا سرور اسے یک خشک لکڑی
وہ تیغ باصفا کا عون تھا نا ئوں
بھی عبداللہ کوں بخشا شاہ والا
تھا وہ وہ رفیق خاص حضرت
دیا شاخ کھجور اسکوں وہ اکمل
جو سلمان شاہ کا تھا یار شاطر
کیا صاحب سے اپنے اس طرح مذکور
کہ تا وہ موز کے باید ہو کر
کیا وہ آ کے ظاہر شہ سے یہ بات
بہت جلدی ستی انصار والا
جب آ لے ان کے سب ہو وینگے تیار
وہ سب موزونکو وہ قد کا یا
کیا آزاد تب سلمان کوں کافر
خبر ہی شہ پر آ منبر نوا یکبار
کہ میں ہوں بیگمان جبار متعال

اسے پیغمبر بر حق کیا ہی
وہ پتھر جرحہ گئے سب ایک پر ایک
کہ یوں انکوں جدا ہوں مثال اول
شتابی اپنے اول کے مکان پر

کہ سارے وہ درختاں اور پتھر
ہوے یک تیک کے مانند وہ سب
قسم حق کی کہا میں جا کو یہ جب
بھی دو یار نبی یعلا و عنبلان

معجزۂ دیگر

کہے اس بات پر ہی کون شاہد
وہ آیا تب زمین کرتا ہوا شق
دیا ایمان اپر جنوں کتیں یار

کہا یہ جھاڑ ہے میرا مصدق
بھی شاخاں کھینچتا تھا اپنے کر زور
سنے جب جھاڑ سے جن شہادت

معجزۂ دیگر

کہ آنے جانے والونکو تھا آزار
ولیکن یک ابھی جڑ انکی ای سور

اندھارے میں یکایک شب گیا وہاں
سلامت سے گیا سالار آنام

معجزۂ دیگر

تری کا کچھ نہ رکھتا تھا اثر او
وہ پانی پرتے ہی سرسبز ہو کر

معجزۂ دیگر

وہ صورت سیف کی اسوقت پکڑی
ہوی خوش طرح کی شمشیر نادر

معجزۂ دیگر

تھی جب سیف اس کن شاخ خرما
ہوی وہ شاخ اسکے پاس تلوار

معجزۂ دیگر

چمکنے کوں لگی وہ مثل مشعل
اجالے بیچ اسکے وہ صحابی

معجزۂ دیگر

کہ بیرے تین سو خرمے کے وہ موز
ہوویں جوں جا میں خوش بار آور
کہا اصحاب کوں سالار اسد تھا
دے اسکوں نہالاں اسقدر لا
مجھے اسوقت اکر توں خبر دار
مبارک ہاتھ سے اپنے لگایا

وہ کھودے انکے آلے اپنے ہات
بجا لاوے اگر خوبی سے یہ کام
کرو اپنے برادر کی اعانت
کہا شہ اسکوں یار انکو بلا لے
بجا لایا وہ حکم خاص سرور
کئی مہینوں میں وہ سب موز ای بار

معجزۂ دیگر

و ما قدروا اللہ حق قدری ای
سن اس ارشاد کوں سرور کے ذوالحال

کہا اسوقت خود جبار اکبر
کیا ہی وجد سے منبر حرکت

لگے باکید کرنے سر اسر
قضاے حاجت اپنی کیا شہ کیا تب
لگے ہونے جدا از یک دگر سب
کے ہیں دو روایت ایسے ابی جان
کہ جب آئے ہیں جن نزدیک سالار
کہ دعوی میں رسالت کے ہوں صادق
اٹھا تھا اسکے چلنے سے بہت شور
ہوے اسلام سے سب با سعادت
چلیا تھا سیر کرتا وہ نکو ذات
ہوا فی الفور وہ دو ٹوک اس آن
ہوا اس جھاڑ کا سدرالنبی نام
ستیا یک جھاڑ پر وہ آب سارا
ہوا ہی پھول و پھل سے بار آور
بجنگ بدر توتی ای نکو کار
رہی سر جنگ میں اس پاس حاضر
حکایت اسکی ہی مشہور ہر جاوں
کیا تھا وہ حمایل اسکوں ہی یار
اندھارے میں ہوا سرور رخصت
اپس کے گھر کوں آیا بی شتابی
اٹھا تو اول غلام ایک کافر
کرے خدمت انوکی خوب دن رات
کرے آزاد اسکوں وہ بد انجام
بجا لا وہ دل سے حکم حضرت
شتابی سے توں کھودان سکے آلے
گیا جلدی شہ تب اس مکان پر
ہوے سرسبز و شاداب و ثمر دار
رہا دو رات وہ شہ پاس حاضر
سنا کر آپ اپنے ذات اوپر
ہوا ہی رقص میں جوں اہل حالات

معجزۂ دیگر

گیا کعبے میں بعد فتح سرور
تھی یک لکڑی تب اسکے ہاتھ اندر
بتان دیوار میں گاڑے تھے کفار
لگاتا تھا وہ چوب اُن سبکو سالار
پڑا بھی ایک آیت اُسکی معنی
حق آیا اور گیا باطل ہی یعنی
لگی جس بت کوں وہ چوب ای برادر
گرا فی الحال اوندھا ہو زمین پر

معجزۂ دیگر

کیا یوں ابن مسعود یگانہ
کہ جب کھاتے تھے ہم شہ ساتھ کھانا
تو ہم سنتے اُتھے کھانے سے تسبیح
بھی دوسری یک خبر میں یوں تصریح
کہ شاہ دین ہوا یکبار بیمار
تب آیا جبرئیل اُس پاس ای یار
لے آیا یک طبق از عالم نور
کہ انگور و انار اسمیں تھے بھرپور
وہ دونوں کوں کیا جب شاہ دین نوش
کئے تسبیح وہ جوں صاحب ہوش
ہیں ایسے معجزے سرور کے بسیار
ولے میں مختصر بولا ہوں ای یار

در بیان معجزات سید الکوان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق بحیوان دارد در مجلس سی و چہار معجزہ است

کہے ہیں اسطرح اہل روایت
کہ حیوان اُسکی کرتے تھے اطاعت
خبر ہی ناقہ خاص اُسکی عضبا
سخن کرتے اُتھے با شاہ والا
بھی کہتی تھی کہ میں ایسی ہوں ایسی
تھی عقل و ہوش میں وہ آدمی سی
جہاں چرنے کیتیں وہ ناقہ جاوے
اکھڑ کر گھاس جلد اُس پاس آوے
وحوش اُسکا ادب کرتے تھے سارے
رسول حق کا ناقہ کر بچارے
کیا ہی جب وفات وہ کامل الذات
وہ دہوئی کھانے اور پینے ستی ہات
نہیں کھائی وہ کچھ ہو نہیں پی کچھ
اٹھی دریاد شہ کے غم میں جوں ہیچ
جدائی سے ہو سرور کی دکھیاری
گئی مر جلد بعد اُسکے بچاری
کرم ہو لطف سے ای داور فرد
وہ ناقہ کی قدم کی کر مجھے گرد
کہ تا جان و تن اپنا شہ پو وارون
بل اُسکے نہ میں اپنے کوں بسارون

معجزۂ دیگر

مدینے کوں چلا جس وقت سرور
قبا سے ہو سوار اُس اونٹنی پر
بفال خوش مدینے بیچ آیا
تجلی طور کی سب کوں دکھایا
وہ شہ آتا اتھا جس گھر کے نزدیک
تو لوگ اُس گھر کے آ کہتے نزدیک
ادب سے دور ناتے کی پکڑتے
بشوق جان و دل یوں عرض کرتے
نگاہ لطف و احسان ہم طرف کر
ہمارے گھر کتیں ہی بیت الشرف کر
کیا تب شاہ دین یوں انکوں آگاہ
کہ چھوڑو تم مرے ناقے کی اب راہ
کہ وہ مامور ہے از عالم الغیب
جہاں ہی حکم وہاں بیٹھیگی بے ریب
وہ گذرا اسطرح یک ایک گھر پر
وہ ناقہ بیٹھ گئی مالک کے در پر
ابو ایوب اتھا اُس گھر کا والی
ہوئی انصار میں قدر اُسکی عالی
شہنشاہ دو عالم تب رہا وہاں
کیا حجرات و مسجد کوں بنا وہاں
حکایت اُس بیاں کی ہی مطول
سیر میں دیکھ تو اُسکوں مفصل

معجزۂ دیگر

کیا سالار دین جب فتح خیبر
ملیا ہی اسکتیں وہاں یک جناور
کہا شہ اُسکوں کیا ہی نام تیرا
کہا وہ ہی یزید اب نام میرا
مرے اجداد میں تھے ساٹھ مرکب
کہ چڑتے تھے اُنو پر انبیا سب
میں رکھتا تھا امید ای شاہ عالم
کہ ہوں تیری سواری سے مکرم
نہیں وسمیں مرے اب کوئی مجھ بن
نہیں پیغمبراں میں کوئی تجھ بن
اتھا میں یک یہودی پاس اول
نہ تھا میں ہرگز اُسکا رام یک پل
نہ دیتا تھا اُسے اپنے پو چڑنے
لگیا تھا وہ یہہ غم سے بہوت چڑنے
مجھے غصے سے بھوکا مارتا تھا
بھی ہر دم مجھکوں بیجا مارتا تھا
رکھا سالار دین نام اُسکا یعفور
ہوا اُس نام سے وہ جگ میں مشہور
بلاتا کوئی صحابی کوں اگر او
تو اُسکوں بھیجتا تھا اُسکے گھر او
وہ جاتا تھا شتابی اُسکے گھر پر
سر اپنا مارتا تھا اُسکے در پر
جب آتا بہار گھر سے صاحب گھر
بلاتا اُسکوں وہ گردن ہلا کر
جدائی سے وہ سرور کے دل افکار
ہوا ہی زندگی سے اپنے بیزار

معجزۂ دیگر

اداسی ہو کوں بیحد ہجر شہ میں
کیا اپنے کوں ضایع ایک چہ میں
بھی تھا سرور کے گھر میں ایک بکرا
محبت بہوت وہ حضرت سے پکڑا
اگر رہتا اتھا گھر میں شہ دین
تو ہوتا تھا اُسے آرام و تسکین

معجزۂ دیگر

و گر جاتا تھا باہر شاہ کونین
تو یک لحظہ نہ پڑتا تھا اُسے چین
گیا جب لیکو ستر اونٹ سرور
ہدی کے واسطے مکے کے اندر
ہر اشتر دوڑتا تھا ہو کو بیکل
کرے تا ذبح شہ اپنے کوں اول

چوب: لکڑی ۱۲
ناقہ: اونٹنی ۱۲
شتابی: جلدی ۱۲

خبر ہی یون کہ او حق کا پیارا
اٹھا اُس باغ اندر گوسفند ایک
بجتی ہسری یک روایت یون ہی ای یار
اچھے ساتھ اُسکے تب اصحاب والا
اگر تیری رضا سے ہم ہون آگاہ
اگر ہوتا وہ جایز غیر رب کون
بھی آئی ہی روایت ای مکرم
قریشیان پاس کر وہ عہد و سوگند
وہ بچھر لیے زبان و روح خوشنود حالات
ہوا پیدا یہان یک مرد ناصح
کہ سارے خلق کا اللہ یک ہی
یقین جانو کہ دعوی سکا ہی ایت
وہان سے بھان گھر کو گیا او
ہوا ایمان سے اُسکے دین کو قوت
انس کہتا ہی یون از قوم انصار
یکایک وہ شتر تند ہین آیا
ہمارے پاس تھا یک اونٹ ہموار
ہوا اب وہ سرکشی مین دیوکردار
کہا اصحاب سے سرور الصواب
چلیا نزدیک اُسکے جب وہ سالار
ہمین ڈرتے ہین ای سالار امت
ستابی دوڑ کر آیا بخدمت
کیا تب اُسکون مالک کے حوالے
مگر وہ جانتے ہین مجھکون بر حق
کہے اصحاب شہ یہہ جانور ہی
کرین گر ہم تجھے سجدہ بجا ہی
کہ زن سجدہ کرے شوہر کون مطلق
کہا یعلی کہ ہم یکروز خوشدل حالت
بچھایا ہی وہ اشتر شاہ کون جب

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

کہ یکدن بجار نکلا شاہ ابرار
رہے جون چاند کے اسپاس تارا
کرین سجدہ ہمین نت تجھکون ای شاہ
تو مین اسطرح کرتا حکم سبکون

منڈ ایک بکریون کا رہ مین آ پیش
کہے تب اسکون ای شاہ معلی
کہا سالار انکون غیر خالق
کرے سارے زنان مردانکو سجدہ

معجزۂ دیگر

چلا سرور کے قصد او پر او کمر بند
فصاحت سے کہا ہی سبکون یہہ بات
کہ سکھلاتا ہی سبکون وہ مصالح
نہین سبا ہین یک ذرہ شک ہی
ہی ارشاد اُسکا بیشک بے کم و کاست
کلام حق تعالی وہان سُنا او

دیکھا اثنای رہ مین وہ نکوکار
کہ آیا ای عرب یک امر محمود
فصاحت سے وہ کرتا ہی نصیحت
محمد اُسکا پیغمبر ہی سب پر
سُنا جب یہہ سخن فاروق اعظم
وہان سے شاہ کی خدمتمین آیا

معجزۂ دیگر

انتھا یک گھر مینے یک اونٹ ای یار
اطاعت سے انھون کے منہہ پھرایا
معیشت کا ہمارے اوپہ تھا بار
ہمارے حکم سے بالکل گیا بھار
وہ انصاری کے گھر کیتین چلو اب
کیئے عرض اُسکی خدمتمین سب انصار
مبادا تجھکون پہنچاوے مضرت
کیا سجدہ اُسے وہ باسعادت
ہوا نرم و ملایم تر اول سے
کہ ہون پیغمبر خلاق مطلق
نہ عقل و ہوش سے سکون خبر ہی
کہا سجدہ بشرکون نین روا ہی

کہ وہ لاتے تھے پانی اُس شتر پر
نہین کرتا تھا ہرگز اُنکی یاری
ہمیشہ اُسپو لاتے تھے ہمین آب
ہمین بیٹھے ہین اب ہو سخت پر غم
گیا اُس باغ بین وہ دافع النظر
کہ ای پیغمبر بے مثل و ہمتا
کہا نین مجھکون ہرگز اُسکا کچھ ڈر
پکڑ بال اُسکی پیشانی کے سرور
کہا اُسوقت شاہ اہل تمیز
مگر یہہ عاصیان جن و انسان
وہ یون کرتا ہی سجدہ مجھکون ای شاہ
اگر ہوتا بشر سجدے کا لایق

معجزۂ دیگر

چلے تھے سرور کونین کے سات
رکھا گردن کون اپنے بر زمین تب

دکھے یک آب کش اشتر کتین ہم
لگیا کرنے وہ زاری مصطفی پاس

طرف یکباغ کے یکدن سدھارا
کیا وہ جلد سجدہ شاہ کون دیک
کیا سجدہ رسول حق کون جا بیش
ہم ان بکرون سے ہین سجدے مین اولی
نہین سجدے کا ہرگز کوئی لایق
وہ سب کرتے ہین جون یزدانکو سجدہ
کہ ایمان کے اول فاروق اعظم
کہ بچھڑا لگائی کا کاٹے ہین کفار
کہ اُسمین ہی تمھارا سود و بہبود
طرف اس بات کے کرتا ہی دعوت
ہی سارے مسلمان کے سر افسر
کیا ہی داعیہ ایمان کا محکم
شرف اسلام کا فی الحال پایا
سیر مین ہی مفصل یہہ حقیقت
وہ پانی ڈالتے کھیت و شجر پر
کیئے وہ لوک آ شہ پاس زاری
ہوا اُس سے باغ کون رکھتے تھے شاہ آ
تو ہو فریادرس ای شاہ عالم
اٹھا کونے بین وہان وہ مست اشتر
ہوا ہی یہہ شتر دیوانہ کتا
وہ اُشتر شہ کون دیکھا جب نظر بھر
اُسے داخل کیا ہے کام اندر
کہ نین ارض و سما کے بیچ کوئی چیز
اطاعت سے پھرے ہین رو و گردن
ہمین تو عقل و دانش سے ہین بہرہ
تو فرماتا ہین سبکون اسمو افق
کہ مردان کا زنان پر ہی بڑا حق
کہ لیجاتے تھے پانی اُسپو سدم
کھڑا سالار اُسکے سر کے جا پاس

گوسفند ۱ بکرا ۱۲

شجر ۱ جھاڑ ۱۲

دافع النظر دور کرنے والا نظر کا ۱۲

کہا مالک کہاں ہی اس شتر کا
ولیکن یہہ شتر ای شاہِ والا
کھلاتے تھوا سے چارا بہت کم
روایت یوں کیا ہی ابن جعفر
اتھا اس باغ میں یک اونٹ ای یار
پھرایا ہاتھ اسکے پیٹھ او پر
کہا ای شاہ یہہ اشتر مرا ہے
کیا یہہ اونٹ میرے سے شکایت
تمیم اسطرح کرتا ہی روایت
کہ یک دوڑتا یک اونٹ آکر
تجھے اس صدق کا آخر خبر ہی
ہمارے پاس جو آتا ہی کر اس
کہا سرور کہ اسکے والیان سب
کہا راوی کہ تھے اسبات میں ہم
کہے ای تجھ سے عربونکی تری بھاگ
کہا تب سرورِ اہلِ رسالت
کہ پایا وہ تمھاریاں پرورش خوب
ہوا سیر اوج کس کر در زمستان
ہوا جب وہ بدھا تم اسکون چھوڑے
کئے تم ذبح کا اسکے ارادہ
کئے تب عرض وہ ای شاہِ عالم
کہا سرور کہ جھوٹ اب بولے تھو
کہ رحمت اپنی قیوم مہیمن
نہ کو نین ان سے یہہ سخن بول
وہ اشتر خرمی سے ہو کو مستانہ
کہا آمین پھر وہ بغبغایا
کہا بولا کہ از اسلام و قرآن
تری امت سے دہشت روزِ محشر
بچاوے یوں تری امت کوں مولا

برادر — بھائی

وہ آیا دوڑ کر نزدیک مولا
چلاتا ہی معاش اب ایک گھر کا
کروا احسان تم اسکے ساتھ ہر دم

کہا سرور کہ بیچ اس اونٹ کی تین
کہا یہہ اونٹ کرتا ہی شکایت
بہت چارا کھلایا لو اسے تم

معجزۂ دیگر

دیکھا جب شاہ کوں رونے لگا زار
تسلی ہوی اسے تب ای برادر
کہا شہ تجھکوں نہیں خوفِ خدا ہے
کہ ظلم اسپر ہی تیرا بے نہایت

لگا برسانے اشک از جوشش غم
کہا یہہ اونٹ ہی کس یار کے پاس
نہیں قدر تا ہی توں اس وا اگر کون
تو بھوکا اسکتیں رکھتا ہی سایہ

معجزۂ دیگر

گھر اسالار دین کے پاس جاکر
و اگر کاذب ہی توں تجھکوں جزا ہے
نہیں ہوتی اسے ہرگز کبھی بس
کئے ہیں ذبح کا اسکے خیال اب
کر آئے والیان دوڑ اسکے ہمدم
گیا ہی تین دن سے یہہ شتر بھاگ
بہت کرتا ہی وہ تم سے شکایت
مدام اسکوں کھلائے تم خورش خوب
جو منزل گرم تھی جاتے تھے تم واں
خبر گیری سے اسکے منہہ کو موڑے
کہے یہہ سب ہی سچ بے کم زیادہ
نہ کاٹینگے نہ بیچینگے اسے ہم
کہ مدت لگ تمہارے پاس تھا او
منافق کے لیا ہی دل ستی چھین
دے سو درہم لیا اس اونٹ کو مول
گیا نزدیک سرور کو آواز
یہہ سنکر شاہِ دین رونے میں آیا
جزا ئے خیر دیوے تجھکوں رحمان
کیا توں دور غم میرے ستی ذر
عذابان سے سدا ای شاہِ والا

کہا ای حضرت مت ہو یوں توں مضطر
جو لیتا ہی یہہ آکر ہماری
کہے تم ای رسول ربِ ہر شی
انھوں کے قید سے وہ رم کیا ہے
وہ اشتر جب طرف انکے کھجایا
بہت ڈھونڈے نہیں پائے اسے ہم
کہے کیا عرض کرتا ہے ترے سے
ہور اسپر لاد ڈھیکالے میں لیجا
جوانی میں ہوا جب وہ قوی تر
ہوا جب سبز جنگل میہہ سے اس سال
کہا تب انسے شاہِ با صفا یوں
سلوک اس سے ہمیشہ ہم کرینگے
سنے ہیں حال تم اس بے زبان کا
ہور اس رحمت کوں اپنے حق تعالی
کہا تب اسکوں ای اشتر تو دل شاد
کہا آمین شہ پھر وہ پکارا
کہا راوی کئے ہم عرض یوں تب
کہا آمین ہیں پھر وہ کہا تب
کہا آمین ہیں پھر وہ کہا یوں
کہا آمین ہیں پھر یوں وہ بولا

وہ بولا نذر کرتا ہوں ترے میں
کہ لیتے ہو تم اس سے بہوت محنت
تکو محنت میں یوں ڈالو اسے تم
گیے یک باغ انصاری میں سرور
گیا نزدیک اسکے شاہِ عالم
یک انصاری تب آسالار کے پاس
کہ بخشتا ہی تجھے اس جانور کوں
کلاتا ہی اسے دے رنج و آزار
کہ بیچے تھے ہمیں نزدیک حضرت
اگر صادق ہی توں تجھکوں نہیں ڈر
اسے امن و امان دیتا ہی باری
ترے سے یہہ شتر کیا یوں ہی
وہ میرا آسرا کر لیا ہی
بہت گھبرا کو سرور پاس آیا
مگر نزدیک تیرے ای معظم
کہا یوں بولتا ہی وہ مرے سے
تمھیں جاتے تھے جان تھا لگا انس و دانا
لئے تم اس سے بچہ مادہ و نر
ہوا وہ چرکو تک فربہ و خوشحال
نہیں ملوک صالح کی جزا یوں
خبر گیری نو اس کے من دھرینگے
میں ہوں رحمت میں نزدیک تم سے اولی
کیا ہی مومناں کے دل میں جا
کہ میں تجھکوں کیا للہ آزاد
کہا آمین میں پھر ہانک مارا
یہہ کیا کہتا ہی ای پیغمبرِ رب
کرے لطف و کرم سے بر طرف تب
بچایا مجھکوں خونریزی سے توں جوں
کرم ہور فضل سے مولی تعالی

اٹھاوے اختلاف امت سیتی ہے تیرے
وہ سب چیزان کیا مجھکون عطا حق
ہوا ہی یون قضا کا حکم مبرم
بھی غیلان یون سنایا سکون بہ سات
کیا عرض ای رسول رب رحمان
دو اشتر آب کش رکھتا ہون بھی مین
ادہو کر سرکشی مین مثل شیطان
کوئی ہم سے مجال ایسی نہ پاوے
کہا مالک کون کھول اب باغ کا در
وہ اونٹان بغبغا کر در پہ آوے
ادب سے بیٹھ زانو پر گئے ہین
کہا اب کام مین کر قایم انکون
ایا دیتا نہین تون ہمکون رخصت
کسیکو حکم فرماتا اگر مین
کہے زید اور عبد اللہ ای یار
کیا تب وہ سلام اس شاہ دین پر
کہا سالار ہی کوئی شاہد اسپر
اگر ثابت ہو چوری از گواہی
کہا تب اس کون سرور ای عرابی
وہ اشتر جلد دوڑ کے آیا پاس
یہہ بدوی مین چرایا مجھکون اصلا
کہ وہ اس اونٹ کیتین کر کو گویا
کہا دیکھا ملایک کون مین اس آن
صراط اوپر ترا منہہ روز محشر
کہا جابر کہ یکدن شاہ ابرار
بہت سالار عالم سے قرین ہو
کہے ہی صاحب اپنا بہت مدت
کہا تب شہ مجھے جا نیک جابر
اٹھا جابر وہ اشتر بھی اٹھا تب

ہوں جنگ انمیں تھوڑے نا گھیرے
دلے کرنے دیا مین یہہ دعا حق

معجزهٔ دیگر

کہ تھے ہم یک سفر مین شاہ کے سات
ہی میرے ملک مین یہان ایک بستان
کہ دیتے تھے وہ پانی باغ کیتین
سدا اس باغ مین کرتے ہین خوش ان
کہ اس گلشن مین یا پاس انکے جاوے
کہا ہی انکے تندی کا بہت ڈر
بہت غوغا کیے دھومین مچاوے
رسول اللہ کون سجدہ کیے ہین
بھلا تون خوب جارا دایم انکون
کہ سجدہ کرنے تجھے پاوین سعادت
کرے تا سجدہ وہ کوئی شخص کیتین

معجزهٔ دیگر

کہا اسوقت آیک شخص دیگر
لگے کہنے کون ہان کئے شخص دیگر
تو جاری اسپو کر حکم آلہی
بجا لا حکم حق کون تون شتابی
پکارا شاہ کون ای اکرم الناس
مرا مالک نہین بن اسکے دوسرا
یہہ بہتان سے کیا مجھکون مبرا
کہ کرتے تھے یہان گلیو مین جولان

معجزهٔ دیگر

گیا تھا حرہ واقم مین ای یار
لگیا کرنے کو آواز حزین او
لیا اپنے ستی کار زراعت
کر اسکون جلد میرے پاس حاضر
بطور رہنما آگے چلا تب

یہہ سنکر اسلیے رونے لگا مین
بھی لایا وحی یون جبریل ہے پیر
ہمین سرور دیکھے وہان عجب ایک
معیشت میری ہی اس باغ اوپر
وہ اب یون ہوگئے ہین تند و بدمست
نہ کسکون باغ مین دیتے ہین آنے
اٹھا اسوقت پیغمبر خدا کا
کہا کھول اونگلیا کرنے کو در باز
نبی اللہ کون دیکھے جب نظر بھر
تب انکے منہو سے سر ساتھ مین لے
کہے اصحاب ای شاہ عوالم
کہا اسوقت سالار خلایق
کہ فرماتا کہ اپنے مرد کون زن
کہ ای پیغمبر حق یہہ عرابی
علی مرتضی کون شاہ والا
اگر ثابت ہو پھر لاے مرا پاس
اگر تیرے کنے ہی کوہی حجت
قسم اسکی کہ کر احسان و منت
تب اسکون شاہ بولا ای عرابی
کیا ہی کیا دعا تون بول زود اب
کہ تا اسکے ثوابان کو لکھین سب
وہ ہی نزد مدینہ ایک جا گا
کہا یہہ اونٹ ہو مالک سے ناشاد
ہوا جب لاغر وہ بو دھار یاد
کہا کہو ج اسکی نہین معلوم مجھکون
اسے گردن سے تبلاتا اتھا رہ

کہ وہ چیز انکون جب حق سے نگاہین
تلف ہون گی مری امت بہ شمشیر
نہین ہوتا ہی اسمین بیش ہو کم
کہ آیا اسکے خدمت مین عرب ایک
علایق میرے ہین ای شاہ اکثر
کہ مین انپر انپرتا ہی مرا دست
مین اس غم سے لگیا ہون پیچ کھانے
مع اصحاب اس گلشن کو آیا
سنے جب کھولنے کا اسکے آواز
وہ دونو مست اشتر در کھلے پر
کیا ہی انکون مالک کے حوالے
تجھے کرتے ہین سجدہ یون بہایم
نہین ہی سجدہ غیر حق کو لایق
کرے سجدہ ہمیشہ ای سو لکھن
کہ آیا یک عرابی نزد سالار
چورایا ہی یہہ اشتر کو شتابی
کہ کر تحقیق اس بدوی کو لیجا
وہ سرور اکھڑا دہان تب
تو کہہ میرے سے ہرگز خوف کر مت
کیا مبعوث تجھکون دیکے نبوت
قسم دیتا ہون تجھکون اس خدا کی
کہا وہ تجھہ پو بھیجا یہہ درود اب
تو پر تیرے نبی پر لئی درود اب
پنم کے چاند سون ہووینگا نور
وہان یک اونٹ سرور پاس آیا
جفا کی اسکے اب کرتا ہی فریاد
کیا ہی ذبح کا اپنے ارادہ
کہا سرور بتاوینگا یہہ تجھکون
گیا لے اسکون یک مجلس مین ناگاہ

بنی حطمہ کا تھا وہ سب محلا
اُٹھا فی الحال وہ تب ساتھ میرے
ہُوا جسدم وہ بوڈھا اور دُبلا
کہ سچ بولا وہ تب سرور کہا یون
بچھے اس حال کے وہ جگ کا داور
اگر ہوتا اتھا کوئی اونٹ بیمار
بھی آیا ہی روایت بیچ ای یار
ہین ہون جس قوم میں نصیحت [illegible]
کہے یہہ بات سچ ہی ای مطہر
سُن ای یار اب تو ہرنیکی حکایت
کہ تھا یک روز صحرا مین سیدارا
بھی دیکھا خوب وہ جب بار دیگر
کہی وہ ای رسولِ حق تعالی
کہی ای دادرس ایذ وہ کے بیچ
چھوڑا اس بند سے ای شہ مجھے زود
کرے دایم عذاب اس شخص کے سات
دیا کھول اسکون شاہِ جانشانی
وہ اعرابی ہوا اُسوقت بیدار
بر آئی اسکی جب اُمید یون ٹھیک
بھی آیا ہی روایت بیچ ای یار
سیصد اصحاب تھے تب ساتھ اُسکے
بچھوڑا آپ اُسکا دو د سالار
بند یا رافع نے اُسکا باؤن محکم
کہا ابنِ عمر سالار یک روز
تب از قوم سلیمی یک عرابی
کہا اصحاب سے سرور کے وہ تب
کہا سرور سے تب وہ بے ادب آ
تو کرتا قتل مین تجھکون بسرعت
کہا سرور اُسے ہی حلم والا

کہا جابر ہی کون یہ اونٹ والا
کہے یہہ شخص ہی اُسکون کہا مین
گیا ہین اُسکون لے سرور کے ڈیرے
کہا یہہ اونٹ مجھ سے یون کہا حال
گیا تون قصد اسکے کاٹنے کا
کہا اُو ہی قسم اب ربکی مجھکون
ہمین حملوک صالح کی جزا یون
بھی فرمایا کہ بیچ اس اونٹ کون اب
دیا چھوڑ اُسکتین مرنے کے اندر
وہ اشتر محنت و کلفت سے چھوٹا
مہاجر پاس یا نزدیک انصار
تو اسکیا ان اس شتر کو بھیجا شاہ

معجزۂ دیگر

[illegible]
بلا اس قوم کون وہ کال البتہ
ہمین یون نا کرینگے بارِ دیگر
ہین اونان کی حکایات ایسی بسیار

معجزۂ دیگر

اُسے کوئی یا رسول اللہ پکارا
پھر اگر دن کون سرور تب بجھایا
تو یک ہرنی اتھی وہان قید اندر
یک اعرابی کیا تھا صید اُسکون
نوازش کر مرے نزدیک تون آ
نبی اللہ پاس اسکے گیا ہی
ہین دو بچے مرے اس کوہ کے بیچ
مین وو دانکون پلائی ہین ہون الیتا
مین آتی ہون شتاب انکون پلا دود
کہا آدیگی سچ تون او کہی تب
کہ تیرا نام سُن بھیجے نہ صلوات
بھی بولی یون کہ روزِ حشر قہار
چلی او مارتی ٹھیکان شتابی
بلا کر آپنے بچون کتین دود
کہا کیا ہی تری حاجت ای سالار
کہا دے چھوڑ اس ہرنیکو تون اب
گئی گرتی ہوی وہ ٹھیک پر ٹھیک
بھی پڑتی تھی وہ رہ مین ای برادر

معجزۂ دیگر

ہوئے یکروز وہ بھوکے پیاسے
تب آئی ایک ہرنی نزدِ سرور
صحابہ کون پلایا دود سالار
دئیے اُس دود کتیں تب سب اصحاب
ہوی وہ غیب وہان سے بعد یکدم
کہا سرور سُنا جب یہہ سمایا

معجزۂ دیگر

شہنشہ کے حضور آیا شتابی
لے آیا گھور پھوڑ یک اپنے سنگ
ہوئے کسواسطے تم جمع یہان سب
کہے ہم شاہ کی خدمت مین یہان
نہ دیکھا کوئی جھوٹا مین برے سا
نہوتا اگر مجھے یہہ خوف دمساز
عرب کے دل کون بھرتا از مسرت
بحر بولا کہ ای پیغمبر رب
قریب اُسکے کہ ہووے انبیا سا
وہ اعرابی کہا پھر شاہ سے تب

اجابت کر نبی اللہ کسیتین
کہ تون اس سے لیا ہی کام کرسال
کہ بھیجا ہی رسالت دیکو تجھکون
وہ پہنچا شاہ دین کے پاس اُسے تب
ہُوا رسنے منے چر خوب موتا
وہ کرتا جا کون ان کا کام دلخواہ
کہ آیا یک شتر نزدیک سالار
سُنایا ان کتیں اس اونٹ کی بات
ہوئے ہین وار داسمین بھوت اخبار
انس شور زید کرتے ہین روایت
از آواز والے کا نبایا
کیا تھا خواب کر کر قید اُسکون
کہا اُسکون کہ حاجت تیری کیا ہی
بدی ہون بند مین بدھ [illegible] ناگاہ
اگر مین پھر نہ آون تو مجھے رب
کرے مجھکون معذب مثل عشار
پھر آئی شاہ کے نزدیک وہ زود
دیا چھوڑ اُسکتین فی الفور وہ تب
طرب سے کلمۂ طیب کون اکثر
گیا تھا ایک غزوی بیچ سالار
شتابی یک پہاڑ ہی سے اُتر کر
ہوئے بے شبہ سارے سیر و سیراب
جو لایا تھا اُسے یہان پھر لجایا
تھا یاران ساتھ اپنے مجلس افروز
رکھا تھا آستین مین اُسکون وہ سنگ
ہوئے ہین جان و دل سے اُسپہ قربان
کہ تو لینگے عرب مجھکون جلد باز
دے اُسکے قتل کی رخصت مجھے اب
قسم ہی لات و عزا کی مجھے اب

که مین تیرے پہ نالاؤن کا ایمان
اگر تیرے پہ ایمان لایہہ ضب
عربی بات سے اُس دم وہ حیوان
کہا کرتا ہون اُس رب کی عبادات
ہی جنت مین عطا و رحمت اسکی
کہا تون ہی رسول رب عالم
سُنا اس بات کون جب وہ عرابی
قسم مولا کی ہی تو دوست اب
مرا تن مو بمو کیا گوشت کیا پوست
سکھایا اُسکون تب احکام دین کے
کہا سرور کہ اُسکون دیو کچھ مال
وہ اعرابی گیا تب ہو کو رخصت
حدیث اس ماجرے کی تھی مطول
روایت اسطرح کرتا ہی اُہبان
وہ بیٹھا تیکری پر ایک جا کر
کہا اُہبان نہ دیکھا نا سُنا ہون
کہ اس خر کے کیسا جھاڑ مین پیمبر
طرف مولا کے وہ کرتا ہی دعوت
کہا اُہبان کہ سن اسبات کیتین
کہا تب مجھکون شاہ باکرامت
بھی ابن اکوع و رافع کون ای یار
وہ دونو جلد کر ایمان کو حاصل
بھی یک جرو کیتین لانڈ کا ایک
بھی یک راعی سے یون بولا ہی بھیڑیا
پڑا ہی تو یہان بکرون سے دل جوڑ
ہی مولا پاس اُسکی قدر برتر
نہین تیرے ہو اُس سرور کے میانے
کہا راعی که بکرے ہین میرے یہان
دے اسکے پاس بکرے آپنے سب

نہ تیرے حکم کون مانون گا یک آن
تو مین تیرے پہ ایمان لاؤنگا تب
که سمجھے اسکون جو حاضر تھے وہان
که ہی عرش اسکا بالاے سموات
ہی دوزخ مین بلا و لعنت اسکی
بھی سارے انبیا کا تون ہی خاتم
پڑا ہی کلمۂ طیب شتابی
مرے کن مجھ سے ہو اولاد سے [illegible]
ہوے ہین سر بسر نیک دوست
بتایا اُسکتین راہان یقین کے
کئے اصحاب نے تب اسکون خوشحال
کہا جا قوم سے یہہ سب حقیقت

اگر لاوینگا جب ایمان یہہ گھوہ چھوڑ
سُنا یہہ بات شاہ با صفا جب
کہا انبیک ای پیغمبر رب
زمین مین ہی اُسکی حجت ہی سراسر
کہا سرور پھر اُس حیوان کیتین
ترے پیرو کیتین ہی عیش و جنت
بھی بولا مین جب آیا پاس تیرے
مرا اب جان و دل ہیدا و پنہان
کہا سرور نے اُسے الحمد للہ
سُنا حکم زکات اور جب کہا تب
دیا یک اونٹ اُسکون عبد رحمان
سُننے جب قوم یہہ اعجاز و برہان

معجزۂ دیگر

که تھا جنگل مین بیٹھا باگو سفیان
فصاحت سے کہا مجھکون خدا کر
سخن کرتا ہوا یون لانڈگے کون
که ہی سب انبیا کے سرکا افسر
کرو کہتا ہی حق کی سب عبادات
گیا حضرت کنے جلدی ستی مین
که کر لوگان سے ظاہر یہہ حکایات

تب ایک لانڈ کا بکرے کون پکڑا
جو روزی لطف سے مجھکون دیا حق
کہا کرتا ہی تون اس سے عجب کیا
گذر گئے ہین ہوا ان بولتا ہی
نہ تم اُسکون نبی کر جانتے ہو
کیا خدا نے تمین اُسکے ظاہر یہہ راز
لقب اُسکا ہوا مُتکلّم الذئب

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

لیا جب چھین کر وہ اس سے بکرا
رفاقت اُس رسول پاک کی چھوڑ
کھلے اسکے لئے جنت کے سب در
مگر یہہ کوہ جاہل ای سیانے
ہوینگا کون اب اُنکا نگہبان
چلا سالار کے خدمت مین وہ تب

ترا حال ای چرانے والے اُس اب
که بھیجا مین کبھی خلاق عالم
ملک ناظر ہوا اُسکے صحت اوپر
تون جلد اب اُسکی خدمت مین ہو وصل
کہا گر اُسکون جا فوظا اُنکا مین ہون
یہہ قصہ شاہدین کون سب سُنایا

دیا تب آہنین سے بھاگ کے چھوڑ
کیا گھوہ یہہ گھوہ کیتین تون تب
کہا ہی بندگی مین کسکے تون اب
سبیل اسکی ہی ہر دریا کے اندر
کہ بولا ای گھوہ پھر جواب اُسکون مین
ترے دشمن کیتین ہی طوق لعنت
تو دشمن ترا تھا نزدیک میرے
ترے پر میں جان لاتا ہون ایمان
که دکھلایا مجھے اپنے طرف راہ
نہین میرے قوم مین مجھ سا فقیر اب
دعا اُسکون کیا سالار کون ان
ہزار آدم ہوے اُنسے مسلمان
ولیکن مین لکھا ہون اُسکون مجمل
چھوڑا یا اُس سے مین کر کر جھگڑا
لیا تون چھین کر میرے سے ناحق
که ہی اس سے عجب تر یہہ سمایا
بھی آیندہ کا دفتر کھولتا ہے
نہ کچھ اُسکے کہے کو مانتے ہو
ہوا فی الحال ایمان سے سرفراز
ہی اُسکے اس لقب کی سن تفسیر
دئے ولانڈ کے اسطرح اخبار
ہوے اصحاب مین سرور کے داخل
دیا اسطرح بتایا یہہ رہ نیک
سخن کرنے ستی میرے ہی عجب
کوئی مرسل کون ہرگز اُس سے اعظم
بٹھاتے ہین جدل اُنکا سراسر
جنود اللہ مین ہوجا تون داخل
تو آیا الگ چرا تا ہون مین انکون
ہوا اُس سرور یہہ جلد ایمان لایا

کہ کرتا ہی وہ گرگ انکا بہت پاس | سب انکون پاؤ گے تون اپنے دلخواہ

معجزهٔ دیگر

کیا یک لاندگا حملہ ہرن پر | ہرن جلدی حرم مین بھاگ آیا
ابوسفیان و صفوان ای برادر | نہین اسلام لاۓ تھے وہ اسدم
تمین کرتے ہو میرے سے عجب کیون | ہی اُس سے یہہ عجب مکے کے اندر
ڈراتا ہی سدا دوزخ سے تمکون | تم اُسکے بات کون نا کرو باور
قسم ہی لات و عزی کی کہ یہہ بات | اگر مکے منے ہو وینگے اشہر

معجزهٔ دیگر

ہوا ہی کان اوپر اُسکے ظاہر | ہمیشہ کان پر اُسکے رہا ہی

معجزهٔ دیگر

برکت دیوے تجھکون حق تعالی | وہ ہرگز کوی اعضا مین ہلا یا

معجزهٔ دیگر

وہ اندے ایک چڑیہ کے لیا تھا | وہ چڑیہ اُس الم سے ہو کو مضطر
کہا وہ شخص تب ای شاہ ابرار | لیا مین اُسکے اندے شہ کہا تب

معجزهٔ دیگر

کہ پھر اور ایک چڑیہ شہ کنے آئی | تھرکتی تھی اودہو کرتی تھی زاری
کہ بچے اُسکے پکڑا مین سراسر | کہا تب اُسکون لیجا جلد اُسے پھیر

معجزهٔ دیگر

شکست اُس شاہ کا لشکر نے پایا | کیا تب حکم اُس خچر کون اپنے
لیا یک مشت سنگریزونکو سرور | پر اُس حالت مینے چھوتی دعا ایک

معجزهٔ دیگر

کیا تھا قصد موزے پھیرنے کا | وہ موزہ ایک ڈالا پاؤن مین جب

معجزهٔ دیگر

ہوا داخل مدینہ پہر سکے اندر | اٹھا نلقے پہ تب شاہ فلک تخت
کے سایہ مبارک اُسکے سر پر | برکت کی کیا شہ انکون دعوت

معجزهٔ دیگر

کبوتر تب کیا اُسکی حمایت | شتابی غار کے در پر گیا ہی
تنی ہی ایک جالا اُسکے در پر | ہوے کفار سے اُسکے نگہبان

معجزهٔ دیگر

کہا شہ نے اسکون جا اب بکریا پاس
وہ یک بکرے کیتیں تب ذبح کرکر
بھی آیا ہی خبر مین ای برادر
بھے حاضر اتفاقاً اُس مکان پیہ
کہا وہ لاندگا دونون کون تب یون
بلاتا ہی طرف جنت کے تمکون
ابوسفیان کہا صفوان سے اسد تب
ہو ر آیا خبر مین ای برادر
نشان اُس ہاتھ کا یک خوب نادر
خبر ہی ایک دن گھوڑے سے سالار
کہا اُسکون کہ ہرگز مت کہین جا
کہا ہی ابن مسعود ای برادر
وہان یک شخص جنگل مین گیا تھا
کہا سرور دیا کون اُسکون آزار
وہ لایا تھا جہان سے لے گیا وہان
خبر مین دوسرے آیا ہی ای بھای
کیا یک شخص تب یون عرض آکر
روایت ہی حنین اندر شہنشاہ
یکا یک امتحان کا وقت آیا
وہ نوترا یا ہی جلدی اپنا سر
گئے کفار سارے بھاگ کر تب
خبر ہی ایک دن وہ شاہ والا
ہوا مین اُسکتین اوندھا کیا ہی
کیا مکے کتین جب فتح سرور
کبوتر سب حرم کے اکو یکسر
ہین مکے کے حرم مین جو کبوتر
مدینے کون کیا جب شاہ ہجرت
بھی مکڑی ایک وہان جلدی سے آکر
گیا خیبر مین جب وہ اکرم الناس

گیا ہور انکون پایا جون کہا شاہ
کھلایا ہی وہ بھیڑے کون شکم بھر
وہان سے گرگ منہہ اپنا پھرایا
لگے کرنے عجب یہہ دیکھ باہم
محمد ابن عبد اللہ ہو رہبر
طرف دوزخ کے جاتے ہو سراسر
بگڑ جاوینگے وہان کے لوک یکسر
کہ بکرا کان یک بکرا کیا سرور
بھی اُسکی نسل مین ظاہر ہوا ہی
ادا کرنے نماز اترا ہی ای یار
نماز اپنی کرے لک شاہ والا
سفر مین یک جگا اترا تھا سرور
تھرکتی آگہڑی نزدیک سرور
ترحم سے کہ لیجا پھر اُسے اب
گئی اُسوقت وہ چڑیہ ہو شادان
کہا اُسکون کیا کن یون دکھیاری
گیا وہ لے شتاب اُسکون بلا دیر
تھا وُلدُل پر سوار ای یار آگاہ
کہ نوترا وے شتابی سر کون اپنے
طرف دشمن کے وہ کنکر دیا پھینک
ہوا سالار کون فتح و ظفر تب
گیا کوا لے موزہ دوسرا تب
تھا یک سانپ اُس سے گر پڑا ہی
اتھی اُسوقت مین گرمی بہت سخت
بہت ہوی نسل مین اُنکے برکت
ہین اُنکے نسل سے سب ای برادر
ہو ر اُس حالت مین وہ اندے دیا ہی
سیر مین ہی مفصل اُسکے بیان
گیا بیڑا وہ یک قلعے کے آپاس

تب اُس کن یک غلام اسود آیا | ہور اپنے ساتھ بکرے بہوت لایا
سکایا شاہ اسکون حکم ایمان | ہوا وہ شوق سے دل کے مسلمان
امانت ہین یہ بکرے اسکے مجھ پاس | کرون کیا انکو مین ای اشرف الناس
وہ سب جاوینگے مالک پاس اپنے | کیا وہ جسطرح بولا ہی شہ نے
نہ تم سے پھیر مین ہرگز ملون گا | نہ پھر تمکون چرانے لے چلون گا
گویا کوئی اتھا ان پر محصل | ہوئے تا سب وہ جا قلعے مین داخل
لگایا پتھر اسکون سخت اسدم | شہادت سے ہوا تب وہ مکرم
بھی فرمایا وہ یون ان یقین کون | ہین دیکھا اسکنے دو حورعین کون
کہ جو تجھکون کیا ہی خاک آلود | پلاوے اسکو مٹی مین خدا زود

گیا عرض اے رسول رب علام | مجھے تلقین کر اب جلد اسلام
کہا ای دین و دنیا تجھ سے پر نور | اتھا مین یک یہودی پاس مزدور
کہا سالار نے یکمشت کنکر | تون مار ان بکریون کے منہہ پو یکسر
کہا بکرون کتین وہ مار کنکر | کہ جاؤ اس یہودی پاس یکسر
کہا اوی وہ بکرے جمع ہو تب | دیئے چل اپنے مالک طرف سب
تجھے وہ شخص ہوکر ہین آہنگ | کیا جون چاہئے کفار سے جنگ
کیا تجہیز شاہ سرفراز اب | جنازے پر پڑا اسکے نماز اب
کہ منہہ سے گرد اسکے کر جدا وہ | تپاک دل سے کرتے تھے دعا وہ
جو مارا تجھکون مارے اسکون قہار | ہین الشیئے معجب ایدو سیار

فائدہ

حدیث فاختہ ہو ربا زای یار | کہ پڑھتے ہین فقیران اسکون ہر بار
بغیر و شبہ بے اصل و غلط جان | کتابان مین سند نہین اسکون ای جان
حدیثونمین نہو جو بات ہرگز | نہین پڑھنا و سننا اسکا جائز

دربیان معجزات سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ علاقہ بجن دارد دریجا ہشت معجزہ است

ہین بے حد اسکے بھی وہ خرق عادات | علاقہ جن کتین جنون کی ہی بات
گئے بھاگ اسکون لوکان دیکھ کر سب | کھڑے ہو دور سے دیکھن لگے تب
پڑے پر لا جان و دل سے ایمان | بھی میر نبیسے سُنے ہین سب وہ قران
تمھارے پر وہ کرتا ہی سلام اب | سنو ای زمرۂ اصحاب تم سب
کرو یعنے سلام ای اہل اسلام | عباد حق اپر کیا خاص کیا عام

معجزۂ دیگر

تھا کاہن اور شاعر ابن قارب | کیا اس وعظ سے بیدار اسکون
اتھایا نیند سے کئی بار اسکون | نبی غالب ہستی با عظمت و شان
کہ آیا ہی رسول رب رحمان | شہنشہ کے ثنا مین چند ابیات
سنایا اسکو وہ بعد اسکے خوشنہات | اُسے بیدار کر بولا اسی وحات
پھر آیا ہی وہی جن دوسرے رات | کیا ماند سابق اسکون بیدار
پھر آیا ہی وہی جن تیسرے بار | یہ سارا ماجرا اسکون سنایا
وہ جلدی شاہ کی خدمت مین آیا

معجزۂ دیگر

وہ سرور ہو صحابہ اسکے اسدم | گیا تھا ایک دن کوہ صفا پر
کہا عبد اللہ ہین ہمراہ سرور | تھا مسعر نام جس کا ای برادر
وہان اسوقت یک شیطان ابتر | بھی دیگر کافران مست خیرہ
ابو جہل و ولید ابن مغیرہ | بہت بوسے دہین اُس صنم کون
ثنا خوانی کئے ہین اس صنم کون

روایت یون کئے ہین ایک اژدر | کھڑا اتھا رو برو سرور کے آکر
کہا سالار عالم تب کہ یہہ جن | ہی ان جنون سے جو آہین یکدن
ہوا وہ اس لئے مجھ پاس واصل | کہ تا میر نبیسے پوچھے کچھ مسائل
تحیت بھیجیو تم سب سراسر | عباد اللہ اسے ہر شخص اوپر
لکھے بعضون نے جیو کون اجبو | ہی بیشک یہہ غلط ای یار خوشخو

معجزۂ دیگر

کہ سوتا کیا ہی اتھ ای ابن قارب | جن اسکے پاس آیا کئے مراتب
طرف توحید کے کرتا ہی دعوت | سمجھ تون گر سمجھنے کا ہی طالب
وہ شاعر تون لکھا ہی اسکتین تب | بھی کہتا ہی کرو حق کی عبادت
پڑا اسکے ثنا مین اور اشعار | مجھے تون چھوڑدے ہی مجھکون نیند اب
خبر اس شاہ کی بولا اسی وحات | کہا وہ اسکون سونے دے تون ای جن
بھی لا اسوقت وہ سرور پا ایمان | پڑا اسکی ثنا مین بہوت ابیات

معجزۂ دیگر

کیا کفار کون اسوقت دعوت | کہا اسکی ثنا مین بہوت شیان
شکم مین ایک بت کے ہو کو پنہان | ہوے اس کیفیت سے بہوت خرم
ہوا اول سے زیادہ تند و سرکش | وہ ملعون سب لگے کرنے اہانت
کہا اوی کہ بعد اس کے یکرات | کہا تب نار سرور کون اس آن
خوشی مین لگے کرنے کون عشعش
ہمین بیٹھے تھے سرور پاس خوش شد حالت

کہ آیا ایک جن نام اُسکا سمجھ — کہا ای تجھ سے دین و داد بلیج
سُنا ہیں مشعر مرد و ناپاک — کیا تیرے سبب گستاخی ہو بیباک
کیا ہیں قتل اُس ملعون کتین کل — صبا ای شاہ پھر اُس کوہ پر چل
کہا راوی کہ سرور روزِ دیگر — گیا تشریف لے اُس کوہ اوپر
بھی اُن کفار کتین وھاں بلایا — کیا دعوت کلام حق سنایا
اسے تھے امید وار اُسکے وہ ناساز — کہ آوے مثلِ اول بت سے آواز
تب اُس بت کے بھتر جا وہ نکوکار — پڑا التعریف مین سرور کے اشعار
بھی بولا کل کیا مشعر کا مین خون — کہ وہ ملعون کیا تھا ہجوِ شہ کون
یہہ سُنکر کافران وحشت سے بھٹکے — ہوا غصے منے اُس بت کون پٹکے

معجزۂ دیگر

بھی یون اخبار ثابت ہی یہہ بات — کہا یک جن حجریم باصفات
کہ حق بھیجا ہی یک صاحب رسالت — مدینے بیچ اُو کرتا ہی دعوت
خدا کے راہ کی کرتا ہی بات اب — دکھاتا ہی وہ سبکو معجزات اب
تو جا جلدی سے ہور لا سو ایمان — وہ آیا ہور ہوا سبکی مسلمان
بھی یک جن تھمر کون سطح بولا — کہ ظلمت بھٹکتی ہور نور چمکیا

معجزۂ دیگر

ہوا مبعوث ختمِ انبیا اب — بھی دُسرا ایک ہوا اسکون ندا تب
ہوا اسلام ظاہر کفر باطل — کیا شہ پاس جا ایمان وہ حاصل
خناقر نام تھا وہان ایک کاہن — کئے دعوت اُسے شہ کے طرف جن

معجزۂ دیگر

شتابی کر گیا سرور طرف او — ہور ایمان کا کیا حاصل شرف او

معجزۂ دیگر

ابو عامر کون بھی جنون نے یک بار — سُنائے شاہ کے اوصاف بسیار
ولیکن وہ شقی بے سعادت — کیا نین سرورِ دین کی اطاعت
تمیم داری یون کرتا ہی ظاہر — ہوا مین شام کے جانب مسافر

معجزۂ دیگر

بطورِ مشرکان بولا مین رہ مین — ہور اُس جنگل کے مہتر کے پنہ مین
کہے جن لے پناہ اللہ کا تون — کہ دیتے ہین پناہ ہم کس کیلون
ہوا ظاہر رسولِ سرفراز اب — پڑے ہین اُسکے پیچھے ہم نماز اب
گیا جنون کا مکر و پیچ وتاب اب — بھگائی اُنکتین تیرِ شہاب اب
شتابی اُسکے خدمت مین تون جا رے — بصدق جان و دل ایمان لا رے
رہے خواری سے تا تون دائم ایمن — کہا وہ جب ہوئی تھی صبح روشن
گیا مین جلد سوئے دیر ایوب — تھا یک راہب وہان ہر علم مین خوب
یہہ قصہ مین کہا اُس باخرد سات — کہا وہ سچ کہے تیر سے یہہ بات
ظہور اُس شاہ کا ہی یک حرم مین — بھی ہجرت اُسکی ہی بیشک حرم مین
کرینگا یعنے وہ مکے سے ہجرت — مدینے کے طرف با فتح و نصرت
تو پاوینگا اُسے مکے مین ای یار — ہی خیر الانبیا بیشک وہ سالار
وہ سُنکر یہہ سخن شہ پاس آیا — بشوقِ جان و دل ایمان لایا

دربیان حفظ و حمایت حق سبحانہ تعالی حبیب خود را صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم از اعدا کہ آنہم معجزات است و درینجا سی دو معجزہ است

بھی تھا اُس شاہ کا اعجاز مطلق — کہ اعدا سے بچایا اُسکتین حق
روایت ہی کہ اُسکے دوستان سب — محافظ اُسکے تھے کیا روز کیا شب
جب اُتری آیت واللہ یعصم — کہا اصحاب سے شاہِ عوالم
کہ جاؤ اپنے گھر کون تم ہو مسرور — کہ حق مجھ سے کیا اعدا کا شر دور
خبر ہی یک سفر مین شاہ اکمل — گیا ڈو پھر کون یک جھاڑ تل

معجزۂ دیگر

کرے تا اُسکے نیچے استراحت — تعب سے سیر کچھ پاوے راحت
ابھی بستر تو نین لیتا تھا سالار — کہ آیا ایک بدوی کھینچ تلوار
کہا ہی کون یا اب کون آوے — کہ تجھکون ہاتھ سے میرے بچاوے
کہا سرور مجھے اللہ بس ہی — مجھے اُسکی حفاظت کی ہوس ہی
لگا ہی تھر تھرانے وہ عرابی — گری تلوار اُسکی تب شتابی
وہ مارا جھاڑ پر تب ایک ٹکر — بھٹیا اُس کافرِ بدبخت کا سر
لگا بہنے کون جون رب اُسکا بھیجا — کیا دوزخ مین فی الحال آنپچا

معجزۂ دیگر

یون آیا شہ کنے یک مرد دیگر — اتھا نام اُسکا غورث ای برادر
وہی حال اُس اُپر اُسوقت گذریا — شہنشہ عفو سے اُسکون نوازیا
وہ جا کر قوم کون اپنے سُنایا — مین خیر الناس کی خدمت مین آیا

معجزۂ دیگر

روایت یون کہے ہین اہل اخبار
گیا شمشیر بران ہاتھ مین لے
گرا وہ بیت پر چھوڑ اپنی اوسان
بھی جنگ بدر مین شاہ ابرار
ہوا آیا شاہ کے نزدیک یکبار
کرے تا قتل سرور کون دغا سے
خبر ہی اسود ابن طلاطل
تمسخر اُس سے کرتے اتھے بھوت
اتر روح الامین حکم خدا سے
وہ بیٹھین سامنے اُسکے تب آیا
ہوا جلدی سے وہ دوزخ مین واصل
لکھایا قہر سے جبریل وہان تب
وہ ڈالا ایک ہر ارگ اسکے منھ پر
کیا سر کے طرف اُسکے اشارت
کہا حق یون کہ تجھ سے ای پیمبر
ہوا اُتری سورۂ تبت یدا جب
کہا شہ سے کہ ای سالار ابرار
مبادا کچھ کہینگی سخت تجھکون
کہا صدیق وہ نہین شعر کہتا
مگر تجھکون نہ دیکھی یہہ تبہ کار
خبر ہی یونکہ بوجہل سیہ کار
تھا اُن کا پیچھے والا مسافر
قریش اسکون کہے ہنستے ہو تب
گیا تب اُس شقی کے گھر کون سالار
کہا تب اسکون شاہ باجلالت
کہے تجھکون نہ دیکھے ہم کبھی یون
مرا دل خوف و دہشت سے ہوا پر
بھی کرتا ہی روایت ابن رومان
تھے کفار قریش اُسوقت بھی ہان

سدا رہا عزّیٰ عطفا مین سالار
وہان شہ پاس آیا ایک مغرور
کہ سرور کون دغا سے مار ڈالے
فرشتہ روبرو یک اُسکے آکر

معجزۂ دیگر

حکایت ایسی یک گذری ہی ای یار
بھی گذرا ہی جو مین لکھا ہون خبر مین

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

ولید ابتر و عاص ابن وایل
یہہ چارونا بکاران ہو یکتا
جفا پر اُسکے من دھرتے اتھے بھوت
گیا کعبے کون یکدن شاہ لولاک
کھڑا باذو سے سالار جہان کے
اتھا ابن مغیرہ کے کف اوپر
نشان پر جبرئیل اُسکے لکھایا
لہو اُس سے ہوا اُسوقت جاری
تب آیا بعد اُسکے ابن وایل
جب اُسکے پاؤن مین یکروز کانٹا
ہوا ہی زخم کاری وہ نشان تب
لجائی اسکو دوزخ مین ہی ریش
ہوا وہ کور ہو کر جلدی گیا مر
پیچھے اُس حال کے ابن طلاطل
لگیا پیپ اُس سے بہنے ہو جراحت
گیا دوزخ مین جاگا جلد اپنا

معجزۂ دیگر

زن بولہب لیکر یک پتھر تب
شتابی آئی پیغمبر کے نزدیک
بہت غصے سے آئی ہی یہہ مردار
نپٹ کلّے دراز اور بیٹھا ہی
کہا سرور نہ دیکھینگی وہ مجھکون
کہی صدیق کون آیا رتیرا
شعار اُسکا نہین ہی ہجو کس کا
گئی جب پھر کو وہ صدیق اکبر
کہا نہین واسطے اُسکے کہ کرتار
فرشتہ ایک بھیجا تھا وہ پر سے

معجزۂ دیگر

پھر اُوہ بھوت دن قیمت کی خاطر
نہ اُونتان اُسکو دیتا تھا نہ قیمت
یہہ کیفیت محمدؐ کون سنا اب
دلاوینگا تجھے وہ اُنکی قیمت
وہ ہو سرور کے آنے سے خبردار
بہوت گھبرا کے نکلیا بھار ملعون
کہ دے اُسوقت تو اُونتانکی قیمت
دیا اُسوقت سب پیسے بسرعت
اطاعت کرنے والا اب کیا جون
کہا میرے ملامت سے رہو باز
بھی دیکھا اُس کنے یک مست اشتر
کہ رعب اُسکا ابھی لگ ہین نکلتا

معجزۂ دیگر

تب آیا ایک زبیدی ہو کو نالان
کہا سنو قریش اب تک یہہ گفتار

کہ تھا عزّیٰ اُسکا نام مشہور
کیا ایک ضرب اُسکے سینے اوپر
ہوا اُسدم شاہ پر لایا وہ ایمان
سمایا ایک ایسا یک سفر مین
زنا ولد مغیرہ ایک بدکار
ہوا کور اُس گھڑی قہر خدا سے
ہمیشہ شاہ کا کرتے تھے ٹھٹھا
طواف اُسوقت کرتے تھے نبی پاک
نشان زخم نیزہ ای برادر
ہوا اُسدم نیا وہ زخم کاری
اثر کچھ اُسکا وہان باقی رہا تھا
تب اسود آگیا جبریل کے پیش
ہوا اُس روح اعظم کے مقابل
تب اُتری آیت انّا کفینا
کئے ہم دور ہنسنے والون کا شر
اٹھا صدیق تب سرور کے نزدیک
اس ابتر سے یہان ہونا بجا ہی
سنی ہون مین کیا ہی ہجو میرا
کہا سالار سے ای حاکم داور
چھپایا ہی مجھے اُسکے نظر سے
لیا تھا تین اشتر مول ای یار
وہ مسکین کھینچتا تھا رنج و کلفت
کہا سرور سے وہ آ یہہ حقیقت
ہوا تھا زرد کچھ اُسمین نتھا خون
لگے کرنے قریش اسکون ملامت
کہ مین اُسکا سنا جس وقت آواز
مین کرتا ڈھیل اگر مجھکون نگلتا
حرم مین شاہ بیٹھا تھا بہ یاران
تمھاریان کس طرح آوینگے تجار

مسافر کا ہنگو تم پاس آوے — بھی کیونکر بیچنے کوئی چیز لاوے
جو کوئی آتا ہی سرحد مین تمھارے — تحسین کرتے ہین اُس پر ظلم سارے

وہ یون کہتا ہوا پھر ہو گذریا — ولیکن کوئی حال اُس کا نہ پوچھا
وہ آیا بولتا یون سبکے آخر — جہان بیٹھا تھا سالار فاخر

کہا اُسوقت اُس سے سرورِ کون — کہ تیرے پر کیا ہی ظلم کھا کون
کہا لایا مین تین اُشتر ای سرور — کہ سب اونٹان منے میرے تھے بہتر

ابوجہل اُنکی قیمت کم سنایا — مین راضی نہین ہوا وہ پھر نہ آیا
نہ اب اونٹان کو میرے مول لیتا — نہ دوسرے شخص کون وہ لینے دیتا

میرے پر ظلم کرتیون وہ ستمگر — مجھے نقصان مین ڈالا ہی سراسر
کہا سرور کہان ہین اونٹ وہ اب — کہا نخاس مین اونٹان کے ہین سب

اُٹھا سالار دین لے ساتھ یاران — ان اونٹون کون بکھایا جا کو اُس آن
نظر مین اپنے خوب انکون لایا — خوشی سے اُسکے مول انکا چکایا

زبیدی کون دلایا اُنکی قیمت — گیا اُسکون روانہ با مُروّت
وہ تینو اونٹ کون پیغمبرِ رب — بکایا بھیجکر بازار مین تب

دو اُشتر مین ملی تینو کی قیمت — یک اُشتر نفع تھا ای با مروّت
جو آلِ مطّلب مین تھے عزیزان — دیا بابت اُسکی قیمت انکو اُس آن

وہان خاموش بیٹھا تھا ابوجہل — یہہ سب احوال کون دیکھا وہ نااہل
شہ دنیا و دین اُسپاس آیا — بہت تہدید کر اُسکون سنایا

وہ ملعون کو کہا ہشیار ہشیار — نکر تون چھیڑ لیا کام زنہار
کریگا پھر اگر یہہ سرکشی تون — تو دیکھینگا مزا تیرے ناخوشی تون

لگیا کہنے کون تب وہ یون مکرر — کہ پھر یون نا کرون گا بار دیگر
سدا رہا گھر کون اپنے شاہ عالم — کہے کفار اُسکون جا کو اُس دم

محمد کن ہوا ہی تون ذلیل اب — ہوا تون کہا بر انتقال و قیل اب
تو پایا کہا یا ہی بیشک اُسکی ہیبت — دیا کرتا ہی تون اُسکی اطاعت

کہا تا پیروی اُسکی کرون گا — نہ ہرگز اُسکے دین پر مین دھرونگا
ولیکن مین بکھایا خوب اُس آن — دو نو بازو پہ اُسکے بہوت مردان

اٹھے ہاتھون مین اُنکے تیر بھالے — ڈراتے تھے مجھے وہ عیب والے
خلاف اُسکا مین کرتا کچھ اگر تب — تو بھاگون سے مجھے وہ مار تب

معجزۂ دیگر

کہا اس طرح عباس ای برادر — کہ تھا اُن ایک دن مسجد کے اندر

ابوجہل لعین اُسوقت آیا — مجھے یہہ حرف ناخوش وہ سنایا
کہی اپنے اُپر سوگند و پیمان — کہ دیکھے وہ محمد کون اگر یہان

تو کہنڈلے اسکی گردن سن یہہ عباس — دیا جا کر خبر سالار کے پاس
یہہ سنتے ہی غضب مین اُسکو سرور — گیا مسجد طرف تشریف لیکر

تھی دروازے سے اُسکے راہ کچھ دور — گیا دیوار اوپر چڑھ کے وہ سور
کہا اوی مین اپنے دل مین بولا — مین اِس فتنے کے در کون آج کھولا

غرض سالار دین مسجد مین آیا — ہوئے اُسکون سورۂ اقرا سنایا
وہ پہنچا جب بہ کلّا ان الانسان — کہ اُس بدبخت کا ہی عہد تیان

کہا کوئی اُسکتین ہی یہہ محمد — لگا دھر گئی وہ تیزی سوگند پچید
کہا تم دیکھتے نین مین جو دیکھا — قسم اُس رب کی جو ہی سب سے اعلا

جو طرفان آسمان کے در نظر مین — بھرے اُسمین ملایک سر بسر ہین
بھرے پر سب کئے ہین وہ ہجوم اب — ہلون گر نین کرین میرے تو دھوم اب

معجزۂ دیگر

کیا جب شاہ دین سورے کون اتمام — بجالایا سجود رب علام

بھی بولا اپنے یاران سے وہ جہل — کہ لاتا ہون ترا ایک سنگ مین کل
کریگا جس گھڑی سجدہ محمد — تو کچلون گا سر اُسکا اُس ستی تب

مجھے اُسکے آزار سے بچا لیو — کسی صورت ستی انکون منا لیو
وہ ملعون نا کہے اُسکون قسم کھا — نہ تجھکون مار دیوینگے صلا

تو کر اُسکام کون جلدی بہر حال — نہ کچھ ہو ڈینگا تیرے جی پہ جنجال
وہ ملعون لے بڑا سا ایک پتھر — گیا ہی صبح کون مسجد کے اندر

بھی تھے ہمراہ اُسکے اُسکے یاران — اٹھے وہ منتظر سرور کے ہر آن
بوقت صبح بر طور مقرر — گیا تشریف لے مسجد کون سرور

کیا ہی سجدہ شاہِ انس و جان — لے پتھر ہاتھ مین بوجہل اُٹھا تب
قریش اُسوقت کرتے تھے نظر سب — اگے کیون ہوتا ہی انجام عمل اب

وہ ملعون جب گیا نزدیک سرور — پھر اکھراکے رجع القہقری کر
اڑا ہیبت سے اُسکا رنگ سارا — پھنسے تھے اسکے اندر سنگ خارا

ہوئی تھی زندگانی اُسپو بھاری — کیا سرور کے نزدیک آکو زاری
کیا ہی التجا شہ سے دعا کی — نظر اُسپر کیا سرور عطا کی

جھپٹتا تب ہاتھ سے اُسکے وہ پتھر ۔ قریش اُسکوں کہے نزدیک آکر
شتابی کر طرف اُسکے چلا ہیں ۔ کہ تا لاؤں عمل میں جو کہا ہیں
پڑا تھا یوں کہ کہتے ہیں آوے ۔ کیا قصد او کہ مجھکوں پھاڑ کھاوے

ہوا کیا حال تیرا بوالحکم اب ۔ وہ ملعون کھول کر اُسنے کہا تب
ہوا نزدیک اُسکے جبکہ ہیں میں ۔ تو دیکھا ایک نادر اونٹ کہتیں
کہا سالارِ دین یاراں سے یہہ قیل ۔ لیا یہہ شکل ہیبت ناک جبریل

اگر نزدیک تر آتا وہ ملعون ۔ تو کرتا پاش پاش اللہ اُسکوں
بھی بولا اپنے وہ ہر آشنا سے ۔ دئے اُسکوں رفیق اُسکی خبر جا
جب آیا وہ لعین نزدیکِ سرور ۔ لگا پیچھے پاؤں ہٹنے ایڑیاں پر
سوال اُس سے کئے تب اسکے اقران ۔ وہاں یک آگ کی خندق کوں پایا
میں آگے اپنے چلتا ایک قدم گر ۔ تو کرتی راکھ مجھکوں وہ جلا کر
روایت ہی کہ با صدیق و عثمان ۔ ہوئے گستاخ نا بوجھ اُسکا رتبہ
حنائے اُسکوں وہ ملعون مکرر ۔ چدر سالار کی پکڑا اسے آکر
لگایا تھا ب اُسے سینے پہ عثمان ۔ گرایا مار یک کھٹی زمین پر
ہشور عقبہ کوں شہِ دنیا و دین آب ۔ کہا انکوں امامِ انس و جان تب
تمہیں یہہ طور نا چھوڑینگے یکسر ۔ خوشامد کرنے لگے شہ کوں سرانے
بھی وارد ہی کہ تھا شاہِ دل افروز ۔ طوافِ خانۂ مولا میں یک روز
دئے آزار اسے کیتیک شیطان ۔ کئے جب شاہ کوں وہ بھوت بیزار
کہا سنیو قریش ہیو فاسب ۔ کہ لایا ہوں تمھارا ذبح میں سات
سنے جب یہہ سخن کفار ابتر ۔ قدم پر اُسکے سر دھرنے لگے ہیں
روایت ہی ابو سفیان بکینہ ۔ دیا بھیج ایک بدوی تا مدینہ
کرے تا وہ دغا سے قتل سرور ۔ دغا چیتا ہی کرنے یہہ عرابی
اُسیدؔ اُسکے کمر میں ڈال کر ہات ۔ کہ تیرا اُسکوں کیا تھا بھوت وہ خبر
فضالہ فتح کے دن ای مکرم ۔ کیا بر قتلِ شہ عزمِ مصمم
وہ آیا جس گھڑی نزدیکِ سرور ۔ گیا کینہ کپٹ بھاگ اُسکا سارا
ارادت صدق سے سرور پہ لایا ۔ شرف ایمان کا فی الفور پایا
سب ابنای نضیر ای اہلِ ایقان ۔ تھا انکوں یک قلعہ ہو مُثبت مال
بدل یک کام کے سرور ہمارا ۔ وہاں کے عہد دن سے کرتا تھا بات
کئے اُس مشورت کا وہ لعین تھا ۔ اٹھا اُسوقت جلدی کچھ نکر وہ قیل
ہوا داخل مدینے میں شتابی ۔ ہوئے اُسکے پیچھے سب صحابی

معجزۂ دیگر

کہ سجدے میں چڑھے گردن پہ شہ کے ۔ پڑا مسجد میں سرور جب نماز آ
لگیا ہی بھاگنے کوں ہوش کھو کر ۔ رکھے اپنے ہاتھ دونو انکھیاں پر
تو کیونکر اسطرح بھاگا چھوڑ داستاں ۔ کہا نزدیک میں جب اُسکے آیا

معجزۂ دیگر

طوافِ کعبہ کرتا تھا شہِ جان ۔ ابوجہل و امیہ اور عقبہ
سخن انسیا کہ ہوا اُس سے مکدر ۔ طواف چار دین ہیں وہ ستمگر
پڑا بیہوش ہو وہ یارِ شیطان ۔ امیہ کے تئیں صدیقِ اکبر
گرایا خاک میں یا اُسکوں یک تھاپ ۔ کھڑے تب دور ہو سرور سے وہ سب
مگر جب قہر نازل ہوئے تم پر ۔ لگے ہیبت سے سارے تھرتھرانے

معجزۂ دیگر

سنائے اُسکوں میں مکروہ باتاں ۔ لیا منہہ پھیر اُسنے شاہِ ابرار
قسم ہی مجھکوں اُس کرتار کی اب ۔ کہ بیشک ذات میری اُسکے ہت ہی
ہوئے حلقوم بند اُسکے سراسر ۔ تملق شاہ سے کرنے لگے ہیں

معجزۂ دیگر

مدینے کوں وہ پہنچا راہ طی کر ۔ کہا جب اُسکوں دیکھا یہہ شتابی
کہا تو دور ای ملعون بدذات ۔ نکالا اُسکے تب کپڑوں سے خنجر

معجزۂ دیگر

کیا کشف اُسپہ شہ وہ بھید یکسر ۔ بھی سینے پر تب اُسکے ہاتھ مارا

معجزۂ دیگر

تھے انصاروں کے ہم سوگند و ہمیان ۔ اٹھے وہ سب ہو دلِ ناپتہ چال
طرف اُس قوم کے یکدن سدھارا ۔ تلے یک برج کے وہ کامل الذات
کہ ڈالیں شاہ پر چکی کا یک پاٹ ۔ دیا آکر خبر سرور کوں جبریل

معجزۂ دیگر

روایت ہی حکم مروان کا باپ ۔ کہ ہر سے پاؤں لگ اسمیں اصحاب
آپ اپنے ہاتھ میں تلوار لینا ۔ شتاب اسوقت اسکوں مار لینا

کہا یوں عہد اپنے ہمراں سات ۔ کہ مودی شاہ جب مشغول صلوات
نماز اندر ہوا جب شاہ مشغول ۔ گئے ہاتھوں میں لے سب تیغ مسقول

گئے جسوقت وہ نزدیک سرور
ہوئے وہ متفق اسطرح یکبار
اکیلا شاہ کون اُسوقت پائے
بہت دور پھرے ہر سو نجھلے
تھا اربد نام یک بدبخت کافر

جب عامر قصد پر سرور کے آتا
روایت ہی حدیث میں ایک اوقات
کیا ابن شہاب اُسوقت یہہ عزم
خبر ہی یون کہ در جنگ ہوازن
کہ پیچھے آنبی اللہ کے زود
اُٹھا تھا بھوت اُس آتش سے بھر کا
وہ بھاگا تب اُسے سرور بلایا
بھی ابن اخطب ملعون بدذات

ہوا جلدی مدینے بیچ داخل
پھر اجب جنگ عسرت سے شہنشاہ
حذیفہ اور عمار ابن یاسر
کہ سید سے وہ سوار آتے تھے ہم پر
کہا تب ہمکون سالار دو عالم
کئے تھے یہہ ارادہ دل میں یکسر
کہا تب شاہ عالم اُن دولوں سے
ہنوئیں یا وہ لوکان میں فضیحت
کئے تھے جب قریش اجماع یکسر
کہا شاہ الوجوہ اُسوقت سرور
رکھا اُسکون نہان یک غار اندر

اگا کر اُسپہ تب کینکر کا یک جھاڑ
گئے جب غار میں جانیکا وہ عزم
لے یار غار کون ساتھ او یگانہ
کھے کفار با سوگند و پیمان
طمع سے اُشتران کے بھو اشرار

زمین پر گر پڑے بیہوش ہوکر ۔۔۔ نماز اپنی ادا کر جب پھر اشاہ

معجزۂ دیگر

طرف اُسکے بہت خوشدل ہوا تے ۔۔۔ ہوئے نزدیک تر جب وہ جاہل

معجزۂ دیگر

کہا یک روز وہ ملعون بعامر ۔۔۔ محمد کون لگا تا ہون سخن میں
تو آ اُس شاہ کے اربد کون پاتا ۔۔۔ یہی احوال گذرا اُسپو کی بیر

معجزۂ دیگر

کہ مارے سرور عالم کون بالجزم ۔۔۔ جب آیا وہ رسول حق کے نزدیک

معجزۂ دیگر

لگاوے وار اُوپر شاہ کے زود ۔۔۔ یہہ نیت کر وہ جب نزدیک آیا
پڑا عثمان کے سینے میں دھڑکا ۔۔۔ اُٹھا جلدی میں وہ بجلی سے گلا

معجزۂ دیگر

کیا تھا عزم تا شہ پر کرے گھات ۔۔۔ خبر شہکون دیا جبریل آکر

معجزۂ دیگر

یک آیا گھات شبکے وقت دیر راہ ۔۔۔ کیا یون حکم سبکون وہ مکمل
اچھے اُسوقت ہمراہ پیمبر ۔۔۔ حذیفہ یون کہا دیکھا تب میں وہان
دیا میں یہہ خبر سرور کون جاکر ۔۔۔ کیا یک بانگ سرور اُن کے اوپر
کہ سمجھے تم الو کون میں کہے ہم ۔۔۔ کہا یہہ لوگ ہیں وہ ناموافق
کہ اُشتر کون بھگا دیں میر آکر ۔۔۔ زمین پر گر پڑے چونٹی سے جب
اسامی اُن کے ہور آبا کے اُنکے ۔۔۔ کیا تاکید اُن دولوکون سالار

معجزۂ دیگر مشتمل بر معجزۂ چند

شہ دنیا و دین کے قتل اوپر ۔۔۔ تب اپنے گھر سے سرور بھار آیا
پڑی وہ خاک ساری اُن کے سرپر ۔۔۔ کیا آنکھون کون اُنکے کور مثولا
کیا خاطر سے اُسکے دور ہر ڈر ۔۔۔ تنا کر اُسپو یک مکڑی کا جالا
کیا ہی اُسکون اُن کفار کا آ ۔۔۔ کبوتر سے نکال اُسوقت انڈے
اُمیہ یون کہا تب سب سے بالجزم ۔۔۔ جو جالے بھاگتے گئے کم و بیش

معجزۂ دیگر

کہ لاوے کوی پکڑ اُنکون کیہان ۔۔۔ دیا دولوکون رہ میں مار داسے
چلے تھے پوچھتے دولو کی اخبار ۔۔۔ سراقہ نام تھا یک شخص نامی

ہوئے ہیں ہوش سے اپنے آگاہ
کہ اس حالت میں سرور پر کرین گھات
صفا مرہ سے ہو درمیانے حایل
یہہ دولون کے سوا کچھ بنا ئے
تو کر قتل اُسکو جلدی اُس زمن میں
ہوی وہ مجلس آخر جب لگی دیر
نتھا کوئی نبی اللہ کے سات
ہوا اندھا جہان ہوی سُنیہ ریک
کیا عثمان شیبی قصد یک دن
وہان یک شعلۂ آتش کون پایا
ہوا حال اُسکا اُسکون دیکھ بتلا
وہ آیا ہور شتاب ایمان لایا
اُٹھا تب یک بہانہ کرکو سرور
ہوا ہی تب پشیمان وہ سیہ دل
کہ کوی جا وے نا اُپر اپنے اوّل
کہ آئے گھات پر چودہ سواران
وہ بھاگے اُس گھڑی ہو سخت مضطر
کہ محشر لگ رہینگے سب منافق
کرین تب قتل مجھکون اکو وہ سب
کہ کس پر نا کرین یہہ بھید اظہار
بجا لائے یہہ سرور کی نصیحت
لے مٹی یک مٹھی اُن پر اُودرایا
کیا دور اُنکا شر و شور مولا
نظر پر کافران کے جال ڈالا
بھگایا مار اُنکون ایسے بندے
محمد کے تولد سے بھی ہیں بیش
ہوا جب غار سے آگے روانہ
کرینگے شو شتر اُسکے حوالے
بنی مدلج سے تھا وہ گرامی

سنا جو وقت وہ لوگاں سے یہہ بات — چلا جلدی سے کر دونوں کی شورات
ہوئے گھوڑے کے اسکے چار پاون — زمین میں تا شکم فی الفور پنہان
دعا کر تا میں اس مشکل سے ہوں پار — کہ پھر تجھکوں نہ دیونگا میں آزار
کیا سرور دعا چھوٹا وہ گھوڑا — وہ بیچارا شاہ کا اسوقت چھوڑا

بلایا راہ میں سرور کوں اگر — دعا اسپر کیا اسوقت سرور
بہت زاری سے سرور کوں کہا تب — کہ شاید توں کیا ہی بد دعا اب
کسی کوں نا خبر تیری کروں گا — وفاداری ہو تیرے من دھرونگا
ہوا کئی سال بعد از وہ مسلمان — اچھو راضی ہمیشہ اس سے رحمان

معجزۂ دیگر

خبر ہے ایک چرواہے نے در راہ — ہوا سرور کی کیفیت سے آگاہ
وہ دوڑا اٹھ جلدی دیکھ کر یہہ — کہ دیوے تا قریشوں کو خبر یہہ
گیا اسبات کوں وہ بھول مطلق — گیا یثرب تلک پیغمبر حق
وہ داخل جب ہوا کے اندر — ہوا ہی غیب سے جھٹ اسکے دل پر
ہیں ایسے معجزے بہوت ای برادر — لکھا ہوں کچھ ہیں وہ بھی مختصر تر

در بیان معجزات آنجناب مستطاب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق بکثیر آب دارد دریجا ہفت معجزہ است

بھی تھا اعجاز اس سرور کا ای یار — کہ گھوڑے نیر کوں کرتا تھا سیار
کہے ای واقف سر نہانی — میں اس منزل منے یک بوند پانی
برا لی تیر آیا یک کوے ھیبر — کہ سکا اسکے بھرے تھے بہوت کم نیر
ہوئی وہ چاہ پانی سے ملبب — پئے آب اس سے جو لشکر میں تھے سب

حدیبیہ میں یک جاگے وہ ذو الغفار — اترنے کا کیا اصحاب کوں امر
نکالا تیر یک ترکش سے سرور — کہا ڈالو اسے کوئی چاہ بھیتر
وہ گاڑا تیر اسکے درمیانے — لگیا اسوقت پانی جوش کھانے
کئے سیراب سب اپنے جناور — لئے مشکاں کتیں بھی اپنے بھر

معجزۂ دیگر

ہوا میں آب اسکا یک رتی کم — وہ چہ مدت تلک پانی سے تھی چم
معاذ ابن جبل سے ہی روایت — کہ جب سرور پھرے از جنگ عسرت
ہر یسے کوئی اول وہاں نجاوے — اگر جاوے نہ ہاتھ اسکو لگاوے
تھا چشمہ یک وہاں جوں مثل کاجل — بقدر دو سوار اسمیں تھا جل
شہنشاہ دو عالم وہاں گیا جب — کہا کوں اس ستی پانی لیا اب
اتر گھوڑے ستی اسوقت سرور — رکھا انگلی وہ پتھر کے چھرے پر
لیا تب یک چلو نیر وہ معلا — بجھر پر اس پتھر کے اسکو چھڑکا
مثال رعد اس پانی کا آواز — کہا میرے سے تب شاہ سرفراز
یہہ وادی ہوئیگی یوں سبز و خوشتر — کہ کوئی وادی ہوئے اسکے برابر

کہا اترینگے یک وادی میں کل ہم — ہی وہاں یک چشمہ آب اسمیں بہت کم
کہا راوی کہ ہم در روز دیگر — وہ منزل پہنچ اترے جا سراسر
دو مرد اسوقت اول وہاں گئے تھین — ہو اس چشمے ستی پانی لئے ہیں
کہے یاراں فلانہ ہور فلانا — کیا غصہ انھوں پر وہ یگانہ
ترا آہستہ کچھ اس دم وہ اکمل — شگاف سنگ سے جاری ہوا جل
معاذ اسطرح کہتا ہی کہ واللہ — سنے ہم اپنے کانوں سے ناگاہ
کہ تم سے اس قدر جیونگا ہر یک — کہ دیکھیگا یہاں جاری نہر ایک
کہے بعضے سلف یوں ای نکو نام — کہ سرحد مدینے سے لے تا شام

معجزۂ دیگر

نہیں ہی کوئی وادی اس برابر — ترو سرسبز و خوب و دلکشا تر
خبر ہی جب چلا شہ اس سفر میں — دھویا موں تھا اپنے یک نہر میں
اتھا اس نہر کا پانی بہت کم — مبارک ہاتھ لگتے ہی ہوا ہم

معجزۂ دیگر

کفایت سب کیا لشکر کوں قلیلے — رہا باقی وہاں ندی ہو جوں نیل
بھی آئی ہی روایت یونکہ مردم — گئے تھے یک سفر میں یکوں گم
علی کے ساتھ دیک شخص دیگر — دیا بھیج آب لانیکوں پیمبر
تھا پاس اسکے چھاگل کا ایک جوڑا — کہ ان دونوں منے پانی تھا تھوڑا

وہ سب لالا رکے خدمت میں آئے — شکایت بھوت پانی کی سنائے
وہ دو نورہ میں کیونکوں پائے — اسے سرور کی خدمت بیچ لائے
وہ پانی ظرف میں یک ڈال سرور — رکھا دست مبارک اسکے اندر

معجزۂ دیگر

کہا پیوو اسے ہور لیو سب بھر — پئے ہور بھر لئے سب اہل لشکر
کئی شخص آئے تہ کن از بنی سعد — کہے ای سرور ہر قبیل و ہر بعد
ہمارے قوم میں ہی باوڑی یک — کہ پانی ہے نہایت اسکا اندک

نہیں کرتا ہی ہمکوں وہ کفایت ہی ہم پر اسسبب سے بھوت کلفت
لو کرای سرورِ عالم دعا اب کہ پانی سے بھرے تا وہ کوا اب
ہوے نا ہمکوں عزت اور آرام ہمارے دشمناں سب ہوئیں ناکام
تب اُن سے یک کتین بولا ہی سرور کہ لاوے جنکو وہ کیتیک کنکر
وہ لایا تین کنکر جلد جا کر دیا تب ہاتھ مین سرور کے لا کر
مَل انکون ہاتھ مین سالارِ ابرار دیا اُس قوم کون بولا یہہ گفتار
کہ ڈالو اُس کوے مین تم یہہ کنکر بجالائے انو حکمِ پیمبر
پڑے ہین اُس کوے مین وہ کنکر جب ہُوا فی الفور پانی سے مُلبّب

معجزۂ دیگر

جب آے شہ کنے قوم صدائی
کہی ای تجھ سے عربونکی ترہائی
ہمارے سرزمین مین یک کوا ہی کہ پانی ہمکوں نین اسکے سوا ہی
کفایت ہمکوں کرتا ہی بسرما وہ سک جاتا ہی ہنگامِ گرما
ہمارے قوم مین مومن ہین کمتر اگر پانی سے لئے سکلین تو ہی در
ہمارے واسطے کر تو دعا اب کہ پانی سے بھرے تا وہ کوا اب
کہا تب اسکون شاہِ تو افسر کہ لا تون پاس میرے سات کنکر
وہ لایا انکتین سرور لیا تب ہُور انکون ہاتھ مین اپنے ملا تب
کہا اس کون خدا کا نام لیکر تو ڈال اس چاہ مین یک ایک کنکر
وہ ڈالا وہ کنکر اُس چاہ مین جب ہُوی فی الفور پانی سے لبالب

معجزۂ دیگر

کہا راوی کیا جب یہہ روایت
کہ اب لگ ہی وہ پانی بیچ بہتا
بھی کہتا ہی یہی میرِ صدائی مین شہ پاس آکو جب پایا رہائی
سفر مین بھاشہ کون وو مکان تب کیا یکبار سرورِ سیر در شب
بوقتِ صبح فرمایا مرے سے کہ ای یارِ صدائی تو اذان دے
دیا مین اونٹ پر اپنے اذان تب کہا میر لیسے پھر شاہِ جہان تب
کہ پانی کچھ بھی ہی اسدم ترے پاس کہا کچھ اس جنگل مین ہی مرے پاس
کہا لا مین شتابی اسکون لایا وہ پانی قاب مین اُسوقت بھایا
رکھا دستِ مبارک اسکے اندر لگے آنے کون تب اصحابِ سرور
کہا راوی مین دیکھا خوب اُس آن کہا اُس سرور کے دو انگلیاں درمیان
ابلتا تھا بڑا سا ایک جھرا تب کیا اُس سے وضو خیر الوریٰ تب
کہا مجھکون کہ لشکر مین سناوے جسے پانی کی حاجت ہو سو آوے
سب آئے ہور وضو جلدی کئے تب بلال آیا اقامت کے لئے تب
کہا اُسوقت اُسے پیغمبرِ رب کہا ہی یہہ صدائی نے اذان اب
کہا ہی جون اذان لے او اقامت کہا مین تب کیا سرور امامت
بہت ہین شاہ کے ایسے کرامات لکھا یون مختصر مین ای نکو ذات

در بیان معجزات سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ تعلق بتکثیر طعام دارد، در ینجا بیست و دو [٢٢] معجزہ است

وہ تھوڑے سے سیر کون کرتا تھا بھوت طعامِ کم کتین کرتا تھا یون بھوت
کئے ہین یون روایت ای برادر کہ اُسکی دخترِ فرخندہ اختر
مبارک نام جس کا فاطمہ ہی محب کون جسکے حق خاتمہ ہی
بجا کر ایک دن کھانیکا یک دیگ بلائی سرورِ عالم کتین بیگ
کہ کھانا صبح کا آکھاوے اس پاس سِدارا یا اُس اُسکنے وہ اکرم الناس
کیا تب حکم اُس روشن جبین کون کہ بھیجے امہات المومنین کون
بچھے وہ شیرِ یزدان کو کھلاوے بچھے سب گھر کے لوگانکون کھلاوے
بجا لائی کیا جون حکمِ سرور وہ کھانا جون کا تیون تھا دیگ اندر

معجزۂ دیگر

بھی وارد ہی خبر یون ای حق آگاہ
کہ زہرا کا کیا جب شاہِ دین بیاہ
کیا یا یک شتر سالارِ ابرار بکایا چار مد یعنی سہ آثار
بحکمِ شاہ دین اصحاب آئے سب اس کھانیکو کھاے او اُٹھائے

معجزۂ دیگر

رہی وہ گوشت روٹی اُسی اب کر
دیا بھیج اُسکنین ازواج کے گھر
روایت اسطرح کرتا ہی جابر کہ تھا مین غزوۂ خندق مین حاضر
صحابہ ساتھ مل پیغمبر حق لگیا تھا کھودنے اُسوقت خندق
اُٹھا یک روز بھوکا بہوت سرور بندا تھا بھوک سے پتھر شکم پر
بجھا وہ حال بے طاقت ہو مین شتابی گھر کتین اپنے گیا مین
کہا عورت سے جا کیا ہی ترے پاس کہی مین تین سیر اب جو مرے پاس
بھی تھا بکر یکا بچہ ایک گھر مین سوائے اُسکے نہیں تھا کچھ نظر مین
مین اس بچے کتین کاتا شتابی کری وہ جو کتین آٹا شتابی
ہوا سرور طرف مین تب روانہ کہی میرے سٹی یون اہلِ خانہ

کریگا جا کوں تون جب دعوت شاہ / تو کر مقدار سے کھانیکے آگاہ
بلایا شاہ دین اصحاب کوں تب / کہ جابر نے ضیافت یک کیا اب
کہا جابر کوں تب وہ کامل الذات / کہ اپنے اہل سے تون بول یہہ بات
نہ چولہے سے اتارے دیگ ہرگز / نہ روٹی کوں پکاوے بیگ ہرگز
بھی بولا یہہ کہ وہ سالار فاخر / لے ساتھ اپنے کل انصار و مہاجر
وہ بولی جب ہوا ہی شاہ آگاہ / ہمارے دل میں اندیشے کوں نین راہ
کہا تب لا خمیر اسکوں رکھا لا / لعاب پاک اپنا اسمیں ڈالا
کیا تب حکم تا روٹیاں پکاوین / بلا دس دس نفر کیتیں کھلاوین
تھی ہانڈی جوش میں جیسے کہ اوپر / تغاری میں تھا آتا ای برادر
کہ ان روزوں میں ہی لوگاں پہ عسرت / ہیں سارے بھوک سے در رنج و محنت
ہوے وو ہمکوں تا کچھ شرمساری / یہہ کیفیت کہا میں شہہ کو ساری
اٹھو تم ہور چلو سب اسکے گھر اب / کہ کھانا اسکا ہی بسیار و طیب
کہ میں جب لگ نا آوں گھر میں تیرے / رہے وہ منتظر آنے کی میرے
وہ کہتا ہی کہ جلد اول گیا میں / یہہ ارشاد اپنی عورت سے کہا میں
ہور انکے تابعان جتنے ہیں سارے / لے ساتھ آتا ہی منزل میں ہمارے
نبی اللہ سب یاران کوں ہمراہ / دیا ہی گھر کوں اسکے عزت و جاہ
کیا اسطرح بھی وہ دیگ کے سات / بھی مانگا حق سے تا ہووے اسمیں برکات
سب اہل خندق کھائے ہیں دس دس / وہ روٹی گوشت ہوا ان سب کتیں بس
کہا سالار سب کوں خوب کھالیو / بھی سب ہمسایگان کوں آپنے دیو
لکھے بعضوں نے جابر کے پسر دو / گئے ہیں ذبح اپنے کوں نہان او
جلایا ان کتیں سالار آکر / یہہ قصے کوں نہیں اصل ای برادر

طیب پاک ۱۲

معجزۂ دیگر

انس بولا ابوطلحہ نے یکبار / کہا مادر کوں میرے ای نکوکار
ہی کچھ بھی جنس کھانیسے ترے پاس / کہی کچھ جو کے روٹیاں ہیں میرے پاس
گیا لے انکوں جلدی کر کو سیا / تھا یاران ساتھ تب مسجد میں سالار
کہا میں ہاں کہا شہ روٹیاں سات / کہا ہاں ای شہ ارض و سموات
ہمارے گھر کوں شہ لے سبکوں آیا / میں آگے جاکے یہہ مژدہ سنایا
نہیں اشیا طعام اسوقت ہم پاس / رکھیں تا اسکوں اس بحر کرم پاس
گیا ابوطلحہ آگے دوڑ کر دور / کیا شہ اسکے گھر کوں مطلع النور
کہا تا ان کتیں ٹکرے کریں سب / موافق حکم کے ٹکرے کرے تب
ہور اسدم آسنے کچھ بول بولا / کہا دس شخص کوں گھر میں بلالا
یوین کھاتے تھے روٹی اکو دس دس / ہوے وہ روٹیاں ان سب کتیں بس
پچھے اس گھر کے سب لوکاں کوں لے سات / بہتا سفرے اپر وہ کامل الذات
سنا ہوں میں نبی اللہ کا آواز / ہوا ہی بھوک سے با ضعف و مساز
لپیٹی دامنی میں اپنے انکوں / مرے ساتھ انکوں بھیجی شاہ کن کوں
کہا سرور تجھے جسوقت دیکھا / ابوطلحہ تجھے مجھ پاس بھیجا
کہا یاران سے تب پیغمبر رب / اٹھو تم ہور چلو وہ اٹھ کہے سب
کہا ابوطلحہ ای ام سلیم اب / لے یاران ساتھ آیا وہ کریم اب
کہے اللہ ہور اسکا پیمبر / ہیں دانا تر توں ہرگز خوف مت کر
کہا تب لا توں ای ام سلیم اب / انے لائی وہی روٹیاں کنے تب
لے آئی گھی کی بدلی وہ سونکھن / کرے ان روٹیاں کا اسکوں سالن
دس آسے ہور وہ روٹی کھاکو سیر / ہور آ دس شخص کھانے بیٹھ پھر پھر
اٹھے ہفتاد یاران شہنشاہ / وہ ٹکروں سے ہوے سب سیر دلخواہ
ہوے ہیں سیر وہ بھی کھاو نعمت / اٹھے سفرے پو وہ ٹکرے امانت
ہوا یہہ معجزہ اسکے گھر مکرر / حدیثاں اس کرامت کے ہیں اکثر

مژدہ خوشخبری ۱۲

معجزۂ دیگر

روایت اسطرح کرتا ہی جابر / کہ ہو یک شخص سرور پاس حاضر
وہ نت کھاتا تھا اپنے اہل کے سات / کھلاتا تھا بھی جا کو خوشند ہات
وہ گھر اشاہ کی خدمت میں آیا / جو گذرا ماجرا اسکوں سنایا
منگا ہی کچھ طعام اسوقت دیر / کیا اسکوں عنایت جو کئے سیر
وہ ایا جوک سے یکروز وہ جو / وہ سارے بھوت جلدی سر گئے تو
کہا ناماپتے اسکوں اگر تم / ہمیشہ اس سے کھاتے سر بسر تم
ابو ایوب کہتا ہی کہ جب شاہ / مدینے کوں دیا ہی عزت و جاہ

طعام کھانا ۱۲

معجزۂ دیگر

طعام اتنا پکایا اس گھر میں / کہ ہو بس اسکوں ہور بو بکر کتیں
بلایا انکوں جامیں وہ سب آسے / ہور اس کھانیکوں کھاؤ کھائے
گیا جب لے آسے فرمائے سالار / بلالا تیس عددوں کوں ز انصار
وہ کھانا جیوں کا تیوں سینی اپر تھا / کہا پھر ساٹھ شخصوں کوں بلالا

بلا لایا میں انکون کچھ نکر دیر | بلا لا ستر انصارون کو ای یار
بلایا انکون جامین وہ سب آئے | وہ ایمان لا کئے فی الفور بعیت
روایت یون کیا ہی عبد رحمان | کہ ہی صدیق کا فرزند ذیشان
کہ تھے سالار کی خدمت میں یکبار | بھی تھا یک گوسفند ای نیک کردار

میں اُس بکرے کو کاٹا ہور پکایا | گیا لے شاہ کی خدمت میں اُس آن
مجھے قیوم کی سوگند ہی رے | وہ سالن دو تغاری بیچ ڈالا
کیا کھانے کا تب شہ حکم بے دیر | گیا میں لے اُسے سب اونت اوپر
بھی ہمرہ اسطرح کرتا ہی اظہار | کہ ہم سالار کے خدمت میں ای یار
ہمیشہ یک تغاری سے بلا ریب | گئے دس کھاکو جب آتے تھے دس
تھی ایسی اُس تغاری میں برکت | کیا جب وہ تعجب سنکو یہ بات
تو کیا کرنا تعجب اُس بیان سے | مدد آتا تھا ہمکون آسمان سے
انس کہتا ہی یون یک حرف دلخواہ | دئیے میں نے ہاتھ بھیجی نزد سرور
گیا میں لے اُسے سالار کے گھر | کہا سرور اُسے آگے مرے دھر
بلا تو ن فلان کون ہور فلان کون | بھی لایا میں جیسے پایا ہون سرتھاو

رکھا اپنا دست پاک اُس ظرف اوپر | کرو سکون تناول اپنے دلخواہ
پس اُس پاس پو دس دس کون بٹھا کر | کہا سرور انس کتین اُٹھا تب
وہ کہتا ہی میں سفرہ جب اُٹھایا | طعام او دیا اُٹھانے وقت تھا بہوت
کہا فاروق کون سالار عالم | کہ اُسکی سیر خرمے سے تون اُسدم
دلا اُن چار سو راکب کتین زاد | بہت جسطرح انکے منکون بھایا
ہور اُس کثرت ستی انکون دئیے سیر | رہا باقی وہ خرما بہوت اُبر کر
علی مرتضی سے ہی روایت | اُٹھے چالیس تن اُسوقت سن لون
تھے بعضے اُن میں ایسے زور آور | کہ اُسمین سے ذرا بھی نئین اُبرتا
بھی بیٹا تھا وہ نو دس سیر پانی | ہور اُس چالیس تن کتین کھلایا
ہوئے وہ سیر اُس کھانے سے یکسر | ہوئے سب سکون نیکر خوب سیراب

وہ کھانا پانی تھا جیسے کا ویسا | گویا کوئی اُن ستی ہرگز نہ خرچا
روایت بو ہریرہ یون کیا ہی | عمر سالار عالم سے کہا ند
کہ ای تیر تیسی روشن چشم تیرہ | ہی توشہ جس کنے اُسکون منگا اب
کرم ہور لطف سے اپنے دعا کر | بچھا کر سفرہ تب وہ حق کا محبوب
کہا جس کن ہی جو کچا و پکا | لے آیا نان کا ٹکڑا دوسرا کوئی

انو بھی اس سے کھاکر سب ہوے سیر | پھر اُسدم مجھکون فرمایا ہی سالار
ہور اُس کھانے کتین سر بسر کھائے | تھا باقی وہ طعام با برکت

معجزۂ دیگر

رفیقان اسکے یکشو تھیں ای یار | تھے میریا صاع جو یعنے سہ آثار
کلیجی کے تئین اسکے بھنایا | وہ جو پیسوا کے ہور اسکے پکا نان
کیا ہی اُس جگر کے اتنے ٹکڑے | کہ ہر ہر کون ملا ہی ایک ٹکڑا
وہ روٹی گوشت کھاکر سب ہوے سیر | رہا وہ سب تغاری میں اُبر کر

معجزۂ دیگر

صبح سے شام لگ کھاتے تھے از غیب | ہوبت اُس ستی کھاتے اُٹھے دس
کہ کرتی تھی ہزاروں کو کفایت | کہا بعد اُسکے ہمرہ ہمنشین بات

معجزۂ دیگر

کہ زینب سے کیا جب شاہ دین بیاہ | بھیجو اور گھی کو مان میری ملا کر
کہا بھیجی یہہ تجھکون میری مادر | سلام او عرض کرتا ہی ترے سے بہ
بھی جس سے راہ کے اندر ملے تون | بلا لایا میں جنکا شہ لیا ناؤن
ترا اُسوقت کچھ آہستہ سرور | کہا سب سکون لیکر نام اللہ
کھلایا ہی بہوبت سبکون سرور | ہوے سب سیر کھاکر بیت بھر جب
بلا شبہہ اُسے میں بہوت پایا | میں میں بچھا کہ لاتے وقت تھا بہوت

معجزۂ دیگر

بجا لایا وہ حکم شاہ امجاد | وہ توشہ سب سوارونکون دلایا

معجزۂ دیگر

کہ یکدن سرور اہل رسالت | کیا ہی جمع آل مطلب کون
کہ ہر ہر شخص اُن سے ای برادر | تناول گوشت یک بکرا کا کرتا
غرض سالار ملک جاودانی | طعام انکے لئے یک مد پکایا
منگا تب یک قدح پانی کا سرور | بلایا اُس گھڑی اُس قوم کون آپ

معجزۂ دیگر

کہ سرور جب تبوک اوپر گیا ہی | اتھی اس جنگ میں تکلیف شدید
نہین لشکر میں بالکل اب ذخیرہ | ہی تصدیع سب اوپر بے انتہا اب
کہ تا اُسمین برکت دیو داور | جواب اُسکون یا سرور کہ ہی خوب
دھرے وہ اُس کندوری اوپر لا | لے آیا تب مٹھی بھر باجرا کوئی

کوئی لایا ہی کچھ اور دوسرا کچھ
ہوا اتھل جمع سفرے پر ذرا کچھ

برکت کی کیا سرور دعا تب
تجھے اس حال کے سب سے کہا تب

لیو آپنے ظرفون کو بھر اب
لئے سب آپنے ظرفونکو بھر تب

رہا نہیں کوئی ظرف اس فوج اندر
مگر غلہ لئے سب اس مینے بھر

بھرا تھا جو طعام اس خوان اوپر
سوا کھاتے تھے اس سے اہل لشکر

ہوئی ہے فوج ساری اس سی سیر
وہ کھانا خوان پر باقی رہا پھیر

اتھی ستر ہزار وہ فوج ای یار
بنجھا اس معجزے کون اپنے سالار

کہا دیتا ہوں میں اب یہہ گواہی
کہ نہیں ہی کوئی رب غیر از الٰہی

بھی کرتا ہوں شہادت یہہ ادا آب
کہ ہوں میں بالیقین پیغمبر رب

کہینگا دل سے جو کوئی یہہ شہادت
بغیر شک جزا اسکا ہی جنت

معجزۂ دیگر

ضباعہ دختر عم پیمبر
دئی بھیج ایک باسن شاہ کے گھر

وہ باسن سے شہ دین آپ کھایا
بھی جو حاضر اتھے انکون کھلایا

رہا باقی سو اسکے گھر کون بھیجا
وہ تیرا دن تلک ای نیک سیما

معجزۂ دیگر

سب اپنے لوگ اور مہمان کو لے سات
مدام اس ظرف سے کھاتے تھے خوشذات

روایت یک پسو خرمے کتین لے
کری اپنے نواسی کے حوالے

بند اسکی دامنی اندر کہی تب
دیے اپنے باپ اور ماموکون یہہ اب

وہ بچی لے چلی تب جب وہ خرما
شہنشاہ دو عالم اسکون دیکھا

پکارا اسکون ای بچی ادھر آ
وہ آئی تب کہا تجھ پاس ہی کیا

کہی خرما ہی ای دو جگ کے داور
الیندی اسکون تب وہ دست سرور

مبارک ہاتھ سے وہ نوشکر
وہ خرمے کون کھا اپنی چادر پر

کہا یک شخص کون تب بادہ والا
لو سب اصحاب خندق کون بلا لا

شتابی سے سب اہل خندق آئے
وہ خرما خوب کھائے اور کھائے

اتھے تین الف وہ سب ای مکرم
وہ خرما جیونکا تیون تھا نہیں ہوا کم

کر اس باقی کون بچی کے حوالے
کہا اسکون کہ خرما آپنا لے

معجزۂ دیگر

روایت یون کئے ہیں ای برادر
پھرا ہی جب حدیبیہ سے سرور

نہ باقی کچھ رہا تھا فوج میں زاد
شکایت ہر کہین تھی اسکی بنیاد

کئے تھے یہہ ارادہ اہل لشکر
کہ کھاوین کات کر اپنے جناور

سنا یہہ بات جب فاروق اعظم
سنا کر یہہ حقیقت شہ کون اسدم

کیا یون عرض ای دو جگ کے داور
رہے گر جانور باقی ہے بہتر

تو کر یون حکم سبکون ای شہنشاہ
کہ کچھ بھی زاد ہی اب جسکے ہمراہ

وہ لاوے سامنے تیرے سراسر
برکت ہووینگی اسمین دعا کر

کیا شہ حکم ہو ہر شخص لایا
اتھا اسوقت جو اس پاس آیا

کوئی یکمشت تو کوئی خرما
غرض لاوے وہ جو تھا خام و پکا

ہوا سفرے پہ تھوڑا سا فراہم
دعا اسوقت کر کر شاہ عالم

کہا یاران کو لاؤ تم ظروف اب
ذخیرہ لیو بھر بھر ہور کھاؤ تم سب

بھرے ظرفونکو سارے ہور ہوئے سیر
نتھا پانی کیا سرور دعا پھیر

اتھا اسوقت تابستان کا موسم
نہیں تھا کچھ نشان ابر اسدم

شتابی وہ دعا کرتے ہی سالار
ہوا ایک ابر کا قطعہ نمودار

برسنے کون لگیا ہی وہ گھتا کر
وہ پانی سے ہوا سیراب لشکر

چھگل ہور مشک سب اپنے بھر لئے
ہو اپنے سب جناور کون پلائے

لئے دانا و پانی اسقدر بھر
اٹھا سکتے نہتے اسکون جناور

معجزۂ دیگر

ہی وارد یون روایت ای برادر
کہ تھا جب غزۂ عسرت میں سرور

گیا عرباض وہان باد و برادر
ہوا حاضر شہنشہ پاس آکر

بلال باصفا کون شاہ بولا
ہی تجھ کن کچھ کہا ای میرے مولا

ہیں تھیلی میں کھجوران ساتا اسدم
رکھا تھیونکن انکون شاہ عالم

ہریک شخص اس ستی جون مین کھجوران
کیا نوش اور ہوا ہی سیر اس آن

رہا سفرے پہ وہ خرما ابھر کر
بلال خاص کون فرمایا سرور

کہ ڈالے اس کتین تھیلے سنے پھیر
بھی فرمایا جو کھاوے اسکون ہو سیر

بھی دس روز اس خرمے سے سرور
کھلایا دس فقیران کون شکم بھر

کہا بعد اسکے یون سالار رب سے
نکھنا گر حیا میں اپنے رب سے

معجزۂ دیگر

تو اس خرمے سے سب لشکر کو اپنے
کھلاتا میں لجا تا تا مدینے

بھی وارد ہی خبر میں یونکہ مولا
بلال خاص کون یکروز بولا

کہ ہی کچھ پاس تیرے گر تو لا تون
یہہ نو مسلم لئے سفرہ بچھا تون

اتھا خرما بہت تھوڑا سو لایا
اُسے ہور اور لوکان کو کھلایا
وہ شخص اور دوسرے سایے ہو سیر
وہ خرما جیون کا تیون باقی رہا ڈھیر

بھی آیا صبح کوں وہ روز دیگر
بلال خاص کوں بولا ہی سرور
کہ تھیلے سے وہ خرما بھار لاو
اُسے ہور دوسرونکیتیں کھلاو

وہ لایا جھاڑ کر اُسکوں بلا دیر
اتھا بیشک وہ مقدار سوا سیر
وہ کھایا اٹھ دس اشخاص دیگر
بسیری ہور رہا خرما اُبر کر

کہا ہی بوہریرہ یوں کہ یکبار
ہوی مردم اپر تکلیف بسیار

معجزۂ دیگر

کہا میرے سے تب وہ اکرم الناس
ہی کچھ بھی جنس کھانے سے تیرے پاس
کیا میں عرض ای سالار والا
ہی میرے پاس کچھ تھیلے میں خرما

یہہ کہکر دو برو سہکے رکھا لا
وہ اُس سے یک مُٹھی بھر کر نکالا
ہور اُسکے تین کندوری پر رکھا تب
برکت کی دُعا میں کیا تب

بس اُس خرمے ستی وہ عُشر پایا
تمام اہلِ مدینے کوں کھلایا
کہا میرے ستی سالار دین تب
جو لایا تھا سو اُسکوں توں لجا اب

تو کھا ہور اُسکتیں مت مات اصلا
لیا میں اُسکتیں اوّل سے اگلا
بھی اُس خرمے سے کھاتا تھا ہمیشہ
بھی دُسرون کوں کھلاتا تھا ہمیشہ

وہ خرما کچھ نہیں ہوتا اتھا کم
تھا بلکہ تازہ ہور افزون وہ ہر دم
کئے تا ظالمان عُثمان پہ غوغا
کرے چارو طرف سے اُسپہ بلوا

کئے آخر شہید اُسکوں بصد جور
بھی لوٹے اُسکا گھر ہور گھر کی اور
مرا گھر اُن گھرومیں لُٹ گیا تب
وہ خرما لوٹ میں جاتا رہا سب

بھی کہتا ہی وہ بھیجا کوئی یکبار
قدح یک دُودھ کا نزدیک سالار

معجزۂ دیگر

کیا تب امر مجھکوں شاہِ والا
کہ جا اصحاب صفہ کوں بُلا لا
بُلا لایا میں اُنکوں شاہ کے دھیر
پلایا اُنکیں سالار وہ شیر

ہوئے وہ دُودھ پی سب خوب سیراب
اتھے وہ بیکسان ہشتاد اصحاب
پیالے میں اتھا وہ دُودھ باقی
دیا تب مجھکوں وہ کوثر کا ساقی

ہوا میں پیکر اُسکوں خوب سیراب
تجھے سبکے وہ خورشید جہانتاب
پیا وہ دُودھ ہور بولا وہ فاخر
کہ ساقی قوم کا پیوے دو آخر

بھی آیا ہی خبر میں یوں کہ شہکن
کوئی بھیجا تھا یک کھانیکا باسن

معجزۂ دیگر

تب اُس کھانیسے وہ قدر نکالا یا
تمام اصحابِ صفہ کوں کھلایا
اتو اُس سے کئے نوش ہور ہوئے سیر
وہ کھانا ظرف میں باقی رہا ڈھیر

اتھا اوّل سر یکا وہ امانت
مگر اُسمیں تھے انگلیوں کی علامت

معجزۂ دیگر

روایت اسطرح کرتا ہی جابر
کہ میرے باپ پر تھا قرض وافر
مُوا او جب قرضخواہان سبھی آ
کئے شدّت سے میرے سے تقاضا

دیا میں اُنکو مال اپنا سراسر
نہیں راضی ہوئے اسباب اوپر
گیا یا باغ میں خرما بتا میں
کہ بیچ اُسکوں کروں وہ قرض ادا میں

بدان اُس فکر سے ہو سخت مضطر
کیا میں یہہ شکایت نزدِ سرور
شہِ دُنیا و دین مجھکوں کہا تب
کہ خرما باغ کا سب توڑ کر اب

تو کر ہر قسم کی یک یک ڈھگاری
کیا وہ جون کہا محبوبِ باری
ڈھگاریان پاس آکر شاہِ عالم
تری یک ڈھیر پر بیٹھا ہی یکدم

کہا تب اُسکوں یوں سالارِ دیں بر
کہ دیو قرض اُنکا مانپ یہہ ڈھیر
کیا اُس ڈھیر سے وہ قرض ادا اب
کھجوران اُسمیں سب باقی رہے تب

رہے دیگر ڈھگاریان سب امانت
بہت پایا ہی وہ خیر و برکت

معجزۂ دیگر

خبر ہی ایکدن سرور کوں گھر لا
کیا تھا ذبح خالد ایک بکرا
اتھے اہل و عیال اُسکے بکثرت
کیا وہ گوشت سب کتیں کفایت

سب اُسکوں خوب کھائے اور کھلائے
کمی اُس گوشت میں ہرگز نپائے
ہیں اُس سالار کے ایسے کرامات
کتابان میں ہیں سیر کے بے نہایات

در بیان معجزات سرورِ موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کہ تعلق باخبارِ غیب دارد درینجا دو صد و پنجاہ معجزہ درج ست

بھی تھا اعجاز اُس سرور کا بے ریب
کہ دیتا تھا خبر وہ بہوت از غیب
لکھینگے گر ہزاروں بے دفاتر
ہوینگے معجزے ہرگز یہہ آخر

کہا اصحاب کوں اپنے وہ سالار
جو ہووے گا قیامت لگ بیان وار
کوئی بھولے اُسے کوئی رکھے یاد
بھی دُسری یک خبر یوں رکھ اُسے یاد

کہ یاران سے کہا سب اپنے سرور
جو ہونگے حشر لگ فتنے کے مصدر
بھی وارد ہی خبر یک ای برادر
کہ میں اُڑتا ہوا میں کوئی جناور

مگر اُس زمرسے سالار اخیار
یمن ہور مکہ و مصر و خراسان
کرینگے سیر بے محرم زنین دن
لے کنجان قیصر و کسرا کے یکسر
ہین دیکھا جس زمین کے تین سراسر
لئے وہ ہند سے تا غرب جا ملک
کوئی پہریگا ایسے جاودانہ
رکھینگے روبرو اُسکے بلاریب
بھی در پر دیکو دا لینگے وہ برو
بچھے اُس حال کے اشرار اُمت
یہہ سب باتان ہوئے ظاہر سراسر
بھی فرمایا مرلوکان سے اوّل
بھی فرمایا کہ عثمان در تلاوت
عمر ہی جب تلک جینے سے ہمدم
بھی بولا شاہ یون اہل صفا سے
کرینگے باغیان سب قتل عمار
لئے ہین شامیان عمار کون مار
کرینگا اُسکی داریکو وہ نبدین
کیا تنزیل اُوپر اُسکے جس دہات
ہمیشہ بولتے تھے یون وہ احمق
نہ مانے اُسکے جب حجت کون کفار
کہ او توحید کے اوپر تھے قایل
علی جون تہا قرآن کا ہمسنگ
بھی فرمایا کہ وہ قرآن کا ہمسنگ
ہین طلحہ و زبیر اوّل جماعت
خلاف اُنکا تھا بر خلافت
علی مرتضی کی رائے صائب
کئے اِسواسطے تھے تنگ وہ اخیار
اگر پہنچے وہ حق کون بیگمان تب

کیا اصحاب کون اپنے خبردار
عراق و شام و مغرب اور توران
دینگے نا کسی کو وہ خدا بن
کرینگے قسمت آپسمین سراسر
مرے اُمت کتین بخشینگا داور
کِس اُمت کون ملا ایسا بڑا ملک
صبح کون یک لباس خسروانہ
بہت الوان نعمت دور از عیب
ہی جیسا پردہ اب کعبے کے اوپر
مسلط ہونگے بر اخیار اُمت
بھی بولا سب کتین اسطرح سرور
ملینگے مجھ سے آ زہرای اکمل
ستمگاران سے پاوینگا شہادت
ہی فتنے کے در اوپر قفل محکم
زبیر اگر لڑینگا مرتضی سے
یہہ سب باتان ہوئے ہین ظاہری یار
بغاوت اُنکی ہوئی سب پر نمودار
لہو سے اُسکے سر کے تھو رنگین
ہمیشہ جنگ مین کفار کے سات
کہ مین نازل کیا قرآن کتین حق
کیا اُسنے جدل آخر کون ناچار
بھی کہتے تھے ہی قرآن حق سے نازل
کیا اسواسطے اُن سبتی جنگ
کرینگا تین فرقون سات جنگ
کہ توڑے عہد اوّل کر کو بیعت
نہ مال و زر لئے ای باہدایت
دیکھے تا خیر کون اُسکے مناسب
رجوع اس جنگ سے آخر کون ای یار
دیوے دو اجر بل دس اجر اُسے رب

خبر ہی یون کہ یاران کون شہنشاہ
بھی فرمایا کہ ہونگا امن یہان تک
بھی فرمایا کہ ہولا بہوت نعمت
بھی فرمایا لیتے جا زمین سب
کئے تسخیر وہ سارے ممالک
بھی بولا عنقریب اُمتکون تیرے
بھی پہریگا لباس خاص دیگر
اُٹھا کر بعد یک ساعت وہ جوان
سب اہل روم اور فارس کے دختر
پڑینگا اختلاف اُن کے میانے
کہ حیدر کل کرینگا فتح خیبر
کیا جب سیر عقبیٰ کا شہنشاہ
کرینگا اُس کا خون اُس آیت اوپر
شہادت سے وہ ہووینگا مکرم
سگان حواب کے بھونکینگے سراسر
جب ام المومنین پوچھے بحواب
بھی فرمایا علی کون وہ مطہر
کرینگا جنگ وہ سالار مردان
مراد اِسبات کی یہہ ہی کہ کافر
نبی اسبات کو کرتا تھا اثبات
علی کا جنگ اپنے باغیان سات
ولے از حب مال و جاہ بے قیل
کہ اس تاویل نا رجا کون چھوڑین
دو فرقے ناکثین و قاسطین ہین
ولیکن یہہ خلاف اُنکا بہ حیدر
اُٹھا یون سا ہین دونون کے اُس آن
صواب اُنکا اُٹھا تجویز اندر
خبر ہی مصطفی سے سن بکوشش
کیا کر اجتہاد اُسکا خطا پر

کیا لینے سے اُن ملکون کے اکاہ
کہ ملک شام سے یک زن نکلے لگ
کرینگا میری اُمت کون عنایت
نظر آئے مجھے اُسکے حدود آب
ہوے ہین مشرق و مغرب کے مالک
ملینگے نعمت و لذت گھنیرے
بوقت شام وہ از لطف داور
رکھینگے دوسرا لاکر اُسی آن
رہینگے اُنکی خدمت مین سراسر
لگینگا مثل آتش دھگدگانے
کیا اُو فتح اُسکون روز دیگر
وفات اُسکا ہوای بعد شہنشاہ
کہ ہی جز و الم اندر
ہوا یہہ سب کہا جون شاہ عالم
شتر کون عائشہ کے دیکھ یکسر
پکارے دیکھ اُونت اُسکا سگان سب
کہ اس اُمت سے جو ہی شقی تر
مخالف ساتھ بر تاویل قرآن
کلام حقتعالی کے تھے منکر
دکھایا معجزے کی اُنکون خوشند تھا
نتھا اس طور اُوپر ای نکوذات
بہت سے اُس منے کرتے تھے تاویل
اطاعت اپنی کر دل حق سے جو رین
جماعت تیسری سو مارقین ہین
تھا مبنی اجتہاد اوپر سراسر
کہ لینا اب قصاص قتل عثمان
تھا مبنی اجتہاد اُن کا خطا پر
کرے کوئی مجتہد گر سعی و کوشش
تو یک اجر اُسکتین دیوینگا داور

بحکم این خبر حیدر کون بیشک
دیا ہی سرورِ اہلِ رسالت
اگر گستاخ ہووینگا تو ان سات
جبی لگ اپنے وہ صدیقہ وین
محبت ہور ادب جان اُسکا جب

معاویہ اتھا اُن سبکا سردار
وہ سارے چھوڑ کر مارک وفاکی
کہ ہی قاسط کی معنی ظلم ای یار
ولے دونوں ہی جب شہ کی صحبت
جو فرقہ تیسرا ہی مارقین نام
یکر ہوالئے ہر مومن ستی کین
کیا اُس فوج ناہموار کون قتل
خبر ہی وہ گروہِ زشت ابتر
بھی فرمایا کہ ہی بے شبہ کرار

ہین جتنے دشمنان اُسکے سراسر
ہی عیسی کی شباہت انمین بسیار
نصارا ہی اُسکون ابن اللہ بولے
روافض اُسکی الفت مین غلو کر
بھی فرمایا حسن فرزند میرا
بلا شبہ ہوا یہہ امر واقع
وہ تجہ کر دولت دنیائے فانی
کرینگا جور سے کبرا اُن ایک
ہور اپنے آل اطہر تا قیامت
سگِ ابلق ہی بیشک شمرِ احمق

ہوئینگا اُس پچھے شاہِ گزیدہ
حسن وہ نیّرِ اوجِ امامت
بھی فرمایا کہ اولادِ امیّہ
بھی سمجھینگے وہ سارے زشت نامان
وہ دیکھا جب ستی اُسخواب کیتین

ملینگے اجر دنس ہور انکیتین یک
کئے یاران کو جنت سے بشارت
تو بیشک ہی ترا ایمان پر گھات
اُس آنے سے بھی اپنے بہوت غمگین
کہ ہی یہہ بات ایمان کے مناسب
وزیر اُسکا تھا عمرو عاص ای یار
اطاعت مین کئے ہین مرتضی کی
نہین سبا مین کچھہ ریب تکرار (شک ١٢)
نگہ رکھنا زبان کا ہی ضرورت
خوارج ہین وہ سارے نکبت انجام
خروج اُسپر کئے تھے سب وہ بیدین
بھی اُنکے زشت رو سردار کون قتل
یہودیان اور فرنگیان سے ہین بدتر
قیامت مین قسیمِ جنت و نار
کرینگا اُنکون دوزخ مین نگون سر
تو سن اس رمز کون اب ای نکوکار
غلو کا دفتر اُسکے حق مین کھولے
ہوئے ہین دشمنِ اصحابِ سرور
ہی بیشک سیّد و سالارِ والا
کہ شہزادہ ہوا فتنے کا دافع
ہوا ہی شاہِ مُلکِ جاودانی
حسین مجتبی کون قتل بیشک
ہوئینگے قتل ہور دیکھینگے کلفت
کہ تھا وہ کوترے جون کلبِ ابلق
کہ کاٹینگا وہ سبکون جعبن و رندہ
کیا ہی چھے مہینے لگ خلافت
کہ قول و فعل مین ہین بد رویہ
عباد اللہ کیتین اپنے غلامان
ہوا مغموم پھر ہرگز ہنسا نین

وہ دونو سابق الاسلام مین رہے
ہمیشہ محو ہو در مصطفی او
ہور ام المومنین صدیق ای بھائی
حبیب اللہ کی جب محبوب ہی او
جماعت دوسری جو قاسطان ہین (ظالمان ١٢)
تھا ظاہر اُسکا دعوی خونِ عثمان
کئی بار اُس سے جنگ اکر کئے وہ
خطا اُنکی نہین ہے اجتہادی
نکر کچھ عیب و طعن اُنکون تون ہرگز
ہوئے جب دین کے سرحد سے وہ بھار
امیر المومنین اُن سے کیا جنگ
تھے مانندِ زن اُنکون ایک پستان
یہہ سب احوال بولیا تھا بیان وار
جو دل سے اُسکے رکھتے ہین محبت
ہی اُسکون خلد مین یک گنجِ اعظم (خزانہ ١٢)
اُٹھے عیسی کے دشمن سب یہودان
ہرے ہو لاستی یون ہی خوارج
کوئی اُسکون خدا بولے کوئی کچھہ
کرینگا دو جماعت مین خداوند
خلافت ابنِ بوسفیان کو بخشا
بھی فرمایا ہی وہ سالار اکمل
عوض اُس خون کے از قہرِ بسیار
یہہ باتان جو کیا سرور بیان سب
بھی فرمایا کہ بعد اپنے خلافت
گئے چارو خلیفے جب بعقبی
خلافت کی ہوی جب عمر آخر
لیونینگے مالِ خلق کون بے تکلف
بھی فرمایا کہ میرے منبر اوپر
صحابہ یون کئے ہین عرض اُس دم

انیس اُس شہ کے صبح و شام ہین رہے (دوست ١٢)
کئے ہین مال و جان اُسپر فدا او
بلاشک صلح کرنے واسطے آئی
ہور اُسکی زوجہ مرغوب ہی او
سبوے ریب و تردد شامیان ہین
دلے یہہ ان خلافت کا تھا خواہان
ملقب ظلم سے ہین اسلئے وہ
کرونگا اس سخن پر مین منادی
کہ نین یہہ اہلِ سنت پاس جایز
ہوا یہہ نامِ زشت اُنکون سزاوار
کہ تھے اسلام مین وہ خارج آہنگ
کیا غارت اُنوکون شاہِ مردان
صحابہ ساتھ اپنے شاہِ ابرار
دیکھا وینگا اُنوکون راہِ جنت
وہ جنت کا ہی ذوالقرنین اکرم
کہے ہین اُسکے حق مین زشت باتان
رکھے بغض و حسد ہو دین سے خارج
غرض سبا مین وہ سب ہوئے ہیچہ
شتاب اُسکے سبب سے صلح ہوینگی (جلد ١٢)
امانِ مال و جان لوکان کون بخشا
مصیبت کربلا کی سب مفصل
دو ستر الف کون مارینگا قہّار
ہوئے ہین بنگمان یکسر عیان سب
رہینگی تیس برس ای باسعادت
تھے باقی چھے مہینے ای معلّی
کیا ترک اُسکون وہ سالارِ فاخر
کرینگے ظلم سے اُسمین تصرف
بھی دیکھا کودتے ہین ہو بندر
ہی کیا تعبیر اُسکی ای معظم

کہا آلِ اُمیّہ ہوگو حاکم
شبِ قدر الیسی ہین تجھکون یا یک
بھی فرمایا کہ بعد از اپنے بیجد
ہُور آخر ہُوونیگا وُہ جلد مقتول
خرابی لاوینگی عربان اُپر بھوت
کیا بھی اہلِ ردت سے بہت جنگ
بھی فرمایا کہ عربان اور انصا
نہین اس بھید سے تھا کوئی واقف
بھی جنگ بدر مین سالار امین
خبر قتلِ اُمیّہ سے دِیا ہی
وُہ سنکر یہہ خبر لڑنیکون آیا
لگی ہین ہی تجھے کچھ زخم کاری
محمدؐ اس طرح کہتا تھا مجھکون
کئی دن مین وُہ ملعونِ سیہ دل
بھی فرمایا ابو طالب سے سرور
جو کچھ قطع رحم اور ظلم تھا وہان
آتا را اُس خط کون سرتا پا بجھاے
کہ میرے اسقدر اصحاب نامی
ابوذر سے کہا یون شاہِ والا
وفات اُس پاک باطن کا ہُوا وہان
ہُور آخر کون تو پاونیگا شہادت
کہ اُسکا ہاتھ ہینگا سب سے لنبا
خبر موتِ نجاشی سے دیا ہی
کیا تحقیق وُہ جب یہہ سمایا
کیا جب عزم فتحِ مکّہ سالار
وُہ پایا ایک زن کون راہ اندر
کہ بھیجا تھا یہان صفوان تجھے اب
وہان جو ماجرا گذرا تھا پنہان
غنیمت سے لیا کوئی پارچہ یک

چڑہینگے میرے منبر پر وُہ ظالم
کہ بہتر ہی ز الفِ شہر بیشک
قبایل ہر طرف ہووینگے مُرتد
پڑینگی اُسکی عظم و شان مین ہول
بلا یک جو ہُوی نزدیک تر بھوت
ہُوی مقتول اُنسے بہوت بے ڈہنگ
بہت کم ہُونیگے کھانے مین نمک سار
ہُوا وُہ تب سے اِس سرور کا عارف
کیا کفّار کے جاگے مُعیّن
وُہ مارے جارہِ دُوزخ لیا ہی
شہنشہ اُسکون یک نیزہ چبایا
تو کیون کرتا ہی اتنی بیقراری
کہ اپنے ہاتھ سے مارونگا تجھکون
ہُوا قعرِ جہنّم بیچ داخل
کئے تھے جو قریش از فتنہ و شر
وُہ کیڑا اُسے کھایا بیک آن
کہا تھا جسطرح سالار یاسے
شہادت سے ہُوے ہین اب گرامی
کرینگا زندگی تون ہُوا کیلا
بغیر اہل اُسکے کوئی نہتا وہان
وُہ پایا بعد شہ کے یہہ سعادت
ہی یعنے در سخاوت اُسکا بالا
نماز اُسکے جنازے پر پڑہی
بصدقِ جان و دل ایمان لایا
کیا تھا خط سے وُہ اُنکون خبر دار
لئے خط اُس سے جون تُو لایا تھا ور
کہ تا مارے دغا سے تون تجھے اب
مفصّل اُسکون بولا شاہِ اکوان
اچھا یہہ کام بدتر جرم بیشک

تسلّی دینے پیغمبر کون مولا
سب اولادِ اُمیّہ کی ریاست
نبوت کا مُسیلم کر کو دعویٰ
ہلاکی سے اپنے اُمّت کی ہے اکثر
یہہ سب باتان ہوی واقع بہ تحقیق
ولے اکثر ہُوے ہین پھر مُسلمان
بھی جنگ بدر مین بولا بہ عباس
عرب ہور سیر انصار اخیار
مرے ہین اُس جگے وُہ سب ملاعین
بھی فرمایا ہی یون اہلِ شرف کون
لعین اُس زخم سے چلّا کے بھاگا
کہا کچھ جانتے تُو ای جماعت
اگر اس زخم کون پاتینگے سب پر
سوائے اُس سنگدل کے شاہِ والا
صحیفہ ایک سے کعبے پر معلّق
بچھو تا کچھ وہان جز نامِ مولا
کیا جب فوج موتہ کون روانہ
ہُوی یہہ بات ظاہر بے کم و بیش
بھی مر جاوینگا اون ہو سب سے تنہا
بھی ثابت کون کہا شاہِ عوالم
کہا ازواج سے وُہ اشرف النّاس
جب اُمّ المومنین زینب مُوی ہی
اُسی صُورت ستی فیروز کون شاہ
بھی سب اصحاب کون اپنے شہنشاہ
علی کے ساتھ دے دیگر صحابی
عمیر آیا ہی جب سالار کے پاس
بکعبہ ایک دن تون اور صفوان
سنا اُس کشف ظاہر کون وُہ جب سے
یہہ در زدی سے خبر اُسکون دیا شاہ

شتابی سورۂ قدر اُسکون بھیجا
اتھی الفِ شہر ای باغرابت
ضلالت کا کرینگا بھوت بلوی
جوانانِ قریشون سے سراسر
مُسیلم کون کیا ہی قتل صدّیق
سیر مین اُسکے ہی تفصیل الجان
رکھا خفیہ جو زر وُہ اپنے زن پاس
ہوئے ہین دن بدن کم بھوت ای یار
پڑے وہان جان کیا تھا شاہ تعیین
بہین مارونگا ابی ابنِ خلف کون
لگے لوگ اُسکے آکرنے دِلاسا
کہ کسکے ہاتھ کی ہی یہہ جراحت
تو سب بے شبہہ تا ہو وینگے جان
نہین مارا ہی کوئی کافر کون اصلا
دیا بھیج ایک کیڑا اُس اُپر حق
قریشون سے ابو طالب یہہ بولا
کہا کی دن بچھے شاہِ یگانہ
لکھا ہونمین بیان اُسکا زین بیش
تھا ربذہ یکمکان وُہ وہان رہا جا
کہ نیکوئی سے جیو یگا تو دایم
کہ جلد آوینگی تم سے وُہ مر پاس
سبھون پر بات یہہ ظاہر ہُوی ہے
کیا ہی ثوت سے خسرو کے آگاہ
کیا مکتوب سے خاطب کے آگاہ
وُہ خط لانے کتین بھیجا شتابی
دیا اُسکون خبر وُہ اکرم النّاس
کئے اس بات اُوپر عہد و پیمان
ہُوا شوق اُسکتین ایمان کا تب سے
وُہ لایا اُسکون ہو تو یہ سے ہمراہ

جراحت زخم ۱۲

مکتوب خط ۱۲

ہوئی جب اُونٹنی سالار کی گم
بھی فرمایا کہ عضوا ابن صرجان
پھرا جب غزوۂ عُسرت سے سرور
صحابہ جب مدینے بیچ آئے
عیینہ خواب مین دیکھا تھا ای یار
کہا اُسکون ہُوا وہ خواب جھوٹ
ہوئے ہین سکین مانع اُکو کُفّار

کہا شہ ای ابو یحیی تجھے زود
ملا اہل یمامہ سے وُہ مجہول
تجھے وہ قرن جو اُسکے قرین ہی
تجھے آوینگی ایسی قوم وہ ہی
کرینگے بھوت کچھ نذر خدا وُہ
بھی لوگان تجھ سے دیکھینگے زیان سب
کیا ابن زبیر آسکون دعوت
تمام ملک و مال اُسکا گیا تب

کہا قرنان کو جب اسطرح سرور
ہوئے مقتول اُس سے کافران سات
وہ نالا تا ب اُن زخمون کا ای یار
سبب اسباب کا ہی یہہ کہ سرور
کیا عورت سے اپنے شبکون صحبت
گذرتے ہی یہہ خطرہ وُہ یگانہ
ملک نہلانا اُسکون یہہ سبب ہی
ہی اُن دونو مین یک بہوت چھوٹا
مُحمد بن علی کا نام کر کر

سعید ابن جبیر اور بہوت ابرار
بجز یک فرقہ سب ہین در جہنم
یہہ سب فرقے کہا جو شاہ اخیار
خوارج قدریہ ہووینگے پیدا
زمانہ ہووینگا زستی ہین یکسان

دیا اُسکی خبرون وُہ ہر دم
طرف جنّت کے ہووینگے شتابان
چلا تُندی سستی یک باد صرصر
حقیقت شہ کے فرمانیکی پائے
کہ لینا مُلک خیبر کا ہے دشوار
بھی بولا اُسکون جو دیکھا اصحاب
دئے سب مال اپنا انکو وہ نکوکار
ملا اُس بیچ مین خوش سعد بہبود
ہوا اُس جنگ مین آخر وہ مقتول
کہ بے شُبہ وہ قرن تابعین ہے
کہ دیویگے وہ بے پوچھے گواہی
ولے اُسکون کرینگے ناادا وُہ
بھی قرنان کون کہا پیغمبر رب
کئے تھے بہوت مردم اُس نے بیعت
بند کعبے کی عاجز ہو لیا تب
پڑے حیرت سے اصحاب یکسر
صحابی یک کہا مین سنکو یہہ بات
لیا اپنے کون اپنے ہاتھ سے مار
چلا ہی جس زمان جنگ اُحد پر
تجھے یون دلمین گذری اُسکے یہہ مت
ہوا بے غسل سرور کن روانہ
ملایک کا غسل اُسکا لقب ہے
جفا ہور قتل مین دوسرا ہی کھوتا
وُہ لکھتا تھا مکاتیب مزوّر
وُہ ظالم سے شہادت پائے ای یار
کہ اُس فرقے کو مین ہی نار کا غم
ہوئے ہین بے تردد ظاہر ای یار
روافض مرجیہ ہووینگے پیدا
نہ اہل علم کی باقی رہے شان

کہ ہینگی وُہ فلان صحرا کے اندر
نزا مین ایک اُسکا اُڑ گیا ہات
کہا سرور یہہ باد ناموافق
وُہ باد تند جسدم بہان چلا تھا
ولے ظاہر کیا مین وُہ کسی پر
صہیب اُس شاہ کا یار مکرم
مدینے کے طرف خوش ہو چلا ہی
بھی فرمایا تھا وہ یک شخص کون یون
بھی فرمایا ہی وُہ سالار اکمل
ہی تبع تابعین کا قرن اکمل
رکھینگے پاس اپنے مال مردم
بھی یا ابن زبیر اسطرح سالار
کہ اہل نار سے ہی وُہ بلاشک
ہوا ہی بادشہ جب بو مروان
بدان اُس نیک کو حجاج بدکار
کہ تھا وہ فی الحقیقت تو مسلمان
پڑا تھا جستجو مین اُسکے ہر حال
بھی فرمایا ہی سبکون سرور رسل
ہوا تھا اندلون اُسکا نیا بیاہ
کہ ہی انصاف سے بس دور یہہ بات
غزا کُفّار سے کر خوب اُسدم
بھی یاران کون کیا سرور خبردار
ہوا اُس قوم سے مختار پیدا
بھی تھا اُس قوم سے حجاج ابتر
بھی فرمایا کہ میری اُمت اکثر
وُہ فرقہ جو بچا دوزخ سے یکسر
بھی فرمایا کہ راہ رست کر گم
ہووینگے ہر زمان فتنے زیادے
ہووینگی جاہلان کیتین ریاست

ہوا اُنکی ہی ہمار اُسکی شجر پر
عیان ہوی سب اُپر شاہ کی بات
چلا ہی بہر موت یک منافق
منافق یک بڑا وھان مر گیا تھا
کیا تسخیر جب خیبر کون سرور
کیا ہجرت کا جب عزم مصمم
ہو اُس سرور سے جلد آکر ملا ہی
کہ دار اُسکے بڑے مینگے احد ہون
ہی میرا قرن سب قرنون سے افضل
یہہ دونو قرن بعد از سب سے افضل
ولے وصف امانت اُنمین ہی کم
کہا لوگان سے تون دیکھینگا آزار
ہوئے ہین ظاہر یہہ اخبار یک یک
کیا فوجون کو بھیج اُس ساتھ جنگان
کیا کعبے کے اندر قتل ای یار
کیا دینکی کمک جون اہل ایمان
ہوا زخمون سے اُسپر بہوت جنجال
فرشتے حنظلہ کیتین دئے غسل
ہوا اسواسطے وُہ دور از شاہ
کہ ہو وُدن دور شہ سے ایسے اوقات
شہادت سے ہوا ہی وُہ مکرم
کہ ہووینگے ثقیف اندر دو بدکار
کہ علم غیب کا کرتا تھا دعویٰ
کہ تھا وہ ظلم مین فرعون دیگر
تہتر فرقہ ہووینگے سراسر
ہی میرے اور مرے یاران کے رہ پر
چلینگے گمرہی کی راہ مردم
ہووینگے مختلف سبکے ارادے
زمان ہووینگے بہت مردان پہ قلّت

بہر جا زلزلے ہووینگے بسیار
بھی بولا ہر سر صد سال اوپر
بھی فرمایا کہ دایم اہل مغرب
دیا ہی جون خبر وہ واقف غیب
بہت جیوینگا تون تا اکثر اقوام
ہوا نبکان کون اس سے نفع وراحت
تو پاوینگا اسے صحرا کے اندر
شکارا اپنا کیا اسکون بسرعت
خبر اس سحر سے شاہ مبجل
لے شہ کے ریش کا یک بال اوسکا
علی مرتضی کون بھیج سرور
سراقہ کون کہا وہ خازن غیب
کرے خسرو کے جو تھے از جواہر
عمر اسدم سراقہ کون بلایا
جہان تک ہین روافض اور خوارج
دیا تھا بھی خبر وہ شاہ اعجاز
ولید اس ظالم گمرہ کا ہی نام
بھی یک بد بخت از نسل امیہ
ہی حرہ یک مکان نزد مدینہ
مدینے بیچ فوج اس بھیجا کی
مرے منبر کے اوپر وہ چڑینگا
گرا ہی ناک سے اسکے لہو وہان
کہا فاروق سے سالار عالم
وہ اس ارشاد بعد از جلد آیا
بھی بون عباس کی غوثکون لولا
ابو الخلفا لقب اسکا کیا شاہ
کرینگے اس سے بازی بچے انکے
خبر بھی اس وبا کی وہ دیا تھا
بھی فرمایا عجم کے لوک یکسر

ہووینگا ہو تب سے ہرج ومرج ہر تھار
بھیجینگا ایسا عالم رب اکبر
رہینگے دشمنان دین پہ غالب
یہہ سب باتان ہوئے ظاہر بلا ریب
تر ایسے پاینگے سب نفع وآرام
یدان کون اس سے بہجے ہی حضرت
کہ آیا ہی شکار گاہ او پر
گیا لشکر اسے نزدیک حضرت
دیا یاران کتین اپنے مفصل
گرہ اسمین دئے تھے وہ اگیارہ
منگایا ہی وہ چیزان کون سراسر
کرتے خسرو کے پہنگا تون بے ریب
تھے اس مال غنیمت بیچ حاضر
کرتے وہ ہاتھ مین اسکے پایا
یہہ فعل بد ہوا ہی ان مین رائج
سبھون کوا زبنای شہر بغداد
ہوا وہ جون کہا سالار ایام
ہی نام اسکا یزید بدرویہ
وہان بھیجا ہی لشکر یہہ کمینہ
کئی تازی مصیبت کربلا کی
لہو مین سے اسکے وہان ترینگا
ہوا سب پر عیان یہہ سر پنہان
کہ دے تون جو اسے ابی اکرم
ہو اس سرور اپر ایمان لایا
کہ ہی تیرے شکم مین ایک بیٹا
خبر اولاد سے اسکے دیا شاہ
ہوئے ظاہر یہہ باتان شاہ کن کے
کہ ہوی ہی بعد فتح شام پیدا
عرب مین ہووینگے بے شبہ اکثر

اٹھینگا علم ہور علما مرینگے
کر اس امت کے خاطر وہ بتائید
بھی فرمایا کہ کم ہووینگے سنت
بھی بولا سعد کتین شاہ والا
ہور اشخاص دگر پاوینگے آزار
کہا خالد کتین شاہ معلی
جب اسکے ملک مین خالد نے آیا
گئے تھے دختران ابن اعصم
وہ ملعونات یک پتلا بنا کر
شجر خرمے کا تھا یک کہنہ در چاہ
ہوئے دو لوا عوذ اسوقت نازل
خلافت بین عمر کے از مدائن
برتے تھے وہ کرتے بہتوای براو
کہا آخر کون اس امت کے اقوام
کہ دستے ہین یہہ دونون فرقہ بد
بھی بولا ہووینگا یک شاہ بے عون
بھی فرمایا ہی وہ سالار یہہ بھید
دیا بھی جنگ حرہ سے نشانی
کیا لوکان کون وہان کے قتل یکسر
بھی فرمایا کہ جبار دنی یک
ہوا یون جون کہا پیغمبر حق
سہیل اس شہ سے گستاخی کیا جب
کہ شاید یک مقام اندر کھڑا ہو
خلیفہ جب ہوا فاروق اعظم
جنگی جب اسے تون لائے ہر پاس
کہ نکلینگی وہ لے رایات اسود
بھی فرمایا اویس قرن کی بات
بھی بصری کے سکونت سے خبردار
ہور انکے مال کون کھاوینگے وہ سب

جہان سے نیک لوکان سب اٹھینگے
کرینگا از سر نو دین کی تجدید
بہت ہووینگے ہر جاگے مین بدعت
کیا ہی ثبوت کا جب وہ تمنا
ہوی یہہ بات ظاہر اسکو کار
اکید رکے طرف جب اسکو بھیجا
شکار گاہ مین سب اسکو پایا
شہنشہ کے اپر سحر ای مکرم
چھپا رکھے تھے سو بان اسمین سراسر
رکھے تھے اسمین یہہ چیزان وہ گمراہ
کئے اس سحر کون فی الفور باطل
غنیمت آئے تھے بسیار یکدن
کسی کے ہاتھ کے ہین تھے برابر
دیوینگے اول امت کون دشنام
صحاب اور آل کون دشنام بیجد
کہ اس امت پہ ہی بدتر ز فرعون
کہ اول جو کرینگا دین مین چھید
کہ یہہ ملعون ہوا ہی اسکا بانی
مدینے کون کیا ویران سراسر
کہ ہی قوم امیہ سے وہ بیشک
چڑھا منبر پہ اسکے عمرو اشدق
عمرو دانت اسکے جاتا تو وہ تب
کرینگا تہنیت سے خوش مجھے او
برادہ تہنیت مین خطبہ اسدم
جن اسکون لیکی شہ پاس و ہمراہ
خلافت لیوینگی ہور ملک بیجا
خبر اس سے دیا تفصیل کیسات
کیا ہی سبکتین سالار احیا
ہور انکے گردنان مارینگے وہ تب

تمنا آرزو

دشنام گالی

خبر تر کون سے بھی سرور دیا ہے
ہوے ترکان نا ہنجار پیدا
کرینگے جنگ چڑھ کر کشتیان مین
کہ ہی تو بیگیان اُس قوم اندر
لئے ہین فرس اور دیگر جزایر
تھی اُم ورقہ ایک فرخندہ عورت
کہا ہووے شہادت سے مکرم
خلافت مین عمر کے وہ گرامی
کہ یہہ خیرہ کا شہر اُسوقت اندر
ہی حسن و عمدگی مین بے نظیر او
کیا وہ عرض ای شاہ سرفراز
خلافت مین عمر کے ای سو لکھن
صحابہ کو دئے اُسپر شہادت
وہ بدبختون کے ہاتون سے شہنشاہ
ادب سے شاہ کے اصحاب تھا اُن
کیا تب یہہ ارادہ دل کے اندر
کیا وہ معذرت سرور سے بسیار
چھپانے سے وہ ذو نو اُونٹ کے شاہ
گروہ غابد آئے شہ کے جب پاس
فلان بچہ وہان چوری گیا ہی
اٹھا جو شخص نزدیک سرانجام
مرینگا بیگمان وہ آتش اندر
کہا اطوار سب اُسکے بیان وار
ہوا اُس سرور اُپر ایمان لایا
کیا جب بہوت تندی وہ نگوترا
طرف وارثی کے اسکے ایک دنبل
قریش اُس شہ سے جب تو ہین پشیمان
کہی تب عایشہ ای رب کے محبوب
نسیدہ و بنت بو جہل و بو سفیان

بیان اطوار کا اُنکے کیا ہی
مچائے دھوم محشر کی بہر جا
سلاطین کے طرح تخت رواں مین
یہہ باتان سب ہوئے ظاہر سراسر
اٹھے اُمّ حرام اُن بیچ حاضر
اتھا اُسپر شہنشہ کا عنایت
کیا ارشاد اُسے یون شاہ عالم
شہادت کے لئے ہی نیک نامی
ہوا مکشوف سب پیمبر کے نظر پر
مسلمانان کی ہوویگی اسیر او
مجھے کر اُسکی بخشش سے تون ممتاز
لگی ہی مومنان کے ہاتھ وہ زن
لیا تب اُسکتین [illegible] باسعادت
کیا عمار کے تین [illegible] آگاہ
قدم پر اُسکے نین رکھتے اٹھے پاؤن
کہ سرور پر کرے پھر جمع لشکر
کیا عفو و تجاوز اُس سے سالار
کیا ہینگا مفصل اُسکون آگاہ
خبر اُنکون دیا وہ اکرم الناس
وہ دھونڈا بہوت سے جب پھر ملا ہی
یہہ سُنتے ہی خبر لایا ہی اسلام
ہوا آتش مین سمرہ ای برادر
دیا بھی اُسکون آیندہ سے اخبار
سعادت دین ہور دُنیا کی پایا
کہا دارثی مین تیرے ایک پھوڑا
ہوا ہی جون کہا تھا شاہ اکمل
کہا یاران کون اپنے سرور اُس آن
مسلمانان کے حق مین ہویگا خوب
اٹھے میٹھے ہوے کعبے مین یک آن

کیا تھا جسطرح ارشاد سرور
بھی فرمایا ہی یون ہار انکو سرور
اٹھی اُمّ حرام اُسوقت حاضر
کہ خال المومنین کے وقت لشکر
بھی بعد از اُسکے شاہان ہوت اوقات
چلا تھا شاہ یکبدن بر سر جنگ
مدینے بیچ کر تون اب اقامت
روایت ہی کہ شاہ کامل الذات
یہہ شیما جو نفیلہ کی ہے دختر
غرض سرور سب احوال و علامات
قبولا شاہ عالم اُسکی درخواست
خُریم اُسکون کیا درخواست اگر
دو دیعا اور دو سر کی منافق
کیا مکے کتین جب فتح سالار
ابو سفیان یہہ حالت سب بجھایا
مقابل اُسکے آکر شہ کہا تب
دو واُشتر آپنے حارث چھپا کر
کہا وہ تون پیمبر ہی بلا ریب
کہ آئے تم یہان یا ایہا الناس
وہ مردم جب مکان بیچ اپنے آئے
کہا کی یار کون اپنے وہ فاخر
بھی فرمایا عدی کتین پیمبر
وہ بوجا یہہ کہ ہی وہ سچ پیمبر
کیا ابن محارب وہ نکون سالار
نکل آویگا ایسا زور کر کر
کہی دن اُس اُمّ سے ملا کر
کہ تو تے عہد حق یک کام خاطر
جواب اُسکون دیا اسطرح سرور
بلال آکر دیا ہی وہان اذان جب

عجم غالب ہوئے سارے عرب پر
کہ اُمت آپنی دریا کے اندر
کیا ارشاد اُسے سالار فاخر
گئی کشتیان پو چڑھ دریا کے اندر
گئے کفار سے دریا مین غزوات
وہ مانگی رخصت آنے فوج کے سنگ
کہ دیویگا خدا تجھکون شہادت
کہا تھا یون خریم باصفات
ہوئی ہے راکب اُجلے خچر اوپر
کہا تفصیل سے اُس بار کے صفات
ہوئی یہہ بات ظاہر بے کم و کاست
کہ بخشتا ہی اُسے مجھکون پیمبر
کئے کی بات آیسین نہ لایق
طواف کعبہ کرتا تھا وہ یکبار
حسد سے اپنے دلمین پیچ کھایا
کرینگا خوار تجھکون اس گھڑی اب
کھڑا خدمت مین شاہنشہ کے آکر
بھی لایا اُسپو تب ایمان وہ بے عیب
سرانجام ابار کھہ یک شخص کے پاس
کہا تھا جسطرح سالار پیارے
جو دُنیا سے اٹھیگا تم سے آخر
اٹھا وہ کفر مین جس مذہب اوپر
ہین معلوم اُسکتین اسرار مضمر
سوال اُس شاہ سے کر بہوت تکرار
کہ اُس آزار سے جاویگا تون مر
گیا آخر جہنم بیچ وہ خر
کہ جیتا ہی کرے اثبات قادر
وہ کام اسلام کے ہی حق مین بہتر
وہ سب بایکدگر کچھ کچھ کہے تب

جو پوشیدہ کہے تھے وہ سراسر / کیا ہر شخص پر ظاہر پیمبر
ہوینگا بیگمان آخر وہ مقتول / کہا شہ جون گیا مارے وہ مجہول
خبر یہہ آیا ہی کی دن بعد شہ پاس / کہ تھا ملکِ یمن مین افضل الناس
چلا پانی کے جب لانیکون عمار / کہا اسوقت اسے سالارِ ابرار
چلا جب نیر لانے وہ معلا / ہوا مانع اسے یک شخص کالا
کہا سرور سے جب یہہ ماجرا او / کہا خیر الوری شیطان اتھا او
وہ رخصت مانگتا تھا جہد کر کر / کہا الحاج پر اسکے نظر کر
کہ آوینگے وغا سے وہ یکایک / ترے فرزند کون مارینگے بیباک
کہا سلمہ کتین پیغمبر رب / بنی لحیان پر جا جا دو نے جب
کئے جب جستجو اسکی سراسر / ہوا ظاہر کہا تھا جون پیمبر
جرم تیری جنی ہی ایک فرزند / کیا ہی کس لئے کر او وہ دلبند
کہ ہرگز کوی نین جانا تھا یہہ سر / ہین بھیدان سر بسر تیرے پہ ظاہر
کیا ارشاد یون اسما کون سرور / کہ جعفر اور صدیق اور حیدر
کہ تا جنت مین ہووے وہ ترا مرد / کہی ہووے یہان جعفر مرا مرد
گیا صدیق جب جنت کے اندر / نکاح مین اپنے لایا اسکون حیدر
بہی صدیقہ کون بولا ہی پیمبر / جو گذری بات اسکی دل کے اندر
وضو پانی سے یہان کے مت کرو تم / نہ اسکے پینے او پر مین ہرو تم
ضرورت کے لئے یک شخص نکلا / خناق آکر گلے کون اسکے چکلا
گلا دابا گیا تھا جس کا ای یار / اٹھا لائے اسے نزدیک سالار
مدینے کون گیا جب شاہِ والا / بلادِ ہجر مین جو گم ہوا تھا
نبی اللہ بعد از جنگِ خندق / بشارت یون دیا یارانکون مطلق
قریش اپنے مین پھر نین پایے یہہ بل / کرین تا جنگ پر سرور کے چل چل
ثقیفے اور انصاریکون سرور / کیا ہی مطلع از سرِ مضمر
ہور آیا وائلہ نزدیک سالار / کہ پوچھے شک و نیکوی کے اسرار
بہی یاران سے کہا پیغمبر رب / کہ اولادِ محارب اور ثعلب
کیا تب حکمِ تیاری لشکر / وہ بھاگے گھابرے ہوکر سراسر
کہ اسکے نور سے در ظلمتِ شام / دسینگے گردنان اونتان در شام
عرب کے ملک مین ہو وہ نمودار / جلاتی تھی جو آتا آگے ای یار
یمن لگ جا کو وہ آتش جلائی / ولے ہرگز مدینے مین نہ آئی

دیا تھا ہی خبر از حالِ اسود / کہ دعوی کر نبوت کا وہ مرتد
ہور آوینگا یمن سے یک گرامی / کہ بہتر ان سے ہی وہ نیکنامی
خبر وایل کی بہی آنے کی بولا / وہ آیا جسطرح بولا ہی تولا
کہ آتا آوینگا تیرے ایک اسود / کہ پانی لینے سے ہوینگا تر اسد
غرض وہ مارا اسکے منہہ پہ پتھر / چلا لے مشک اپنی آپ تنہے بھر
ابو ذر کون کیا تھا منع سرور / کہ ہرگز نا رہے صحرا کے اندر
مین ایمن نین ہون تیرے پر غطفان / مین گویا دیکھتا ہون انکون اس آن
رہا وہ جا کو جب صحرا کے اندر / کئے قتل اسکے بیٹے کون وہ آکر
از وہ لوگ سب در قومِ غطفان / طعامِ شام کہاتے جینگے اس آن
جب آیا ہی زراہ قوم کے سات / کیا ارشاد اسے وہ کامل الذات
کہا آیا تجھے ہی کو رپنہان / قسم کہا کر کیا وہ عرض اس آن
ہور اس ساعت مین وہ سالار ابرار / دیا ہی غیب کی بہوت اسکون اخبار
نکاح مین لاوینگے سب اپنے تجھکون / یہہ تینون سے جیسے جیتی ہی لے تون
کیا ہی اسکون اول بیاہ جعفر / کیا اسکے پیچھے صدیق اکبر
کیا سرور ابوسفیان پہ ظاہر / جو بولا تھا وہ زن سے اپنے سرور
دیارِ ہجر مین آیا ہی جب شاہ / کیا اصحاب کون سب اپنے آگاہ
بہی سب اونتان کے باندو پاون محکم / نہ نکلو بہار تم خیمون سے اس دم
بہی نکلا اونٹ کے ڈہونڈنیکون دیگر / نکلتے ہی ہوا گم وہ ز لشکر
دعا اسکے لئے سرور کیا ہی / گلے کا درد اسکا تب گیا ہی
بنی طی اسکون سرور پاس لائے / کہ ہم کو مومنین اپنے اسکون پائے
کہ بعد اسکے کرینگے انسے ہم جنگ / نہ آوینگے ہمارے پر وہ بیدرنگ
شہنشہ آپ انپر چل دیا ہی / انو کے ہاتھ سے تکیہ لیا ہی
وہ آئے پوچھنے حج کے مسایل / کہا شہ انکون جو لائے تھے دردل
بغیر اظہار اسکے اسکتین شاہ / کیا معنی سستی دونو کے آگاہ
کئے ہین یہہ ارادہ وہ بکینہ / کرین تا انکو شبخون بر مدینہ
بہی فرمایا تھا یارانکون سالار / عرب کے ملک مین آوینگی یک نار
جمادی الآخرہ کی تیسری کو / سن چھے سو چون ۶۵۴ [illegible]
ہوا تھا شعلہ اسکا بہوت بالا / پڑا تھا شام مین اسکا اجالا
تہا نزدیک مدینہ ایک پتھر / تہا ادہا اس سے بہار او نصف اندر
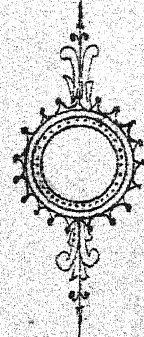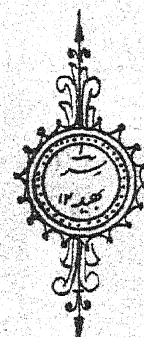
وہ آوےگا جو حرم حد سے تھا بھار
بگردا گرد اُس آتش کے یک گو
رجب کے مہینے کے ستاویسوین روز
کہ بطن عرش سے محشر مین بیشک
بھی جابر کون کیا سرور مبشر
وہ جیتا اُس زمانے لگ اہی
کہ میرے آل سے یک نفس اطہر
وہ پتھر پر کہ ہین نزد مدینہ
تجھے ہووینگا البتہ پسر ایک
بھی ثابت یون ہوا اہل خبر پاس
ہوا واقع نبی اللہ کہا جون
کہے اکثر کہ ہی وہ مرد سلمان
کہ عالم اُنکا طبقات زمین سب
کہ وہ عالم امام شافعی ہے
کہے ہین یونکہ وہ عالم ہین مالک
ضمیر ان مومنان کے بولتا تھا
یہان لگ بولتا تھا اُنکے بھیدان
خبر دیوینگے اُسکو سنگ و کنکر
جیسا دنیا سے اُٹھ جانا امانت
چرانے والے بکروں کے بہ صحرا
کیتنے لوگ ہونا سبکے سردار
لکھا کشف الغطا مین موج آثار
جیسا بدبخت سُفیانی کا آنا
مچانا دھوم دُنیا مین دجال
بھی یاجوج اور ماجوج ای برادر
ہوا کے بیچ بھر جانا دھوان سب
بھی ہونا بانجھ دُنیا کے زنان سب
فساد و ظلم سے ہونا جہان پور
علانیہ جمع کرنا زنان سے

گئی اُسکو جلاکر راکھ وہ نار
نہ جا سکتا تھا ہرگز کوئی رو
گئی ہی بجھ کو سب وہ نار پرسوز
کرینگا ایک منادی یون ندا ایک
محمد ابن عیسلے سے ای برادر
یہہ کیفیت تمام اُس سے کہا ہی
ہوینگا قتل حجر الزیت اوپر
کئے اُسکون شہید ارباب کینہ
محمد اُسکا رکھ تو نام ای نیک
کہ فرمایا ہی شہ با ابن عباس
بھی فرمایا ہی شاہ باصفا یون
کہے بعضے امام دین ہی نعمان
بھرینگا علم سے یہہ ربع نو آب
امامت جسکی عالم مین جلی ہے
کہ ہی راہ امامت کا وہ سالک
معما اُنکے دل کا کھولتا تھا
کہ وہ آلیسمین یون کہتے تھے پنہان
ہمارے اس تجھے پانان سے کمیسر
امین ہونا جو ہینگا باخیانت
بنا کرنا عمارات معلے
پریشانی مین پڑنا جو مین اخیار
مفصل تر تو وہان دیکھ ای نکوکار
جہان مہدی زینت سے زمین پانا
مسلمانان پہ ہونا اُس سے جنجال
زمین زیر و زبر کرنا سراسر
عیان ہونا ایک آتش جو جہان سب
بھی مرنا باو سے یک مومنان
نہ رہنا کچھ حیا کا جگمین دستور
اور اپنے مادران اور خواہران سے

حرم مین اُسکے جو تھا نصف دیگر
ولے اُس بلدۂ طیب کے اسپاس
بھی یاران کون کیا اپنے شہنشاہ
کہ سب عباد کا سرور اُٹھے اب
بھی بولا یون اُسے سالار والا
بھی فرمایا ہی شاہ اہل اجلال
کہا نفس زکیہ جسکون سرور
علی کے تیئن کہا از یک کنیزک
ابو القاسم تو کُنیت اُسکی تین کر
کہ بے شبہ تر جاوینگے انکھین
ثریا پر اگر ہو دین اقدس
کیا ارشاد بھی یون وہ مجدد
امام احمد اور دیگر اکابر
بھی سارے آنے والوں کو شہنشاہ
بھی وارد ہین بہت اخبار ای یار
اُٹھے اہل نفاق اُس عصر مین جو
کرو تم بات کا اپنے بہت پاس
بھی فرمایا ہی وہ سرور بیان وار
جو انواع کبایر ہین جہان مین
نکلنا تیس دجالوں کا ای سور
ہزاروں سے کہا ایسے علامات
بھی فرمایا ہی وہ سالار اجل
لینا ملکوں کا با قسطنطنیہ
اُترنا آ مسیحا آسمان سے
نکلنا دابۃ الارض از زمین بھاب
بھی گُٹنا کعبہ ہونا طیبہ ویران
اور اُٹھنا دین کا عالم سے یکسر
نکرنا وہ ستمگاران ناچیز
لکھا ہین بھا یہہ باتان ہوت مجمل

جلائی نین اُسے آگ ای برادر
نسیم سرد یک بہتی تھی خوش باس
علی بن سید الشہدا سے آگاہ
اُٹھینگا وہ امام باصفا تب
کر پہنچاوے سلام اپنا اُسے جا
محمد ابن عبداللہ کا احوال
پڑتا تھا حسن کا ای برادر
کہ ہی قوم حنیفہ سے وہ بیشک
ہوی یہہ بات ظاہر ای برادر
تو مرتے وقت پھر آوینگے انکھین
تو لیوینگا اُسے یک مرد فارس
کہ ہرگز مت قریشونکو کہو بد
کئے ہین شرح مین یون اُسکے ظاہر
مدینے کے کیا عالم سے آگاہ
کہ سرور جانتا تھا سب کے اسرار
سوا اسرار اُنکے سب کہتا اتھا او
کہ گر کوئی محمد کے ہو پاس
قیامت کے ہین جتنے چھوٹے آثار
عیان ہونا وہ مردان ہور زنان مین
کہ آخر سبکے ہی دجال مشہور
کہ سب ظاہر ہوے تفصیل سات
بڑے اُسکے نشانوں کون مفصل
ہونا اسلام کا جگ مین رویہ
اُٹھانا دین وہ ملعونکو جہان سے
ہور آنا سور کا مغرب سے ای یار
اور اُٹھنا دل اور کاغذ سے قرآن
زمانہ کفر سے بھرنا سراسر
زنان ہور محرمان کے بیچ تمیز
وہ سب کشف الغطا مین ہین مفصل

ہوے ہین جو عیان آثار صغری — عیان ہووینگے سب اشراط کبری
بھی فرمایا ہی وہ سالار ابرار — مفصل قبر کے احوال و اسرار

جو پوچھینگے نکیر و منکر اگر — بھی جو ہی وہان غم و آرام یکسر
بھی فرمایا ہی وہ سالار ابرار — مواقف سب قیامت کے بیانوار

کہ سورج آویگا بھالے خاص سر پر — زمین ہووینگی تانبے کے برابر
کھڑے رہینگے دو پا انصدال وہان — ڈوبینگے خوے مین عورات و مردان

عرق بعضون کے پنڈری لگ ہیگا — کسے ران و کمر کے تین لگیگا
تھوڑون کے سینے لگ ہور وکسے سر پر — لگینگے غوطے کھانے اُسمین یکسیر

بھی ہوویگا حساب حشر اُس آن — کسے مشکل کسے ہوویگا آسان
پیچھے اُسکے عمل نامے اڑینگے — سیدھے اور داوین ہاتھون پر پڑینگے

رکھینگے اسکے ابداز لا کو میزان — کہ تولین اُسمین طاعت اور عصیان
صراط ایسا کہ ہی وہ سخت دشوار — رکھینگا دوزخ اوپر اُسکون کر تار

ہی باریکی سنے جون بال ای یار — ہی تیزی بیچ جون تلوار کی دھار
بھی بولا شاہ سب دوزخ کے درکات — کیا ہی بھی بیان جنت کے درجات

بھی دیویگا اُسے جو اُسکا معبود — وسیلہ اور مقام خاص محمود
لوا الحمد ہور وہ حوض کوثر — کہ کوزے اسکے ہین تارون سے اکثر

کریگا جو شفاعت سبکو بالجزم — ہوے ہیں سب نبی اُولو العزم
یہہ سب تفصیل سے بولا ہی سرور — لکھا ہون کچھ مین اس نسخے کے اندر

غرض یہہ بات ہی ایسی مطول — لکھینگے گر دفاتر تو ہی مجمل
ولے اس بہوت سے ہین نیکو ای یار — لکھا فہرست کے مانند بنشک

اگر کیا ہین کچھ بھی اسکی تفصیل — تو ہوتے دس ہزار ابیات بے قیل
سنا ای بھائی جب وہ معجزے — تو سن پھر شوق سے یہہ معجزات اب

در بیان معجزات حضرت خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام مشتمل بر شفای اسقام در پنجاستی معجزہ مذکور است

تھا اس سرور کا اعجاز ای نکونام — کہ دیتا تھا مریضون کو وہ آرام
کہا ہی یون معقب باحی — کہ جب آیا تھا حج کو شاہ نامی

ہوا ہین اسکے خدمت بیچ حاضر — اٹھا یک گھر مین تب سالار فاخر
بچا یکدن کا یک مرد از جامہ — وہان لایا اُتر اکر اسکو جامہ

شہنشہ اُس سے پوچھا ہین ہون کون — کہا تو ہی رسول خالق کون
کہا سرور اُسے تو راست تولا — برکت دیوے تیرے بیچ مولا

کیا ہین بات ہر از بحر وہ بچا — سخن کرنے کے حد کو تا نہ پہنچا
ہوا مشہور سب لوکا مین بنشک — لقب اسکا یاحی کا مبارک

معجزۂ دیگر

روایت یون کیا ہی ہندی یار — کہ خدمت مین نبی اللہ کے یکبار

لے آئے تھے بڑا سا ایک کودک — کہ نین کرتا اٹھا وہ بات بنشک
کہا مین کون ہون وہ واقف غیب — کہا تو ہی رسول اللہ بے ریب

معجزۂ دیگر

روایت یون کیا ہی ابن عباس — کہ لائی ایک زن بیٹے کو شہ پاس

کہی تب یا رسول اللہ یہہ فرزند — ہوا دیوانگی مین پر کو بے بند
بصبح و شام ہوتا ہی دوانہ — لگایا ہاتھ اُسے شاہ یگانہ

شہ کو مین جب اسکو چھپا ہی — وہ دیوانہ گیا فی الحال لگ تی
گئے کے بچے سی یک چیز اسود — شکم سے اسکے بھاگا اگر یری تد

معجزۂ دیگر

حرکت بہوت سی کرتی تھی وہ چیز — جنون جا اسکا پایا ہوش و تمیز

محمد ابن حاطب کے دندا اوپر — پتری تھی گرم ہانڈی ہونگون پر
اٹھا سن طفولیت مین وہ تب — گیا اسوقت اسکا ہاتھ جل سب

معجزۂ دیگر

مبارک ہاتھ اُسے سرور لگایا — شفا فی الفور اُس بچے نے پایا

خبر ہی شرحبیل کے ہاتھ اندر — گھٹا یک تھا گرہ دار ای برادر
پکڑ سکتا نتھا ہر گز وہ تلوار — بہت پاتا تھا اس گھٹے سے آزار

مبارک ہاتھ سے اپنے پیمبر — ملا ہی اُس گھٹے کو ای برادر
وہ گھٹا اُس گھڑی مین گم ہوا ہی — اثر اسکا نہ باقی کچھ رہا ہی

معجزۂ دیگر

خبر مین بھی تھا تب ایک لڑکا — کہ دل دیوانگی سے اسکا بھڑکا

دو دست پاک اپنے شاہ دھو کر — پلایا اسکو وہ پانی سراسر
پیا ہی جس گھڑی وہ پاک پانی — جنون بھاگا ہوا فی الحال الحاصل

معجزۂ دیگر

قتادہ اسطرح کہتا ہی ای یار — احد مین مین اٹھا نزدیک سالار

کئے اس جنگ مین جسوقت کفار
لگا یک تیر میرے آنکھ مین آ
یہہ حالت دیکھ شہ رونے لگا ہی
ترے مرسل کے جہرے کے اپر او
دعا یون کر کو اس اوقات کے بیچ
یہہ آنکھ اسکی اتھی بے شبہ خوشتر
ہوئے کو کیا ہجرت علی جب
رکھا شہ ہاتھ اسکے پاؤن اوپر
بھی جاتا جس گھڑی شاہ یگانہ
وہ آنکھین کھول نہین سکتا ہی ہرگز
صحابی ایک ہاتھ اسکا پکڑ کر
شتاب آزار اسکا سب گیا ہی
حنین اندر لڑا خالد نے بسیار
کہا یاران سے اپنے سرور کون
اسی ساعت وہ زخم ابھر گئے سب
خبر ہی یونکہ یک اندھے کو سرور
توسل آپ سے کر بنکیان او
ہوا تھا کا ہلا سعد ابن اوقاص
شہنشہ دیکھنے اسکون گیا ہی
دعا کرتے ہی وہ سالار کامل
فدیک وہ جو اتھا یاران سے شہ کے
لعاب خاص ان مین شاہ ڈالا
بصارت مس گراہی کی تو ہوی
روایت ہی کہ سرور تھوک اپنا
روایت ہی کہ جب خیبر مین تھا حرب
کہ اس سے معجزہ اسکا بصار آیا
بھی ثابت یون ہوا ہی از روایت
دم پاک اپنا پھونکا سرور
ابو رافع تھا یک بدبخت تاجر

شہ کو مین اوپر تیر کا مار | ہوا اسکا سپر مین آرا آکر
کہ اس سے دین میں ابھار نکلا | مین لے دیدے کو اپنے ہاتھ اندر
دعا میرے لئے تب یون کیا ہی | کہ یارب کر قتادہ کی حفاظت
کیا ہی سے اپنے منہ کو سپر او | تو کر اس آنکھ کو اب اسکے بہتر
لیا دیدے کو میرے ہاتھ کے بیچ | رکھا جا کے مین اسکے اسکو سرور
نظر ہو حسن مین از چشم دیگر | ہوا آنکھین اسکے جب تھے ای یار

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

علی کو کرنے خیبر پہ روانہ | گئے اسوقت عرض ای سرفرد
نہ آرام و سکون کچھ ہی ہرگز | کہا سالار عالم جلد تم جاؤ
لے آیا اسکنین نزدیک سرور | لعاب پاک اپنا شاہ ابرار
وہ جا اسوقت خیبر کو لیا ہی | ہوا اینین پھیر کبھی آزار انکون

معجزۂ دیگر

جگا اسکا بتا دیگا مجھے کون | بتا رے رکھیا وہان شاہ تو لاک

معجزۂ دیگر

کیا ہی سطرح حکم ای برادر | کہ تابیگی ادا کر کردہ کیفیت
خدا سے مانگے اپنے انکھیان او | کیا وہ جون اسے سالار بولا

معجزۂ دیگر

دعا اسکے لئے تب یون کیا ہی | درے اسکے بینائی دا کو یارب آرام

معجزۂ دیگر

دو نو آنکھ اسکے سب ہو گئے تھے اجلے | نتھی آنکھو مین کچھ اسکے بصارت
پڑا آنکھو مین اسکے تب اجالا | ہوا تھا اگرچہ وہ اسی برس کا

معجزۂ دیگر

کرم سے ایک مستقی کو بخشا | وہ چاٹا اس لعاب خاص کو جب

معجزۂ دیگر

کرم سے اسکے سالار آیا | گیا ستہ مرتبہ دم شاہ آفاق

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

کہ ایذا شہ کو دیتا تھا وہ کافر | گیا ابن عتیک از حکم سالار

لگین تا مجھکو وہ تیران سراسر
گیا حضرت کے نزدیک ای برادر
کیا تیر سے نبی کی جون حمایت
کر اسکو تیز بین از چشم دیگر
ہوی وہ آنکھ اول سے بھی بہتر
نہین ہوتا اتھا کچھ اسکو آزار
ہوے پانوان پہ اسکے آبلے تب
گئے وہ آبلے اسوقت یکسر
کہ ہی آنکھو مین اسکے اب تو درد
اسے میر تنک ہر طرح سے لاؤ
تب اسکے آنکھو مین ڈالا ای یار
اٹھے آرام سے دائم وہ مفتون
لگے وہان بھوت زخمان اسکو ای یار
کیا دم اسکے اوپر وہ دم پاک
ہوی ہی صحت کامل اسے تب
پڑے یہہ وہ درود با برکت
دیا اسوقت آنکھین اسکے مولا
کہ تھا وہ شاہ کے اصحاب مین خاص
ہوا اس سے دور کر یارب اسقام
ہوی اسکو شفا فی الفور حاصل
الحق اسباب سے بہوت اسکو کلفت
پڑا تا تھا ولیکن سوئی مین دھاگا
نظر اسکی جوانان سے قوی تھی
ہوی حاصل شفا فی الحال اسے تب
لگا پنڈری اپر سلمہ کے یک ضرب
ہوے اسوقت خوب اس پاک کے ساق
تھے زید ابن معاذ اوپر جراحت
جراحت اسکے ہوی فی الفور بہتر
لے چار صحابہ ساتھ اپنے انصار

کہ اُس ملعون کتئیں تا مار ڈالے
ہوئے اُسکو مار کر جب او پھر ای
گیا ہی پاس یاران کے بشدت
وہ اپنے پاؤن کو لنبا کیا تب
نہ باقی کچھ رہا وہان درد کا ناؤن
اور آیا ہی خبر مین ای برادر
اُسی ساعت مین اُسکا جڑ گیا ہات
خبیب ابن عدی کے گئے تھے بازو
اتھا ابن انیس از قوم انصار
لگیا تھا ایک وار اُسکے سر اوپر
تبھی ڈال اپنا لعاب او خوش کا محبوب
پھر آیا ہی خبر مین یونکہ یکبار
کہ یارب عم کو میرے دے تو آرام
پھر آیا ہی خبر مین ای برادر
ہوئے فی الفور آنکھین اُسکے پرنور
ہور آیا ہی خبر مین یونکہ اِک دن ایک
لعاب پاک اُسکتیں چٹایا
تھی وارد ہی خبر در دست جرہد
تھی آیا ہی خبر مین ای نکوکار
بندے تھے پتھریان سے اُسکو محکم
سلام اُسپر چلے جب شاہ کے یار
گیا تھا بوقتادہ اُنکے ہمراہ
شتابی اُسپو پڑ پھونکا شہنشاہ
وہ بھیجے اسپ و شتر یک نذر حضرت
تو لیتا اُسکے اُس ہدیہ کتیں اب
بجالایا اُنے ارشاد حضرت
تھی آیا ہی خبر مین یونکہ یکبار
وضو کر کر شتابی سے پیمبر
روایت ہی کہ تھا زید ابن ارقم

کرے اُسکو جہنم کے حوالے — بسبب قلعے مین اُس ملعون کے جاکر
پھسل کر پاؤن اُسکا گر پڑا ای — گیا ہی ٹوٹ کر پاؤن اُسکا اس ٹھاؤن
اُٹھالاے اُسے نزدیک حضرت — جب اُسکو شاہ دین اسطرح دیکھا
شہ دین پاؤن کو اُسکے چھپایا تب — مبارک ہاتھ اُسکا جب لگا ہی

معجزۂ دیگر

معوذ کا کیا تھا ہاتھ اکھڑ کر — [illegible]

معجزۂ دیگر

سرک جا مہرہ اُسکا میان سے ہوا — دم پاک اپنا سر و سینہ پہ پھونکا

معجزۂ دیگر

تھی تصدیع بہوت اُسکو ای برادر — شہنشہ اُسکے زخم اوپر کیا دم

معجزۂ دیگر

ابوطالب ہوا تھا بہوت بیمار — شہنشہ دیکھنے اُسکو گیا تب

معجزۂ دیگر

تھی مادر زاد اندھی ایک دختر — تفضل سے مبارک دست سے سر

معجزۂ دیگر

شہنشہ پاس لائی ایک کودک — کہ وہ بیہوش تھا از جوش آزار

معجزۂ دیگر

ہوا تھا ای برادر در دبی حل — کرم سے اپنے پھونکا اُسپو سالار

معجزۂ دیگر

کھلایا اُس تپی کو شاہ عالم — ہور اُسپر دست پاک اپنا پھرایا

معجزۂ دیگر

تا اُس حال مین پاؤن اُسکا ناگاہ — صحابہ شاہ کے نوبت بنوبت
اُسی دم جڑ گیا پاؤن اُسکا دلخواہ

معجزۂ دیگر

تھا ایک عمدہ عرب مین بوبرام
کیا درخواست شہ سے اپنی صحبت — شہنشہ رد کر اُسکے نذر کتیں
منگایا ایک ڈھیلا شاہ دین تب — ہور اُس پر تھوک کر بولا ہی یہ بول

معجزۂ دیگر

عیادت کو گیا جابر کے سالار — ہوا تھا وہ مرض سے سخت بیہوش
ڈلایا آب باقی اُسکے اوپر — وہ پانی پڑتے ہی وہ سدھ مین آیا

معجزۂ دیگر

گیا قتل اُسکتیں بھارتی کے اندر
بندھا بکری سے اپنے کھینچکر پاؤن
کہا اُسکو کر اپنا پاؤن لنبا
شتابی پاؤن اُسکا جڑ گیا ہی
ہوا مضبوط تر اوّل سے وہ پاؤن
لعاب خاص کتیں اپنے ڈالا
ہور آیا ہی روایت بیچ اصحات
ہوا فی الحال چنگا وہ اوّل سا
تھا عبداللہ اُسکا نام ای یار
گیا آزار اُسکا اُس گھڑی رم
جراحت کو کیا کلثوم کے خوب
دعا صحت لئے اُسکے کیا تب
دیا اُسوقت مولا اُسکو آرام
پھر آیا اُسکے دونو چشم اوپر
ہوے سب لوگ اُسکے بہوت مسرور
لیا اُس دن سے اُس بچے کو سالار
وہ بچہ اُس گھڑی آرام پایا
گیا فی الحال یکبر اُسکا آزار
کہ ٹوٹا تھا ہاتھ یک لڑکے کا یکبار
اُسی ساعت شفا وہ طفل پایا
کہ دوزخ مین کریں اُسکو نگون سار
اُٹھا لاے اُسے نزدیک حضرت
تھا دل سے بہت حیران وہ کام
کہا کافر کا لیتا ہدیہ گر مین
کہ ہوئے اُسکتیں پانی نے گھول
ہوی حاصل اُسے اُسوقت صحت
تھی بیماری کو اُسکے ہر گھڑی جوش
شفا اُس درد سے فی الحال پایا
نپٹ آزار سے آنکھوں کے بر غم

کئے تھے آنکھ اسکے اسقدر جوش | کہ رہتا تھا وہ غم سے بہت مدہوش | گیا تشریف لے وہ شاہ والا | لعاب آنکھوں میں اسکے اپنا ڈالا
گئی آنکھوں سے اسکے سب جنجال | | | شفا پاکر ہوا وہ بہت خوشحال

در بیان معجزات سید موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وسلم کہ تعلق باحیاء اموات دارد در ینجا نہ معجزہ مذکور است

بھی ثابت یوں ہوا ہی از روایات | کہ تھا کرنا احیائے اموات | جلایا والدین اپنے کو سرور | وہ دونوں لائے ہیں ایمان اسپر
امام انبیا پر لاکو ایمان | گئے پھر عالم برزخ میں اس آن | سیوطی و امام و دیگر اعلام | کہ تھے ارکان شرع قطب اسلام
لکھے ہیں اس بیان کو با دلائل | **معجزہ دیگر** | سیوطی سے ہیں یسین جو سائل
روایت ہی کہ شاہنشاہ امام | کہا ایک شخص کو نہ جو با سلام | کہا وہ میری لڑکی مر گئی ہے | مصیبت نے مجھے حیران کی ہے
جلا وینگا تو کہ دختر کو میرے | تو میں دعوت کہیں مانونگا تیرے | کہا سرور مجھے قبر اسکی بتلا | وہ بتلایا وہاں سالار دین جا
پکارا نام لے اسکا تب او نیک | کہی سرور کہتیں لبیک و سعدیک | کہا پھر اسکو شاہ انبیا نے | تو جیتی ہے طرف دنیا کے آنے
کہی پائی ہیں حق کو ای پیمبر | مرے ماں باپ سے البتہ بہتر | بھی پائی آخرت کو میں اچھو لا | بغیر شبہہ اس دنیا سے اولی
انس یوں بولتا ہی ای برادر | **معجزہ دیگر** | گیا تھا ایک جوان انصار سے مر
ہوا اس مرحوم کو تھی ایک مادر | بہت بڈھی او اندھی ای برادر | کئے حکم جا کو اسکے گھر کہیں سب | پسر کی تعزیت اسکے اداتب
کہی آیا گیا بیٹا امر | کہی ہم ہاں گیا بیٹا ترا مر | کہی تو جانتا ہی خوب یارب | کہ تیرے رہ میں سبکو چھوڑ کر اب
میں آئی تیرے ہور تیرے نبی پاس | مدد کی تیرے ہر شدت میں آس | تو میرے پر نہ لا اس درد کا بار | کر اس رنج و مصیبت سے مجھے پار
وہ مردہ منہ سے تب کپڑا اٹھایا | **معجزہ دیگر** | ہمارے ساتھ کھانا بیٹھ کھایا
کہا ابن مسیب یوں کہ یک بار | گیا مر ایک مرد از قوم انصار | شتابی سے کفن اسکو پنہائے | اٹھانے لاش اسکی لوگ آئے
کیا ہی وہ تکلم اس طرح تہ | **معجزہ دیگر** | کہ ہی بیشک رسول اللہ محمد
خبر ہی زید بیٹا خارجہ کا | کہ تھا وہ عمدۂ انصار والا | وہ فیما بین ظہر و عصر یکبار | مدینے میں کہیں جاتا تھا ای یار
یکایک گر پڑا تب ہو گیا مر | اٹھا کر لے گئے اسے انصار آکر | سلا سے ہور اڑائے اسپو چادر | نسا انصار کے روتے تھے اسپر
بھی تھے گرد اسکے انصار معزز | یکایک سب نے مغرب کے بعد از | کہ کہتا ہی کوئی خاموش ہو سب | تامل سے بجھلے چو طرف جب
تو تھا زیر چادر سے اسکا آواز | کئے کپڑے کو اسکے منہ سے تب باز | سنے اس سے کہ او کہتا ہے بے ریب | محمد ہی رسول عالم الغیب
ہی وہ پیغمبر امی وہ سرور | کہ ہی خاتم رسولاں کا سراسر | نہیں ہی بعد اسکے کوئی مرسل | لکھا ہی یوں کتاب اللہ میں اول
کہا بعد اسکے ہینگا یہ سخن سانچ | نہیں آیات میں کچھ پیچ ہور پانچ | کہا پھر یہ رسول اللہ کھرا ہی | سلام اس شاہ پر تب او کیا ہی
خبر ہی یوں کہ ثابت از سعاد | **معجزہ دیگر** | یا می رنج پایا ہی شہادت
اتارے قبر میں اصحاب اسے جب | لگا کہنے کہتیں وہ باصفا تب | محمد ہی رسول اللہ بیشک | بھی خلفا کو سراہا وہ یکایک
خبر ہی کہ ثابت جابر ایک بکرا | **معجزہ دیگر** | پکایا ستریاں کہتیں وہ ستر
گیا لے اسکو نزد سرور کل | کرے تا اس سے پیغمبر تناول | کہا یاراں کو کھاؤ اس گوشت کو سب | ولے تو رو نکو کوئی ہاڑ کو اب
فراغت پا کے جب کھانے سے یکسر | کیا سب استخوان کو جمع سرور | رکھا دست مبارک انکے اوپر | کہا آہستہ کچھ سدم پیمبر
وہ ہاڑوں سے ہوا موجود بکرا | **معجزہ دیگر** | کھڑا ہو کان ہور سر اپنا جھٹکا

خبر ہی ایک لڑکی ای برادر ہو جنگل بیچ پیدا گئی مر
وہ صحرا کے طرف سرور سدا را ہوئے اسکا نام لے اسکو پکارا
کہ دے تو حکم سے حق کے جواب وہ سنتے ہی ندا یہ زندہ ہو تب
چلی کہتی ہوئی تب پاس لبیک کہا سالار عالم اسکو ای نیک
اگر مرغوب ہی تجھ پاس یہ بات ملاتا ہوں تجھے ماں باپ کے سات
کہی ای سرور ابرار رسالت نہیں ہے مجھکوں کچھ بھی انکی حاجت
کہ میں راضی ہوں بیشک ای پیمبر خدا کو اپنے حق میں ان سے بہتر

معجزۂ دیگر

خبر ہے یک یہودیہ یہ خیبر کہ پھرے میں گوسفند کے زہر بھر کر
دئی بھیج اسکو نزد شاہ ابرار پھر اوہ شاہ سے بولا یہ گفتار
نہ کھا میرے لیے ہرگز ای مکمل کہ میرے میں بھرے ہیں زہر قاتل
سنا یہ بات جب اس سے شہنشاہ کیا اس رمز سے یارانکوں آگاہ
ہیں ایسے معجزے سرور کے بسیار وہ سب لکھنا کسے طاقت ہی ای یار

در بیان معجزات سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کہ تعلق باجابت دعا دارد و در بیان دو فصل است فصل اول در ذکر دعائے خیر و در بیان معجزہ مذکور است

ہوا اس اعجاز کو سرور کے مت بھول کہ ہوتی تھی دعا جلد اسکی مقبول
روایت ہی کہ مولا کا پیارا طرف خاتون کے یکدم سدھارا
رکھا اسکے سینے اوپر اپنا ہات کیا ہی یہ دعا وہ کامل الذات
کہ یارب بھوک کو کر اس سی دور ہوئی نہیں پھر کبھی بھوکی وہ پرنور
ہوا آیا ہی کہ وہ سالار فاخر کیا ہی یہ دعا حیدر کے خاطر

معجزۂ دیگر

کہ یارب ہو کر لطف اپنا پور کہ اس سے گرمی سردی کو کر دور
ہوا مستغنی ان دونوں کے کرار نہ پایا تھا کبھی کچھ ان سے آزار
دیا جب بیاہ کر حکم خدا سے بتول پاک کیتیں مرتضی سے

معجزۂ دیگر

کیا تب یہ دعا وہ جان عالم کہ اپنے لطف سے رحمان عالم
دیوے دونوں میں پیوند الفت ہوا انکے نسل میں بخشے برکت
نکالے ان سے بہوت اولاد طیب ہوئے شبہ یہ باتاں عجایب سب
کہ انکے نسل میں از فضل و رحمت دیا حق ایسی کثرت اور برکت
کہ لاکھوں سے ہوے سادات پیدا بھی ہوں گے بہوت تا محشر ہویدا
ہوئے انمیں امامان مکمل کہ جن سے سب کئے ہیں فیض حاصل
جتنے دنیا منے ارکان دین ہیں انوں کے جود سے خوشہ چین ہیں
انوں سے ظاہر و باطن ہے پر نور انوں سے صورت و معنی ہے پر نور
ہیں انمیں ایسے اقطاب اور افراد کہ جن سے دین ہور دنیا ہی آباد
انو میں کوئی ہوا اسطرح با ارشاد کہ سب ولیوں نے کر دل سے [illegible]
بھی جنکو علم و عرفان میں برائی کئے ہیں در بدر اسکے جبہہ سائی
محبت میں لگے جتنے گرامی رکھے ہیں اسکی خدمت میں غلامی
تھے جو محبوبیت میں نامداران تھے اسکے [illegible] منکدران

معجزۂ دیگر

کیا ہی بھی دعا شہ بہر حیدر کہ غالب ہووے وہ عمرو ابن ود پر
اتھا وہ پہلوان یک بس زور آور عرب میں تھا ہزاروں کے برابر
کیا ہی قتل اسکو شاہ مردان ہوے یہ دیکھ سب کفار لرزان

معجزۂ دیگر

بھی جنگ بدر میں سالار عالم کیا ہینگا دعا یوں ای مکرم
کہ یارب کر تو ظاہر جلد خوش وعدہ ات کیا ہی وعدہ جو کچھ تو مرے سات
بھی کہتا رہیگا گر تو یارب یہ میری سب جماعت کو ہلاک اب
کریگا تا ابد لگ کوئی زمین پر عبادت تیری لے خلاق اکبر
شہ کونین کرتے ہی یہ دعوت دیا حق دوستاں کو اسکے نصرت

معجزۂ دیگر

بھی اہل بدر کے خاطر شہنشاہ کیا ہی یوں دعا واں سے آگاہ
کہ یارب پا برہنہ ہیں انو سب تو دے رحمت سے اپنے انکو مرکب
خداوندا یہ سب ننگے ہیں بالکل پنا کپڑے انوکوں سب تجمل
خداوندا یہ بھوکے ہیں سراسر کھلا کھانا انوکوں سیر ہوں کر
کیا جب یہ دعا وہ دافع الضر ملے ہر شخص کے تئیں یک دو شتر

معجزۂ دیگر

ہوا آیا ہی خیبر میں ای مکرم کہ مانگا ہی دعا یوں شاہ عالم
کہ ای پروردگار از فضل و رحمت عنایت کر عمر سے دین کو عزت

گوسفند بکرا ۱۲

لطف مہربانی ۱۲

نصرت فتح ۱۲

یہہ کرتے ہی دعا سالار کونین
بھی بولا یون کہ اہل آسمان سب
علی کو دے حکومت وہ یگانہ
کیا وہ عرض ای سالار عالم
کہ یارب اسکے دل کو دے ہدایت
قضائین اسکتین شان جلی ہے
بھی فرمایا ہی یون فاروق اعظم
دیا یون عبدرحمان کون دعا شاہ
دیا حق مال ہین یون اسکے برکت
ہزارون سے دیا ہی اوسنے خیرات
ملا جب آٹھوان حصہ بہر چار
روایت ہی کہ وہ پیغمبر خاص
کہ اسکی تیراندازی کہین خوب
ہوا وہ تیر اندازی مین الشبا
بھی ہے اخبار مین ای اصفہانی
دیا پروردگار اسکو مفت مال
بھی باغان اسکے سب ہوتے تھے ای بار
مدینے کون گیا جب حق کا محبوب
مدینے کون ہمارے پاس یارب
کیا ہی یہہ دعا جسوقت سالار
بھی وارد ہی خبر وہ اشرف الناس
کہ یارب کر عنایت اسکو بے دہیل
دیا تھا ابن جعفر کون ہمیشہ
اسے ہر چیز مین ہوتی تھی برکت
کیا ہی نابغہ کی ثنا جب
ہوئی تھی اسکی سن دو سو پچاس
برائے عزوہ و مقداد و فرقند
ہوتا تھا کبھی کچھ انکون نقصان
دیا ہی بھی دعا وہ شاہ فاخر

ہوا فاروق اعظم آ مسلمان	اسی ساعت منے جبریل آیا
ہوے فاروق کے ایمان سے خوش اب	بغیر شبہ اس سے رب علام
معجزہ دیگر	
قضا کا امر ہی بیحد بو مبہم	مجھے ہوتی ہی اسمین اضطرابی
زبان کو بخش اسکے استقامت	کیا جب یہہ دعا پیغمبر رب
کہ بولا شاہ اقضا کم علی ہے	عمر جب لگ نہ آوے وہ مکمل
ہلاکی ہو وو اس قضیہ کو ہر دم	کہ جس مین بو الحسن ہووے نہ حاضر
معجزہ دیگر	
کہ کثرت کو نتھا جسکے نہایت	غلامان کو کیا آزاد وہ بھوت
ہین بیحد وہ ہان اسکے صدقات	یہہ سب کچھ کرم ہوا جب اکرم
معجزہ دیگر	
دعا مانگا برائے سعد و قاص	کہ ای قیوم عالم از عنایت
ہوا وہ دو نون مین نادر اسلوب	اگر تا تھا کبھی وہ کوی دعوت
معجزہ دیگر	
دیا سرور انس کے تئین دعا یون	کہ عمر و مال مین ہو اسکے برکت
صد و سبت و عمر کے اسکے ہوئی سال	تھے اولاد اسکے سو سے زیادہ ای یار
معجزہ دیگر	
ہوا اسکی نتھی اوسوقت کچھ خوب	ہوئے اکثر صحابی کا ہلے وہان
تو کئے سے زیادہ دو سو کر اب	برکت دے تو اسکے ماننے اندر
ہوا اسکی ہوی ہی خوب بسیار	ہوئی اطراف سے تب اسکی معدوم
معجزہ دیگر	
کرم سے اپنے فقہ و علم تاویل	ہوا یون علم مین با عظم و شان او
معجزہ دیگر	
معجزہ دیگر	
تفضل سے دیا اسکو دعا تب	کہ بولا نا گراوے تیر دندان
سر معجزہ	
دعائے نفع مانگا ہی وہ امجد	وہ تینون کا ہوا ہی مال بسیار
معجزہ دیگر	
نوازش سے طفیل و دوس خاطر	دعا کرتے ہی شاہنشاہ والا

زقرآن حسبک اللہ بولا یایا
کیا جون جاہئے تائید اسلام
کیا ہی جب یمن کے تئین روانہ
کیا سرور دعا تب یہہ شتابی
قضا مین مرتضی کامل ہوا تب
نہ کرتا تھا قضیہ کوی فیصل
اٹھے آپسمین یک یون وہ اکابر
کہ اسکے مال مین برکت ہو وہ لخوہ
فقیران کو کیا دلشاد وہ بھوت
اٹھے عورات اسکے چار ہمدم
ملے ہر ہر کو اسی الف دینار
ہمیشہ کر دعا اسکی اجابت
اگر ہوتی انھی اوسوقت اجابت
کہ آیا بابین نظر مین کوی وبا
بھی ہوا اولاد کتئین اسکے کثرت
ہوئے تھے بھی ہوتے اسکے بسیار
ہمیشہ سال مین دو بار پر بار
کیا تب یون دعا سالار کونین
لجا تون اسکے تب جحفہ کے اوپر
ہوئے اوسوقت اہل جحفہ محموم
دعا مانگا برائے ابن عباس
کہ قرآن کا ہوا ہی ترجمان او
دعا کی نفع و برکت ای برادر
تھا کچھ نفع کون اسکے نہایت
وہ رہتا تھا ہمیشہ شاد و خندان
اٹھے سالم سب اسکے دانت بتیس
بہت ملتا تھا انکو نفع ای یار
ترقی مین اٹھا مال انکا ہر آن
جبین پر اسکے تب یک نور چمکا

کہا قدرتا ہوں میں ای حک کے داور　کہ تو لینگے ہوا ہی کو رجھ پر　کیا تب پھر دعا وہ فیض گنجور　کہ اسکے تازیانے پر تھو وہ نور
گیا دھال انگھری وہ نور سارا　انتھا حکایت میں مثل ستارا　نت اسکے روبرو روشن تھا وہ نور　لقب اسکا ہوا ذوالنور مشہور

ہوا تھا شہ کا ناقہ ایک دن گم　**معجزہ دیگر**　کیا ہی تب دعا وہ جان مردم
بگولا ایک تب شدت سے آیا　**معجزہ دیگر**　ہوا اس ناقے کو سرور پاس لایا

کیا یوں ابو ہریرہ عرض شہ پاس　کہ ماں کو میری ہے دین کا کچھ پاس　بہی رکھتی ہی بہت وہ بغض تیرا　ہی غم اس بات کا مجھکوں گھنیرا
تو کر ای سرور عالم دعا اب　کہ حق اسکو کرے ایمان عطا اب　سنا اس سے شہنشہ یہہ بیان جب　کیا مادر لئے اسکے دعا تب
وہ بعد از اسکے مادر پاس آیا　ہوا اسکوں بے نہایت نرم پایا　بلا لایا اسے در خدمت شاہ　ہوی فی الحال وہ ایمان سے آگاہ

کیا ہی بھی دعا وہ جان الباب　**معجزہ دیگر**　حذیفہ کے لئے در جنگ احزاب

کہ یارب اپنے لطف و مرحمت سے　بچا اسکو بلائے شش جہت سے　تھا اس ایام میں سرما بشدت　صحابہ پر اتھی کھانے کی عسرت
مدینے کوں لئے تھے گھیر کفار　گیا لانے خبر وہ در شب تار　لیا لشکر میں جاکر انکے اخبار　نہ کوئی کافر سے پہنچا اسکو آزار
نہ اسمیں بھوک کا ہرگز اثر تھا　نہ ٹھنڈ کوں اسکے تن پیر کچھ گذر تھا　بدرقہ اس دعا کا لے کو ہمراہ　پھر آیا با سلامت وہ حق آگاہ

کیا جب دوس کوں دعوت وہ نبیل　**معجزہ دیگر**　کئے ہیں وہ اجابت میں بہت ڈھیل

کہا تب ای خدا از محض رحمت　ہدایت دوس کیتیں کر عنایت　دعا کرتے ہی سرور سب وہ آئے　بصدق جان و دل ایمان لائے

کہے اہل سیر ای شوق آہنگ　**معجزہ دیگر**　کہ تھی قوم ثقیفی سخت جوں سنگ

نہیں دعوت کوں شہ کے مانتے تھے　نہ مطلق اسکو کچھ پہچانتے تھے　نہ طور صلح سے ہوتے تھے آگاہ　نہ خوف جنگ سے آتے تھے سر راہ
نتھا قوم عرب میں کوی قبیلہ　انھوں سا سرکش و پر مکر و حیلہ　شرارت انکی ہوی جب نبی بھار　کیا ہی یوں دعا اسوقت سالار
کہ ای پروردگار از فضل و رحمت　ثقیفاں کے تئیں دے تو ہدایت　معاً اسکے وہ سب چھوڑ اپنے طغیان　ہوے سالار پاس آکر مسلمان

کیا ہی عزم فتح مکہ شہ جب　**معجزہ دیگر**　دعا اسطرح کیتا ہی کہ یارب

قریشوں کے تو آنکھیں موچ کیا بار　ہو آنے سے مرے بند انکے اخبار　کیا ہی یہہ دعا جس وقت سرور　پری ہی غیب سے بھر کی انو پر

خبر سرور کی ان سے کوی نپایا　**معجزہ دیگر**　وہ تا سر حد مکے پہنچ آیا

کیا ایک بار سالار اکابر　دعا مینہہ کی نبی مرہ کے خاطر　دعا کرتے ہی سرور از نوازش　ہوی ہے ملک میں خوب انکے بارش

جب آئے شاہ کن قوم سلامان　**معجزہ دیگر**　کئے ہیں عرض یوں وہ نیکنامان

کہ ای مشکل میں تیرا سکو آدھار　ہمارے ملک میں ہی قحط بسیار　فراخی کی کیا سرور دعا تب　وہ رخصت لیکو حضرت سے چلے سب

جب آئے ملک میں وہ سب جماعت　**معجزہ دیگر**　فراخی پائے ہیں وہاں بے نہایت

ولید و پھر عیاش و سلمہ دیگر　کہ تھے بوجہل ملعون کے برادر　یہہ تینوں خاص یاران مصطفی کے　تھے بیشک سابقین اولین سے
مدینے کو صحابہ جب سدھارے　کئے قید انکتیں کفار سارے　کیا اشفاق سے پیغمبر رب　خلاصی واسطے انکے دعا تب

معاً اسکے بالطاف خدائی　**معجزہ دیگر**　ہوی اس قید سے انکوں رہائی

خبر ہی جب ہوا ماز ن مسلمان　کیا ہی عرض ای شاہ رسولاں　ہیں کی بد خصلتاں مہر مذاب　دعا کرتوں کہ وہ جاتے ہیں سب
کہا یارب اب اسکا راگ بکھیر　تو قرآن کے تلاوت سے بدل کر　عوض حرمت کے دے اسکو حلال اب　بجائے خمر دے انکو زلال اب

بجاے فسق دے تو اسکو عفت
جب اگر شہر گئے قوم نجیبی
دے انعام انکیں بعد از ضیافت
کہا ای جمیع امید وار ان
نہیں مین مانگتا ہون مال تیں کچھ
قناعت کے مقام اندر رہو نین
ہوے سکے دل کتیں کر تون غنی اب
پوچھا اُنسے وہ ہادی انس و جان کا
سُنے نین ہم کسی دے سر کو اُس تون
کہا الحمد للہ شاہ والا
کہا اُس قوم سے اُس وقت یک مرد
ارادے سکے تا وان تو دل کو کر
ہنوز گی اسپہ کچھ رحمت خدا سے
نبوت کا کیا دعوی جب اسود
جب آے سب یمن کے لوک رہ پر
دیا تھا سرور ہر قبیل و ہر بعد
کہ برکت دیو اُسمین ربِ اکبر
زرارہ کون رسولِ حق تعالے
کہا سالارِ عالم یون دعا تب
بھی فرمایا ہی یون شاہ رسالت
تو حیوانات کو کر اُنکے پر شیر
خبر ہے یک جیاں آکر حضرت
کہا اُسوقت یون سالار اُکوان

بھی دے اُسکو حیا از فضل و رحمت	عنایت کر اُسے بھی ایک فرزند

معجزهٔ دیگر

کہا سالارِ عالم سکون رخصت	گئے بعد اُنکے آیا ہی جوان ایک
گئے لے فیض اُنجھے سے مہربان	سنتا ہی مین بھی آیا ہون بہر یاں
نہیں جتنا ہون مین مال و نیز کچھ	بھی چہتا ہون مین بخشش سے تیرے
نہ دُنیا کے طرف ہرگز دھلو مین	دعا اُسکون دیا شاہِ رسالت
لے رخصت شہ سے وہ گھر کو گیا تب	جب آیا ہی اداے حج کون سرور
بہت جوشش سے احوال اُس جوان کا	کہے سب یا رسول اللہ واللہ
کہ قانع ہو وے بہ رزقِ خدا یون	اگر لُت جاے ترد یک اُسکے دنیا
کہ مین اُمید رکھتا ہون زمول لا	کہ جب جاو ینگا دنیا دے کا مال
نہیں مرتا ہی دلجمعی سے کوئی فرد	رسول اللہ فرمایا ہی اُس آن
بھرین وادی مین دنیا کے سراسر	ہی غالب یہ کہ موت اُسپے آوے
وہ جس وادی بین مرجاوے بلا سے	پیچھے سالار کے صدیق اکبر
ہوے اہل یمن سے بہوت مرتد	ہو قایم وہ جوان با خوب تعزیب
لکھا حاکم کتین صدیق اکبر	کہ لاوے وہ بجا تعظیم اُسکی

معجزهٔ دیگر

معجزهٔ دیگر

بہت فتنون سے آگاہی دیا تھا	کہا اُسوقت وہ سالار کتین
کہ اُن فتنون کو نا دیکھے وہ یار	نہیں دیکھا وہ اُن فتنون سے یک شی

معجزهٔ دیگر

نکال اُنکے لیے پتھر ستی نیر	دے اُنکے بال و فرزند امین لت

معجزهٔ دیگر

کہ یارب بخش تو اُسکے گناہان	ہو اُسکے دل کتین کر صاف طاہر

بہت جیران دیا اُسکو خداوند
ہوے سب مومنان از خوش نصیبی
کہ تھا اُس قوم مین بیشک بہت نیک
تو بر لاویگا رحمت سے مری آس
کہ استغنا ہو حاصل دل کو میرے
کہا یا رب دے اُسے غفران و رحمت
لے گئے بین یہ قوم اُس سے آ کر
نہ دیکھے ہم کوئی اُس سا حق آگاہ
تو ہرگز التفات اُسپر کرے نا
تو مر جاویگا با جمعیتِ دل
کہ ہوتے ہین ہموم اُسکے پریشان
کسی وادی مین اُسکون جا وے
خبر لیتا تھا اُسکی جہد کر کر
سبھون کو دین پر رکھتا تھا ترغیب
کرے جون چاہیے تکریم اُسکی
دعا یک نوجوان کو از نبی سعد
ہوا وہ قوم مین قاری و بہتر
دعا کر تا نہ دیکھون اُن کتین مین
بل اُنکے انبکے آگے ہوا ہی
دے قوم نہر کون یارب برکت
رہے وہ جا و دان با عیش و عشرت
منگا بد کام کرنے کی اجازت
بچا وہ اس دعا سے از کبایر

فصل دوم در دعاے مضرت و خسران

کیا نیکان کے خاطر وہ دعا جون
کرے آتے نہ تھے ... رب اکبر
کیا کما ثعلبہ مومن نے حضرت
کیا کی بار اُسکون منع سرور
ہوا ہی مال اُسکا یون بکثرت

کیا کی بے ادب اُو پر دعا یون	کیا تھا بد دعا عتبہ کے اُوپر
گرا اُسکون مین پر تون نگون سر	گرا گھوڑے سے وہ ملعون شتابی

معجزهٔ دیگر

کہ ہرگز نا کرے وہ خواہشِ زر	ولیکن جب کیا وہ بہوت تکرار
کہ نین تھا اُسکے کثرت کو نہایت	ہوے جب اونٹ و بکرے اُسکے بسیار

کہ دشمن تھا پیمبر کا وہ ابتر
بکرے اُسکون گیا لے یک صحابی
کہ اپنے مال مین ہو بہوت کثرت
کہا یارب اُسے دے مال بسیار
مدینے کے حرم سے وہ گیا بھاگ

جب آیا شہ کا عامل پاس اسکے / کہ تا لیوے زکات مال اس سے
حساب اسکا کیا جب او بہ چال / تو دینا اسکو پڑھتا تھا بہت بال
دیا نین ہے زکات اسدم وہ جاہل / کہا سرور سے آ یہہ بات عامل
ہوی نازل تب اسکے ذم مین آیت / گئے قوم اسکے جا اسکون ملامت
کہ ای جاہل کیا کیا تون رکا کنت / مذمت مین تیرے اتری ہی آیت
حساب اسوقت کر وہ با دفینہ / گیا لیکو زکات اندر مدینہ
کہا سرور کیا ہی حکم یون حق / کہ نا لیون زکات اس سے مطلق
کیا ہر چند زاری وہ بلا جد / کیا مال اسکا سرور اس اوپر رد
اتھے اصحاب مین جتنے اکابر / کیا ان پاس جا زاری وہ وافر
کہ تا وہ از رہ لطف و نوازش / کریں سرور کے پاس اسکی سفارش
ولے کوی نین کیا اسکی شفاعت / گیا نومید ہو با درد و حسرت
خلیفہ جب ہوا صدیق اکبر / گیا خدمت مین اسکے لیکو وہ نذر
کیا صدیق اسکے مال کون رد / اگرچہ او کیا الحاح بے حد
بھی لایا زر خلافت مین عمر کے / پھرا نومید ہو کر آخر اس سے
خلافت بیچ ذو النورین کے او / زمین مین جا ملا قارون سے او

معجزہ دیگر

بھی عتبہ بن ابی وقاص اوپر / دعاے بد کیا اسطرح سرور
کہ تا گذرے اس او پر سال لو یا / گیا دوزخ مین جلدی وہ ادھورا

معجزہ دیگر

کیا تھا بد دعا خسرو پہ وہ پاک / کیا جب خط کو اسکے وہ لعین چاک
کہ پھاڑے اسکو اپنے قہر سے حق / کیا وہ جون مرے مکتوب کو شق
کیا جب یہہ دعا سالار لولاک / کیا شیرویہ اسکا وہان شکم چاک

معجزہ دیگر

قریش اوپر کیا سالار ابرار / دعا تا قحط مین ہووین گرفتار
ہوے ہین قحط مین وہ مبتلا زود / گئے تب شاہ سے التجا زود
دعا تب دفع کی اسکے کیا ہی / وہ قحط اس قوم سے یکسر گیا ہی

معجزہ دیگر

بھی عتبہ بن ابی لہب اوپر ای یار / دعاے بد کیا تھا شاہ اخیار
کہ اسکون پھاڑ کھاوے یک درندہ / گیا تب شام کیتین وہ گزندہ
اسے یک باگہ رہ مین پھاڑ کھایا / سزا اپنی وہ ملعون جلد پایا

معجزہ دیگر

خبر ہی ایک لڑکا از شرارت / کیا شہ کی نماز اندر حرکت

معجزہ دیگر

کیا اسپر دعا اسوقت سرور / ہو لولا ر گیا ہے وہ زمین پر
اتھا ابن قمیہ سخت ملعون / دکھایا شہ کون وہ بدبخت ملعون
کیا اسپر دعا سالار والا / ہلاک اسکون کرے مولا تعالی

معجزہ دیگر

بز کوہی نے اسے یک مار ٹکر / گرایا کوہ سے اسکو زمین پر
ہوی قوم کلاب از بخت بد جب / کتاب مصطفی سے بے ادب سب
کیا یا رب کر انکون عقل سے دور / وہ کمبختان ہوے دانش سے مہجور

معجزہ دیگر

لگے کرنے کتین وہ قوم ہنر / سبھی دیوانگی کے کام یکسر
کیا در غزوہ احزاب سرور / دعاے بد سگل کفار اوپر
کہ ای قرآن کے نازل کرنے والے / تو ان سب کافران کے تین بھگا دے
تو لرزہ انکے دل مین ڈال یکسر / ہمین فتح و ظفر دے انکے اوپر
دعا کرتے ہی وہ سالار اخیار / شکست ہو کھا برے بھاگے ہین کفار

معجزہ دیگر

ابو عامر جو تھا بد ذات کافر / کیا اسپر دعا سالار فاخر

معجزہ دیگر

کہ تنہا وہ مرے جنگل بھٹکتا / ہوا اسطرح آخر کون وہ کتا
روایت ہی کہ تھا یک شخص احول / کہ سر کے بال تھے اسکے مطول
اٹھاتا تھا نماز اندر انھین سب / کہ تا ہر گز زمین پر نا گرین سب

معجزہ دیگر

کہا شہ یا رب اسکے زشت کر بال / گرے وہ سب پراگندہ ہو فی الحال
خبر ہے در حضور شاہ والا / کوی از دست چپ کھانیکو کھایا
کیا شہ منع اسکون وہ نمانا / بھی بولا نین ہوں سیدھے پر توانا

معجزہ دیگر

کہا تجھکون یہہ قدرت نا کبھی ہو / اٹھا یا نین ہے سیدھا پھر او

روایت ہی حکم مروان کا باپ
کیا ایک روز شہ اُس بے ادب کون
مدینے سے کیا وہ سبکا سرتاج
محکم بن حشام بر شہنشاہ
روایت یون کیا ہی ابن عباس
بلا لاتون معاویہ کون جا کر
گیا مین پھر اُسے کھانے پہ پایا
ہوا آخر ہویدا سب یہ بھید
بہت کھانے اپر نت منکو دھرتا
ہین تھوڑونکو لکھا ہون مختصر کر

پسر فرزند ۱۲

کہ سر سے پاؤن تک تھا یو ازباب | ہلا منھہ اپنا سرور کو چڑاتا
کہ سب اوقات مین اسطرح ہوتون | لگا کرنے کو منھہ اُسکا حرکت

معجزۂ دیگر

دُعاے بد کیا تھا ای حق آگاہ | کئے جب دفن اُسکو ای نکوکار

معجزۂ دیگر

گیا اور اُسکون پایا کھانے اوپر | کہا یہہ ماجرا مین شہ سے آکر
پھر آیا پھر گیا مین ہو پھر آیا | کیا اُسپر دُعا شہ نے سہ بار
کہ نِت بھرتا تھا اُسکا پیٹ ہر بید | وہ روز و شب مین کھاتا تھا کئی بار
ین اُسکا پیٹ کوئی دم بھی بھرتا | ہین ایسے معجزے ہو اُسکے ای یار

بھی سنتہر سے آنکھین مارتا تھا
بھی مٹکاتا تھا آنکھ او بے سعادت
اُسے آخر نکالے کر ساتھ اخراج
زمین ہشتاک دئی بھیک اُسکین بھار
کہ شہ مجھکون کہا یکدن بلا لا
کہا مجھکون بلا لا اُسکون جاکر
کبھی اُسکون کرے نا سیر کرتار
ولیکن بھوک سے رہتا تھا ازار
کہ تعداد انکا ہی معدود سے بھار
ولے بر طورِ فہرست ای برادر

در بیان آنکہ بمجرد دستِ شہ بعضی میرسید یا چیزی پر استعمل میکرد برکات بیحد آن ظاہر میشد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در یجا تخمیناً پنجاہ معجزہ مذکور است

امامانِ دین کے بولے سبھی یون
تو ہوتے تھے بہت اُسمین برکات
روایت ہی کہ حسنینِ دل افروز
خبر ہی ایکدن کے شبیر خوارے
چٹایا شاہ انکون اپنا تھوک
خبر ہی تھی انس کے گھر مین یک چاہ
وضو کے آبِ باقی کون پیمبر
ہوا نیر اُسکا کھارا تھا سو میٹھا
روایت ہی کہ نزدِ شاہِ عالم
ہو آئی ہے روایت یونکہ مشہور
وہ پانی یک کوے بھیتر ڈالایا
خبر ہی ایک پانی برگذ شاہ
کہا شہ بلکہ نام اُسکا ہی نعمان
خبر ہے ام مالک نام یک زن
بدرگاہِ شہ کونین یکبار
بھی فرمایا کرے خرچ اُس سے ہر دن
وہ بدلی جاودان پر ایک دستور
ہوا اُسدن سے گھی بند اُسکا ای یار

لعاب تھوک ۱۲

زن عورت ۱۲

کہ تھا اعجاز پیغمبر کا بھی یون | کہ وہ جس شی کو ہاتھ اپنا لگاتا

معجزۂ دیگر

لگے تھے پیاس سے رونیکو کرو | لعاب انکو چٹایا شاہِ عالم

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

سٹکیا تھوک اپنا اسمین شہنشاہ | ہوا اسطرح میٹھا اُسکا پانی

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

لے آئے دلو یک از آبِ زمزم | لعاب پاک ڈالا اُسمین سرور

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

پوچھا اصحاب سے اُسکی خبر شاہ | کہے بیسان ہیگا نام اُسکا
ہو اُسکا نیر ہے شیرین و خوش جان | کیا ارشاد جب یون شاہ والا

معجزۂ دیگر

وہ بھیجی گھی کی بدلی ایک ہی بار | وہ بدلی کون لگا ہاتھ اپنا دے
ولیکن ما نچوڑے اُسکو یک چھین | ہمیشہ خرچ اُسے کرتی تھی وہ زن
اُتھی روغن سے صبح و شام معمور | فراموشی سے اُس بدلی کون یکبار
کئی یہہ ماجرا وہ شہ سے اظہار | کہا شہ گر نکرتی یون تو ای زن

یا استعمال مین وہ اُسکون لاتا
تو اُس آب شوق سے ای بھائی بہت
ہوے سیراب ہو خاموش اُسدم
ہو پیاسے ہو بھوکے روتے تھے ساکت
نتھی اُسدن انوکون پیاس ہو بھوک
کہ مین تھا کوئی پانی اُسکا ثانی
قبا کے چہ مین ڈالا ای برادر
بھی ہو وہ ہم کبھی ہرگز نہ سوکا
وہ خوشبوتر ہوا از مشکِ اذفر
غرارہ کر کے یک ڈول لو اندر
کو ابوئے عبیر و مشک پایا
ہی پانی اُسکا کھارا اور کڑوا
وہ پانی ہو گیا صاف اور میٹھا
تھے بچے ہو اُسے اور منگتے تھے لن
دیا بھیج اُسکین گھر اُسکے شہ بھیر
بھی دیتی تھی بچونکو اُس سے روغن
نتھاری ہو لئی روغن وہ جو سا
ہمیشہ اُس ستی لیتی تو روغن

خبر ہے شاہ کے کیتیک آثار	معجزهٔ دیگر	اتھے خالد کی توپی بیچ ای یار
بھی اُس بالان کی اُسکو بہہ برکت	معجزهٔ دیگر	کہ وہ ہر جنگ میں پاتا تھا نصرت
بھی آیا ہی خبر میں ای حق آگاہ	کہ اسما پاس تھا یک جبۂ شاہ / گرا تا اُسکے گھر کون کوئی بیمار	تو اُس جبے کو دھوتی تھی وہ جو بیمار
ہوو اُس بیمار کون دیتی تھی وہ نیر	معجزهٔ دیگر	شفا میں اُسکے نیں ہوتی تھی تاخیر
ہوا آیا ہی خبر میں ای معزز	تغاری یک تھی سرور کے بعد از / جب اُسمیں قے الکر پیتے اتھے آب	تو ہوتے تھے مریضان سب شفایاب
روایت ہی ابو طلحہ کا گھوڑا	معجزهٔ دیگر	نہیں ہرگز وہ چل سکتا تھا تھوڑا
سوار اُسپر ہوا جب شاہِ لولاک	معجزهٔ دیگر	ہوا ہی اُس گھڑی وہ جلد چالاک
تھا گھوڑا اشجعی کا بہوت سستا	پیمبر اُسکون مارا ایک کوڑا / ہوا اسطرح چالاک و دوان او	کہ نیں سکتا تھا تھانس اُسکی عنان او
بھی یک مرکب نہایت سست رفتار	معجزهٔ دیگر	اتھا ابنِ عبادہ پاس ای یار
چڑھا یکبار اُسپر شاہِ لولاک	معجزهٔ دیگر	ہوا وہ باو کے مانند چالاک
بھی جابر کا شتر یک رہ کے اندر	پڑا ماندا ہرا ہو کر زمین پر / نہ اُٹھ سکتا تھا چلنا کہاں کا	چھبایا چوب اُسے یک شاہِ والا
اُٹھا اُس دم دوڑنیکون یوں لگا او	معجزهٔ دیگر	مہار اُسکی تھام سکتا نہ تھا او
جڑیا آکر کہا سالار کے تیں	کہ چڑ سکتا نہیں گھوڑے اُپر میں / رکھا سینے پہ اُسکے ہاتھ سرور	سواری میں ہوا وہ سب سے بہتر
ہو آئی ہے خبر سلمان کو سالار	معجزهٔ دیگر	طلا بخشا ہی یک اندیکے مقدار
دیا صاحب کو اپنے وہ نکوکار	چہل اوقیہ زر تول اُس سے ای یار / وہ سونا جیوں کا تیوں باقی رہا تھا	پس اُس کافر سے آزادی لیا تھا
خبر ہے ایک چروے نے آ بایا	معجزهٔ دیگر	شہنشہ پاس یک پاٹ لایا
نہ حدِ شیر کون پہنچی تھی اصلا	لگایا کاس کون ہاتھ اُسکے مولا / پچھوڑا اُسکا وہ سالارِ دین دود	پلایا اُسکتیں صدیق کون دود
بھی دود اُسکا پچھوڑا بار دیگر	پلایا ہے وہ چروے کون سرور / پیا ہی بارِ سیوم آپ سرور	کہا راعی کہ تو ہی سچ پیمبر
رکھا ہی ہاتھ یک چھیلی کے اوپر	معجزهٔ دیگر	کہ ہرگز نیں چڑیا تھا اُس اپر نر
ہوی وہ دود سے فی الفور معمور	معجزهٔ دیگر	لئی سے گئے طرف کتنیں دود سے پور
بھی یک چھیلی بہ نزد ام معبد	نہیں تھا لاغری کو اُسکے کچھ حد / نہ تھا مدت سے اُسمیں دود کا نام	لگایا ہاتھ اُسے سالارِ انام
ہوی وہ دود سے اسطرح معمور	معجزهٔ دیگر	کہ پاس اُسکے گھر کے سب کری پور
پیا یک بار ستو شاہِ والا	پیا اُسکا اُلش ابن عقیل آ / بوقتِ تشنگی ہو بھوک بے دیر	اُنے ہوتا اتھا سیر اب ہو سیر
روانہ جب کیا سرور نے اصحاب	معجزهٔ دیگر	دیا تھا انکون توشہ یک چھگل آب
بند اُسکا ہاتھ سے اپنے دہانہ	پڑا ہے کچھ دعا شاہِ یگانہ / اثر منتر لمین کھولے جب اُسے زود	تو پائے اُس چھگل کے بیچ وہ دود
روایت ہی کہ شاہِ کامل الذات	معجزهٔ دیگر	رکھا سر پر عمیر نیک کے ہات
بھی برکت کی دعا اُسکون دیا ہے	تھا وہ اسّی برس کا جب موا ہی / ولے وہ کچھ نہیں بوڑھا ہوا تھا	بھی قوت اُسکا ہرگز نیں گیا تھا
تھا اُسکے ریش کا یک بال اطہر	معجزهٔ دیگر	بہ نزد ام سلمہ ای برادر
وہ موے پاک کون پانی میں ڈال	پلاتی تھی مریضان کو وہ خوشحال / جب اُس پانی کتیں پیتے تھے بیمار	شفا پاتے اتھے فی الفور ای یار

نصرت فتح ۱۲

زود جلد ۱۲

اظہر پاک ۱۲

معجزۂ دیگر

حنین اندر ہوا جب سخت پیکار
ہوا تھا عابد ابنِ عمرو افگار

مبارک ہاتھ سے سالارِ والا
لہو چہرے سے اُسکے آپ پونچا

لگا تھا جان مبارک دستِ سرور
چمکتا تھا وہاں یک نورِ اطہر

معجزۂ دیگر

بھی وارد ہی خبر میں ای حق آگاہ
چھپا تھا قیس کے سر کون شہنشاہ

دیا تھا بھی دعا نے اُسکون اُس دم
ہوا تھا سو برس کا وہ مکرّم

ہوا تھا اُسکا اجلا سراسر
ولیکن جان رکھا تھا ہاتھ سرور

وہاں کے بال تھے کالے او اجل
لقب اُسکا اغر تھا ای مکمّل

ملیں وہ رنگ گر کوئی شے کے اندر
عرب اُسکو اغر کہتے ہیں اکبر

معجزۂ دیگر

خبر ہے اپنا دستِ پاک سرور
رکھا مدلوک ہو سایب کے سر پر

معجزۂ دیگر

دراز اُنکی ہوی تھی عمر ای یار
نہ بوڑھے کچھ ہوے تھے وہ نکوکار

رکھا یک مرد کے منھ پر شہنشاہ
مبارک ہاتھ اپنا ای حق آگاہ

اتھا چہرے پو اُسکے ای نکوکار
ہمیشہ نور کا جوں ماہ جھلکار

معجزۂ دیگر

رکھا ہی دستِ پاک اپنا پیمبر
بروے ابنِ ملحان ای برادر

ہوا یوں چہرہ اُسکا نور پیوند
کہ تھا چمکات میں تارے کے مانند

رخ اُسکا مثلِ دُر بیں تھا پر انوار
کہ منھ اُسمیں نظر آتا تھا ای یار

معجزۂ دیگر

خبر ہے ابنِ زید ای با سعادت
اتھا بد شکل اور کوتاہ قامت

معجزۂ دیگر

رکھا ہاتھ اُسکے سر پر وہ مکمّل
ہوی شکل اُسکی خوب اور قد مطوّل

بھی جہر کا ہاتھ کے پانی کو سرور
کرم سے آپنے زینب کے منھ پر

جمال اُسکا ہوا یوں نادر اسلوب
کہ سارے عورتاں میں تھی وہ ابر خوب

معجزۂ دیگر

روایت ہی کہ شاہِ کامل الذات
رکھا تھا حنظلہ کے سر پہ ہات

گر آتا اُس کنے کوئی سوج والا
رکھ اپنا کف بجاے دستِ والا

اُسے رکھتا تھا اُسکے ورم پر
وہ سوج اُسوقت جاتی تھی سراسر

معجزۂ دیگر

بھی ہاتھ اپنا رکھا یک کوڑک اوپر
کہ تھی یک آفت اُسکون ای برادر

معجزۂ دیگر

وہ دستِ پاک کے لگتے ہی ای یار
گیا فی الحال اُسکا بھاگ آزار

بھی آیا شخص یک نزدیک سالار
کہ اُسکوں خنق کا تھا سخت آزار

غرارہ کر کو پانی بیچ سرور
کہا اُس مرد کیتیں اے برادر

کہ چہرے کے آب وہ بر جاے آزار
کیا وہ جوں کہا سالارِ ابرار

ہوا اُسوقت اُسکا دور جنجال
شفا پا کر ہوا مسرور خوش حال

معجزۂ دیگر

ہوے آئے ہیں بہت اخبار و آثار
کہ ہاتھ اپنا رکھا سالارِ مختار

گئے بیمار طفلوں کے سر پر
بھی کی دیوانگوں پر ای برادر

لگا جب ہاتھ اُنکوں شاہ کُن کا
گیا فی الحال سب آزار اُن کا

معجزۂ دیگر

روایت ہی کہ پشتِ عتبہ اوپر
بہت نکلے تھے چھالے ای برادر

رکھا ہی پیٹھ پر اُسکے شہنشاہ
مبارک ہاتھ اپنا ای حق آگاہ

ہوی یوں بو خوش اُسکے بدن میں
کہ اُو بو نہیں اتھی مشکِ ختن میں

اتھے اُسکے نکاح میں چار عورات
لگاتے تھے وہ خوشبو بہوت ترات

دلے بو خوش اُسکی ای برادر
اتھی خوشبو پہ اُن عورات کے وَر

معجزۂ دیگر

روایت یوں کئے اہلِ سیر سب
کہ جنگِ بدر میں پیغمبرِ رب

لے اپنے ہاتھ میں یکمشت کنکر
کہا شاہ الوجوہ اُسوقت اندر

طرف کفار کے اُسکو دیا پھیک
شکست اُنکو ہوی فی الحال ای نیک

معجزۂ دیگر

روایت ہی کہ تھی اُسوقت یک زن
تھا اُسمیں سب بے نہایت بیحیا پن

دیا اُس گوشت کیتیں سکو مختار
کہ چابیا تھا اُسے آپ ای نکوکار

اُسے جسوقت کھائی ہے وہ گیانی
ہوی ہے شرم میں یکگانی

معجزۂ دیگر

خبر ہی بو ہریرہ نزدِ حضرت
کیا ہی ایکدن آیوں شکایت

کہ میرے مین بہت ہی سہو و نسیان — کیا ارشاد اُسے تب شاہ اکوان
رکھا اپنا ہاتھ وہان یون اسکو بولا — کہ چادر کو کرے وہ جلد کو لا
کہ جلدی سے بچھاوے اپنی چادر — بچھایا وہ کہا تھا جون پیمبر
کیا وہ جون کہا شاہ رسالت — ہوا تب اسکو حفظ بے نہایت
نبی اللہ کے احکام اور اخبار — بلا شبہ لگے یاد اسکون بسیار

در بیان اختتام این نسخۂ میمنت انجام

ہین ایسے معجزے مسرور کے بے حد — کسے یارا ہی کرنا ان کتین عدد
وہ سب انواع کو ہین در حقیقت — لکھا فہرست تیون ای باسعادت
نہین ہے علم کا اب شوق کسکون — خصوصا ان سیر کا ذوق کسکون
نہین ہے کسکو ہر گز درد دین کا — نہین ہے کوئی بھی طالب یقین کا
لکھا اسواسطے مین مختصر کر — پڑے تا اسکون ہر کوئی ای دلبر
صحیح ہین سب روایات اسکے ای یار — نہین کذب غلط کون اسمین کچھ بار
ہین اس اسلوب اس ترکیب کتین — نہین دیکھا ہون کوئی نسخے منے مین
نہ بولا یہہ سخن شعرا کے ڈھب سے — لکھا ہون صاف و سیدھا و سب سے
کیا ہون ترجمہ اخبار کا جب — تو کیون دخل اسمین یاد شعر کا ڈھب
نزاکت شعر کی وہ جانتے ہین — دقایق اسکے کچھ پہچانتے ہین
اگر بھاکے مین اردو کے مین کہنا — کوئی اسکون یہان کے لوگون سے چھپا
نظر معنی پہ رکھنا اسکے ہر جا — پہ اسکون شوق مین مسرور ہر جا
ہزاران شکر اُسے ہر صبح و ہر شام — کہ اس نسخے کتین بخشا وہ اتمام
ہوا ابیات اسکے سب بے ریب و تکرار — سنہ الف و یکصد و یکسٹھ ہین ای یار
لکھا جسطرح مین اقسام اول — لکھا اُس قسم کون بھی ہوت مجمل
اگر جون چاہئے کرنا مین تفصیل — تو ہوئے ساتھ الف ابیات فی قیل
بجوش حرص سب مردان و عورات — گئے ہین شغل مین دنیا کے دن رات
نہ شاہ انبیا کا کوئی عاشق — نہ اسکے ذکر کا ہی کوئی شایق
کیا ہون جون بیان مین معجزات اب — ہی بیشک ترجمہ اخبار کا سب
نکالا ہون خلاصہ کی کتب کا — دیا ہون داد اپنے دل کے حب کا
اگر دیکھینگا تون جب وہ کتابان — تو صدق اس بات کا بوجھینگا اس آن
اول یا بس احادیث ای صفا کیش — لکھا ہون انکون جون بخشے کم و بیش
بھی یہہ نسخہ کہ ہے اس فن مین نادر — بنا ہینگا عوام الناس خاطر
کہا صاف اس لئے یہہ نظم مرغوب — کہ تا سب اتفاقا سمجھین اسے خوب
کہوا سطرح یا اُس طرح ای یار — ہی مقصد ذکر معجزہا ے بسیار
بحمد للہ کہ یہہ دلکش رسالا — ہوا پورا بفضل حق تعالے
تھے بارا سو کے اوپر چھے برس جب — ہوا یہہ نسخۂ دلکش مرتب
جو کوئی اسکو پڑھیگا یا سنیگا — کرم ہے گر دعا مجھکون کریگا

در بیان عرض احوال سراسر اختلال در جناب رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کل حین

مین اب کرتا ہون اپنا عرض احوال — کرم سے سن اسے ای بحر افضال
ہی تیرا جود وہ باران رحمت — ہی رشحہ ایک جسکا سب یہہ خلقت
تجھے کون و مکان اوپر ہی شاہی — ہی تیرے حکم مین مہ تا بماہی
رسولان تیرے یکسر خوشہ چین ہین — ملک در پر تیرے سر بر زمین ہین
تو سب کا اصل ہے سب فرع تیرے — تو سب کا نور ہی سب شمع تیرے
تو ہے روح وجود اور جود تیرا — دیا ہی اول و آخر یہ گھیرا
ہین تیرے خوان کے مہمان سارے — ہین تیرے عہد کے سب شیر خوارے
ہی تیری شرع وہ دریائے واسع — کہ ہین نہرا سکے نبیون کے شرایع
اولو العزمان تھے تیرے پیشکاران — اٹھے تجھ حکم کے خدمتگاران
خدا تیری ثنا بیان لک کیا ہے — کہ اپنے سب کتب اس سے بھرا ہے
تون بیشک رحمۃ للعالمین ہے — دو جگ مین تو شفیع المذنبین ہے
بجی ہے ایسی تیرے فیض کی دھوم — کہ شیطان بھی نہین ہے اس سے محروم
ہی تیرے سر اوپر لولاک کا تاج — زمین و آسمان مین ہے ترا راج
تھے دایم اس تمنا مین وہ امجاد — کہ ہووین تیری امت مین ہی اجداد
جو ہین امکان مین کیا جزو کیا کل — ہین سب تیرے طفیلی بے تامل
ملک اور فلک مین جتنے بڑے ہین — ترے سب آستانے پر کھڑے ہین
سب علویات و سفلیات کل آج — محیط فیض کے تیرے ہین امواج
ہوئے احکام دین تیرے بہر دور — سو ہے حق رہنما سبکے بصد طور
اٹھے تیرے رسولان انبیا سب — تھے تیرے نام لیوا اصفیا سب
رسولان سب ترے لون مدح خوان تھے — کہ تیرے ذکر مین تر زبان تھے

الف — ہزار و ۱۲
بسیار — بہت سو
آستانہ — دہلیز

منار عالم ملکوت کے سب — تھے تیرے ذکر طیب سے مطیب
بھی سارے عالم ناسوت یکسر — تھے تیرے نام انور سے منور
غرض غیب و شہادت مین جو ہی شی — ہی تیرے نور کے بے شبہ وہ فی
توہی وہ آفتاب اوج وحدت — کہ ظاہر تجھ سے ہین ذرات کثرت
توہی ذات و صفات حق کا مظہر — مظاہر ہین ترے عالم سراسر
جو ہین ملک و ملک ہین سبکے سرتاج — پہنچنا تیرے پاس انکو ہے معراج
جب ایسی تجھکو شان و کبریا ہے — وہان مدح و ثنا دسترس کی کیا ہی
جہان تک جگہین ہین نامی سخنور — ہین تیرے مدح مین حیرت سے ہمسر
جو عرصے ہین فصیحان آے ہین سب — ثنا سے تیرے ہیبت کھاے ہین سب
بلیغان عرب سب نارسا ہین — ثنا مین تیرے اہل فرس کیا ہین
گئے حیرت سے سب بھول اپنی ہوش — ہوے جون غنچۂ تصویر خاموش
ترے جب بحر عظمت کو نہ تھاہے — خجالت کے عرق مین غوطہ کھاے
بجاے سندیان کا ذکر کیا ہی — کہ انکی فکر تجھ تک نارسا ہی
خصوصاً مجھ سر پا گنگ و نادان — کہ علم و فضل سے بالکل ہے عریان
نہ تیرے پیروی کی بوہی مجھمین — نہ تیرے خلق کی یک خو ہی مجھمین
نہ اسکتین ہنر ہے نا ادب ہی — نہ اسکتین ترا ہرگز نسب ہی
نہ فعل اسکا درست نا قول اسکا — ہی پیدا و نہان بے قدول اسکا
ہوا ایسے زشت کامان ہیچ ہو پر — ترا ہے تجھ سے بارا سو برس دور
سراپا تجھکو مہر کیا ہے مقدور — سماے کسطرح کوزے مین سمندر
اڑے ہین خوف سے اوسان میرے — کہ سمجھا ہون مین استغنا کو تیرے
ہوی ہی فکر دادان قدول میری — کہ باقی مین ہے دل مین چاہ تیری
جہان نادر قصاید ہے چیدہ — اڑی ہیبت سے جون رنگ پریدہ
وہان یہہ سندی کچ مج ہی کیا چیز — کہ ہی وہ فی الحقیقت ہیچ و ناچیز
جہان سب نعمتان کا سفرہ ہی وا — وہان کیا بدی شور کیا اسکا شوروا
کہان تحت الثری کی مور بیکس — کہان مدح و ثنای عرش اقدس
ولے یہہ بوالہوس ان نارسائی — کیا خواہش تری مدحت سرائی

وہ بدی تہون کہ لے دھاگے کی تار — ہوی تھی جا کو یوسف کی خریدار
وہ بدی تہون کہ لے دھلجے سے کچھ نیر — چلا بغداد کے سلطان کے دہیر
وہ چیتی تہون کہ وہ مسکین نادان — ملی کے پاؤن سے لے ساز و سامان
سمجھ اپنے کون صاحب استطاعت — کری جا کر سلیمان کی ضیافت
مین اسی ڈھنی رسالے کو بنایا — ترے درگاہ عالی پاس لایا
خجالت کے عرق مین ڈبکیا ہون — کہ ہو مین کون اور یہہ کیا کیا ہون
نہین واللہ یہہ اندازہ میرا — کہ بولون اسکتین ہدیہ ہی تیرا
کہان مین اور کہان تحفہ کیا ہیچ بات — اسی تشویش مین رہتا ہون دن رات
مرا دل اس تصور مین گم ہے — ہمیشہ اس خجالت کون الم ہے
کیا ہے جہل نے میرا ہوس جوش — مرے اس عیب پر تو ڈھانک سرپوش
کبھی بے اختیار آتا ہی پندار — کہ میرے ہاتھ سے ایسا ہوا کار
یہہ خطرے سے ہوا ہون سخت حیران — نہین اس درد کی مجھ پاس درمان
بجا لے اس توہم سے مجھے تون — کہ بجد اس الم سے گھبرا ہون
بھی آتا ہی کبھی ناگاہ در دل — یہہ خطرہ جو ہی بس دشوار و مشکل
کہ کر اسکون وسیلہ پاس تیرے — کرون درخواست مین حاجات میرے
ہی اس پندار سے استغفراللہ — یہہ گمراہی سے لا مجھکون تو برراہ
مین ہون کیا اور کہان کا یہہ وسیلہ — ہی نفس شوم کا بیشک یہہ حیلہ
کیا ہی مجھکون یہہ وسواس نے بند — بلا شبہہ وہ جولاہی کے مانند
کہ وہ مغرور دو رکعت ادا کر — بیٹھا تھا انتظار وحی کی دھر
یہہ خطرہ دلکون جو لاہی کیا ہی — مجھے بیشک وہ جولاہی کیا ہی

تو میرا آپ ہو ہر دم وسیلہ — اٹھا دل سے مرے یہہ وہم و حیلہ
مین ہون کس حال مین تو جانتا ہی — ہون کس جنجال مین پہچانتا ہی
ہین میرے مشکلان سب تجھکو معلوم — ہین میرے کلفتان سب تجھکو مفہوم
ہوا ہون سب طرف سے مین اداسی — اگر ایسے نراسی کون نراسی
تصور سے ترے انست ہی مجھکون — نہ کس کے ساتھ کچھ الفت ہی مجھکون
ذرا بھی دل کتین میرے نہین چین — نہ تن کو ہی مرے آرام دن رین
ہوا ہون ضعف بیماری سے حیران — طبیبان پاس نہین ہی میری درمان
ہوی عاجز دوا میری دعا بھی — ہوی عاجز مری طاقت غذا بھی
کرم سے اپنے ای روح مسیحا — مرے اس درد کا کرتون مداوا
نہین ایسے ہین قول و فعل میرے — کہ لیون نام مین یارون کا تیرے
وہ ڈھیلے کا ڈھلا مجھکون دے تون — کہ بخشا تھا اسے تون بو براکون
مجھے وہ لطف بس ای دافع الضر — کہ جس سے تون سنا فریاد اشتر

مجھے بس ہی وہ رحمت ای خداوند
مجھے یک قطرہ اس پانی کا ہی بس
نہیں اس کثرتِ عصیاں سے ایمان
عنایت کر مجھے جمعیتِ دل
تقیف اس سرکشی کون تجھ سے یک آن
کیا جب یک نگہ توں از عنایت
مجھے دے انکی صحبت سے پاہی
نہیں کوی مجھکون تیرے باج ہرگز
ترے منزل میں کر میرا ٹھکانا
مدام اس فکر میں ہے یہہ کمینہ
گئے ہیں ہوش و حس اس فکر سے بھاگ
ہوں رہنے سے یہاں کے بہوت بیزار
سمایا مشکل ابر آ گھرا ہے
شفیع المذنبین سُن انکی زاری
اگرچہ ہیں بدیاں انکے گھنیرے
بلا شک انکون دیویگا ظفر توں
ہیں دولت خواہ جو امت کے تیرے
رکھہ انکون نت ذلیل و خوار منکوس
تو رکھہ باقی اپر نت پیار اپنا
سدا رکھہ انکو اپنے دھیان سے ساتھ
مری اولاد کون سرسبز کر توں
ہمہ بین اپنے نت رکھہ انکو مسرور
عطا کر انکیتیں خیر و برکت
جہاں لگ تیرے امت میں ہیں مردان
کر اپنے دین کا توں بول بالا
توں ہو عصمت کا آپ انکے نگہبان
تصدق سے محمد صلعم کے الہی
رکھہ اسکے عشق میں یوں ہمکو سرشار
حیات و موت کر طلعت میں اسکے

کہ ہر نیکو چھڑایا جس سے از بند
کہ تجھ لب سے ہوا ہی وہ سدا رس
سر نو سے مجھے کر توں مسلمان
کہ ہی میرے اپر یہہ عقدہ مشکل
توجہ سے ہوے تیرے مسلمان
ہوے یک آن میں اہل سعادت
عنایت کر ایسکی آشنائی
نہ کر سکا مجھے محتاج ہرگز
کر اپنے پاسنتی میرا اسرانا
کہ چلتا مر سے جاؤن تا مدینہ
کہ کب جاگینگے ای مولا مرے بھاگ
بہت اس بات سے ملتا ہوں آزار
پہاڑ ان کے سر اوپر آپڑا ہے
کر اپنے لطف سے اب انکی یاری
ولے بے شبہ کہلاتے ہیں تیرے
کریگا دشمنان پر انکو دونون
دے انکون نعمتان اپنے گھنیرے
دکھا مت مجھکون انکی شکل منحوس
عنایت کر اسے دیدار اپنا
لجا آخر اسے ایمان کے ساتھہ
رکھہ اپنے دین پر ثابت انکون
کر اسنے ہر بلا و رنج کون دور
یہان کی اور وہان کی از عنایت
ہدایت نیک ہو انکو با احسان
کر اسکے دشمنان کے منہ کو کالا
دے انکو دین کی توفیق ہر آن
مسلمانانکی قایم رکھہ تو شاہی
کہ جان و تن کریں ہم اسپہ بلہار
ہمارا حشر کر امت میں اسکے

مجھے کافی ہے وہ شفقت تمہاری
مرا خاطر پراگندہ ہوا ہے
ہاں رحمت کہ شد از خوش نصیبی
خدا پوری تجھے قدرت دیا ہی
اٹھے اسطرح کے کفار و بکر
چھوڑا ای صاحب سرا و ادنی
ہمیشہ رکھہ مجھے توں عافیت سات
ہیں گنجان علوی و سفلی کے تجھ پاس
ضعیفی سے ہوا ہوں میں یہاں گھبر
رہے وہاں ہو مرے وہاں ہو اٹھے وہان
نظر سے اپنے مجھکون گر امت
ہوا ہے کفر کا یہاں گرم بازار
کدہر جاویں کہ یہہ لشکر ہیں تیرے
مدام انکی کیا مشکل توآسان
تو اپنے دین کا ہی آپ حامی
کہ کریوں دشمنان کو انکے پامال
جو ہیں ہیں تیرے امت کے ہواخواہ
مجھے صحبت سے دے انکے کنارا
دل اسکا ہر تعلق سے جدا کر
کر اسکی قبر اپنے نور سے پور
دے انکو خوبیاں دونو جہاں کے
مرے بھایاں کنیں با کبیر اولاد
ہیں جتنے آشنا ہور دوست میرے
زبان سے ہاتھ سے دل سے قلم سے
ہو اس امت میں جتنے ہیں عورت
جہاں لگ ہیں ترے امت میں اطفال
تصدق سے نبی کے حی و قیوم
تصدق سے محمد صلعم کے خدایا
بحمد اللہ ہوا یہہ نسخہ آخر

کہ جس سے تم سنے چڑیا کی زاری
نیت دنیا ستی گندہ ہوا ہے
ہاں مخصوص از مرد نجیبی
کہ جو چاہا تو یک پل میں کیا ہے
کہ کھوئے عمر سب وہ کفر اندر
مجھے دنیا سے ہو از اہل دنیا
کر مجھ سے ہمیشہ آپنی بات
کروں کس واسطے دوسرونکی میں آس
نہیں کچھ سوجتی ہے مجکون تدبیر
عنایت تیرے یہہ سب ہے آسان
مجھے دے شہر میں تیرے اقامت
مسلمانان اپر ہے سخت دشوار
اگر ہیں نیک و بد جا کر ہیں تیرے
ترے پاس اول و آخر ہی یکسان
ہے میری عرض یہہ از راہ خامی
کہ ہووے تیر ان پر ان کا ہر بال
انکون خوار کر دونو جگ میں ای شاہ
کہ ہیں صحبت کا انکی مجھکون یارا
اسے اپنے محبت میں فنا کر
بھی کر حشر میں اپنے اسکون محشور
دے انکون نعمتان ہر دو جہان کے
ہمیشہ دین ہور دنیا میں کھشنام
رکھہ انکے حال پر الطاف تیرے
رہیں تائید میں ذرات دین کے
رکھہ انکون باحیا و صدق و عفت
سعادتمند کر انکون با فضال
مچا عالم میں اسکی دین کی دھوم
دے دونو جگ میں ہمکو اسکا سایا
بحق مصطفی رسالہ فاخر

تمت تمام شد
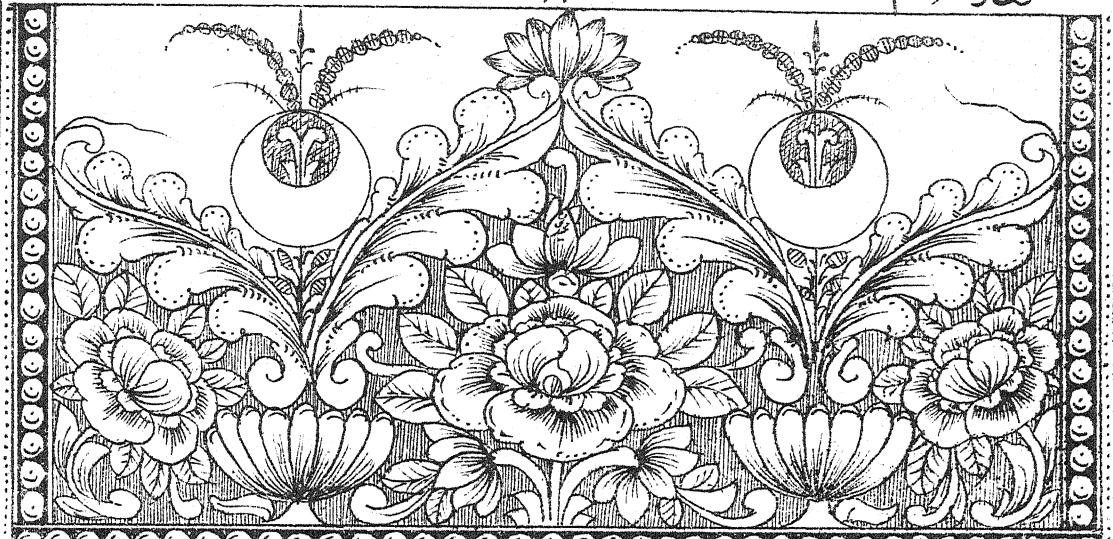
مثنوی بیان مین اعجاز قرآن شریف کے من درین پر بطور حاشیہ کے لکھی گئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس از حمد خدا و نعت مختار — سن اس مضمون کو گوش دل سے یار
کہ من درین مین ہوا مین بایجاز — باتین جو ہین قرآن کا اعجاز
جب اسکون مختصر تر کر دیا ہون — کئے جا بین اشارت کر گیا ہون
یہہ نظم صاف کیتین اب کہا ہین — بطور حاشیہ اسپر لکھا ہین

روایت

روایت ہی ابوسفیان و اخنس — یہی بوجہل شقی ملعون اخنس
بشب روپوش ہو جاتے تھے باہم — بسوئے خانۂ سالار عالم
کھڑے رہتے پس دیوار جا کر — سنین قرآن کیتین بار سرور

تہجد مین حبیب رب رحمان — تلاوت جب تلک کرتا تھا قرآن
قرات اسکی یہہ سنتے تھے بصد جوش — اور اسکے نظم مین ہوتے تھے مدہوش
تلاوت سے جب آتا شاہ دین باز — سب آتے اپنے گھر کیتین یہہ کج باز
یہہ کیفیت سے اسکے ہو کے سرشار — بہم آپسمین کرتے تھے یہہ گفتار
کہ بیشک ہی یہہ طرز خاص نادر — بشر کے حد و انداز سے باہر
دلون مین انکے ہوتا تھا تغیر — سبھی پڑتے بگرداب تفکر
سپس کہتا ابوجہل انکون اسطور — تمہارے دلمین کیا ہی بولو کر غور
وہ کہتے ہم ہین اپنے دین پو قایم — تب اسنے بولتا تھا یون وہ ظالم
نہ لاؤن گا مین تا حشر اسپہ ایمان — اگرچہ لاوے وہ دہ چند قرآن
سمجھ اے بھائی میرے اب تو یہہ سِر — کہ اخنس اور ابوسفیان در آخر

روایت

بشاہ انبیا لائے ہین ایمان — ولے کافر ہوا بوجہل شیطان
روایت ہی کہ عتبہ قوم کے سات — کہا یکدن تپاک دل سے یہہ بات
قریشون مین تھا وہ سردار نامی — سبھون کے پاس تھا از بس گرامی
فراست اور دانائی تھی اسمین — مروت اور شناسائی تھی اسمین
تمہارے پاس کیسا ہون مین بولو — عقاید کے تم اب عقدے کو کھولو
جوانان بولے تو عم ہے ہمارا — ترے پر اعتماد اپنا ہی سارا
کہے پیران برادر ہے ترا تو — ترے تابع ہین سب جس جا اٹھا تو

کہا تدبیر یک آئی ہے مجھے یاد — پسند اسکو کرین گر تم ہو سب شاد
عمل مین اسکین لاتا ہون مین اب — کہے البتہ ای شیخ مہذب
کہا مین جاکے اب نزد محمد — نصایح اسکین کرتا ہون بجِد
اور اسکے حال کو دریافت کر مین — کہونگا تم کو آکر سر بسر مین
کہے سب خوب ہے یہہ بات ای میر — نہین ہے اس سے بہتر کوئی تدبیر
غرض عتبہ اشارا جب یہہ پایا — شتابی شاہ کے خدمتمین آیا
کہا بعد از تحیت ای بھتیجے — مین کہتا ہون جو باتین غور کیجے
چراغ و چشم ہی سب قوم کا تو — بلاشک فخر ہے اب قوم کا تو

یہ عقل و فہم و خوبیہای دیگر
نہیں ہے انمیں کوئی تیرے برابر

نصیحت کو میری خاطر مین لا تو
ز دعوائے نبوت باز آ تو

تو ہم سب بیگمان راضی ہو یکبار
تجھے اپنے اپر کرتے ہین سردار

اگر اسواسطے کرتا ہی دعوی
کہ تجھکو مال و زر ہووے بہت سا

تو ہم اس کو شتابی کر فراہم
تجھے دیتے ہین لاکر ای مکرم

ہی جس عمدہ کے گھر مین خوب دختر
تجھے ہم بیاہ کر دیتے ہین لاکر

اگر کوئی جن نے کی تجھہ پر تالیش
تجھے آسیب ہی اسکی کاہش

ہی مقصد یہہ کہ اس دعوے کو تو چھوڑ
نصیحت سے مری ہرگز نہ منہہ موڑ

نکر یون قوم کو اپنے سے بیزار
نہ دے آسودہ جی کو اپنے آزار

کہا ہان تب کیا شاہ سرافراز
الم سجدہ کا کیتین آغاز

تھا پہنچا آیت پہ تون کہین ال
تحیر سے ہوا عتبہ بیحال

نہ تھی کچھ بھی اسکو فرہنگ
ہوا ہے دیدہ تصویر سا دنگ

وہ سنتا سے ہوا اسطرح مدہوش
کہ تھا جون غنچہ دل تنگ خاموش

کیا ارشاد کرکے ختم سورا
سنا ای بو الولید اسکو تو پورا

سراپا اسکا پایا ہے تبدل
تھکانے نہیں ہی عقل اسکی بالکل

یہی سمجھے تھے بیشک سب وہ گمراہ
کہ آویگا وہ کرکر کام دلخواہ

لگے کہنے کہ یون اسمین سر جا
کہ جاتے وقت کا منہہ نہیں ہی اسکا

کہے سب اسکو جو غیبت مین بولے
دفاتر کنز اور معنی کے کھولے

کلام ایسا محمد سے سنا مین
کہ اپنے ہوش سے باہر گیا مین

سخن کا اسکے ہی انداز نادر
اسالیب عرب سے ہیگا باہر

نہ پہنچے اسکو کوئی منثور و منظوم
ہی بیشک وہ کلام حی قیوم

سمجھتا ہون مین یون بے ریب تکرار
کہ ہوگا دین کو اسکے خوب اظہار

شتابی اسپہ ایمان لاؤ سب
سعادت دو جہانکی پاؤ سب

ہی دولت اسکی سب دولت تمہاری
ہی عزت اسکی سب عزت تمہاری

ذرا سا بھی نہ دیجو اسکو آزار
حرام اپنے پہ کردو اسکا پیکار

نہ ادھر ہو نہ اودھر ہو رہو تم
الگ رہکر تماشا دیکھیو تم

تم اپنے جائے پر سالم رہینگے
کوئی بھی تم کو ظالم نا کہینگے

جب اسکے جنگ سے ہین تم کنارے
امان مال و جان پاوینگے سارے

کہ سحر اسکا کیا ہی تجھکو مفتون
نہ کیون کہنے لگے تو ایسے مضمون

عرب سب تجھکو افضل جانتے ہین
یہہ دعوی ترا نہین مانتے ہین

اگر ہے اس لیے دعوی یہہ جانان
کہ ہم تجھکو کرین اپنے تو سلطان

بجان ہوتے ہین تیرے سب ملازم
اطاعت مین تری رہتے ہین دائم

ہی جس مقدار تجھکو خواہش زر
کرین اسکو بے تامل ہم مقرر

اگر اسواسطے ہی تیری یہہ بات
کہ ہون نزدیک تیرے خوب عورات

اگر ہی کوئی مرض سے تجھکو تشویش
تو فرمانا کرین دارو سے تدبیر

تو فرمانا کہ ہم اعلم خوان بلاوین
علاج آسیب کا اسکے کراوین

یہہ حرف نازہ تجھسے جب سنتے ہین
قریش اور سب عرب دشمن بنے ہین

سنا یہہ حرف جب پیغمبر رب
کہا پورا ہوا تیرا سخن اب

لگا پڑھنے کو جب وہ عرش رتبہ
پڑا غرقاب مین حیرت کے عتبہ

نصایح سب گیا بھول اپنے یکبیک
دل اسکا ہوگیا ہے نقطۂ شک

اڑا تھا ہی اسکے چہرہ کا رنگ سارا
پڑا ہل چل کو تج جون سنگ خارا

پڑا جب آیت سجدہ کو خاتم
کیا سجدہ ادا اسوقت در دم

اٹھا ہی وہان سے عتبہ بدل و رائے
نیت ہو بیخودی سے بے سر و پائے

وہان جو قوم کے جمہور بیٹھے تھے
سب اسکے منتظر ہوکر کھڑے تھے

گیا جب وہ ہویدا قوم اوپر
ہوئے مایوس منہہ دیکھہ اسکا یکسر

ہوا باطن مین یعنی اسکے تغیر
کلام احمدی کی ہی یہین تاثیر

کہا ای قوم جو جانا سو بولو
پہ تک انصاف سے یہہ حرف سن لو

فصاحت مین ہین سبکا مقتدا ہون
سب اسلوب سخن کے جانتا ہون

نہین ہے کوئی بشر کو آج قدرت
کہ مانند اسکے لاوے یک عبارت

یہہ حرف اسکو نبوت کا سند ہے
خدا سے دمبدم اسکو مدد ہے

بہر دم ہوئیگا کام اسکا بالا
پڑیگا دین کا اسکے جگ پہ چالا

ہمیشہ اسکو یاری دیجیو تم
فلاح و فوز کے تیئن لیجیو تم

اگر اسطرح تم کرتے نہین ہو
تو بارے تم خلاف اس سے نہ کیجو

عرب یکسر ہوئے ہین اسکے دشمن
کمر باندھے ہین اسپر ہوکے یکمن

اگر حق سے نہیں ہی اسکو امداد
تو خرمن اسکے ہو جاوینگے برباد

اگر ہے فتح و نصرت اسکو ز حق
تو ہر دم یاد ہوگا کام اسکا رونق

قریش اسبات کو سن ہوکے برہم
کہے پہلے ہی تیر لیتے گئے ہم

کہا تم مجھکو مفتون بولو یا اور
سخن مین میرے ہے تحقیق کی طور

وسلے تم غور کرتے ہیں ہو افسوس
پڑے ہو دور فطرت سے کئی کوس

کرینگے بیشک آخر یاد یہہ بات
نہیں تب نفع کچھ ہیہات ہیہات

سمجھ ای دوست میرا اب کہ عتبہ
فراست میں تھا عالی اسکا رتبہ

بہت سے خوبیاں تھے اسمیں بے ریب
تھا ان کفر اسمیں یک ذرا عیب

ہوا تھا یہہ سخن جب ہوا شہیر
کہ ہو ویگا عرب میں یک پیمبر

نبی ہونے کے آگے شاہ عالم
عرب ہو متفق کہتے تھے باہم

کہ ہو ویگا پیمبر عتبہ بیشک
گھرے گھر بولتے یہہ بات ہر یک

نبی جب ہو گیا سالار لولاک
پڑی انکے دہن میں عیب سے خاک

ہوا ہی عتبہ بھی اس شہ پہ کافر
ہوا ہی دینی و عقبی میں خاسر

اگرچہ قوم کو یہہ سب سنایا
پہ ایمان اس سرور دین پر نہ لایا

چلے کفار جنگ بدر کو جب
ہوا ہی سبکو مانع ہو وہ تب

گئے جانے پہ جب وہ عزم الجزم
کہا ہے انکنیں وہ از سر حزم

کہیں پیری سے عاجز ہو گیا ہوں
میں رخصت اس لئے اب مانگتا ہوں

نہ کیجو مجھکو ساتھ آنے کی تکلیف
کہ ہی مجھکو سفر جانیکی تکلیف

لیا ہی عود و سوز اسوقت بو جہل
کہا ہی جو بجور اب بیٹھ با اہل

کیا یہہ طعنہ اسپر وہ لعین جب
دیا ہے اسکنیں دشنام وہ تب

حمیت سے جہالت کے ہو پر جوش
کیا ہی حزم و دانش کو فراموش

ہوا ہی بدر میں ساتھ انکے راہی
گیا مارا وہاں با صد تباہی

موے تھے کافران وہاں بے حد
گھسیٹے پاؤں میں بند انکے رسّی

تھا بیٹا اسکا شاہ دین کے سات
تھی کنیت بو حذیفہ جسکی سن بات

تھا بیشک مومنان سا یقین سے
محبت اسکو تھی سالار دین سے

یہہ حالت باپ کی دیکھا ہی وہ جب
تغیر اسکے چہرے پر ہوا تب

کہا کوئی مصطفےٰ کے پاس جاکر
کہ بیٹا بو حذیفہ بس مکدّر

ہوا ہے باپ کو دیکھ اپنے غمگین
مگر ایمان میں اسکے نہیں ہے تمکین

بلا بھیجا اسکو شاہ کون پوچھا
کہ تیرے یہہ تغیر کا سبب کا

کہا وہ ای رسول رب علام
مجھے کچھ باپ سے اپنے نہیں کام

نہیں ثابت ہو دل میں شبہ سا ایمان
فدا ہوں راہ میں تیری بہمہ جان

یہ میرے باپ میں تھے خوبیان بہوت
تھے نیکوی کے خوش اسلوبیان بہوت

ہوا غمگین میں یوں دیکھ اسکو ناکام
کہ ایمان پر ہوا نہیں اسکا انجام

ہوئے وہ خوبیاں سب اسکے برباد
ہوا میں اس لئے محزون و ناشاد

کیا جب اسطرح وہ عذر معقول
کیا ہے شاہ عالم اسکو مقبول

روایت

روایت ہی ولید ابن مغیرہ
کہ کفر اندر تھا اپنے سخت خیرہ

تھا ماموں وہ ابو جہل لعین کا
برادشمن تھا ختم المرسلین کا

وسلے مابین عداوت وہ نبی کا
سدا تھا حاسد قرآن کو مبادا

کہ ہینگی اسکی منثر بی عجب کچھ
اور اسکی طرز رنگینی عجب کچھ

مطالع اسکے جو ہیں خوب بے عیب
ہیں رشک مطلع خورشید بے ریب

مقاطع اسکے ہینگے آب حیوان
بلاغت اسکی باقی ہے نت جان

روایت

روایت ہی کہا یکبار سب سے
کہی موسم اب آنیکا عرب کے

محمد کا ہوا ہے نام مشہور
بھی ہیگا ہر جگے قرآن کا مذکور

ہیں تم سب ای قریش اب [illegible]
تمھاری عمد گی ہی سب پہ ظاہر

محمد کا ہے سحر از بس ہویدا
سنے جو بات اسکی ہو وے شیدا

کرو تم اتفاق اب یک سخن پر
کہیں تا اسکنیں عربوں سے یکسر

کہا تب اسنے یک ناپاک باطن
کہ قرآن کو کہیں ہم سجع کاہن

جواب انکو دیا ہی یوں وہ ملعون
کہ میں کاہن کے سجعیں جانتا ہوں

نہیں قرآن میں ہرگز سجع کا ڈھب
کرو تجویز دیگر پھیر تم اب

کہے تب دو سرونے شعر کہنا
کہا ہی دور صحت سے یہہ معنا

نہیں ہے اب یہاں کوئی نغز گفتار
کہ دانا تر ہوں میرے سے باشعار

ہیں اقسام اسکے یکسر جانتا ہوں
دقایق اسکے سب پہچانتا ہوں

محمد کا کلام نادر اسلوب
نہیں ہے شعر ہرگز بوجھیو خوب

کہے کوئی اسے دیوانہ کہنا
یہہ افسانہ سے کوئی دم چپ رہنا

کہا وہ یہہ سخن ہے پوچ بے زیب
محمد کو جنون سے کچھ نہیں عیب

ہی دانش اور فراست اسکو دلخواہ
نہیں اس حرف میں شبہ کیتیں راہ

کہے کوئی سحر کہنا اسکو ناچار
کہ ہینگے سحر کے سب اسمیں آثار

کہا یہہ بات سن وہ نامہذب
کہ کرتا ہوں تامل اسمیں میں اب

لگا کرنے تفکر اسمیں تا دیر
لگا پھرنے ادھر اودھر کئی بیر

ہوا از تلخی فکرت ترش رو
کیا سوء المزاجی اسکو بدخو

لگا پھرنے کو پیچھے اور آگے
مگر کوئی بات اسکو ہاتھ لاگے
کہا جبریل نے اس طرح کو کر
نہین قرآن مگر سحر مقرر

سنا جب اس لعین کا حرف سرور
دل اسکا ہوگیا ہوگا مکدر
حبیب اپنے کیتین دینے تسلا
دیا ان آیتون کو بھیج مولا

محبت کا ہے جوش ان آیتون مین
عنایت کا ہے جوش ان آیتون مین
اور اس ملعون کی ہے یہہ صفت
کہا ہی اسکو لعین بے نہایت

مین انکا ترجمہ کرتا ہون خوش ڈھب
سن اسکو گوش جان و دل سے سب
کہا حق ای حبیب اس نے دینے منہ موڑ
مجھے اور اس لعین کیتین تو دے چھوڑ

تو یعنی اپنے دلکو کر نہ محزون
فراغت سے ہمیشہ رہ تو مقرون
مرے پیغمبر سونپ دے کام اس لعین کا
تو غمگین ہو نہ ہرگز ہیچ مین آ

مسرت سے تو من کو اپنے بھر دے
کہ اس ملعون کیتین میرے حوالے
کہ مین پیدا کیا اسکون اکیلا
اور اسکون مال بخشا مین بہت سا

اور اسکے تین دیئے کیتک فرزند
کہ ہینگے سب وہ قوت مین برومند
سدا رہتے تھے اسکے سات ہمراہ
معین اسکے تھے سب حالتین دلخواہ

تھے سب دنیا مین پورے اور تھے دس
قوی بازو تھا ہر یک انمیسے وہ خس
مین بخشا اسکتین کیا کیا ہر باب
ہی جسکے شرح مین درکار اطناب

ہی مقصد یہہ ہوا جب اسنے پیدا
تھا عاجز اور عریان اور تنہا
نتھا مال و منال اسکو نہ فرزند
ہوا ہے میری بخشش سے برومند

اب اسکو ہی دواب و زرع و بستان
اب اسکو سیم و زر دینگا فراوان
یہہ سب مین نے دیا اسکو باحسان
اور اس نے مجھ سے پیش آیا بکفران

جمع کرتا ہے ساتھ اسکے وہ ملعون
کہ پھر اس سے زیادہ اسکو بخشون
نہ بر آویگا اسکا یہہ ارادہ
نہ بخشونگا مین پھر اسکون زیادہ

ہیں اسکو مین بلا کے بے بل
مشقت مین کرونگا اسکا من جل
معذب اسکتین کرنا ہے یہہ سب سے
ہوا یہہ گا ضرر اسکو سب سے

کہ وہ آیات کا میری ہے دشمن
ہوا ہے میرے پیمبر سے وہ بدظن
وہ بدطینت لگا ہی فکر کرنے
مین اپنا کینہ قرآن پہ دھرنے

لگا اندازے کرنے بہوت دردل
کہ کیا قرآن کو کہنا در محافل
بس اسپر ہوی لعنت اور نفرین
ہوا اندازہ وہ ملعون کا جس آئین

ہو پیچھے اسپہ لعنت بعد لعنت
سو گھیری اسے دو جگمین آفت
لگا کرنے نظر پیچھے وہ ابتر
سب اپنے قوم کے چہرون کے اوپر

ہوا ہے بعد ازان وہ زشت بدخو
ز جوش فکر دلتنگ و ترش رو
لیا ہے قوم سے بعد اسکے منہہ پھیر
کیا اعراض جون ایمان سے ہو سیر

ہو مست نشہ نخوت وہ مغرور
ہوا ہی پیغمبر سے مہجور
کہا ان حالتون کے بعد وہ خر
نہین قرآن الا سحر یوثر

دل و جان سحر سے اسکے ہی محبور
وگر نہ حرف کو کب ہی یہہ مقدور
کہے سب معنی یوثر ہے بروی
کوئی ساحر سے لینے شاہ سیکا

کسی ساحر سے کر اخذ اسکو پرور
ہوا ہے سحر مین یون نام آور
نہین ہے وہ مگر کہنا بشر کا
نہین ہرگز کلام حق تعالے

قریب اسکو مین ڈالونگا سقر مین
رہیگا تا ابد اس شور و شر مین
ای سامع تو سنا نام اب سقر کا
حقیقت مین وہ کیا ہی کیا تو پوچھا

سقر ایسا ہی دوزخ یک بلا خیز
کہ لحم و استخوان کیتین کرے ریز
جلا تن من کو کردے آتش راک
نہین آتا عذاب انکا بادرک

کئے بعد انکو خاکستر بیکدم
جلا دے پھر جلا دیوے پیہم
ہین ہیزم ریزے اسکے سنگ انسان
کبھی بجھتی نہین آگ اسکی یک آن

عیان ہوتی ہے انسانو نپہ از دور
ہو تن مین دیکھنے سے اسکے سب چور
غرض جلدی سے وہ ملعون بدذات
عملکی اپنے دیکھے ہے مکافات

ہلاک اسکو کیا یہان قہر قہار
ہوا دوزخ مین جاکر دو نانکو منار
گر اس مضمون کا چاہی تو ادراک
تو پڑھ جا آیت انا کفیناک

ہین من درین ہین ہوا ہو بیانوار
اگر چہپتا ہے وہان دیکہہ سکو ای یار
روایات ایسے ہین کتنے باہر
ہر اگر وہ سب لکہین ہو وین دفاتر

اور ایمان لائے ہین بسیار کفار

روایات

کلام اللہ کو سنتے ہی ای یار

کہا اسطرح سب سے ابن مطعم
گیا مین وقت مغرب نزد خاتم
سنون قرآن کو تا مین سالار
کرون دریافت تا کچھ اسکے اطوار

گھرا تھا تب نماز اندر وہ پر نور
پڑا الحمد بعد از سورہ طور
وہ سنتے ہی ہوا مین سخت حیران
اڑا چہرے کا میرے رنگ اس آن

ہوا تھا یہہ قریب از ماہ و آہ
کہ دل از رنگ پریدہ سے ہو ہمراہ
جگر میرا یہہ حیرت سے تڑک جاوے
نہین سے شعلہ آسا جی بھڑک جاوے

محزون / غمگین ۱۲
بدظن / بدگمان ۱۲
ادراک / دریافت ۱۲

نماز اپنے سے فارغ جب ہوا شاہ
کہا فاروق اعظم دین کا سالار
تھا بیشک شاعروں میں وہ فاخر
سنا کچھ آپ نا وہ نظم ہمکو
گیا میں بھول سب اشعار اپنے
ہوا اس حرف سے مسرور فاروق
خبر ہی ایک اعرابی نے یک جا
کیا بے وقت سجدہ کا ہیکو پوچھا
کہا ہے اصمعی دانا لغت کا
ہین دیکھا بادیہ میں ایک لڑکو
فصاحت یہہ کسی میں تھی نہ پائی
ہین اخبار و حکایات ایسے بسیار

ہیں ایسا ہوا ہوں اسکا ہمراہ | روایات اس بیا ہیں بہی ہیں بسیار

روایت

کہ یکسر شاعر و تھے اکابر | تھا عالی عہد کو میں ان کا رتبہ
کہ ایمان لا بعد اسکوں کہا تو | کہا وہ جب یہ شاہنشاہ والا
نظر آتے نہیں مجھکوں وہ سپنے | رکھے کیا نور سے نسبت اندھیرا

روایت

سنا ہے آیت خلصو نجیا | کیا ہی سجدہ ہو بیتاب فی الفور
نہ کچھ ڈھیل یہہ عقدہ مرا کھول | جواب اسکو دیا ہی یوں وہ نامی

روایت

فصاحت تھی عجب اسکے سخن کو | تعجب سے کہا میں اسکو اے لن
کہی اسنے مجھے ای میرے بھائی | فصاحت سب فصیحوں کی ہوی گم
ہین در کار انگیتن لکھنے کو طومار | یہ میں ہر دم کی ہمت پر نظر کر
خدا سے نت ہو تسلیمات و صلوات | نبی کے روضۂ انور پہ دن رات

اور اسکے آل و صحب و تابعین پہ
خصوصاً حامی دین محبوب داور

سن اب ایسے مضامین اور ای یار
لبیدی عامری کے ساتھ کیا
قصہ یہ ان کے لڑکے تھے زکوبہ
سکایا ای مجھے سورہ بقر کا
سخن سنے بے تردد راست میرا
بڑھائی قدر کو اسکے بہ جیوق
کہا کوئی اسے اسوقت سطور
سجدت لفرط جودۃ ذا الکلام
کہ میں اس فن کوی اس صنعت کا
ہی گم تیری فصاحت میں مرا من
ہوا نازل جب اوحینا الی ام
کچھ ان سے لکھ گیا ہوں مختصر تر
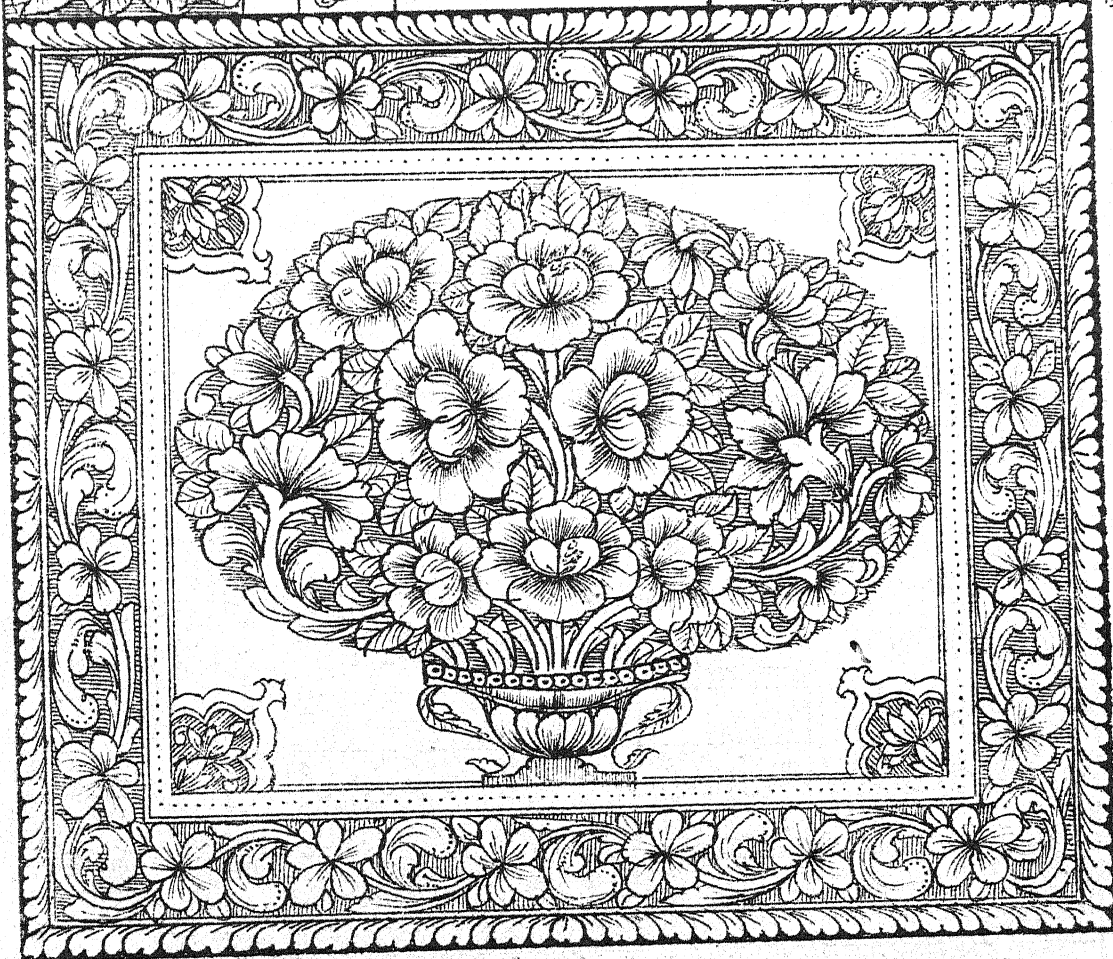
آٹھوین رسالے کا نام من جیون ہے اس رسالے میں بیان فرضیت اور فضائل درود شریف اور زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے

آٹھوین رسالے کے متوں کا اوزان یہ ہے ✣ در حمد حضرت قیوم جل جلالہ و عم نوالہ ✣ مفعول مفاعلن فعولن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای جود ترا وجود عالم — تجھ علم سے ہی نمود عالم
ہی مہر سے تیرے عین اشراق — ہر ذرۂ انفس اور آفاق

ہی علم ترا محیط کونین — جوں روح مجسم نور دارین
ہر لحظہ بہ علوی و بہ سفلی — ہی تیرے ظہور کی تجلی

مطلق ہوں جواد و فیض تیرا — ہر شی کے اپر کیا ہے گھیرا
مطلق تو خبیر و بصیر تیرا — ہر دل میں کیا ہے آ بسیرا

ہر بت ہی اگر وگر بتی ہے — تجھ بحر کرم کی یک رتی ہے
گر قطرۂ پوج ہے وگر یم — تجھ گلشن فیض کا ہے یک نم

ہیں وہم و گمان سے جو ہیں گمراہ — اطلاق سے تیرے نیں ہیں آگاہ
جب قید سے آشنا ہوے ہیں — تجھ پوج میں نارسا ہوے ہیں

مستی جہل کے ہو سرشار — مطلق کوں کئے ہیں قید ہر تھار
کوئی مہر کی مہر کی لے مشعل — تجھ نور کو ڈھونڈنے دیا جل

کوئی آنکھ میں آگ سے دھواں جھر — کھولا نہیں نور وحدت اوپر
کوئی الفت سنگ کرکے بنجید — توحید اپر کیا اسے سد

کوئی شوق شجر کا تخم بویا — ثمرے کوں وہ معرفت کے کھویا
کوئی آب کے عشق کا ہو جویا — سر چشمۂ دین سے ہاتھ دھویا

کوئی تیر کے نجوم سے تحیرت — مبہوت ہوا براہ وحدت
کوئی بول کے ثالث ثلاثہ — توحید کا کھو دیا اثاثہ

جب خلق تمام یوں بہ یکبار — تھے ظلمت و جہل میں گرفتار
آماس سا کفر کا اندھیرا — عالم کے اوپر کیا تھا گھیرا

دیجور میں ایسی ای موفق — تابان تو کیا ہے صبح صادق

در نعت سید عالم و سند بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لایا توں یک آفتاب وحدت — جس سے نہ رہے جہاں میں ظلمت
لایا توں یک ایسا ابر رحمت — جس سے نہ رہے کہیں بھی عسرت

لایا توں یک ایسا روح اعظم — پایا ہے حیات جس سے عالم
ایسا توں چراغ یک لگایا — دل جس سے ترا سراغ پایا

یعنے شہ دو جہان محمد — سرمایۂ جسم و جان محمد
یوں اسکا کیا توں رتبہ بالا — جو اسکا ہوا ہے تیرے والا

طاعت ہی تری اطاعت اسکی — قربت ہی تری محبت اسکی
جو اسکی رضا تری رضا ہے — حکم اسکا جو ہے تری قضا ہے

بات اسکی ہے وحی تیری مطلق — شان اسکی ہے تیری شان الحق
طالب اسکا ترا ہے مطلوب — تابع اسکا ترا ہے محبوب

بھیجے تو درود جس پہ ہر دم — ہوے اسکے سرا او کیا اسے کم
اور انکی ثنا وہاں ہے ناچیز — بل سب کا بیان وہاں ہے ناچیز

آل او صحابہ اسکے سارے — بے شبہ ترے ہیں سب پیارے
جو اُمتیاں انبیا کے یکسر — تجھ پاس ہیں امتوں سے بہتر

خاص ہین جو اولیا ہین اکمل
تجھہ پاس ہین سبھی وہ افضل

در صفت حضرت محبوبیت مرتبت علے جدہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام

خاصہ جیسے محی دین لقب ہے
شان اسکی در اولیا عجب ہے

ہی قرب مین پایا اس کا رتبہ
پاؤن اسکا ہی اولیا کے سر پہ

شیخ و بشر و ملایک و جان
سر حلقۂ اہل علم و عرفان

بیشک ہی وہ مظہر العجائب
کیونکر لکھون اسکی مین مناقب

طالب ہین سب اولیا وہ مطلوب
عاشق ہین سب اصفیا وہ محبوب

بے ریب کئے ہین سب سلاسل
درگاہ سے اسکے فیض حاصل

محبوب یگانہ غوث اعظم
ہی قطب مدار سرو عالم

جو سلسلے ہین ہین اسکے افراد
ہی ظاہر و باطن اسنے آباد

در مدح شیخی وقدوتی حضرت سید ابو الحسن قادری قدس سرہ

اس ملک منے ابو الحسن تھا
جو عشق مین محو دن رین تھا

تحقیق اتھا وہ رکن دین کا
گنجور تھا مخزن یقین کا

جب قرب سے نور تھا سراپا
قربی تھا تخلص اسکا زیبا

وہ پیر مرا اتھا بہ عرفان
دیوے حق اسے جزا شایان

در سبب تصنیف این رسالہ کہ من جیون نام دارد *

سن کان سے دل کے ای برادر
ہی ذکر نبی کا فرض سب پر

نت ذکر سے اسکے تون لگا دھیان
یہہ دھیان ہی اصل دین و ایمان

چل راہ پہ اسکے چشم و سر سے
مت اسکون بھلا کبھی نظر سے

اس شور سے ہو تو بحر پر جوش
اس وجد سے ہو نون مست و مدہوش

احوال کا اسکے بھر دفینہ
سینے کو کر آپنے مدینہ

ہی دید و شنید لیکن ای یار
اس عشق کو بھیجنے کے آثار

بارے ہم اسے کرین بہت یاد
تا پاوے تسلی جان ناشاد

کیتیک کتب لکھا ہین ای یار
اس شاہ کے ذکر مین بانوار

دو سر مین ہین اسکے سب بشارات
ہی منہرن اسکا نام خوشند حالات

چوتھے مین زہشت سال ای جان
سرور کی وفات لک ہی تبیان

چھتے مین خصایص اسکے اکثر
بولا ہون مفصل ای برادر

لکھتا ہون بہ فضل و رحمت رب
آداب محبت اسکے کچھ اب

ہو اسکے فضائل زیارت
ہین جسکے شرف کون حد و غایت

تا سر بسر امیان ہو عورات
پڑنے ستی اسکے پاوین لذات

جو کچھ یہہ کتب منے ہی مذکور
ہی ترجمہ حدیث ای شعور

ان سب کا خلاصہ مین لیا ہون
ان نسخون مین درج کیا ہون

من جیون سے ہے نام د لخواہ
ہی اس سے حیات ہر دل آگاہ

کر اہل خرد کون اس سے محفوظ
رکھ اہل حسد سے اسکون محفوظ

تا ذات مین اسکے محو ہو کر
ہر سے چلون اسکے ہر اثر پر

کرتا ہے یہہ ذکر دل کو روشن
دیوانہ جان کو مثل گلشن

اس ذکر مین وقف کر تون جانکو
اس ذکر مین صرف کر زبان کو

ہو عشق سے اسکے پر تب و تاب
کر اسکون تو اپنا خور و خواب

یہہ عشق تیری ہی معرفت کی
ہی آرسی ذات ہور صفت کی

ہر چند کہ عشق ہور محبت
مبنی ہے بجذب اصل نسبت

جب ہمکون کیا ہی طالع شوم
دولت سے لقا کے اسکے محروم

جب ہجر سے اسکے ہین اداسی
اس فیض سے بھی نہوون تہی سی

ذکر اسکے ہی نور کا دراول
من دیبک اسے لقب ہی اجمل

تیسرے مین لکھا ہون اسکا مولود
ہی من موہن اسکا نام مسعود

پنجم مین بیان کیا ہون خوشند حالات
اخلاق و شمایل اور عادات

ہفتم منے معجزات سالار
تفصیل ستی لکھا ہون ای یار

ہور اسکے درود کے فضایل
کر انکون تون نقش صفحۂ دل

دکھنی مین کہا ہون اسلئے مین
تا ہووے سبھی عوام کے تئین

گرچہ یہہ کتب ہین دکھنی یکیک
اخبار کے ترجمے ہین بیشک

اس فن مین جو معتبر کتب ہین
بلکہ وہ منبر کے بیچ لب ہین

دیباچے مین ان کتب کے بے قیل
نا ہونکی کرون گا انکی تفصیل

یارب بہ تصدق نہانی
اس نظم کون بخش تون تمامی

دے مجھکون ہر حبیب کا شوق
دے عشق کا اسکے مجھکون تئین ذوق

ایمان پہ کر اختتام میرا
دفتر مین لکھہ اسکے نام میرا

یا رب تو مجھے محمدی کر | اس نور سے مجھکون چھندی کر

فصل اوّل در وجوب محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ باجماع امت فرض است

سن شوق سے بھائی جان میرے
جب اسکی ہے فرض اے برادر
جتنی ہے محبت اسکی ایجان
تو پیری تم مری کرو اب
دیکھو تمھیں شانِ شاہِ والا
ننہ سب کون کہاہی ای سخندان
ہور آل و عیال سے زیادہ
کہ ہووے حق اور رسول اکرم
جنت مین رہیگا وہ مرسات
فرمائے کہ مرد اسکے ہی سات
تون سب سے ہی دوستر مرے کن
جب لگ نرکھیگا دوست مجھکون
بولاہی قسم ستی عمر تب
اخبار ہین ایسے حد ستی بھائے
اصحاب رسول حق تعالیٰ
یون باپ سے رکھتی تھی محبت
یون محو کمال مصطفےٰ تھی
ہرگز نہ ہنسی نہ بات بولی
در ماہ ششم ز نقل سرور
تھا مہر و ولا مین شاہ کے پور
وہ جور سہا وہ راہ دین مین
ہر وقت فدا حبیب پر تھا
اسلام بوطالب ای معلّیٰ
فاروق بھی یون کہا بہ عباس
ایمان ہے اسکے پاس تیرا
ہر جنگ و بلا مینے ہر حال
تا شاہ سفا ستی سے جادے

حق بخشنے گنہ مرے و تیرے
امت کا ہے اتفاق اسپر
اتنا ہے کمال دین ایمان
الفت مری ولیکن تم وہر وسب
محبوب ہی رب کا پیرو اسکا
نالاویگا تم سے کوئی ایمان
اپنے سے بھی مال سے زیادہ
محبوب تر اسکے پاس ہردم
اور ایک حدیث ہین ہے یہ بات
رکھتا ہی جسے وہ دوست خوشنود ہات
جز مبرے سے ای حبیب ذوالمن
اپنے سے زیادہ تر سمجھ تون
ہی مجھکون تو مجھ سے دوستر اب
سب لکھنے وہ دفتر آن ہین درکار
اسبات مین سب ستی ہین اعلیٰ
ممکن نہین اس پر زیادت
کہ عین جمال مصطفےٰ تھی
کوی کام اپر نہ آنکھ کھولی
گئی جلد بخدمت پیمبر
ہوتا تھا کبھی نہ اس ستی دور
دیکھا وہ جفا رہ یقین مین
ہر حال مین اسکا ایت سپر تھا
تھا دین پدر میرے اولی
ایمان لانا ترا ہے مجھ پاس
ایمان پدر میرے اولی
آئیس کون کہا تھا شاہ کا ڈھال
اپنے پہ بلاسب اسکی آوے

اس سرور دین کی محبت
ہین جسکون محبت اسکی ای یار
حق شہ کون کہا تو کہہ ہردم
حق دوست رکھیگا تم کون بیشک
ہور اسکے سوا کئی ہین آیت
جب لگ نرکھیگا دوست مجھکون
بولاہی بھی سرورِ رسالت
بھی یون ہے حدیث مصطفےٰ سون
صفوان نبی سے بعد ہجرت
بھی یون ہے خبر ہین ای حق آگاہ
سوگند سے اسکون شاہ اکون
ہور دست مبارک اپنا سرور
تب اسکون کہا پیمبر رب
ہور یوج تو سارے اہل ایمان
خاتونِ دو جگ بتول زہرا
الفت منے اسکے جان فدا تھی
سرور کے وفات بعد خاتون
دنیا کا پکڑ یہ غم کا دن رات
تا نبی حبیب حق بہر باب
تھا عشق مین اسکے روز و شب گم
گر ہووے پہاڑ تو بھی تل جاے
بولا وہ قسم ہے حق کی مجھکون
کیا واسطے اسکا لانا ایمان
ایمان سے مرے پدر کے خوشتر
ہور حیدر صفدر ای مکرم
ہجرت کیا جب رسول سرور
کہنا ہے کہ تھا رسول مولا

واجب ہی سمجھون یہ در حقیقت
ایمان نہین ہے اسکو زنہار
رکھنے ہو خدا کو دوست گر تم
ہو وینگے پیار اسکے یکبیک
کرتے ہین یہ فرض اپہ دلالت
ما نباپ ستی زیادہ سن تو
ایمان کی وہ پاوینگا حلاوت
جو شخص رکھیگا دوست مجھکون
بولا ہے مجھے تری محبت
فاروق کہا بخدمت شاہ
بولا کہ نہ لاوے گا تو ایمان
مارا ہے تب اسکے سینے اوپر
ایمان ہوا ترا تمام اب
بے شبہ یہ جب ہین ہین یکسان
ہی فاطمہ جس کا نام والا
دل مہر مین اسکے بت فنا تھی
رہتی تھی ہمیشہ بہوت محزون
جینے ستی اپنے دھوکے ہات
صدیق عتیق و فخر اصحاب
جون ذرہ بسود وغم بہ قلزم
بولا دبھی ہووے تو بکھل جاے
بھیجا جو رسول کرکو مجھکون
خوشتر تھا ترے کن ای شہ جان
کسواسطے تون ہے عم سرور
جو محو تھا مصطفےٰ مین ہردم
سویا ہے وہ اسکے بستر اوپر
ما نباپ سے ہمکون شہ سرور

محبوب تھا سبھوں کوں دل و جان سے
اولاد و زنان و خانمان سے

ہور آب خنک سے پیاسے کے پیاس
پیارا تھا وہ ہمکوں اُنہا الناس

عثمان و بلال و زبیر و عمار
بھی جعفر و سعد طلحہ اے یار

ہور اُنکے سوائے دیگر اصحاب
تھے عشق میں شاہ دین کے بیتاب

دیکھے ہیں جفا بہت ز کفار
سوسے ہیں عذاب حد ستی بہار

عمار کے مادر و پدر کون
مارے ہیں وہ ظالمان حسد سون

آخر گئے سب بحکم حضرت
ناچار طرف حبش کے ہجرت

رنجان دیکھے وطن کون چھوڑے
ہر گز نہ کبھی اُسکے یدسے موڑے

حکایت صحابیہ انصاریہ کہ مرد میدان محبت بود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور جنگ اُحد سُن ای برادر
یک زن کے گئے تھے سہ کس مر

مرد اور پسر اُسکا اور بھائی
ہوگئے تھے شہید در لڑائی

جب پائے شکست اہل اسلام
ہور زخمی ہوا شفیع انام

شیطان مدینے پہنچ جا کر
بولا کہ اُٹھا جہان سے سرور

سبات ہے گریہ میں سبھی تھی
وہان کھلبلی حشر کی مچی تھی

یہان لک کہ زنان زبیقراری
دوڑتے ہیں اُحد طرف بزاری

نزدیک اُحد کے گئیں وہ جب
یک شخص ملا وہ زن کتیں تب

مرنے سے اُنو کے وہ نیکو کار
اُس زن کتیں کیا خبر دار

پوچھی تب اُنے ز شاہ ابرار
بولا ہے کہ خیریت سے سالار

بولی کہ مجھے بتاؤ اُسکون
تا اُسکے جمال کوں میں دیکھون

بولی وہ نبی کون جب کہ پائی
جب تجھکون میں خیریت سے پائی

آسان ہے ہر مصیبت و غم
تیرے پہ فدا ہے جان عالم

حکایت زید بن دثنہ و خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

جب لے چلے اُنکوں کفار
زید اور خبیب کون سن ای یار

ہر ہر سے کہے ہیں یوں وہ سارے
چھتے ہو کہ اب عوض تمہارے

یہان ہووے محمد اور ہم سب
مارین اُسے تمکون چھوڑ کر اب

دونوں نے دئے جواب اللہ
ہم چاہتے نہیں کہ گھر میں ہوں شاہ

ہور پاؤں میں اُسکے وہاں چبھے خار
ہم آپ ہیں جان و دل سے بیمار

اس بات کون سنکو صخر بولا
ہر گز میں نہیں کہیں بھی دیکھا

چھتے ہوں کسیکو اُسکے احباب
احمد کتیں جوں اُسکے اصحاب

حکایت تعریف کردن عروہ صحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیہم وآلہ وسلم

عروہ کہ قریش کے طرف سے
آیا تھا جناب میں نبی کے

جب قوم میں اپنے پھر کو آیا
اُن سبکو یہ بات وہ سنایا

میں قیصر روم سے ملا ہوں
خسرو و نجاشی کن گیا ہوں

کوئی سکے نہ نوکران کو دیکھا
کرتے ہوئے یوں ادب اُسکا

جیسا کہ صحابۂ محمد
کرتے ہیں ادب سب اُسکا تمجید

واللہ کہ نہ تھوک اپنا پھینکا
آلا کہ لیا اُسے کوئی آ

ہور اُسکو ملا وہ اپنے منہ پر
ہور تن پہ مثال عطر و عنبر

کرتا ہے وضو وہ جب تو ہمدم
کرتے ہیں ہجوم سب وہ باہم

تا آب وضو کا اُسکے لیویں
مانند تبرک اُسکو پیویں

کرتا ہے کسیکو امر وہ جب
لاتا ہے بجا شتاب اُسے تب

ہوتے ہیں وہ جب سخن سے دمساز
کرتے ہیں وہ پست اپنا آواز

نیں دیکھتے ہیں اُسے نظر بھر
ہیں اُسکے ادب میں محو یکسر

حکایت سعد بن ربیع و مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ہور جنگ اُحد میں سعد و مصعب
زخموں میں ہو چُور گر پڑے جب

یاران ستی اپنے سرور کون
بولا خبر اُنکی لا دیگا کون

اس حکم کو سنکو یک صحابی
اُس پاس گیا ہی کر شتابی

دیکھا کہ ذرا سا اُنکون دم ہے
اُسوقت بھی شہ کا اُنکون غم ہے

بولے تب اُسے تپاک دل سون
تسلیم ہماری بول شہ کون

ہور بول توں ہم طرف سے ای یار
یاران کون ہمارے جا یہ گفتار

ہے جب تلک اتنی تمکون قدرت
کہ چشم کرے تمہارے حرکت

دیکھے کچھ اگر ضرر پیمبر
نیں عذر ہے تمکون نزد داور

پہنچے کچھ اگر خطر بھی سکون
کیا حق کو جواب دینگے تم یون

حکایت ثوبان غلام آزاد کردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالی عنہ

وارد ہی خبر میں یونکہ ثوبان / سرور پہ اتھا فدا و قربان / یکدم نہ جدا وہ شہ سے ہوتا / ہوتا تھا اگر تو ہوش کھوتا

یک روز ہو زرد رنگ و حیران / آیا وہ نبی کے پاس گریان / تا اسمین نشان تھا خون کا کچھ / تا اسمین اثر سکون کا کچھ

شہ اسکون کہا کری ہے کیا چیز / تجھ رنگ کتین تغیر و ناچیز / بولا کہ نہین ہے کچھ مجھے درد / تجھ ہجر کے خوف سے ہون رخ زرد

گر تجھکون نہ دیکھتا ہون یک پل / ہوتا ہون الم سے سخت بیکل / آتا ہون مین تو ہو کو غمگین / پاتا ہون مین تجھ کو دیکھ تسکین

مین یاد کیا اب آخرت کون / ڈرتا ہون کہ وہان تجھے نہ دیکھون / زیرا کہ تو ای حبیب مولی / پاویگا وہان مقام اعلی

آؤن گا اگر مین خلد اندر / ہوؤن گا بمنزل فروتر / ہوونگا اگر وہان سے روبین / دیکھون گا نہ تجھکون تا ابد مین

بھیجا ہی خدا یہہ آیت اسدم / ہی جیسمین مع الذین انعم / اخبار مین ایسے بہوت خوش قریب / ہین اسکے نزول کے سبب

حکایت اطفال مدینہ سنیہ محتوی بر محبت خیر البریہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و رضی عنہم

در عہد صفا نشان فاروق / دین جس سے ہوا تھا سر بہ عیوق / یک دیر کہن بہ نزد یثرب / باقی تھا وہان تھا ایک راہب

اطفال مدینہ وہان سبہی بار / کرتے تھے گوے بازی یکبار / ناگہ پڑی انکی اینٹی جا کر / اس دیر کے بیچ ای برادر

گئے دوڑتے اس کو یمین اطفال / لانے کتین اپنی اینٹی فی الحال / وہ لعنتی پکاری کہ تھا ہیچ / حضرت کی جناب مین کہا کچھ

یہہ بات سن اس لعین سے اطفال / دوڑے اسے مارنے کو در حال / مارے اسے داندوان یہان لگ / کہ جان تجا ہے اپنا وہ سگ

پہنچی ہے عمر کون یہہ خبر جب / رویا ہے خوشی سے بہوت تب / اصحاب کون سب بلالیا وہ / شکرانہ حق ادا کیا وہ

بعد اسکے کہا ہی شکر داور / اطفال مدینہ با پیمبر / رکھتے ہین سب اسطرح محبت / دیو حق انوکون خیر و برکت

اخبار مین ایسے حد سے افزون / فہرست طرح مین کچھ لکھا ہون

دربیان دوست داشتن جماد و نبات و حیوان آنحضرت را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اصحاب رسول اسکا یون حب / رکھتے تھے اگر تو کیا تعجب / سنگ و جبل و درخت و حیوان / تھے عشق مین اسکے محو قربان

بولا ہی رسول رب علام / یہہ کوہ کہ ہی احد اسے نام / رکھتا ہے بہت مری محبت / ہووینگا در آخرت بجنت

فریاد و فغان جذع خرما / در ہجر حبیب حق تعالی / ہور اونت کا شہ کے غم سے مرنا / یعفور کا دکھہ سے چہ مین تیرنا

با دوسری حکایت ای برادر / بولا ہون مین معجزات اندر

دربیان آنکہ در ہر عصر عشاق جمال باکمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بودہ اند

اس عہد شریف سے الی الآن / عشاق ہین اسکے بعد دجان / ہر عصر مین شاہ دین کے عشاق / تھے عشق مین اسکے طاق آفاق

جان و تن و مال و اہل و اولاد / وارے ہین سب اسپہ بادل شاد / اس رمز لئے کہا وہ سالار / اصحاب سے آپنے یہہ گفتار

امت ستی میری وہ جماعت / رکھتے ہین مری بہت محبت / کہ آوینگے بعد میرے بیشک / ہے شیدا انو سے چاہیگا یک

تا مال و متاع و اہل کون چھوڑ / رویت سے میرے وہ میرے دل جوڑ

دربیان آثار و علامات محبت سید موجودات علیہ الصلوات والتسلیمات

ہور بوجھ تون ای رفیق یہہ بات / ہین شاہ کے حب کی علامات / ہی اول رتبہ اسکا ایمان / ہے دینک عمل سن اسکون ایجان

کیا واسطے ہوت اہل اسلام / جز کلمہ بجا نتے ہین احکام / تا انکا عمل نہ خلق ہے خوب / بدکام ہی انکے پاس مرغوب

باہین وہ گروہ باسعادت
رکھتے ہین نبی سے اپنے اُلفت
کہئے بار پیاوہ مارکھایا
پینے سے نہ اُسکے باز آیا
لعن اُسپو کیا کوی اُسکو سالار
بولا نکر اُسپو لعن زنہار
لاکن تو بری کر اپنی ہمت
رکھہ شاہ سے واقعی محبت
لکھتا ہون یہان باختصار اب
کر دلمین تو نقش اُنکے تئین سب
جان وتن وملک ومال وفرزند
ہور جتنے ہین ہیرجی کے لیںد
آیا ہے خبر مین یون کہ یکھرد
پینے مین شراب کے اتھافرد
یکبار پیا وہ پھر تب اُسپر
جاری کیا حدِ خمر سرور
رکھتا ہی وہ دوستی خدا کی
ہور اُسکے رسول مجتبا کی
اعلی درجاتِ حبِّ سرور
ہور اُسکے نشانیان سراسر
اعلی درجاتِ عشق خاتم
یہہ ہے کہ بصدق وشوق ہر دم
وارے تو سبھو نکو شہ کے اوپر
ہووے تو فنا نت اُسکے اندر

دربیان تبعیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم افضل علامات است

تبعیتِ شاہِ باکرامات
ہی اول واکمل علامات
جتنی تجھے اُسکی پیروی ہے
نسبت وہ وداد کی قوی ہے
بولا ہے وہ شاہِ باکرامت
جو زندہ کریگا میری سُنت
ہو وینگا بہشت مین وہ دلخواہ
بے شُبہ مرا رفیق وہمراہ
وہ چیز مین ترک نا کرون گا
نت اُسکے عمل پہ مین ہرون گا
لیکن بہ کتاب وسُنتِ شاہ
میرا ہے عمل ہمیشہ دلخواہ
محبوبِ خدا کہا ہے یہہ بات
سارے علما وعارفان سات
اقوال سب اہل علم وعرفان
اس بات مین حد سے بھار مین جان
سننے کون نہ تنگ اُس سے کرنا
بل خوش ہو سر اُوپر اُسکو دھرنا
اُس شاہ اُپر سلام وصلوات
نت بھیجنا روز ہووے یارات
ہور ذکر کے وقت شہ کے ای یار
کرنا ادب وخشوع بسیار
ہوتا اتھا رنگ زرد اُسکا
ہیبت سے وہ نام خوش کے گھبرا
روتا اتھا بہوت ہو کے بیتاب
رہتا تھا نہ اُسکے چشم مین آب
ہور شدتِ اشتیاقِ سرور
اس عشق کی ہے دلیل اظہر
سکرات مین بلال وعمار
کہتے تھے بوجد شوق للکار
یک زن کہی عایشہ ستی آ
تک مجھکون نبی کی قبر بتلا
بیتابی کئی بتی وہ دمساز
تا رُوح کیا ہے اُسکا پرواز
جب مر گئی کوی اُسکو دیکھا
سپنے مین ہور اُسکا حال پوچھا
برکت ستی اُسکے حق تعالی
بخشا مجھے اُور یون سنایا
تعذیب سے اُسکے ہمکون ہی شرم
ای بھائی سُن اس کرم کو ہو گرم
کرنا نہ کچھ اعتراض در دل
تقدیر اُپر بوقتِ مشکل
ہور رکھنا قرآن سے محبت
کرنا اُسے شوق سے تلاوت
در نیت وقول وفعل واطوار
ہی پیروی واجب اُسکی ای یار
سب آل وصحابہ اُور اتباع
اثبات اُپر کئے ہین اجماع
اللہ رکھا وہ دوست مجھکون
راکھینگا جو دوستی مرے سون
صدیق کہا باہلِ تمیز
لایا ہے عمل مین شاہ جو چیز
حیدر کہا نہین ہون مین ہمیر
آتی نہین وحی کچھ مرے پر
ثابت ہی زِ شافعی روایت
سُنت مین نہین ہے جز اطاعت
ہین تجھکون فلاح ہور سعادت
بن پیروی کتاب وسُنت
ہور دوسری علامت ای نکوکار
راضی ہونا بحکمِ سالار
ہور ذکر ہمیشہ اُسکا کرنا
نت یاد مین اُسکے عمر بھرنا
ہور ذکر سے اُسکے پانا لذت
ہر بات سے اُسکے رکھنا اُلفت
مروی ہے کہ جب امام جعفر
سُنتا اتھا نام پاک سرور
عبد اللہ بن الزبیر ہر دم
سُنتا تھا نبی کا نامِ اکرم
ہین بہوت سلف سے ایسے اخبار
درکار ہے لکھنے انکو طومار
اس وجہ سے بیقرار رہنا
اِس جوش سے اشکبار رہنا
ہم بہوت طرب ستی ہین ہر دم
دیکھینگے صبا حبیب کون ہم
صدیقہ دکھائی قبرِ سالار
دیکھہ اُسکون وہ روئی حد ستی بھار
تھی دوسری ایک عورت ای یار
کچھ نیک نہین تھے اُسکے کردار
بولی تھا مجھے حبیب کا شوق
ہور اُسکے لقا کا تھا مجھے ذوق
جو میرے حبیب کا ہی شایق
نین اُسکا عذاب ہمکون لایق
ہور حکمِ قضا پہ راضی رہنا
ہر درد وبلا جو آوے سہنا
صابر ہونا برنج ومحنت
شاکر ہونا بہ عیش وراحت
احکام بجا سب اُسکے لانا
اسرار سے اُسکے فیض پانا

کیا واسطے یہہ کلام وا ور ‏— ہی اعظم معجزات سرور
پڑتا تھا جب اسکون شاہ ابرار ‏— یا سنتا اسے تو روتا بسیار
یکبار قیام شب مین سحر در ‏— پڑتا تھا یک آیت ای برادر
پایا تھا بہت وہ لذت اس سے ‏— کرتا تھا بہت وہ رقت اس سے
یون اسکے صحابہ تابعین سب ‏— تھے اسکے وداد مین ہین سب
اس عصر لطیف سے الی الآن ‏— ہو گئے ہین بہت شہید قرآن
جب دیکھنے اشعری کون اصحاب ‏— کہتے تھے اسے بقصد تب وتاب
توں یاد دلا ہمارے رب کون ‏— یعنے کہ کلام اسکا پڑ توں
کیا واسطے وہ رفیق دمساز ‏— الحان مین تھا سبھون سے ممتاز
عبد اللہ کبھی قرات اندر ‏— ہوتا تھا بہت حزین و مضطر
ہوتا تھا یہان تلک وہ پرسوز ‏— آتا تھا نہ بھار وہ دو سہ روز
لوگ اسکتین سقیم ہے کر ‏— کرتے تھے عباد اسکے جا گھر
مروی ہے سعید بن مسیّب ‏— تھے جسکے ترے بہت مناقب
تا صبح نماز مین یک آیت ‏— پڑتا تھا بوجد و سوز و رقت
عبد اللہ بن المبارک ای یار ‏— تھی جسکی بزرگی حد ستی بہار
یک آیت با صفا کا تکرار ‏— کرتا تھا بوجد شوق سرشار
فخر علماے دین نوادی ‏— اب لگ نہین جسکا کوی مساوی
یک رات قراۃ پنج سن توں ‏— پہنچا وقفوہم انہم کون
تا صبح وہ مقتداے سنت ‏— بیخود ہو کھڑا اتھا بحیرت
ہین ایسے نقول حد سے باہر ‏— کر سب کون لکھین تو ہو دفاتر
ہور ہے ادب حدیث و سنت ‏— اس شاہ کے عشق کی علامت
بیشک ادب اسکا فرض ہی ہے ‏— تعظیم یہہ مثل فرض ہی رہے
سنتا تھا حدیث جب قبا دہ ‏— روتا تھا حد ستی زیادہ
مالک کہ اتھا امام امت ‏— کرتا تھا حدیث جب روایت
کرتا تھا لباس خوب در بر ‏— لیتا تھا بخور ای برادر
کہتا تھا سبھون کو ہو خاموش ‏— ہور شوق خشوع سے دہر گوش
بس بیٹھ بمسند وہ جک استاد ‏— کرتا تھا حدیث سبکون ارشاد
یکوقت کھڑا اتھا وہ معلے ‏— تب اس سے حدیث کوئی پوچھا
فتوی دیا اسکے ضرب کا او ‏— تا پھیر نہ پوچھے بے ادب ہو
زہری و سعید و لیث و اعمش ‏— ہور دوسرے اہل فضل و بینش
کرتے تھے سب وہی طہارت ‏— سرور کے حدیث کی روایت
ہور دین کے اسکی نصرت ای یار ‏— اس عشق کی ہی علا ای یار
جان و تن و مال قوت اپنا ‏— تائید مین اسکے صرف کرنا
رد اسکے مخالفون کو کرنا ‏— جاوے اگر اس مین جی ندرنا
ترویج مین اسکے ساعی رہنا ‏— اس کام کون سب سے بہوت چہنا
ہور چھوڑنا دوستی دنیا ‏— ہور آمد و رفت نزد امرا
سب اہل دول سے منہہ پھرانا ‏— فقرا علما سے دل لگانا
کیا واسطے مہر و عشق دنیا ‏— بے ریب ہی اصل ہر گنہ کا
ہور قرب امیر و شاہ دستور ‏— کرتا ہے حبیب حق ستی دور
تاج عرفا ابو المواہب ‏— ہین جسکے بلا عدد مناقب
بیداری و خواب مین وہ ممتاز ‏— رویت سے نبی کے تھا سرافراز
کئی روز وہ گنج سر مکتوم ‏— اس فیض ستی ہوا ہی محروم
کئی دن تیچھے پھر کیا وہ کامل ‏— یہہ دولت بےمثال حاصل
تب عرض کیا کہ ای شہ جان ‏— کیا مجھ سے ہوا ہی جرم و عصیان
بولا اسے توبہ نزد امرا ‏— جاتا ہے یہہ پھر امید رکھنا
یک خیر کے کام کون وہ ای جان ‏— یکبار گیا تھا نزد سلطان
ایسے جانے کا یون ہوا حال ‏— کیا پوچھتا دوسرون کا جنجال
علامہ دین سیوطی ای یار ‏— تھا بحر محیط علم و اسرار
بیداری و خواب مین وہ ممتاز ‏— تھا رویت مصطفے سے دمساز
کہتا ہے کہ مین زبخت بیدار ‏— بیداری مین ستر او پنج بار

رویت سے ہوا مین اسکے دلشاد ‏— ہر بار کیا مجھے یہہ ارشاد
چہتا ہے اگر مری تو رویت ‏— مت رکھ امرا کے ساتھ صحبت
ہور اسکی ہے آل کی مودت ‏— اس عین جمال کی محبت
ہی دوستی انکی فرض الجان ‏— اس بات اپر ہی نص قرآن
تعظیم ہے انکی واجب ای یار ‏— ہین متفق اسپہ سارے اخبار
بولا ہی حبیب یاد رکھ توں ‏— جو دوست رکھیگا مجکون ان سون
ہور یو نجہ حسن حسین کون دوست ‏— ہور انکے بھی والدین کو دوست
یاد دینگا بہشت مین مکان او ‏— مجھ پاس رہینگا جاودان او

بھی سبے کہا حبیب باری
ہی دوسری چیز میری عترت
ارشاد کیا ہے بھی وہ سبکون
مین بھی کرتا ہون اُن پہ لعنت
ہور میر کل اہل بیت و لبند
ہور آل رسول کی پچھانت
ہور دوستی اُنکی ای برادر
یارب تو رکھہ اُسکون لطف سے دوست
وارد ہین ہی سبے النبے اخبار
اُلفت منے اُسکی آل کے سب
اولاد سے میر دوست مجھ پاس
اکرام بہت اُنو کا کرتا
عبداللہ کہ تھا حسن کا نوتا
لایا عمر اُسکون پیشواجب
کوی کام اگر ہو گاہ بیگاہ
کوی اُس سے کہا یہہ طفل کے سات
وہ جس سے ہی خوش ہو نمین بد اخوش
ہور شافعی وہ امام اُمت
کرتے تھے بر فض اُسکون منسوب
ای آل رسول ذی المناقب
کہ جو نہ پڑے ہے درود تم پر
تو شیق عری ہین یون بیان
اُنکے طرف آج دیکھتے یون
اُس فعل کون ناپسند کرنا
بولے ہین رسالہ طیبہ
بل فعل کون سکے بوجنا بد
تا حشر جو اُسکے آل ہین رہے
اس بدر منیر کے جھلک مین
اب حق مین ہمارے ایّہا الناس

دو چیز مین چھوڑتا ہون بھاری
جو نور ہین از صفا و صفوت
تجھے شخص مین رب کے پاس ملعون
مقبول ہے انبیا کی دعوت
سب کشتی نوح کے ہین مانند
دوزخ سے ہی موجب سلامت
ہینگی سبب گذر پل اوپر
جو دل سے رکھینگا ہت اُسے دوست
توصیف مین اُنکے حد ستی بھا
تا تم سے ہو خوش پیمبر رب
اُنسے بہت اُنکا مجھکون ہے پاس
دل جوئی ہر اُنکے من کو دھرتا
ہور تھا وہ حسین کا نواسا
ہور سب سے بیٹھایا اُسکون بالا
لکھہ رقعہ مجھے کر اُس سے آگاہ
کیون بہوت ادب کیا تون اسقدر ہات
ناخوش بچہ جس سے ہو نبی ناخوش
تھی جس سے قوی نبی کی ملت
بہوت اُس سے ہے اُسمین نظم مرغوب
اُلفت ہی تمہاری سب پہ واجب
ہی اُسکی نماز نا روا تر
پاتے ہین سب اہل علم و عرفان
آیا طرف اُنکے دیکھتے جون
نا ذات سے اُسکے بغض دھرنا
کہ بہوت برا ہے اُنکا رتبہ
بہر ادب جوار احمد
اس باغ کے نونہال ہین سب
اس عطر نفیس کے مہک مین
تم حد کا کرو ہمارے پاس

اوّل ہی کتاب رب رحمان
ہی اُسنے تمھارا جب تمسک
ہور لعن کیا ہے اُنکے اوپر
اُن سے جھے مین ہی وہ خبیث بدکار
جو اُسمین چڑھے نجات پاوے
ہور آل رسول کی مودت
ہور جسکا مین ہون حبیب مولی
رکھتا ہی عداوت اُس ستی جن
صدیق کہا ہے یون ہر دم
بھی سب سے کہا وہ یون بسوگند
ہور یون بچہ عمر سراج ابرار
در وقت خلافت عمر سن
طفلی مین وہ بضعۂ پیمبر
جگر پارہ
بولا تب اُسے ہی شرم مجھکون
دیکھے ہین جب اُسکا یہہ رویّہ
بولا کہ نبی سے یون خبر ہے
فرزند سے اُسکے یہہ مری جان
رکھتا تھا حبّ آل اظہار
کرتا ہون بشوق دل بیان مین
قرآن مین حق کہا ہی یہہ بات
ہور دیگر ائمہ صفا کار
سالار کے آل کی محبّت
بھی سب علما کہے ہین یہہ بات
نا دلمین کچھ اُن ستی کپٹ دھر
صادر ہو اگر گناہ و بدعت
ہمسایگی کا ہی جب ادب یون
بے شبہ وہ کل کے ہین یہہ اجزا
اس رمز لئے امام صادق
جون اُن دو یتیم کے لئے اب

جسمین ہے ہدایت فراوان
پاوینگے سدا ہدایت و سلک
بے شبہ خدا کا ہر پیمبر
جو آل کو میرے دیوے آزار
جو اُسمین نہ آوے گھات پاوے
ہینگی سبب امان ز کلفت
مولا ہی اُسے علی اعلی
دشمن تو ہوا اُسکا ای ہمین
سرور کی رضا نگہ رکھو تم
ہین ختم رسل کے آل دلبند
چھتا تھا اُنو کون حد ستی بھار
فاروق کی جسمین کچھ اتھی گن
آیا تھا گھر اُسکے ای برادر
کہ دیکھو نمین بیٹے گھر مین تجھکون
جلنے لگے سب بنی اُمیّہ
زہرا مری پارہ جگر ہے
خاطر کو کرینگے اُسکے خوش حال
یہان لک کہ خوارج تبہ کار
دو بیت کا ترجمہ یہان مین
یس تمکون یہہ قدرت اور مباہات
رکھتے تھے محبت اُنکی بسیار
سب دوستیان ستی زیادت
ہووے کچھ اگر گنہ ز سادات
کرنا حد شرع جاری اُنپر
کرنا نہین اُنکی کچھ مذمت
پس آل کا ہوینگا ادب کیدن
اس نور ازل کے ہین یہہ اعضوا
ارشاد کیا ہے اُس موافق
جد کا کیا اُنکے پاس خوش مذہب

ہور فاطمہ بتول کا پیار
رکھتا ہے جو آل سے محبت
حاجات روا اونکے کرنا
جو دوست رکھینگا انکو ای یار
ہور انکے صحاب کی محبت
ہین انکے حقوق سب پہ بسیار
کیا پوچھنا ہی فضائل انکے
ایمان مین ہین سبھون سے سابق
ہجرت کئے ہین دینکی دعوت
پل پل اٹھتے تھے سو دل سے قربان
بے شبہ رضا سے اپنے کرتار
بولا مرے یار انام کے بیچ
تجھ صحب کے باب مین ای مردم
گر ان سے رکھینگا کوی محبت
دیونگا جو کوی انوکون آزار
پہنچایا جنھیں خدا کون ایذا
بھی جسکون کہا ہی یون شہ سرور
واللہ اگر براہ داور
یاران کو مرے کرم سے خالق
بھی یون ہی حدیث مین جو ہے نام
نا فرض و نفل ہے اسکا مقبول
فرمائے نبی کہ یہہ نگون بخت
در مدح مہاجران و انصار
کہتا ہی امام مالک ای یار
ہی سورۂ فتح بیچ ای یار
تا ان ستی کافران جلین سب
کوی شخص کہا رحیم سے یون
خدمت مین جنید کے رہا ہون
اصحاب کون شاہ دینکی صحبت

اولاد پہ اپنے جد سے ہی بھار
ہی صدق کی اسکی عنایت
اخلاص انوکا دلین دھرنا
پاوینگا فلاح و خیر بسیار
ہی اسکے جناب کی محبت
تعظیم ہے انکی فرض اے یار
اصحاب ہین بادشاہ کن کے
کوی فضل مین انکا نین ہی لاحق
ہور صبر کئے برنج و کربت
ہور اسپہ فدا کئے تن و جان
ممتاز کیا انوکون یک بار
ہین مثل نمک طعام کے بیچ
اللہ ستی بہت ڈرو تم
ہی میرے وداد سے وہ الفت
آزار دیا مجھے وہ بدکار
نزدیک ہی یہہ کہ او تعالیٰ
سن کان سے دل کے ای برادر
تم خرچینگے زر احد برابر
سب خلق اپر کیا ہے فایق
یاران کو مرے دیونگا دشنام
دایم ہی وہ قہر حق سے مخذول
عثمان سے بغض اسکون تھا سخت
گنتے سے ہین بہار ایسے اخبار
رکھتا ہی جو بغض صحب اخبار
تعریف انوکی حد ستی بہار
نت انکے حسد مین جلین سب
ای بے ادب کہا اسے یون
آداب مین تربیت ہوا ہون
کیا کیا دئے ہو تینگے تکلیف

بہوت اسکون عجب ہی لطف و شفقت
اس وقت کے بیچ جو ہین سادات
نا دیکھنا کچھ قصور ان کا
برکات سے اس ولا کے بیشین
حق انکون دیا بڑے مراتب
کیا واسطے اصل و فرع ملت
ہین ختم رسل کے ہمنشینان
در راہ خدا وطن کو چھوڑے
سب خویش و تبار و قوم کون چھوڑ
کیا ہو سکے انکا کوی ثناخوان
ہور سرور انبیا سے ای یار
کھانے کی درستی از نمک ہی
پیچھے مرے انکتین کدورت
بغض انکا جو دل مینے رکھا ہی
جو دل کو دیا مرے کدورت
جلد اسکون غضب سے اپنے پکڑے
اصحاب کون میرے مت ستاو
پہنچینگا نہ انکے نصف مد کون
انکون پس از انبیائے مرسل
ہی اسپہ ہمیشہ لعن خالق
مروی ہے کہ در جناب سالار
ہرگز نہ پڑا نماز اس پر
بھی آل نبی کے سب اکابر
ہوتا ہے وہ نابکار کافر
بعد اسکے ہی یون کہ رب رحمان
اس نص سے ہوا اصحاب معلوم
کیون بولتا بے ادب مجھے تون
دو بہر کی صحبت کی ای یار
سب افضل انبیا کے [illegible]

اسباب مین ہین بہت حکایت
کرنا ادب و سلوک ان سات
کرنا غم و رنج دور انکا
ہور ہوا سعید دارین
ہی سب پہ محبت انکی واجب
پہنچا ہے انو ستی یا منت
اس سید کل کے ہمنشینان
ہور خواہش مال و من کو چھوڑے
مولا سے رہے تھے اپنا دل جوڑ
جب مدح ہے انکے پر ہے قرآن
تعریف ہی انکی حد ستی بہار
بھی شاہ سے یون حدیث یکتا
تم اپنا نشانہ [illegible]
وہ بغض مرا یقین کیا ہے
پہنچایا خدا کون وہ اذیت
ہور سخت عذاب بیچ پکڑے
اصحاب سے مجھکون مت دکھاو
بھی دوسری خبر ہے سن تو دل سون
عالم سے کیا ہی بیشک افضل
ہور لعن ملایک و خلایق
آیا تھا جنازہ ایک یکبار
ہور بولا نہ بخشنے اسکون داور
وصف انکا کئے ہین حد سے باہر
کرتا ہون نین وجہ اسکا ظاہر
بخشا ہی انوکون یہہ کمالان
کہ انکا عدو ہی کافر شوم
حالان کے دو بہر صدق دلسون
[illegible]
اصحاب مین اسکے سب سے بہتر

سعید: نیک ۱۲
مدح: تعریف ۱۲
وجہ: سبب ۱۲

قرآن و رسول حق کے آثار
اُس واسطے سہل شیخ اکمل
یہہ بات ہی رہت فی الحقیقت
ہور اُن ستی بہوت باسعادت
ہور جون بجد یہہ وہ یاران
بعضون سے اگر بحکم عادت
حکم بشری سے بعضے اوقات
یک روز کہا کوی اگو اُسکون
ناحق وہ لڑا ہی مرتضی سات
ان دونون مین کا ہیکو توناتا
یعنی ہی وہ اُن سے ای سخندان
با این وہ امام دیگر ابرار
کیا پوچھنا شان دیگر اصحاب
بہل و غلط و خطا ہے یکسر
جیسے حرم مین با مکارم
رہتے اتھے کوتل سکے ہمراہ
جس جاے پہ بیٹھتے تھے حضرت
مالک جو تھا عالم مدینہ
یک شخص کہ جہل سے تھا معیوب
فرمایا کہ بیس تازیانہ
بولا کہ وہ زشت کیش آدون
حاصل علما و اولیا سب
ہور ختم رسل کے امت اوپر
دلخواہ رعایت انکی کرنا
جب ہر گھڑی وہ شفیع دارین
وہ امتی امتی کہینگا
رہنا ہی ضروری ای وفادار
ملنا نہ اُنون کے دشمنان سے
گر ہے تو محمدی اتھا من

آثار
نشانیاں

دروغ
جھوٹ

پہنچے ہین اُنو سے ہمکوی یار
سرحلقۂ صوفیان کمّل
نین اس منے کچھ کم و زیادت
پائے ہین بہشت سے بشارت
بیعت سے نبی کے پائے رضوان
صادر ہوے لغزش اور ذلت
نبیون سے صدور پائے ذلات
ہی بغض تجھے معاویہ سون
تب اُس سے کہا امام اسد ہات
اس بات مین دلکو کیون تو بھاتا
کہ لائے ہین بعد فتح ایمان
بولے ہین یون اُنکے حق مین ای یار
وہان حفظ ادب ہے فرض دریاب
بہتان و دروغ ہے سراسر
تعظیم ہے انکی سب پہ لازم
ہوتا نہ سوار اسپ وہ شاہ
وہان ابن عمر رکھ آپنا ہت
دایم تھا ملازم مدینہ
بولا ہی کہ خاک طیبہ ناخوب
مار اسکون رکھین بہ بندیخانہ
لایق ہے کہ مارین اُسکی گردن
ہین شیفتہ مدینہ کل اب
رکھنا دل و جان سے پیار اکثر
ہر وقت حمایت اُنکی کرنا
تھا فکر منے اُنون کے دن رین
تائید مین اُنکے نت رہیگا
امت اپر اُسکے دل سے جلہار
رہنا ہی اُنو کے دوست جان سے
از جہر دولاے رام و لچھمن

ذم اُنکا ہی ذم دین و ایمان
بولا نہین وہ نبی پہ مومن
بے شبہ وہ سب عدو ہین بے
جون مجمع اہل بدر افخم
ہور اُنکے سواے صحب دیگر
لازم ہے کرین سب اُسکو تاویل
بوذرعہ کہ تھا امام نامی
پوچھا اُسے بغض کا سبب کیا
رب اُسکا رحیم ہے بلاشک
ای بھائی معاویہ در اصحاب
جو کام ہوے ہین اُس سے صادر
کہ طعن کچھ اُس اپر نکرنا
اقوال مورد خان جاہل
[15] ہور جسکون ہے شر کے ساتھ نسبت
مروی ہے حسن امام اطہار
ہور بہوت سلف یون ای برادر
منہہ ہور سر ابر اُسے پھراتا
کوی وقت بھی وہان وہ تاج ابرار
جب اُسکی یہہ جرات و جہالت
بولا کوی ای امام اخیار
جس خاک مین مصطفی ہی مدفون
ابیات ہین اُسمین وجد آمیز
حاجات روا اُنو کے کرنا
تائید مین نیندن اُنکے رہنا
محشر منے ہر رسول قدسی
واجب ہی سبھون پہ ای برادر
از دست و زبان و دل ہر دم
گر ہی تون شہر رسل کا چاکر
گر ہے تون نبی کا نام لیوا

ہی طعن اُنو پہ طعن قرآن
تو خیر صحابہ مین کیا جن
محبوب خدا رسول ہین سے
سب صحب سے جو ہین بیشک اکرم
پائے ہین بشارت ای برادر
اسبات کو زہت جان بے قبل
تھا اہل حدیث مین گرامی
یون اُسکے جواب مین وہ بولا
خصم اُسکا کریم ہے بلاشک
ادنی طبقات سے ہی در باب
ہر گز نہ ہو کسی سے ظاہر
ہور بغض پہ اُسکے داغ دہرنا
با تان رفضہ کے جو ہین باطل
تعظیم مین اُسکے ہی سعادت
جاتا تھا پیادہ حج کون ای یار
کرتے تھے عمل نت اُس چلن پیر
لذت بہت اُس ادب سے پاتا
ہر گز نہ ہوا سوار سے یار
پہنچی با امام دار ہجرت
ہی شان و شکوہ اُسکون بسیار
کہتا ہی زبون اُسکون وہ دون
اشعار ہین اُسمین شوق انگیز
اُس کام پہ من ہمیشہ دھرنا
خوبی کون اُنون کے بہوت چہنا
جو لینگا پکار نفسی نفسی
کرنا عمل اُسکے طور اوپر
کرنا مدد اُنکون ای مکرم
اسبات کی اپنے دل میں جاکر
مت سیو و کشن کا کر تو سیوا

اسلام و سلام کا ہو خواہان
رکھ سر و راہ نبیا اپر دل

منھ پھیر ز رام رام گویان
چھوڑ الفت میر دوس ہر قل
ہین انکو لکھا ہون اب بیان وار

تسبیح کو ال دین کی ہر حال
آثار و داد خستم مرسل
تفصیل سے فارسی مین ای یار

زنار کی کشمکش مین مت ڈال
ہین بہوت وے کہا مین مجمل

فصل دوم دربیان احکام صلاة و سلام برحضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

لکھتا ہون فضائل درود اب
ہی فرض درود بر پیمبر
اس آیت دلکشا کی تفسیر
ہر وقت مین بھیجتے ہین صلوات

فہرست کے طرح سن اسے سب
ہین متفق امت اس سخن پر
کرتا ہون بلا قصور تحریر
پیوستہ نبی پہ یاد رکھ بات
ہور بھیجو سلام اس پہ تم سب

کیونکر لکھون اسکے ہین فضائل
اس فرضیت اندر ای سخندان
تحقیق خدا ہور اسکے املاک
ای وہ جو نبی پہ لائے ایمان
سن فرض ہے کس قدر درود اب

جسکے عظمت مین بحر ہے تل
ہی مستند انکا نص قرآن
معمور ہے جن سے یکسر افلاک
بھیجو تمین اسپہ سب درود آن

دربیان کیفیت فرض و سنت بودن درود بر سید وجود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اکثر علما کے پاس ای یار
در جلسۂ آخرین ہی واجب
بولے ہین کتیک شافعیہ
ہے فرض درود اسپہ کہنا

کلمے کے نمن ہے فرض یکبار
سنت ہی بادل ای مصاحب
ہور کئی حنفی باین روّیہ
عصیان ہے تب خموش رہنا
اس قول پہ ہین بہت دلائل

ہور شافعی کن لیں از تحیات
پڑنا اسکا بدیگر اوقات
گر کوی سنے نام پاک سرور
اس قول مین سب ہی تحقیق
اب سن تون درود کی فضائل

ہی فرض بہر نماز صلوات
سب پاس ہے محض خیر و برکات
یا لاوے وہ آپنی زبان پر
ہین اسپہ بہت سے اہل تدقیق

دربیان فضائل و برکات درود بر سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات

۱ اول یہ ہے کرشتہ کے صلوات
۲ ہور دوسرا امتثال نص ہے
۵ صلوات و سلام حق سے دس دس
۸ ہور جو پہ ہے یک درود ہو شاد
۱۱ ہور اسکون کرینگا نہ شفاعت
۱۵ ہور آگے ملینگا سب سے پاشاہ
۱۹ ہور ہینگا درود ای برادر
۲۲ ہور ہے سبب شفائی سقام
۲۶ ہور ہی سبب امان ز تہمت
۳۰ کرتا ہی عمل کون پاک و زاید
۳۴ ہور ہے سبب حصول برکات
۳۶ ہور شدت موت سے بچاوے
۴۰ ہور یاد دلاوے بھولی ہوی بات

دیتے مین خبر سبھو نکو سد حاجات
یہہ فضل عظیم ہور اخص ہے
ملنا بدل ایک کے ای باجس
گو یا کیا دس غلام آزاد
۱۲ ہور دیوینگا اس لئے شہادات
۱۶ اسکا ولی آپ ہوویگا شاہ
کفارہ سئیات یکسر
۲۳ ہور موجب دفع خوف و آلام
۲۷ دیتا ہی بھی دشمنان پہ نصرت
۳۱ ہور مال کون یون ہی ای مساعد
سرامر مین ور جمیع اوقات
۳۷ ہور ہول سے حشر کے چھڑاوے
۴۱ ہور دور کرے وہ فقر خورشید لقا

کہینگی مصلیان کون در غیب
۳ ہور حق سے موافق دین باب
۶ ملنا درجات دس بھی حسنات
۹ ہور پاوے ثواب بیست غزوات
۱۳ ہور ہوویگا اسکون قرب حضرت
۱۷ ہوویںگے روا سب اسکے حاجات
۲۰ ہور عفو ذنوب کا سبب ہے
۲۴ ہور فرض کے فوت کا ہی بدلا
۲۸ ہور ہے سبب محبت رب
۳۲ ہور ہے سبب فراغ خاطر
۳۵ ہے ہی نت اسکا فیض ہر دم
۳۸ ہور دور کرے وہ تنگی و غم
۴۲ اقسام بخیلی و جفا سے

جنسیت نسبت اس سے بے ریب
۴ ہور اسکے ملک سے رمز دیا
۷ ہور محو ہو جانا عشر سیات
۱۰ ہور اسکے قبول ہینگے دعوات
۱۴ ساتھ اسکے چلینگا بھی بجنت
۱۸ ہور ہووے کفایت مہمات
۲۱ ہور کشف کروب کا سبب ہے
۲۵ صدقے کا عوض ہے بلکہ اعلا
۲۹ دیتا ہے رضا کا اسکے منصب
۳۳ کرتا ہے بھی دلکون صاف و طاہر
اولاد کون ناچار کر سی
۳۹ ہور رکھے ہلاک سے مسلم
۴۵ بد بخیتی سختی و بد دعا سے

(حاشیہ:) میر دوس: شیخ سدو ۱۲ — عصیان: گنہ ۱۲ — نصرت: فتح ۱۲

ہور خلد کی راہ بھوپنچے سے
بے شبہ درود شاہِ ابرار
اس بزم مین جتنے ہین جماعت
ثابت رکھے وُہ وہان قدم کون
ہور یاد دلاوے سیرت اسکی
ہور دوست رکھے اسے شہ جان
ہور دیکھینگا خواب مین مصلی
جتنے ہین ملایک اسکو ایجان
ہور اسکا ثواب ای برادر
جیسا کہ ترا غلام باقر
ہور لکھتے نہین ملایک ایجان
ہور پاوے وُہ نیچے عرش کے جا
ہور شبہ درود ای برادر
یعنے ہمین عاجز اس سے ہین سب
ہور نام درود خوان کا ای یار
ہور رد سلام از پیمبر
ہور دولتِ سرمدی کہ حضرت

ہور پاب کون اسکے جو پنچے سے
دیتا ہے نجات ای نکوکار
کرتی ہے نزول سب پہ رحمت
ہور پلین لجاوینگا وُہ پل سون
ہور خوبی و شکل صورت اسکی
ہور چاہین اسے سب اہل ایمان
اُس جانِ جمال کی تجلی
ہور اُس لئے مانگتے ہین غفران
لکھتے ہین طلا سے سیم اوپر
خدمت مین ترے ہے گرچہ قاصر
ستہ روز درود خوان کے عصیان
ہووے بھاری عمل کا اسکے پلّا
شامل ہے خدا کے ذکر اوپر
تون آپ ادا کر اسکون یارب
کرتے ہین بیان بہ نزد سالار
اُن سب درجات سے ہی بہتر
مانگے ترے واسطے سلامت

دوری سے نبی کے ای برادر
مجلس مین پڑے درود کوی جب
گذرینگے صراط پر جب ای یار
ہور انست و شوق مصطفیٰ سات
سینے مین بھرے جمال اسکا
ہور اسکو کرینگا وہان مکرّم
ہور ہووے وہ دو جہانمین مسعود
کہتے ہین اسے وُہ مرحبا سب
ہور اسکے درود کون وُہ ای یار
کرتا ہے بصد خجالت ای شاہ
ہور کرنے نہ دیوے اسکون غیبت
ناپیاس سے پاوے وہان وُہ کلفت
ہور درج ہی اسمین شکر و عرفان
گر شان کہیں تون اسکے بالا
کچھ دیکھ مصلیا نکی نو شان
یعنے جو کرے سلام شہ پر
برکاتِ درود حد سے ہین بھار

ہور پڑنے سے قعرِ دوزخ اندر
ہوتی ہے وہ غیب سے مُطیب
ہووینگا درود انوں بسیار
کرتا ہے زیادہ یاد رکھ بات
انکھون مین و حضر خیال اسکا
آپ اسکے مصافحہ سے خاتم
ہر کام مین پاوے سود و بہبود
دیتے ہین اسے بہت دعا سب
پہنچاتے ہین در جناب سالار
صلوٰت و سلام عرض درگاہ
ہور باز رکھے وہ اس سون غیبت
بہوت اسکو زبان ملین بہشت
ہور عجز یہ اعتراف ہی جان
کر جاہ کتین تو اسکے اعلا
کر نام انو کا پہنچتا دہان
دیتا ہے جواب اسکون ہمدرد
لیکن مین لکھا ہون تھوڑے ای یار

در بیان اوقات و اماکن و حالات سلام و صلوات بر سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لکھتا ہون درود کے اب اوقات
ہور بعدِ تیمم و تحیات
ہور گر پڑے کوی نماز اندر
ہور بعد اقامت و اذان کے
ہور جمعہ کے روز ہور جمعرات
ہور اول کل خطبہ بے شین
ہی شافعی اور حنبلی پاس
جو ہین بہ نماز عید تکبیر
ہے احمد و شافعی کنے فرض
ہور حج سے بعد قولِ لبیک
عرفات کے موقف اندر ایجان

ہور اسکے اماکن اور حالات
یعنے جو ہی اول ای نکو ذات
آیت جو ہی اسمین ذکر سرور
ہور بعد نماز اول دعا سے
ہور وقتِ دخول مسجد اس حالت
جون خطبۂ جمعہ اور عیدین
فرض انمین درود کر نہ وسواس
ہی دو کے میانے سنت ای میر
مسنون ہے اور ان کو پاس عرض
ہور مروہ صفا اوپر بھی ای نیک
ہور ملتزم اندر ای سخندان

ہے بعد وضو درود سنت
ورنہ جو ہے آخر تشہد
تب قاری و سامع ای حق آگاہ
ہور بعد فراغت از تہجد
ہور شنبے کے روز ہور باتوار
ہور خطبۂ النّاس یاران
دُسرون کے ہی پاس سنت ای یار
ہور ہے بہ نماز میّت ای یار
ہور دفن کے وقت ای برادر
ہور جب کرے استلام ای یار
ہور طوف وداع بعد از ای یار

ہور غسل کے بعد بھو لبو سنت
ہے اسمین درود فرض والابد
البتہ پڑین درود بر شاہ
ہور بعد قنوت کے ہی لابد
ہور پیر کی رات ای نکوکار
ہور خطبہ دو کر ہان یاران
اسبا تمین کچھ نہین ہے تکرار
مشروع بلا خلاف و تکرار
سنت ہی درود بر پیمبر
ہور وقتِ طواف ای نکوکار
ہور نزد مزار شاہِ ابرار

ہور راہِ مدینہ بیچ بسیار
ہور خطبۂ بیاہ مین ہے سُنت
ہور عزم کرے سفر اگر جب
ہور فقر مین ہور جب اُسکا ہو ور
ہور حمد کے بعد در رقایم
ڈُبنے مین ہور اُسکے ابتدا مین
ہور چھینک کے وقت ای برادر
ہور جب سُنے کوی گدھے کا آواز
شیطان کے دفع خاطر ایجان
کوی کارِ ضروری آوے جب پیش
ہور جب کرے کوی کسی پہ بہتان
ہور جب کرے کوی کام پر عزم
ہور جب کرے درسِ علم ای یار
ہور اُنکے سوا در سب اوقات
واجب ای کہ اپنے اوقات
دو خواہ ترے ہوینگے سب کام
لیکن یہہ درود با فضیلت
با جوششِ عشق و شوقِ دل سات
ہو سکے تجھہ سُنتی اگر یون

ہور جب نظر آوین اُسکے آثار
ہور نزدِ کتابتِ وصیّت
ہور ہووے سوار جب ہر کب
پڑ رسشہ پہ درود ای برادر
صلواۃ نبی اُپر ہے لازم
ہور اوّل و آخر دعا مین
ہور وقتِ تعجب ای مخیّر
تو ذکرِ درود سے ہو دمساز
ہی ذکرِ درود مستحب جان
پڑنا صلوۃ ای صفا کیش
ہور جب ملین دوستان و اخوان
ہی اُسکے اول صلاۃ بالجزم
ہور وعظ کے وقت ای نکوکار
بیشک ہی درود خیرِ طاعات
سب صرف کرون گا مین بصلوات
مغفور ہوینگے تیرے آثام
مقبول ہے بے خلوصِ نیّت
سرور پہ پڑینگا گر تو صلوات
پڑ اُسکتین تجھے پھبے جون
ہرحال مین پڑ درود اُسکا

ہور ذبح مین بعد ذکر اللہ
ہور اوّل روز ہور بہ آخر
ہور جب کرے قصد کوئی بازار
ہور حاجت اگر ہو تجھکو در پیش
ہور وقتِ وبا و محنت و غم
ہور کان مین جب ترنگ ہو بسیار
ہور جب کوی کوئی چیز بھولا
کیا واسطے دیکھہ کر وہ شیطان
ہور بعدِ گنہ کے ای برادر
مجلس سے اٹھین جب ای برادر
ہور جب کرے ختمِ مصحفِ رب
ہور جب سُنے نامِ پاکِ سرور
ہور جب لکھین اُسکا نامِ انور
جتنی تو کرین گا یہہ عبادت
جانِ دو جہان و نورِ عالم
بولے ہین سب اہل علم و اسرار
لیکن بخلوصِ نیّت ای یار
برکات ہین اُسکے بے نہایت
چلتے ہوے اور کھڑے ہو بھی
ہین کچھہ بھی تو کر شہود اُسکا

ہور بیع کے وقت ای خوش آگاہ
ہور سونے کے وقت ای مفاخر
ہور آوے جب اپنے گھر ای یار
پڑ اُسپہ صلات ای صفا کیش
سُنّت ہی درود ای مکرم
ہور پاؤن مین جھم جھمے جب ای یار
یا خوف ہی اُسکے بھولنے کا
کرتا ہی پکار ای سخندان
تا محو ہو وہ گناہ یکسر
کھانے کی وہ ہووے یا ہور دیگر
ہور حفظ کا شوق اُسکے ہو جب
لازم ہے درود اُسکے اوپر
ہور جب لکھین فتوی ای برادر
اتنی تجھے ہووینگی سعادت
اسطرح کہا اُسے کہ اُس دم
اخلاص سے ہر عمل کون کر کار
ہور با ادب و طہارت ای یار
فیضون کو نہین ہی اُسکے غایت
بیٹھے ہوے ہور پڑے ہوے بھی

در بیانِ کیفیت صیغہ ہاے صلوات مبارک کہ نہایت دارد

ہور سُن جو درود ہین سرور
بعد اُسکے جو ہینگے تابعین سے
اکثر علما و اہلِ عرفان
از ذواق و معارف اور اسرار
شان اُسکی ہے اولیا نے جولان
خاص ایک درود فرخ انجام
تا اُسکون پڑین ہمیشہ اخیار

ہین سب صلواۃ سے وہ بہتر
ہور مجتہدین و عارفین سے
تصنیف کئے بہت درود ان
درج اسمین کئے ہین بہت ای یار
صلوات مین یہہ درود ہی یون
تنویر بصیرت و بصر نام

بعد اُسکے جو ہین آل و اصحاب
اُن سب کے ہین وہ پر فضائل
دادا سے وِ داد کا دئے ہین
خاصہ کبریتِ اعظم ایدوست
یہہ عاصیِ خستہ حال نادان
لُبِ سِرِ اُس سے ہی سارا

کل صیغون سے نی ہین خوب دریاب
کچھ کچھ ہین بہ نسخۂ دلائل
وجد اپنا وہان عیان کئے ہین
بو الحسن جسے غوثِ عالم ای دوست
بولا ہے ہوس کی درود ان
احزاب ہین اُسکے جملہ یارا
خاصہ بریع لاول ای یار

در بیان آنکہ ہر روز و شب چہ مقدار درود باید خواند

عزم: ارادہ

سعادت: بزرگی

عیان: روشنی

ای بھائی مرے حضور دل سات
ہر روز تو پڑھ ہزار صلوات

یا پانصد و سیصد ای مکرم
لیکن کبھی سو سے نکر کم

دو وقت تو اسکوں شوق سے پڑھ
ہور سونے کے وقت بھی اسے پڑھ

ہور جمعہ کے روز ہور جمعرات
ہر روز سے پڑھ زیادہ صلوات

ہور یہہ عدد قلیل مقدار
ضعفا کے لئے ہی بوجھ ای یار

ورنہ جو حبیب پر فدا ہیں
ہور شوق میں اسکے وہ سدا ہیں

ورد انکا ہمی درود ہی رہے
رت انکوں یہی شغل ہووے رہے

دن رین انھوں کوں ہے یہی کام
بن اسکے نہیں ہے انکوں آرام

ہیں بہوت درود کے فضائل
اس بہوت سے میں کیا ہوں یک تل

دریا سے لیا ہوں ایک قطرہ
بستان سے لیا ہوں ایک ثمرہ

باقی ہیں بہت مباحث اسکے
ظاہر ہیں ترے یہ باعث اسکے

لیکن جسے شوق کا اس ہے
بے شبہ یہہ مجمل اسکوں بس ہے

لکھتا ہوں اب اس سے مختصر تر
آداب زیارت پیمبر

فصل سیوم در بیان فضائل و آداب زیارت سید موجودات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ افضل قربات و اکمل عبادات است

بیٹھا ہی تو کیا چل ای برادر
طیبہ کے طرف قدم کر از سر

ہرگز تو نکر درنگ یک پل
چڑھ کشتی اشک بیچ ای دل

گر پاؤں کے چلنے میں آلس ہے
تو آہ کا تیرے پاؤں بس ہے

مژگان سے کر اپنے اسکا سکان
ہور یہ دو چشم با دل و جان

یا مشت غبار اپنا اک بھک
نالے سے اڑا لجا وہاں لگ

یا رنگ پریدہ سے ہو دمساز
کر اسکی ہوا میں جلد پرواز

یا ہاتھ میں لے صبا کا دامن
ہو راہ مدینہ بیچ پرزن

سرور کی زیارت ای محبّ
بے ریب ہی سنت مؤکد

در مشرب عاشقان حیران
ہی فرض زیارت اسکی ای جان

کیا خوب کہا ہی ای گرامی
جامی کہ تھا عارفاں میں نامی

ہوتا اگر اسکا روضۂ پاک
مانند مسیح کے بر افلاک

واجب ہوتا سبھوں پہ ای یار
کہ صرف کریں سب اپنے اعمار

دن رات تلاش نردباں میں
تا جاویں چڑھ اسپہ آسماں میں

مرقد سے زمیں ہی اسکے پر نور
ہور یوں ہو نہیں اس سے آہ مہجور

کیوں سر سے قدم نہیں کیا میں
روضے طرف اسکے بن گیا میں

بیشک مجھے گھیرلی ہی حرمان
گر بیٹھو نمیں دور اس سے یک آن

کب ہوئیگا یا رب یہہ کہ خوشند ہات
سب شغل جہاں سے اپنے دھو ہات

اپنے کوں کرونمیں از تعشق
اس روضۂ پاک پر تصدق

آداب زیارت اسکے ہیں بھوت
دل کے ہیں سرور چشم کے جوت

شیخ ابن حجر سے ای گرامی
ہیں اس میں دو کتاب نامی

گر ترجمہ ان کا بولوں ای یار
ہو وینگے کئی ہزار اشعار

اس نسخے بہتر جو مختصر ہے
کہتا ہوں جو کچھ ضرور تر ہے

ہی فصل میں اسکے نت سے اخبار
ہور آل و صحاب سے ہیں بسیار

بولا جو کرے مری زیارت
واجب ہی اسے مری شفاعت

بولا ہی بھی جو کرے زیارت
دیونگا میں اس لئے شہادت

ہور جو کریگا مری زیارت
مجھ موت کے پیچھے وہ باسعادت

گو یا بحیات مجھ کوں دیکھا
ہور دوسری حدیث میں یوں آیا

جو قصد کریگا میرا دل سوں
دو حج کا ملیگا اجر اسکوں

بھی بولا جو حج سے با فراغت
میری نکریگا وہ زیارت

تحقیق کیا جفا وہ مجھ پر
بھی یوں ہے خبر میں ای برادر

جو قبر شریف پاس جاوے
ہمسایگی وہ نبی کی پاوے

جب ہووے تو قاصد زیارت
آداب صفر ہے سب ضرورت

بس کر تو ای طالب سعادت
اس شاہ کی نیت زیارت

اس نیت با صفا کے بعد از
کر نیت مسجد ای معزز

ہور راہ میں ای نبی کے مشتاق
بھر دلمیں تو اپنے اسکے اشواق

رہ با ادب و خشوع ہر دم
ہور ذکر سے اسکے شاد و خرم

ہور پڑھ تو بہت سلام و صلوات
با ذوق و حضور و شوق و ثبات

ہور رہ میں جو شاہ کے ہیں آثار
کر انکی زیارت ای نکوکار

ہووے جب حرم مدینہ اقرب
ہو جلد پیادہ ای مؤدب

کر بہوت نیاز ہور حضوری
ہور جوشش شوق کر توں پوری

ہور چڑھ جبل مفرح اوپر
اس شاہ کے شہر پر نظر کر

تا مسجد خاص و روض انور
آنکھوں کو کریں ترے منور

باب ۱ دروازہ

هور پہنچے بذو الحلیفہ جب تون
پڑ جلد دوگانہ وہان ادب سون

هور جب نظر آوین گا مدینہ
دے چھوڑ قرار هور سکینہ

مانند پتنگ هوتون بیتاب
بھول آپنا صبر هور خور و خواب

جون ابر بہار جوش کر تون
هور رعد طرح خروش کر تون

هو شوق حبیب حق سے گریان
هور عشق مین اسکے محو حیران

آوے گا تو جب حرم کے اندر
تو غسل کر اول ای برادر

باشوق تمام ذوق دل سات
پڑ تون یہہ دعا کہ فیض آیات

هور آب بلد مین جب هو داخل
پڑ تون یہہ دعا بجوشش دل

آوے گا تو جب درون مسجد
صدقہ دے اول تون از سر جد

هر وقت دخول مسجد ای یار
کر قصد مزار شاہ ابرار

عظمت وہ مکان کی دل مین لا تو
پڑ شوق و ادب سے یہہ دعا تو

هور نیت اعتکاف کر تب
هور پڑ تون دوگانہ ای مودب

پس جانب روضۂ منور
جلدی سے تو جا ز دیدہ و سر

رکھ سینے پہ ہاتھہ شوق دل سون
سرور پہ سلام کر ادا تون

هور منھہ طرف اسکے قبر کے کر
جو مانگنا مانگ ای برادر

بغداد کا جب خلیفہ ای یار
آیا بطواف شاہ ابرار

پوچھا ز امام مالک او آ
در وقت دعا مین اے معلا

قبلے کے طرف کرون رخ اپنا
یا جانب روضۂ مصفا

فرمایا اسے کہ کس لئے تون
منھہ پھیرتا اپنا اس طرف سون

بیشک وہ ترا بھی تیرے جد کا
نزدیک خدا وسیلہ ہیگا

کر اپنا تون منھہ کسو کے حضرت
مانگ اسکے جناب سے شفاعت

گر شہ کون کوی سلام بولا
پہنچا تون اسے بعرض والا

پس سامنے طرف تو هٹکو پس تر
صدیق اپر سلام ادا کر

بعد اسکے سلام کر عمر پر
جس طرح کتب مین ہے مقرر

هور بعد زیارت شہنشاہ
جلدی سے تو لے بقیع کی راہ

پس کر تون بتول کی زیارت
هور آل رسول کی زیارت

رخسار و گلہ

عثمان کی کر تون بھی زیارت
عباس سے لے تون بھی سعادت

ازواج نبی کا هو تون زایر
هور جتنے ترے ہین ان مقابر

ردہی خبر ہین اے برادر
اس شہد پاک سے بہ محشر

هفتاد ہزار اٹھینگے ایسے
رخسار ہین سب جنکے بدر ویسے

هور شوق سے تو احد منے جا
حمزہ کی مزار سے شرف پا

هور سب شہدا کی کر زیارت
بعج سکون تو دو جہانکی دولت

در بیان آداب مدینہ پاسکنہا زادها اللہ تعالی تعظیما وتشریفا

اب سن تون بجوش شوق سینہ
آداب اقامت مدینہ

اول یہہ ہے کہ کر تون ہر دم
ہے سینے پہ وہان کے عزم محکم

ہے شہر اقامت اسکی ای جان
ہی دولت سرمدی یقین جان

هور مسجد خاص کی حضوری
لازم تو کر آپنے پہ پوری

انواع عبادت اور اذکار
لا اسمین بجا ادب سے ای یار

هو جب تلک اسمین کیو جا تون
روضے ستی مت نظر اٹھا تون

تکریم بزرگ

هور ہینگے اگر ترے بڑ بھاگ
یک شب بھی تو ای رفیق وہان جاگ

دل اور زبان کو با سب اعضا
کر وہان جتن از خلاف اولی

یہہ بارگہ حضور ہی رہے
از سہو قصور دور ہی رہے

هو مسجد خاص مین مصلی
بچھوا کے نکر نماز اصلا

هور جب کھلے باب مسجد ای یار
مت دوڑ تون جون عوام زنہار

بل چل ادب و وقار کے سات
تا پاوے تو اسکا فیض خوش ثبات

هور جوشش شوق دل سے ای جان
البتہ کر اسمین ختم قرآن

هور پڑ وہان کوی کتاب کامل
در ذکر شمائل و فضائل

صبحانی کھجور اسمین کھا مت
یہہ بات ہی جاہلا نکی عادت

هور شہر منے ہین جتنے سکان
تعظیم ہے انکی لازم ای جان

خاصے جو مجاوران ہین یکسر
در مسجد روضۂ مطہر

لازم ہی بہت محبت ان سات
تکریم کر انکی اور مراعات

تا شاہ رسل هو تجھ سے خوشنود
هور هووے تجھے دوجگ مین بہبود

در بیان اختتام این رسالۂ بابرکت و دعا بوزہ نظر عنایت از حضرت ختمیت مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صد شکر کہ یہہ کتاب ایمن
اب ختم ہوئی بوجہ احسن

جو اسمین ہے ذکر شاہ اخبار
ہی ترجمہ حدیث و آثار

یہہ نسخہ جو ہے مرآت حسب کا — ہی لب لباب کی کتب کا
بارا سو اپر تھے چھ برس جب — یہہ نسخہ خوش ہوا مرتب

ابیات سب اسکے ای دل آرا — بے ریب ہین آٹھ سو اٹھارا
آسان کیا ہون اس بیان کو — تا ہووے سمجھ سب امیان کو

پڑھنے مین ہے راہ جنکون ای یار — نت اسکو کرین الس کا گلہار
ہور پڑھنے مین جنکو نین مہارت — لازم ہی سنین وہ از محبت

یہہ ختم رسل کا ذکر ہی رے — اس سید کل کا ذکر ہی رے
ای آئینہ دار نور وحدت — ای صبح بہار واحدیت

ای لطف نزاد دو جگ کا آدھار — ای تیرے کرم کا جلوہ ہر ٹھار
جو ملک و ملک منے ہین سارے — ہاتھ اپنا تیرے طرف پسارے

ہی علم و عمل سے جنکون افلاس — کونین مین انکون ہی تری آس
تخصیص تباہ کار مجھ سا — بن تیرے نہین کچھ اسکون آسا

نا مجھکون ترا حسب نسب ہے — نا قول نہ فعل نا ادب ہی
ساتھ اسکے نہین مجھے وسایل — کس منھ سے مین تجھ سے ہوون سایل

کیا مجھ سے کو قدر ہی ترے پاس — کہ عرض کا میرے تجھکو ہو پاس
با این بہ ہجوم اضطراری — کرتا ہون مین تیرے پاس زاری

بیکرا ہون مین تیرا آشنا نا — بن تیرے نہین مجھے ٹھکانا
اسقام والم مین چور ہون مین — کیا واسطے تجھ سے دور ہون مین

برباد مرا ہوا ہی سکھ چین — آرام نہین ہے مجھکو دن رین
از بسکہ ہوا ہون غم سے ہمدم — نت ورد مرا ہے قول مریم

غرقاب الم مین ڈوب گیا ہون — تجھ لطف کا آسرا لیا ہون
تو ہاتھ مرا پکڑ بہ اپکار — اس ورطۂ غم سے لا مجھے بھار

یون اپنے عطا و مرحمت سے — کر مجھکون نہال آفت سے
ہر یک سے ہوا ہون مین اداسی — اقسے کتین نکر ناسی

کھیری ہی مجھے گناہ میری — کب ہووینگی یک نگاہ تیری
ڈرتا ہون مین ای حبیب میرے — کیون ہوتے ہین یہان نصیب میرے

احوال مرا تو جانتا ہے — تون قصد مرا پہچانتا ہے
گر جلوہ گری کا مہر تیرا — جاویگا یہہ سب مرا اندھیرا

منھ اپنے کرم کا مجھ سے یون موڑ — اس درد بلا مین مجھکون مت چھوڑ
دکھلا شفقت کا ایک جذبہ — تو کھینچ مجھے بسوئے طیبہ

کر اسمین مری مدام اقامت — ہور وہان سے مجھے کہین لجا مت
جینا مرنا مرا وہان کر — ہور وہان سے اٹھا مجھے بہ محشر

دو جگ منے اپنا مجھکون کر تون — مت مجھکون لجا ادہر ادھر تون
نت ہووے خدا سے در اوقات — روضے پہ ترے سلام و صلوات

قطعہ در صنعت اعداد بتوصیف و ختم کتاب مستطاب فیض بنیاد من نتایج افکار فصاحت و بلاغت دثار عنایت و کرم درجت توجہ و نوازش منزلت مکرمی محمد خواجہ پاشاہ صاحب متخلص بعبرت دام الطافہم

فضل سے پنجتن کے تیسرے بار — طبع پائی کتاب ہشت بہشت
شش جہت مین یہہ چار سو ہی ہوم — ہوی مطبوع طبع نیک سرشت

قطعۂ تاریخ از جانب تلطف مآثر مشفق شفیق سید میر نادر دام مرتبہ

نبی کے شمایل مین آگاہ کیا — لکھا نظم دکھنی بہ لطف کثیر
ہزاروں سے گرچہ رسالے بنے — پر ایسا نہین کوی ہوا دلپذیر

مرا ایک محب زینت عابدین — خردمند و دانا فہیم و خبیر
بصد اعتقاد و بصد جد و کد — سنہ بارا چھپایا وہ روشن ضمیر

خود دیکھا اسے مین بطرز بدیع — ہوا فکر مین سال کے دل اسیر
وہین روایا ہان سے نادر نے سن — کہا اسکا چھاپا ہوا بے نظیر ۱۲۷۹

الحمد للہ والمنہ یہہ نسخۂ متبرکہ اہتمام سے منشی سید زین العابدین کے اور خط سے محمد مرتضی حسن بیگ عرف محمدی میان کے بوفور و کثرت خواہش خواہشمندان و قدردانان لیاقت نشان بدرستی تمام مطبع مخزن الاخبار مین پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول سنہ ۱۲۸۰ ہجری روز دوشنبہ

تمت تمام شد ✤ زیب انطباع پایا بخوبی سنہ بارہ چھاپا گیا منظور طالبان ہوا مقبول خریداران ہوا ✤ کار من نظام شد